

از محتاب الاجواب مفید شیخ و شاب مسبحہ

المفاتيح

اردو ترجمہ و نشر

المشکوٰۃ

تاریخی نام

ذو المرات حکیم اُمّت مولانا حاج مفتی احمد رضا صاحب نعیمی اشرفی بدایونی اور شریعت

صاحبزادہ اقدار احمد خاں مالک قسیمی تخت خانہ گجرات

ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کتاب الزکوٰۃ: الفصل الأول: عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مَعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ إِنَّكَ تَأْتِي قَوْمًا أَهْلَ كِتَابٍ فَأَعْلَمُهُمْ أَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ فَإِنْ لَمْ أَطَاعُوا لِذَلِكَ فَأَعْلَمُهُمْ أَنَّ اللَّهَ قَدْ فَرَضَ عَلَيْهِمْ خُمْسَ صَلَوَاتٍ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ فَإِنْ لَمْ أَطَاعُوا

لکھ کہیں کہ یہ اصل روایت ہے حضرت ابن عباس سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ کو یمن کی طرف روانہ کیا تو فرمایا کہ تم اہل کتاب ختم کے پاس جا رہے ہو کہ تو انہیں اس گواہی کی دعوت دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یقیناً محمد اللہ کے رسول ہیں کہ اگر وہ اس میں فرماں برداری کریں تو انہیں بتانا کہ اللہ نے ان پر دن رات میں پانچ نمازیں فرض فرمائیں وہ پھر گروہ بھی مان جائیں

اسے زکوٰۃ کے لغوی معنی ہیں پاک اور بڑے حساب لگانے لگنا ہے فقہاء ائمہ میں تو کئی طرح زکوٰۃ کی برکت سے نفس انسانی کی اصلاح کے سبب سے پاک و صاف ہوتا ہے نیز اس کی وجہ سے مال میں برکت ہوتی ہے اس لئے اسے زکوٰۃ کہتے ہیں زکوٰۃ کا سبب بڑھنے والا مال ہے اور اس کے شرائط اسہم، آزادی، عقل، بطور اور فرض سے مال کا مال ہونا ہے، اللہ کا فرمان عام، بچے اور دیوانہ پر زکوٰۃ فرض نہیں حتیٰ یہ ہے کہ زکوٰۃ کا اجمالی حکم ہجرت سے پہلے آیا، اور اس کی تفصیل سلسلہ میں بیان ہوئی۔ لہذا آیات قرآنیہ میں تعارض نہیں، مگر چارہالوں میں زکوٰۃ فرض ہے، سونا چاندی، مال تجارت، جنگل میں چرنے والے جانور، زمینی پیداوار، زراعت، داماشعہ تفصیل احکام کتب فقہ میں دیکھو۔ پیداوار کی زکوٰۃ دسواں یا پچاسواں حصہ ہے، ہائی مال تجارت دسویں چاندی کا چالیسواں حصہ ہے حضور اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ کو یمن کا گورنر بنا کر بھیجا، اور خود بنفس نفیس انہیں شہید الوداع تک پہنچانے گئے حضرت معاذ حکم سرکار سولہ پر گئے اور حضور اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیدل، ان سے جدا ہوتے وقت فرمایا کہ اب تم میری قبر پر آؤ گے اور مجھے نہ پاؤ گے، جس پر حضرت معاذ بہت روئے، خیال رہے کہ حضرت معاذ یمن پر جہاد کرنے نہیں جا رہے تھے، وہ تو پہلے ہی قبضہ میں آچکا تھا بلکہ وہاں کے حاکم بن کر، اسے اگر یمن میں اہل کتاب بھی تھے اور مشرکین بھی مگر چونکہ اہل کتاب مشرکین سے بہتر ہیں، اس لئے خصوصیت سے ان کا ذکر فرمایا، تاکہ بعض مشرکین کو کہہ لیں کہ لا إله إلا الله کہ دعوت دوا اور تمام کفار کو محمد رسول الله، کہ کہو کہ مشرکین تو حید کے منکر ہیں اور باقی موصوفہ کفار اہل کتاب تو قائل ہیں مگر صفات معنوی کے منکر، ظہور شامی فرماتے ہیں کہ ہر کافر کو مسلمان بنانے وقت وہ ہی چیز پڑھائی جائے جس کا وہ منکر ہے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کفار شرعی احکام کے ملک نہیں، اور یہ کہ کفار کو اسلام لانے پر مجبور نہ کیا جائے گا لا إله إلا الله في الدين اور یہ کہ تبلیغ نرمی و خوش اخلاقی سے چاہیے، اور یہ کہ ذی کفار کو تبلیغ اسلام کرنا سنت ہے، اور یہ کہ حکام اور افسران صرف ملکی احکام ہی نہ کریں بلکہ دینی تبلیغ بھی کریں، حکام تبلیغ بھی ہونا چاہیے۔ اور یہ کہ افسران ان حکام خود بھی شرعی احکام سے واقف ہونے چاہئیں، ورنہ وہ تبلیغ نہیں کر سکتے۔ وہ چاہے وہ مسلمان ہو جائیں تو انہیں نماز

[illegible]

۱۷۰
۱۷۱
۱۷۲
۱۷۳
۱۷۴
۱۷۵
۱۷۶
۱۷۷
۱۷۸
۱۷۹
۱۸۰
۱۸۱
۱۸۲
۱۸۳
۱۸۴
۱۸۵
۱۸۶
۱۸۷
۱۸۸
۱۸۹
۱۹۰
۱۹۱
۱۹۲
۱۹۳
۱۹۴
۱۹۵
۱۹۶
۱۹۷
۱۹۸
۱۹۹
۲۰۰
۲۰۱
۲۰۲
۲۰۳
۲۰۴
۲۰۵
۲۰۶
۲۰۷
۲۰۸
۲۰۹
۲۱۰
۲۱۱
۲۱۲
۲۱۳
۲۱۴
۲۱۵
۲۱۶
۲۱۷
۲۱۸
۲۱۹
۲۲۰
۲۲۱
۲۲۲
۲۲۳
۲۲۴
۲۲۵
۲۲۶
۲۲۷
۲۲۸
۲۲۹
۲۳۰
۲۳۱
۲۳۲
۲۳۳
۲۳۴
۲۳۵
۲۳۶
۲۳۷
۲۳۸
۲۳۹
۲۴۰
۲۴۱
۲۴۲
۲۴۳
۲۴۴
۲۴۵
۲۴۶
۲۴۷
۲۴۸
۲۴۹
۲۵۰
۲۵۱
۲۵۲
۲۵۳
۲۵۴
۲۵۵
۲۵۶
۲۵۷
۲۵۸
۲۵۹
۲۶۰
۲۶۱
۲۶۲
۲۶۳
۲۶۴
۲۶۵
۲۶۶
۲۶۷
۲۶۸
۲۶۹
۲۷۰
۲۷۱
۲۷۲
۲۷۳
۲۷۴
۲۷۵
۲۷۶
۲۷۷
۲۷۸
۲۷۹
۲۸۰
۲۸۱
۲۸۲
۲۸۳
۲۸۴
۲۸۵
۲۸۶
۲۸۷
۲۸۸
۲۸۹
۲۹۰
۲۹۱
۲۹۲
۲۹۳
۲۹۴
۲۹۵
۲۹۶
۲۹۷
۲۹۸
۲۹۹
۳۰۰
۳۰۱
۳۰۲
۳۰۳
۳۰۴
۳۰۵
۳۰۶
۳۰۷
۳۰۸
۳۰۹
۳۱۰
۳۱۱
۳۱۲
۳۱۳
۳۱۴
۳۱۵
۳۱۶
۳۱۷
۳۱۸
۳۱۹
۳۲۰
۳۲۱
۳۲۲
۳۲۳
۳۲۴
۳۲۵
۳۲۶
۳۲۷
۳۲۸
۳۲۹
۳۳۰
۳۳۱
۳۳۲
۳۳۳
۳۳۴
۳۳۵
۳۳۶
۳۳۷
۳۳۸
۳۳۹
۳۴۰
۳۴۱
۳۴۲
۳۴۳
۳۴۴
۳۴۵
۳۴۶
۳۴۷
۳۴۸
۳۴۹
۳۵۰
۳۵۱
۳۵۲
۳۵۳
۳۵۴
۳۵۵
۳۵۶
۳۵۷
۳۵۸
۳۵۹
۳۶۰
۳۶۱
۳۶۲
۳۶۳
۳۶۴
۳۶۵
۳۶۶
۳۶۷
۳۶۸
۳۶۹
۳۷۰
۳۷۱
۳۷۲
۳۷۳
۳۷۴
۳۷۵
۳۷۶
۳۷۷
۳۷۸
۳۷۹
۳۸۰
۳۸۱
۳۸۲
۳۸۳
۳۸۴
۳۸۵
۳۸۶
۳۸۷
۳۸۸
۳۸۹
۳۹۰
۳۹۱
۳۹۲
۳۹۳
۳۹۴
۳۹۵
۳۹۶
۳۹۷
۳۹۸
۳۹۹
۴۰۰
۴۰۱
۴۰۲
۴۰۳
۴۰۴
۴۰۵
۴۰۶
۴۰۷
۴۰۸
۴۰۹
۴۱۰
۴۱۱
۴۱۲
۴۱۳
۴۱۴
۴۱۵
۴۱۶
۴۱۷
۴۱۸
۴۱۹
۴۲۰
۴۲۱
۴۲۲
۴۲۳
۴۲۴
۴۲۵
۴۲۶
۴۲۷
۴۲۸
۴۲۹
۴۳۰
۴۳۱
۴۳۲
۴۳۳
۴۳۴
۴۳۵
۴۳۶
۴۳۷
۴۳۸
۴۳۹
۴۴۰
۴۴۱
۴۴۲
۴۴۳
۴۴۴
۴۴۵
۴۴۶
۴۴۷
۴۴۸
۴۴۹
۴۵۰
۴۵۱
۴۵۲
۴۵۳
۴۵۴
۴۵۵
۴۵۶
۴۵۷
۴۵۸
۴۵۹
۴۶۰
۴۶۱
۴۶۲
۴۶۳
۴۶۴
۴۶۵
۴۶۶
۴۶۷
۴۶۸
۴۶۹
۴۷۰
۴۷۱
۴۷۲
۴۷۳
۴۷۴
۴۷۵
۴۷۶
۴۷۷
۴۷۸
۴۷۹
۴۸۰
۴۸۱
۴۸۲
۴۸۳
۴۸۴
۴۸۵
۴۸۶
۴۸۷
۴۸۸
۴۸۹
۴۹۰
۴۹۱
۴۹۲
۴۹۳
۴۹۴
۴۹۵
۴۹۶
۴۹۷
۴۹۸
۴۹۹
۵۰۰
۵۰۱
۵۰۲
۵۰۳
۵۰۴
۵۰۵
۵۰۶
۵۰۷
۵۰۸
۵۰۹
۵۱۰
۵۱۱
۵۱۲
۵۱۳
۵۱۴
۵۱۵
۵۱۶
۵۱۷
۵۱۸
۵۱۹
۵۲۰
۵۲۱
۵۲۲
۵۲۳
۵۲۴
۵۲۵
۵۲۶
۵۲۷
۵۲۸
۵۲۹
۵۳۰
۵۳۱
۵۳۲
۵۳۳
۵۳۴
۵۳۵
۵۳۶
۵۳۷
۵۳۸
۵۳۹
۵۴۰
۵۴۱
۵۴۲
۵۴۳
۵۴۴
۵۴۵
۵۴۶
۵۴۷
۵۴۸
۵۴۹
۵۵۰
۵۵۱
۵۵۲
۵۵۳
۵۵۴
۵۵۵
۵۵۶
۵۵۷
۵۵۸
۵۵۹
۵۶۰
۵۶۱
۵۶۲
۵۶۳
۵۶۴
۵۶۵
۵۶۶
۵۶۷
۵۶۸
۵۶۹
۵۷۰
۵۷۱
۵۷۲
۵۷۳
۵۷۴
۵۷۵
۵۷۶
۵۷۷
۵۷۸
۵۷۹
۵۸۰
۵۸۱
۵۸۲
۵۸۳
۵۸۴
۵۸۵
۵۸۶
۵۸۷
۵۸۸
۵۸۹
۵۹۰
۵۹۱
۵۹۲
۵۹۳
۵۹۴
۵۹۵
۵۹۶
۵۹۷
۵۹۸
۵۹۹
۶۰۰
۶۰۱
۶۰۲
۶۰۳
۶۰۴
۶۰۵
۶۰۶
۶۰۷
۶۰۸
۶۰۹
۶۱۰
۶۱۱
۶۱۲
۶۱۳
۶۱۴
۶۱۵
۶۱۶
۶۱۷
۶۱۸
۶۱۹
۶۲۰
۶۲۱
۶۲۲
۶۲۳
۶۲۴
۶۲۵
۶۲۶
۶۲۷
۶۲۸
۶۲۹
۶۳۰
۶۳۱
۶۳۲
۶۳۳
۶۳۴
۶۳۵
۶۳۶
۶۳۷
۶۳۸
۶۳۹
۶۴۰
۶۴۱
۶۴۲
۶۴۳
۶۴۴
۶۴۵
۶۴۶
۶۴۷
۶۴۸
۶۴۹
۶۵۰
۶۵۱
۶۵۲
۶۵۳
۶۵۴
۶۵۵
۶۵۶
۶۵۷
۶۵۸
۶۵۹
۶۶۰
۶۶۱
۶۶۲
۶۶۳
۶۶۴
۶۶۵
۶۶۶
۶۶۷
۶۶۸
۶۶۹
۶۷۰
۶۷۱
۶۷۲
۶۷۳
۶۷۴
۶۷۵
۶۷۶
۶۷۷
۶۷۸
۶۷۹
۶۸۰
۶۸۱

توبہ فرمائی ہے۔ یہ کچھ ایسے سوسے چاندنی تو جمیل کو تپا کر لگانے چاہئیں گے، اگر اونٹوں کی زکوٰۃ مندی ہو، تو ان کی کنز کیا ہے، اونٹ تو تھاسے نہیں جلتے۔
اسے عرب میں دستور تھا کہ اونٹنی کو ہفتہ میں ایک دو بار پانی پانے کے لئے گھاٹ یا کنوئیں پرے جاتے تھے، اُس دن فقرا کا وہاں جمع لگ
تھا، اونٹ دلے اونٹیاں دودھ کر اُن فقرا اور مسافروں کو دودھ پلا دیتے تھے، اسخود انور علیہ السلام حکم فرمایا ہے، جس کی یہ دودھ پلانا بھی
اونٹوں کا حق ہے، خیال سب سے کہ جانوروں کی زکوٰۃ تو فرض ہے مگر یہ دودھ پلانا مستحب ہے اور مستحب چھوٹے پر خطاب نہیں ہوتا، لہذا فقرا
سے مستحق فقرا کا دودھ پلانا مراد ہے، جن کی بھوک سے جان نگی رہی ہو، یا پسے یہ فرض تھا، اب مستحب ہے جیسے علی کے زمانہ میں نے شروع اس
قربانی کا گوشت صرف تین دن لکھنا جائز تھا، حقائق نے فرمایا اس جملہ کا مستحب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ یہ ایسی اونٹنیوں کو نہ دو جو مرنے لگا
کے دن پانی پلا کر دھوا، یہ بھی خشک سال کے زمانہ کا حکام میں سے ہے۔ یہ سب ایسے انجیل کی سزا پر ہوگی کہ اسے ہمارے میلان میں اوند
ڈال کر اس پر اس کے سامنے اونٹوں کو گھمایا جائیگا، یہ سب بہت اونچے اور مٹے ہوئے اسے اپنے باوند سے رو نہیں گئے۔ سب ایسے بیسند
دلے اونٹ بھی فقار میں نہ ہونگے کہ اُس پر یہ قتل و قتل گند جائے اور اس کا چھکارا ہو جائے، جو گول دانہ کی شکل میں حلقہ باندھے ہوئے
آخری اونٹ کے گند سے پر پھر پھلا اونٹ اس پر آجائیگا، اصل جلدت اس کے برعکس تھی، یعنی آخری کا ذکر پہلے تھا، اولی کا بعد میں، اور
اسلم کی بعض روایات میں ہے، عبداللہ کے لئے آخری کو اولی فرمایا گیا، یعنی اس طرح لگا کر اس پر گھوس گئے کہ گریا بچھا، اونٹ پہلا ہو
اور پہلا بچھا، چونکہ اس کا بخل بھی دائمی تھا اس لئے یہ سزا بھی دائمی ہوئی، اور میدان میں دو تفرقہ ہوا کہ اسے کچھ آرام مل جائے۔ یہ ان کا کیا
ہے جو شخص بعد نصاب ان کا مالک پر پھر ان کی زکوٰۃ نہ نکالے تو اس کی سزا کیا ہے، یہ مہنتا میں میں بھٹے اہل یا بھٹے لام ہے، یعنی بکر
کی وجہ سے جو زکوٰۃ فرض ہوئی وہ ادا نہ کرتا ہو، لہذا اس حدیث سے یہ لازم نہیں کہ بھوکہ زکوٰۃ میں جعفر کی دیا جائے، بھوکہ زکوٰۃ میں بھوکے ہو

قَدْ يَفْقَدُ مِنْهَا شَيْئًا لَيْسَ فِيهَا عَقَصَاءٌ وَلَا جُلُكَاءٌ وَلَا عَصَبَاءٌ تَنْطَحُ بِقَرَفَتِهَا وَ
تَطَاوُكُهَا ظِلًّا فِيهَا كُلُّهَا مَرَّ عَلَيْهِ أَوَّلُهَا رَدَّ عَلَيْهِ أَخْرَافِي يَوْمٍ كَانَ مَقْدَارُهُ عَمِينَ الْف
سَنَةِ حَتَّى يَقْضَى بَيْنَ الْعِبَادِ فَيُرَى سَبِيلُهُ إِمَّا إِلَى الْجَنَّةِ وَإِمَّا إِلَى النَّارِ قِيلَ يَا
رَسُولَ اللَّهِ فَالْخَيْلُ قَالَ فَالْخَيْلُ ثَلَاثَةٌ هِيَ لِرَجُلٍ وَزُرُوهِيَ لِرَجُلٍ سِتْرُوهِيَ لِرَجُلٍ
أَجْرُهَا مَا اللَّيْثِي هِيَ لَهُ وَزُرُوهِيَ لِرَجُلٍ رَهْلُهَا رِيَاءٌ وَفَخْرٌ وَنَوَادٍ عَلَى أَهْلِ الْإِسْلَامِ فَبَيَّنَ لَهُ

میدان میں آنٹ والا جانگیاں میں سے کوئی جانور کم نہ ہو گا ان میں مذکور کوئی شے سے سبک والا ہونہ بندہ اللہ یہ کہنے لگے سبکوں سے
گھوڑیں اور گھوڑوں سے سفیدی لگے جسے بھی سبک لگے گا تو کچھ دالیں ہو گا یہ اس دن ہوتا ہے جس کا مقدار پچاس ستر ہوتا ہے
تھے کہ بندوں کے دیر میں فیصلہ کر دیا جائے گا تو یہ اپنا راستہ جنت یا دوزخ کی طرف دیکھے عرض کیا یا رسول اللہ تو گھوڑا
فرمایا کہ گھوڑے تین طرح کے ہیں گھ ایک کے بے گھوڑا گناہ ہے دوسرے کے بے از تیسرے کے بے ثواب ہے جس کے بے
گھوڑا گناہ ہے وہ تو وہ شخص ہے جو دیکھو اسے شعی اور مسلمانوں کی عداوت کے بے گھوڑا ابانہ سے اس کے بے

لے لینے اگرچہ دنیا میں اس کی بعض گنتے جینیں مرنے سے سبک دالیں ہیں جن میں بعض بالکل ہنڈی، مگر قیامت میں سب کے نوکیے سبک ہونگے خیال
ہے کہ قیامت میں ہر چیز اپنے دنیاوی حالت پر اٹھے گا، رہتا ہے فرمایا ہے اول خلق نعیدہ پھر بعد میں ان کے حالات بدلیں گے، اللہ ایہ
بیان دینا میں جیسے کہ دیکھیں گے بعد میں سب کو سبک ملیں گے، اللہ ایہ حدیث اس آیت کے خلاف نہیں، بلکہ عربی میں
گناہ جینس کے کمر کو ظلمت کہتے ہیں جو ظلمت اور گھوڑے کا ناپ کو شتم یعنی بخیل کے یہ چند اسے سبک بھی گھوڑیں گے اور گھوڑوں سے بھی
روشنی کے منظر فرمائی کے جانور پر سنی خود سوار ہو گا اس سے زکوٰۃ جانی نہیں پر سوری کریں گے، جیسے اچھے معادہ والا جو بقدر ضرورت
کھانا کھائے تو وہ کھانے پر سوار ہوتا ہے اور زیادہ کھا جائے وہ بے پر کھانا سوار ہو جاتا ہے جیسے یہ اٹھائے پھر تا ہے، بلکہ اس کی شرح پہلے
گفتہ ہو چکی ہے قیامت کے دن دوران حساب میں تمام مخلوق تو حساب و کتاب دیتی ہوگی، مگر یہ بخیل اس مذاب میں مبتلا ہو گا، بلکہ خیال ہے
کہ احسان کے نزدیک سائر گھوڑوں میں بھی زکوٰۃ فرض ہے شوائع کے ہاں نہیں، لہذا ہمارے ہاں اس جواب کا مقصد یہ ہے کہ گھوڑے میں
حلالہ زکوٰۃ کے اور بھی پابندیاں ہیں جو آگے مذکور ہیں یعنی ان میں فقط زکوٰۃ کا سوال نہ کہ دیگر غیر سائر یعنی گھر کھانے والا گھوڑا سوار کی کہنے
بھی جو میں میں زکوٰۃ واجب نہیں ہوتی اس کا بھی یہ حکم ہے، اگر گھوڑے میں زکوٰۃ فرض نہ ہوتی، تو خود اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو کہ حوں کی طرح
یسا ہی فواہیت کے ان کے متعلق مجھ پر کوئی خاص حکم نہیں آیا۔ لہذا اس حدیث سے شوائع یہ دلیل نہیں پڑا سکتے کہ گھوڑے میں زکوٰۃ نہیں،
سنو اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ جواب بطریق حکیمانہ ہے، جیسے صحابہ کرام نے سوال کیا تھا کہ تم کی خیرات کریں تو دے تھانے نے جواب دیا فلاں
فلاں مگر خیرات کرو (قرآن کریم) یعنی جواب سوال کے مطابق نہیں بلکہ مسائل کے حال کے مطابق ہے۔ یہ یعنی پالتو گھوڑا اور بھارت کے بے
نہ ہر وہ کس کے بے ثواب کا باعث ہے کس کے بے ثواب کا اور کسی کے بے ثواب مذاب یا ایک ہی گھوڑا ایک ہی شخص کے بے اس کی نیت کے

وَأَيُّوَمَا الَّذِي هِيَ لَهُ سِتْرٌ فَرَجُلٌ رَّبُّهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ لِأَهْلِ الْإِسْلَامِ ثُمَّ كَذَلِكَ
يَنْسُ حَقَّ اللَّهِ فِي ظُهُورِهَا وَلَا رِقَابٍ بِهَا فِي هِيَ لَهُ سِتْرٌ وَأَيُّوَمَا الَّذِي هِيَ لَهُ أَجْرٌ فَرَجُلٌ رَّبُّهَا
فِي سَبِيلِ اللَّهِ لِأَهْلِ الْإِسْلَامِ فِي مَرْجٍ وَرَوْضَةٍ فَمَا أَكَلَتْ مِنْ ذَلِكَ الْمَرْجِ أَوْ الرِّوَضَةِ
مِنْ شَيْءٍ إِلَّا كُتِبَ لَهُ عِدَادُ مَا أَكَلَتْ حَنَاتٌ وَكُتِبَ لَهُ عِدَادُ رَوْضَتِهَا وَأَبْوَالُهَا حَنَتْ

گناہ ہے اور جس کے لئے گھوڑا پروہ ہے وہ شخص ہے جو اللہ کی راہ میں مسلمانوں کے لئے گھوڑا بانڈھے گا پھر اس کی بی بی بی
اللہ کا حق جو ستر ہے ستر ان کی گردنوں میں ہے وہ گھوڑے اس کا پروہ ہے وہ لیکن وہ گھوڑے جو اس کے لئے ثواب
ہیں وہ شخص ہے جو اللہ کی راہ میں مسلمانوں کے لئے کسی پر گناہ یا بار میں باندھ لے تو وہ گھوڑے اس پر گناہ یا بار میں کچھ نہیں
کھاتے مگر جس قدر کھاتے ہیں اسی قدر اس کے حق میں نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور ان کے لیے ریشیاں لکھی جاتی ہیں

اقتداء کے بھی ثواب ہے کچھ خطاب ہو کہ نہیں جیسا کہ نیت دینا پہل ہے جو حکم عاریت میں جہانے اعلیٰ اباس پہنچے گا ہے

لے پنے ہو گھوڑا اس نیت سے کہ کہ گویا میری بڑائی ظاہر ہو اور دوسرے مسلمان میرے سامنے ذلیل و خوار نظر آئیں اور اگر کسی مسلمان سے میری
طاقت ہو جائے تو اس گھوڑے پر چڑھ کر اس کے فتنہ جنگ کروں اور دیکھتی ہی کے ذریعہ کہوں جیسا کہ عام غیرواں جو جہدی اللہ جہد کو کو
اسی لئے دیکھتے ہیں، ان کے لئے گھوڑا رکھنا سخت خطاب کا باعث ہے نہ لے یہاں اللہ کی راہ سے جہاد نہیں ہے تو تفسیری قسم میں آئیگا کہ
اللہ کی راہ سے جہاد اپنی دنیاوی ضرورتیں پوری کرتا ہے، کیونکہ مسلمان کا دنیا کا نام بھی سبیل اللہ ہے یا تجارت کیلئے پانا مراد ہے کہ تجارت بھی
سبیل اللہ ہے، اور دوسرے جتنے زیادہ ظاہر ہیں ستر اس طرح کہ ضرورت کے وقت کسی مسلمان بھائی کو چند روز کے لئے عاریتہ گھوڑا دے
جس سے وہ اپنا کام نکال لے یا کسی کی گھوڑی پر اپنا گھوڑا بلا معاوضہ چھوڑ دے کہ اس میں مسلمان بھائی کا کام نکلنا ہے خیال ہے کہ
زگھوڑے، بیل، پیٹنے اور جسے کا اجرت سے کرادہ پر چھوڑنا مناسب ہے، وہ اجرت ناجائز ہے جیسا کہ آئندہ آئیگا نہ لے گھوڑے کی بی بی بی
قوت تھا جہاد پر ذکر ہوا، اس کا گھن کا حق یہ ہے کہ اگر تجارت کے لئے ہو تو اس کی قیمت میں چالیسوں سترہ زکوٰۃ سے فی سیکڑہ دینا ہی ہے
یہ جہاد ام ابو حنیفہ کی دلیل ہے کہ ستر اور جہاد کی گھوڑے میں زکوٰۃ ہے جے ستر اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھوڑے کی گردن کا حق فرمایا، دوسرے
سحق تو اس کی بی بی بی کے حق میں آگئے تھے، وہ جو حضرت شریف میں ہے کہ گردن پر اس کے گھوڑے اور غلام میں حدیث نہیں دیاں گھوڑے سے مراد تو
غازی کا گھوڑا ہے اور گھوڑا جو گھر میں گھاس چاہے کھاتا ہو، اس مسئلہ کی پوری تحقیق دعوات شروع حکمت میں ملے گا کہ یہ خیال ہے کہ حق گھوڑوں
یا حق گھوڑوں میں زکوٰۃ نہیں بلکہ غوط میں زکوٰۃ ہے کہ یا تو ہر گھوڑے سے ایک دینار یا شرفی ہو دے یا اس کی قیمت لگا کر ہر ستاون روپے
سے چالیسوں سترہ زکوٰۃ نکال دے چنانچہ حضرت عمر نے جیدہ رضی اللہ عنہا کو جو خط لکھا تھا، اس میں یہ تھا کہ گھوڑے والوں کو یہ اختیار دو اور
ہدایہ کتاب وغیرہ) دیکھ لے لے اس کے اندر لوگوں کی حاجت کے درمیان پروہ میں کل قیامت میں اس کے اندر آگ کے درمیان پروہ ہونے
پر گردنوں کو شامل ہے نہ لے جے جہاد کا نیت سے بعض ثواب گھوڑا پائے، جو جو جہاد کا نفع مسلمانوں کو پہنچا ہے اس لئے لاهل الاسلام ہر ہر

وَلَا تَقْطَعُ طَوْلَهَا فَاسْتَنْتَ شَرَفًا وَشَرَفَيْنِ إِلَّا كَتَبَ اللَّهُ لَهُ عَدَدًا ثَارَهَا وَارِثَهَا
حَسَنَاتٍ وَلَا مَرِيهَا صَاحِبًا عَالِيًا نَزْدًا فَشَرِيَتْ مِنْهُ وَلَا يَرِيدُ أَنْ يَسْقِيَهَا إِلَّا كَتَبَ اللَّهُ
لَهُ عَدَدًا مَا شَرِيَتْ حَسَنَاتٍ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَالْحَمْرُ قَالَ مَا أَنْزَلَ عَلَيَّ فِي الْحَمْرِ شَيْءٌ
إِلَّا هَذِهِ آيَةُ الْفَاذَةِ الْجَامِعَةُ فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ
ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ

اور ایسا نہیں ہوتا کہ وہ گھوڑے اپنی سی توڑ کر ایک دھیلوں پر چڑھ جائیں مگر اللہ ان کے نشان قدم اور لید کی بقدر
نیکیاں لکھتا ہے اور انکا مالک نہیں نیکر کسی ہر شے کی گنتا جس سے وہ کچھ نی لیں حالانکہ مالک نے انکا لود بھی نہ کرتا ہو
مگر اللہ انکے بچنے کی بقدر نیکیاں لکھتا ہے عرض کیا گیا یا رسول اللہ تو گدے فرمایا گدوں کے متعلق اس جامع آیت کے
سوا کچھ حکم نازل نہ ہوا جو ذرہ بھر کی کر نیکیاں دیکھے گا اور جو ذرہ بھر برائی کر نیکیاں دیکھے گا (مسلم) روایت ہے
انہی سے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسے

گیا اس سے معلوم ہوا کہ عبادات میں ہنگام خدا کی خدمت کی نیت کرنا عبادت کو ناقص نہیں کرتا بلکہ اسے کامل ترک دیتا ہے جیسا کہ قرآن کریم کی صریح
آیت سے ثابت ہے ہوائی میں رجا اس وسیع میدان کو کہتے ہیں جس میں گھاس چارہ وغیرہ بکثرت ہو یہ گھاس کھانے اور پیشاب و لید
وغیرہ سے ان گھوڑوں کی بقاء ہے اور جیسے نیکی کے اسباب جمع کرنا عبادت ہے ایسے ہی ان کی حفاظت بھی عبادت ہے نیز یہ چارہ و گھاس
مالک نے اپنے مال سے کھلایا اور یہ لید و پیشاب اس چارہ سے بنا، معلوم ہوا کہ نیکی متغیر ہونے کے بعد بھی نیکی ہی رہتی ہے +
اس سے یہ گھوڑے کھلے بندھے ہونے جو حرکت کریں یا کھائیں پیئیں، وہ تو اس مالک کے لئے نیکیاں ہیں ہی، اگر مالک کے بغیر ارادہ دستی کو کوڑا
کر بیاباں جائیں اور اس حالت میں زمین پر ان کے قدم پڑیں یا وہ لید و پیشاب کریں تب بھی مالک کو ثواب ہے و خیال رہے کہ ثواب کھانے
اگرچہ نیت مند ہی ہے مگر برآن نئی نیت لازم نہیں، مسجد بنانے والا بھی جائے تو اسے قبر میں ثواب پہنچتا رہتا ہے، بنا حق وقت کی نیت قیامت
مالک کام آتی ہے، لہذا یہ حدیث اس حدیث کے غلط نہیں کہ إِمَّا الْأَعْمَالُ بِالْأَنْتِيَّاتِ، خیال رہے کہ لید و پیشاب کا ذکر فرمانے میں
اس جانب اشارہ ہے کہ جب آلہ جہاد یعنی گھوڑوں کی گندہی چیزیں بھی ثواب میں شامل ہو جاتی ہیں تو اصل گھوڑے کا کیا پرچہ اور پھر
مالک کے درجہ کا کیا کتنا، گھوڑا صرف مثال کے لئے ہے، اب گویا بارود، ہندوق، توپ، ہوائی جہاز اور راکٹ جو جہاد کے لئے ہوں
سب کا یہی حکم ہے + اس لئے یہ سب کام کرتا ہے، گھوڑا اور نیکیاں پاتا ہے، اس کا مالک، اگرچہ مالک نے ارادہ بھی نہ کیا ہو اس
کی وجہ ابھی بیان ہو چکی + اس لئے یہ گدوں میں زکوٰۃ واجب نہیں بلکہ ایک قاعدہ کلیہ کے ماتحت ان میں ثواب ہے کہ اگر گدے، خچر
وغیرہ نیکی نیتی سے پائے گئے تو ان میں ثواب ہے مادہ اگرچہ نیتی سے پائے گئے تو ثواب اور اگر دینی کاروبار کے لئے ہیں تو نہ ثواب
نہ ثواب اور جو اس آیت کے الفاظ گھوڑے ہیں اور مضامین و احکام بہت زیادہ، اس لئے اسے جامع فرمایا گیا اور ہر نیکو اس مضمون کی یہ

أَتَاكَ اللَّهُ مَالًا فَلَمْ تُزِدْ زَكَاةً مِثْلَ لَهْ مَالَهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ شَجَاعًا أَقْرَعًا زَيْبَتَانِ
يَطْوِقُهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ ثُمَّ يَأْخُذُ بِأُذُنَيْهِ يَعْصِي شِدْقَيْهِ ثُمَّ يَقُولُ أَنَا مَالِكُ أَنَا لَكَ لَزْكَ
ثُمَّ تَلَاوُا بِحَسْبِ الَّذِينَ يَجْلُونَ الْآيَةَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ رَجُلٍ يَكُونُ لَهُ إِبِلٌ أَوْ بَقَرٌ أَوْ غَنَمٌ لَا يُؤَدِّي حَقَّهَا إِلَّا آتَى
بِهَا يَوْمَ الْقِيَمَةِ أَعْظَمَ مَا يَكُونُ وَأَسْفَلَ تَطَاةٍ بِأَخْفَافِهَا وَسُطْحَةٌ بِقَرُوضِهَا كُلَّمَا جَارَتْ

الشر مال دے لے پھر وہ اس کی زکوٰۃ نہ دے تو اس کا مال قیامت کے دن اس کے سلفے گئے سانپ کی شکل میں ہو گا جس کے دو
گیسو ہونگے لے قیامت میں اس کا طوق ہو گا پھر اس کے دونوں جڑے پڑے گا پھر کے کامیں تیرا مال ہوں میں تیرا خزانہ ہوں پھر حضرت
انور نے یہ آیت تلاوت کی جو بخیر کرتے ہیں آلا یہ سلفہ (بخاری) روایت ہے حضرت ابو ذر سے وہ بخیر کریم سے انہی طریقہ سے روایت فرماتے
ہیں ایسا کوئی شخص نہیں جس کے پاس آؤ نہ یا گائے یا بکریاں ہوں جن کا حق ادا نہ کرتا ہو لے مگر وہ جانور قیامت کے دن اتنے بڑے
اور موٹے جتنے ہو سکتے ہیں کر کے لائے جائیں گے وہ اپنے گھر میں سے اسے روندیں گے اور اپنے سینک گھونپیں گے جب

ایک ہی جہت میں آیت ہے۔ اس لئے اسے فائدہ فرمایا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ گھوڑوں میں زکوٰۃ ہے، گدھوں اور مچھروں میں بھی جب کہ وہ بڑے
کیا گیا، ہاں اگر گدھے وغیرہ تجارتی ہیں، تو ان میں زکوٰۃ تجارت ہوگی۔ لے وہ مال جس میں زکوٰۃ واجب ہوتی ہے اوشے بھی بقدر نصاب جس
میں واجب زکوٰۃ کی ساری شرطیں موجود ہوں جب تک کہ مضمون سے واضح ہے، لہذا اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ ہر مال پر زکوٰۃ واجب ہو، لے جب پتہ نہ ہو
سانپ کی عزیزانہ ہو جاتی ہے تو اس کے کچن پر قدق بال ہوجاتے ہیں اور جب بہت زیادہ عمر ہوتی ہے تو اس کا زہر آتا نیز مچھوٹا ہے اس کی گری اور شکل
سے اس کے بال جھڑھاتے ہیں اسے آؤ وہ زبان میں گھسنا پ کتے ہیں اور مڑی میں شہاۃ افرع، من حج حبیب تری مد ہوتا ہے جس کا لنگھوں ہمد کا لے داغ
ہستہ ہیں اس کے زہر کا یہ عالم ہوتا ہے کہ اس کی سانس سے گھاس جل جاتی ہے، حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ زکوٰۃ مال قیامت کے دن اس
سانپ کی شکل کا ہوگا، چرنکرہ بخیر بھی اپنے مال میں سانپ کی طرح پیشہ گی تھا کہ کوئی غریب اس کے مال کی ہوا بھی نہ پاسکتا تھا اس نے آج وہ مال اس کے سانپ
بن گیا، حدیث میں اس کے ظہر پر ہے اس میں کسی تاویل کی ضرورت نہیں دنیا میں بھی مال کی شکل سانپ خواب میں نظر آتا ہے، بعض لوگ جب ایسا دیکھتے ہیں تو
اس میں ہمت لے کر سانپ بنا کر بٹھا دیتے ہیں شہور یہ ہے کہ کچھ عیسائی قدق جہن چراتی ہے، لے قیامت کے مختلف مخلقت ہیں اور ان کے مختلف حالات کچھ بھی نہیں گھبرا
چاندی اور سونے کے گئے کا سانپ ہو گا کچھ اس کا سینا چاندی ہوگی چاہا جائے جس سے اس کے پیلو اور پیشانی داغے جائیں گے یا بعض مال سانپ
بنے گا اور بعض سے داغے گئے گا لہذا یہ حدیث اور مذکورہ آیت شریف داغ والی احادیث اور آیات کے خلاف نہیں بنی حال ہے کہ یہ سانپ
اس کے جڑے چبا لیا اور اس میں اپنے زہر کا ٹیکہ دے گا جس سے اس بخیر کو ملکیت سخت ہوگی مگر جان نہ بچے گا، لے یہاں حق سے
مولد شریعت کا حق فرضی ہے یعنی زکوٰۃ، کیونکہ نفلی حق کے ترک پر عذاب نہیں ہوتا، اور کچھ بھی زکوٰۃ ادا نہ کرے اس کی بھی یہی سزا ہے اور گنہگار

اُخْرَ بَارَدَتْ عَلَيْهِ اَوْلَاهَا حَتَّى يَقْضَى بَيْنَ النَّاسِ مُشْفِقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ جُرَيْرِ بْنِ
عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَتَاكَ الْمُصَدِّقُ فَلْيَصْدُرْ عَنْكَ
وَهُوَ عِنْدَكَ رَاضٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَتَاهُ قَوْمٌ بِصَدَقَةٍ قَالَ اَللَّهُمَّ صَلِّ عَلٰى اَبِي فَلَانٍ فَاَتَاهُ اَيُّوْبُ صَدَقَتِهِ

بھی آخری گز رہا تھے گا تو یہ سارا ڈال دیا جائیگا حتیٰ کہ لوگوں کے درمیان فیصلہ کر دیا جائے گا۔ یہ روایت ہے حضرت جریر بن
عبد اللہ سے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تک کہ آپ صدف وصول کرنے والا آئے تھے تو وہ تم سے راضی ہو
کر لوٹے تھے اسلم یہ روایت ہے حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی سے کہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جب
کوئی قوم اپنا صدقہ لاتی تھی تو آپ فرماتے اے اللہ تعالیٰ ان کی ادا کردہ برکتیں نازل کر کہ میرے والد اپنا صدقہ لائے

زکوٰۃ دینا ہو کہ کھجور کی کچی ہندی یا لہری نہ نکالی، اس کا بھر ہی سزا کیوں کر سب لایو تھی مطلق ہے ۔ لہٰذا اس کی سزا پہلے گند چکی وہاں بٹنا
آدھ کھجور کو یہ دی دینا کے بغیر جس کے گرجو بٹے تھے وہ سونے ہو کر جبے سیگ تھے وہ سیگ والے ہو کر اس بنیل پر سدا ہونگے اور بنیل
کو یہ عذاب دینا ان صاحب میں ہو گا کہ فک صاحب دے دے جس کے اندر پڑا ہو اچھا جلد ہو گا دوزخ کا عذاب اگر ہوا تو اس کے علاوہ ہو گا اس
حدیث سے دو مسئلے معلوم ہوئے۔ ایک یہ کہ قیامت میں جن دانیس کا طرح جانور بھی زندہ کے جائیں گے مگر بعض یا جنت میں بھیجے گئے ہیں کیونکہ
دوزخ میں جن دانیس کیے جے اور جنت میں جن دانیس کیے جے بلکہ ان میں ایک دوسرے کے لئے قاضی ملک کو سزا دیے اور متقی ملکوں کی
خدمت کرنے کے لئے حدیث شریف میں ہے کہ قربانی کا جانور ملک کی سواری ہو کر اسے پھر اڑے اٹارے گا اس کے بعد یہ جانور نکال کر دے جائیں گے دوسرے
یہ کہ اگر ایک جانور چند شخصوں کی ملکیت میں رہا تھا اور وہ سب بنیل تھے تو ان تمام ملکوں کو اپنے قدر کا دینا پڑے گا اور اگر کوئی جانور پہلے بنیل کی ملکیت
میں رہا پھر دوسرا ملک کے پاس قربانی میں نہ رہا ہو تو بنیل کو دینا پڑے گا اور اس کے بعد قربانی دینے کی سواری ہے گا ۲ مال ظاہری یعنی جو مال
اور پیداوار کی زکوٰۃ مسلمان دھولی کہتے اور اسے صحیح معنوں پر خراج کہتے تھے یہ زکوٰۃ وصول کرنے کے لئے بہت آدمی لازم رکھے جاتے تھے انہیں
صدقہ بھی کہتے تھے اس معاملہ بھی اس کے خلاف ہے میں کہ چلایا ہوا ہے مہد اس دانی عادل بادشاہوں کا زکوٰۃ وصول کرنے والا آدمی تھا اسے
پاس آئے ۳ اس طرح کہ تم اس سے خندہ پیشانی سے ہو اور اس کا ظاہری مال اسے دکھا دو تاکہ وہ آسانی سے سب
کر کے زکوٰۃ وصول کرے اسے دیکھ کر ملکین نہ ہو، مال چھپانے کی کوشش نہ کرو مال مثول سے کام نہ لی بلکہ باطنی مال
لینے سے سستہ چاندی وغیرہ کی زکوٰۃ بھی خوشدلی سے دی جائے اور مسکین کو خوش کر کے دی جائے۔ خدا کا شکر کہ ہمارے پاس نہیں
دینے کے قابل کیا نہ کہ لینے کے نہ ۴ یہ دونوں باب دینے صحابی ہیں اور یہ عبد اللہ کو ذر کے آخر صحابی ہیں جنہوں نے وہاں وفات پائی (اشم)
۵ ظاہر ہے کہ یہاں صدقہ سے مراد سستہ چاندی وغیرہ باطنی مالوں کی زکوٰۃ ہے کیونکہ ظاہری مالوں کی زکوٰۃ تو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم
کا حامل جبکہ خود ان کے گھروں سے لیا تھا، صحابہ کرام کی عقیقت یہ تھی کہ پہلے صدقات حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دست

۱۔ حضرت عبداللہ فرمودہ پر خدا کا شکر اگر ہے میں کہ حضور اور صلئے اللہ علیہ وسلم کہ دعائیں ہیں اور ہے والدہ کو کسی مل چکی ہیں جس نے فرمایا کہ میں غفلت ل
ذائب ہے کرتی یہ ہے کہ ان اپنے معنی میں ہے حضور انور صلئے اللہ علیہ وسلم مرشدان لوگوں ہی کو نہیں بلکہ ان کے بال بچوں سائے گھر والوں کو بھی دعائیں دیتے
تھے ۲۔ حضرت نے صلئے اللہ علیہ وسلم فرمایا کہ ابن جمیل کا ذکر میں کتب مذکورہ میں آیا اس کے نام کا پتہ نہیں، فتح ہادی میں ہے کہ اس کا نام عبداللہ بن عبداللہ بن عبد اللہ بن
یہود بن علی تھا نبی اکرم صلئے اللہ علیہ وسلم سے ملائی کی دعا کہ اے بھرا دل ہو کہ ساختی ہو گیا اللہ کو کا انکار کرنے لگا اسی جگہ میں یہ آیت کریمائی وَصَلَّوْهُمْ مَعَكُمْ
عَافَاكَ اللَّهُ لَمْ يَكُنْ أَتَانَا مِنْ قَدْ خَلَقَ فَتَسَدَّدْ قَوْلِيهِ مَعَكُمْ تَقْوَىٰ میں مسافرت پر ہی فوت ہوا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرماتے زکوٰۃ کا انکار نہ کیا عافا و
مرقاۃ واجب التعلیٰ جو حق بلکہ میرے بھائی بندے جس سے اس کی کیسی گئی غرض محسوس ہوئی ۳۔ ابن جمیل نے توجہ جلد دین دو ہر دو گوں نے کسی

أَدْرَاعُهُ وَأَعْتَدَهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَأَمَّا الْعَبَّاسُ فَرَفِيَ عَلَى وَشْرِكًا مَعَهَا ثُمَّ قَالَ يَا عُمَرُ
أَمَا شَعُرْتَ أَنَّ عَمَّ الرَّجُلِ صِنُوَابِيهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ أَبِي جَمْدٍ السَّاعِدِيِّ
قَالَ رُسْتُعَلِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِنَ الْأَذْيُقَالِ لَهُ ابْنُ النَّبِيَّةِ عَلَى
الصَّدَقَةِ فَلَمَّا قَدِمَ قَالَ هَذَا الْكُمُ وَهَذَا الْهُدَى فَخَطَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

الشرک راہ میں وقف کردیں اسے سبے عباس تو اس کی زکوٰۃ ساتھ میں آئی اور میرے لئے پھر فرمایا کہ میں نے تمہیں خبر نہیں
کے لئے کہ اس کا چچا اس کے پاپ کے برابر جوتا ہے کہ وہ مسلم بخاری اور ولایت ہے حضرت ابو جہر سادہ سے فرماتے ہیں کہ نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ ازد کے ایک شخص کو جنس بن لہیہ کا جانا تھا مقدیر مال بہا لے گیا جب وہ واپس ہوئے تو بوسے یہ
تہہ راسے اور پیسے بدلتے دیا گیا ظہر تب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیا

مفسرین سے اس سے معلوم ہوا کہ حکم یا استاد سے رعایا یا شاگردوں کی پس پشت شکایت کیا جائز ہے یہ عیبت نہیں بلکہ موعظ ہے کہ یہ عیبت
کا زکوٰۃ نہ دینا بعض کفرانِ امت کی بنا پر ہے کسی مجبور سے نہیں اس سے دو مسئلے معلوم ہوئے ایک یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے دلوں کا حال
جانتے ہیں وہ دیکھیں ان مظاہر تہوں عاجزوں سے ایک نعل واقع ہو کر حالتِ موت ایک پرگئی میں کے دل میں کھوٹ تھا اور کہہ رہے تھے کہ یہ کہہ سکتے
ہیں اللہ واسطیٰ غنی کرتے ہیں اللہ رسول و دونوں حوالہ کی نعمتیں جتنے ہیں وہ رب تعالیٰ فرماتا ہے اَعْقِبْهُمْ اللَّهُ وَذَرْنَهُمْ مِنْ قَصَبِهِ وَذَرْنَاهُ
أَتَمَّ اللَّهُ عَلَيْهِ وَأَتَمَّتْ عَلَيْهِ شَرِكُ كَعْدَ لَعْنَةِ آيَاتِ دَعَاوِثِ فِي خُرْدِ كَرِيهِ لَعْنَةُ يَحْيَىٰ وَكَانَتْ لَعْنَةُ كَرِيهِ لَعْنَةُ طَرِيقِ بَرِيَانِ
جنگ تک دفع کر دیا ہے تو کہیے جو کتاب ہے کہ وہ زکوٰۃ فرض ہوا کہ وہ ان پر زکوٰۃ فرض ہوگی ہی ہیں تم سے عقلی سے ان سے مطالبہ کیا یا یہ مطلب کہ ان
سے اپنا سب کچھ دے کہ ان جنگ بھی دفع کیا احوال وقت میں زکوٰۃ نہیں ہوتی لہذا حدیث پر یہ اعتراض نہیں ہو سکتا کہ کچھ دفع کر دیے سے عذاب کی روک تھام
معاذ ہو گئی اس جملہ سے معلوم ہوا کہ منقولہ چیزوں کا دفع مطلقاً جائز ہے یہ امام ابو حنیفہ قول ہے انہیں کے روئے منقولہ چیز غیر منقول کے تابع ہو کر دفع
ہو سکتی ہے یہ بھی معلوم ہوا کہ دفع کا موقوف کو اپنے قبضہ میں رکھنا درست ہے جیسے بعض واقعین یا مدعیانِ حق زکوٰۃ اپنے لئے مقرر کرتے ہیں اس
جگہ کی تفسیر میں سنتِ قول میں بعض نے فرمایا کہ حضور اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے دو سال کی زکوٰۃ پیشگی وصول فرما چکے تھے بعض
نقل فرمایا اس کا مطلب یہ ہے کہ ہم اس سے وصول کر لیں گے ہم اس کے ضامن ہیں مگر تفسیر کے جملہ کے موافق ہیں ظاہر یہ ہے کہ حضور اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ان کی زکوٰۃ اپنے ذمے لے لی اور فرمایا اس سے مت مانگا ان کی ملکوت ہی میں بلکہ اس کے ساتھ آتا ہی صدقہ نعلیٰ ان کی طرف سے ہم ادا کریں گے اس سے معلوم
ہوا کہ مال ہی دونوں میں نیابتِ حاکمیت ہے ایک دوسرے کے طرف سے ادا کر سکتے ہیں حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے احسانات کے پیچھے ہی عادی تھے نہیں غرض
کہ حضور اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زکوٰۃ ادا کر دیں گے لہذا حضرت عباس رضی اللہ عنہ پر میرے والد حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ کی مثل ہیں اس لئے کہ پورا ان کی حدیث لازم ہے
ان کی زکوٰۃ ادا کرنا یہ بھی ان کی خدمت ہے اور اسے عزم ان پر نہ تھا مگر کہ نامہ طاعت مگر میرے اس دستہ کی وجہ سے ان کا پیغمبر ادیب کرنا اور تہذیب

اللَّهُمَّ هَلْ بَلَغَتْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ قَالَ الْخَطَّابِيُّ دَفِي قَوْلِهِ هَلْ اجْلَسَ فِي بَيْتِ أَبِيهِ أَوْ
 أَبِيهِ فَيَنْظُرُ أَيُّهُمَا أَمْرًا لَدَيْلٍ عَلَى أَنَّ كُلَّ امْرِئٍ تَذَرُّهُ إِلَى الْخَطِّارِ فَمَا يَحْظُرُ
 وَكُلُّ دَلِيلٍ فِي الْعُقُودِ يَنْظُرُ هَلْ يَكُونُ حُكْمُهُ عِنْدَ الْإِنْفَادِ كَحُكْمِهِ عِنْدَ الْإِقْتِرَانِ
 أَمْ لَا هَكَذَا فِي شَرْحِ الشُّنَّةِ، وَعَنْ عَدِيِّ بْنِ عَدِيَّةٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

اے مولیٰ کیا میں نے تبلیغ کو ہی لئے رسول بنیادی اٹھایا ہے فرمایا کہ حضور انور کے اس فرمان میں کہہ اپنی مال کے گھر یا بچے گھر
 میں کیوں نہ بیٹھو تاکہ دیکھ سکیا اسے بدیدہ و باطنیہ یا نہیں اس کی دلیل ہے کہ جسے صبح کاام کاغذ پیر دیا جائے وہ بھی منسوب ہے لئے
 اور جو چیز عقدوں میں داخل ہو اس میں خود کیا جائے کہ آیا اس کا غیروہ حکم دوسرے ملنے کے حکم کی طرح ہے یا نہیں لہٰذا شرع
 میں یوں ہی ہے۔ روایت ہے حضرت عدی ابن عمر سے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ

تک پہنچے جس نے گھر پر آٹھ بیٹھ گیا یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ بیٹھ کر ہنگاموں ہے، لہٰذا گھر پر آٹھ بیٹھ کر ہی اٹھنا ہے گھر بنیاد زوال
 قوی ہے لہٰذا پھر اگر حیوان یا مشرکہ ادا نہ کرے یا کوئی اور جہاد بھی یا ہوگا تو اسے بھی اپنی گھون پر اٹھائے پھرے گا وہ جو جسے دے گا بھی ہون
 آوازوں کا دھڑکنے سانس میں سناں بھی ہوگا، معلوم ہوا کہ شریعت پر قیامت میں انسان سوار ہوگا، اور وہ انسان سوار ہوں گی خیال ہے کہ اللہ
 تعالیٰ قیامت میں مسلمان کے سر پر لگائے گا کہ وہ مسلمان ہی ہوئے گا مگر جو بے غیرت دنیا میں طامیگن و کریں، انسان پر ظہر بھی کریں وہ فرد کھلیں گے اللہ
 یہ حدیث عیب پوشی کی اہمادیت مطلق نہیں، لہٰذا سبب انشراح پاکیزہ عرض و عرض ہے، ادب تعالیٰ سے کہ سب میں بدعت کو مستحب ہے ہیں کہیں اپنے
 عرض تبلیغ سے فارغ ہو چکا، اب کسی مجرم کو یہ حدیث ہوگا کہ مجھے خبر نہ تھی، اقامت ہر مسلمان پر بقدر معرفت دینی مافی سیکھنا فرض ہیں آپ کا کن خود ہر کسکے
 اسبب خبر ہے تو اس کا اپنا قصہ ہے، حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے کہہ کر ہی نہیں، لہٰذا بیٹھ کر کام بنات خود تو اچھا ہو مگر اس کے ذمہ
 سے حرام کا، نہ تنکاب کیا جائے، تو یہ اچھا کام بھی حرام ہو جائے گا، کہہ کر حلالی ہی کر جائے یا حاکم بنا اچھا کام ہے لیکن اگر خود تیرے لئے کہے گی بدعت
 تو حرام ہوگا، جیسے کسی عذاب کو فرض دیا گیا ہے، یا معرفت کسی مقروض کی کوئی چیز میں گویا، کہہ کر حلال ہے، لیکن اگر فرض پر خود یا ہلنے لگے تو حلال
 سے نفی دیا جائے، تو فرض بھی حرام ہو جائے گا لہٰذا یہ جو عقد ہر مسلمان پر ہوگا وہ حلال سے کہہ کر ہی حرام ہوگا، اور جو بیعت ہو کر حلال ہوگا، وہ حلال سے
 ہی کہہ کر حلال رہے گا، یہ تمام مسائل لوگوں کے نزدیک ہے جو قرآنی حلال و حرام پر مبنی ہیں، مگر ہمارے ہیں حدیث شریعیہ حائل ہیں، اللہ اعلم ہے ان سے یہ تمام
 کلیہ نہیں، ہمارے دلیل حدیث ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مذکور حدیث زیادہ دے کہ کھری کھری کہیں کہیں تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
 نے ارشاد فرمایا کہ یہ سوچو ہو گیا، نہیں چاہئے تھا کہ یہ حدیث کی گویا یہ وہی کے عرض بیٹھ، پھر اس کی رو سے کہ کھری کھری کہیں کہیں لے لے لے
 دیکھو حرام سے بچنے کا یہ حیل ہے، اور مگر ناجائز عقد جائز عقد سے کہہ کر کہیں تو خود حائل ہی جاتا ہے اور کہیں حائل کو کہتا ہے یہ وہ تمام حرام زیاد
 رکھا جائے، ناپاک پانی پانی میں مل کر کہیں خود پاک ہو جاتا ہے جیسے تالاب میں ڈالا جائے اور کہیں سے بھی ناپاک کہتا ہے جیسے کہ شہر میں

خَيْرٌ مَا يَكُونُ الْمَرْءُ امْرَأَةً الصَّالِحَةَ إِذَا نَظَرَ إِلَيْهَا سَرَّتْهُ وَإِذَا أَمَرَهَا أَطَاعَتْهُ وَإِذَا غَابَ عَنْهَا حَفِظَتْهُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ سَلَامٌ سَيَاتِيكُمْ رُكُوبٌ مَبْعُوثُونَ فَإِذَا جَاءَ رُكُوبُكُمْ فَرَجَبُوا بِهِنَّ وَخَلُّوا بَيْنَهُنَّ وَبَيْنَ مَا يَتَّبِعُنَّ فَإِنْ عَدَلُوا فَلَا تَغْصِبُكُمْ وَإِنْ ظَلَمُوا فَاعْلَمُوا بِمُظْلِمَتِهِمْ وَأَرْضُهُمْ فَإِنْ تَمَامَ رُكُوبُكُمْ رَضَاهُمْ وَلَيْدٌ عَوَالِكُمْ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَعَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ جَاءَ

تیس دن بہترین چیز بتاؤں جو آدمی میں کرے وہ بھی عورت ہے کہ آپ کے لئے نہایت اور بہت کم ہے تو وہ مراں بولتی کہے اور جب مرد غائب ہو تو اس کی حفاظت کہے اسے ابو داؤد روایت ہے حضرت جابر بن عبد اللہ سے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تم اس غیر پسندیدہ سوانہ یا کریں گے تو وہ بہت آہستہ تم انہیں خوش آمدید کہو اور مرد چاہے ہوں اُن کے سامنے حاضر نہ کرو گے پھر اگر کھانا لائے کریں تو اس میں اُن کا ہاتھ ہے اس کا غلام کریں تو انہیں معرے تمہاری رکۃ کی تکلیف اُن کا راضی ہونا ہے چاہے کہ وہ تیس دن عورتیں لے لے (ابو داؤد) روایت ہے حضرت جریر بن عبد اللہ سے فرماتے ہیں کہ کچھ

قول ہے اپنے حضور اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ حدیثیں لے لیا جو کچھ یاد میں جس کا ترجمہ ہے کہ بعد میں کمال ہے کہ یہ مسئلہ جو ہاتھ پر صاحب عارف اعظم کو خوش ہوا اور خوشی میں اللہ اکبر کیا اس سے معلوم ہوا کہ میں مسئلہ معلوم ہونے پر خوش ہوا اور خوشی میں اللہ اکبر کا فقرہ لگا، سنت صحابہ سے لے کر اپنے لئے عذر کرنا میں جہاں کا جائز ہے، مگر تم لوگ اسے اپنا منی منظور نہ بناؤ اس سے بھی ستر مسلمان کہنے لگے ایک عورت ہے کہ صحت بھی اچھی ہو اور سیرت بھی کہ اس کے لئے مال سے دیدہ ہیں، کیونکہ سونا چاندی ہی ملک سے نکل کر بیع دیتے ہیں، اور ایک عورت لینے یا سونہ کر بیع ہے، سو چاندی ایک بار بیع دیتے ہیں اور عورت کا بیع قیامت تک رہتا ہے مگر وہ بیع دیتے اس سے کوئی ایک بیعت تھی، جو منگی میں باپ کا حد ہے اور بعد از موت اس کا حلیف، حد بیعت میں ہے کہ نکاح سے مرد کا دوش لے دیں کہ وہ محدود ہو جائے، عورت کے کلام کرنے میں کہ عید صحت کا چہرہ جمال ہی کا آئینہ ہوتا ہے اور اس کی ایک نخلت صفات الہی کا منظر ہوتا ہے سبحان اللہ سرور عین اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دریاں کنجا بیعت ہے عورت کی سیرت و دلکوش میں یہاں فرمادی کہ صاحب مدغم میں موجود ہوتا اس کی جوارہ بان ماں اور صاحب ہو یہ سفر میں عورت کے تو اس کے مال عزت و اس کے حلال کرے اپنے سے اپنے سامنے ہو، لے آیا لہذا میں نے شہد صحابی ہیں، آپ کے حکم کے ترک میں خلاف ہے بال ماں سے غرض میں حضور اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہے، آپ کی کسیت ابو عبد اللہ ہے، عمر شریف ۱۹ سال پہلے سلطنت میں عدت پالے۔ لے لے آئندہ ماں میں کچھ سمت مل اور بعد از حلق محکم کسی جو سنگے تم کی ہذا حلق کی جاہد رکۃ کے نکاحی ہو، کہ تمہاری رکۃ اللہ کے ہے نہ کہ ن کے لئے بلکہ انہیں دیکھ کر خوش ہو، کہ ان کے دیدہ تمہارے بعد از ابو لگا، صاحب دیدہ عین رکۃ دیتے وقت غیر کا اس میں لے ہیں کہ اس کے مدیجہ چار فرض اہ ہو، لے حدیث کا مطلب یہ ہے کہ وہ ظاہر طور ظلم کریں کہ رکۃ سے زیادہ ہیں، رکۃ کے ساتھ شہوت مانگیں اور تم دے دو کیونکہ ظلم پر اللہ بھی ظلم ہے لے

نَاسٌ يَّعْنِي مِنَ الْأَعْرَابِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا إِنَّ نَاسًا مِنَ الْمُصَدِّقِينَ يَأْتُونَنَا فَيُظْلِمُونَا فَقَالَ أَرْضُوا مَصَدِّقِيكُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ ظَلَمُونَا قَالَ أَرْضُوا مَصَدِّقِيكُمْ وَإِنْ ظَلَمْتُمْ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَعَنْ بَشِيرِ بْنِ الْخَصَّاصِيَّةِ قَالَ قُلْنَا إِنَّ أَهْلَ الصَّدَقَةِ يَعْتَدُونَ عَلَيْنَا أَفَنَكْتُمُ مِنْ أَمْوَالِنَا بِقَدَرِ مَا يَعْتَدُونَ قَالَ لَأَرْوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَعَنْ زَافِرِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

دینا الی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہونے سے کہ زکوٰۃ وصول کہے ملے ہمارے پاس آتے ہیں تو ہم پر ظلم کرتے ہیں حضور نے فرمایا کہ اپنے ذمہ کو دھن کہہ دلو کہ وہی کرو دھن سے یا رسول اللہ اگر ہم پر ظلم کریں فرمایا انہیں دھن کہو اگرچہ تم ظلم کئے ہو تو یہ بدولت و دہیت ہے حضرت بشیر بن خصاصیہ فرماتے ہیں کہ میں نے زکوٰۃ وصول کہے ملے ہم پر زیادتی کرتے ہیں تو کیا ہم ان کی زیادتی کی نقدیم دے دل چاہا کہ میں فرمایا انہیں اللہ ابو داؤد پر روایت ہے حضرت زافیر بن خدیج سے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

مطلب یہ کہ اگر ان کا کوئی حق نہیں ظلم معلوم ہو مگر واقعہ میں ظلم ہو تو تم ایسے پر عمل نہ کرو گے ظلم پر عمل کرو حجاز زکوٰۃ ہیں وہ یہاں جاوے بیجا چلتے، ایک عاقل کو تمہارے سمجھتے ہو، وہ عیاں یا پیداوار کا سوال سمجھ دینا چاہیے، تم ایک ڈھیر کو سنا اس سمجھتے ہو تو وہ سو سو میں ہے تو تم نکالتے ماں نو، اب اگر واقعی وہ زیادہ لے گئے ہیں، تو اس کے جواب وہ وہ ہوں گے کہ تم یا یہ کلام بطریق مبالغہ ہے کہ فرض کرو کہ واقعہ میں وہ ظالم بھی ہوں تو بھی تم ان کا حق لے کر دے کر اس میں مصداق اسلام کی احکامات ہوگی، جس کے ماننے کے لئے وہ قوت حرج کر چکے ہیں سے گشت و خون و سادہ ہوگا مکان کے ظلم کی مسکلات یاد آئے سے کروادان کے خلاف قانونی کارروائی کرو مدعا صحت یا سلب ظاہر ہے، اس میں ظلم کی اجازت نہیں دی گئی، مگر پہلے معنی سمجھ لیں، کیونکہ اس سے وہ ماننے کا حکم دیا گیا نظام سے عاقل بن جائے ہے۔

لے اس کی شراب پہلے گوہر کی یہ بدی حضرت خزیل سائے سے روئے واقعہ سے کہ زکوٰۃ وصول کہنے والے حامل جو حضور نے صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے مقرر ہوتے تھے وہ قریباً تمام مسائل سے خصوصاً زکوٰۃ کے مسائل سے پورے خبردار ہوتے تھے، یہ دیہاتی حضرات اپنی کم علمی کی وجہ سے سمجھتے تھے کہ ہمیں ہم پر زیادتی کر رہے ہیں، اس لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر وہ تم سے کے جائز عمل کو ظلم ہی سمجھتے ہو تو تم ان کی بات مانو اور ان کے کہنے پر عمل کرو، انہیں دھن کہہ کے دلو کہ وہ جو کہ ظالم ہیں جو کہتے آ رہے صحت یا نہ و نقصان یا فتنہ ہیں اور شہادت قرآن کریم وہ سب ماحول ہیں، خدا اس حدت میں نہ تو حکام کو ظلم کی اجازت ہے اور نہ اس سے صحابہ کا ظلم و سادہ ہو تا جت پر مسکتے ہیں خیال رہے کہ جو کسی صحابی کو ظلم لے وہ جو حق سے بھی زیادہ ہے تو حق ہے، قرآن کریم فرماتا ہے کہ جو شیئ سے ہی سببوں کو حکم سیدھی سے خردا کرتے ہیں یہ کہ لَئِنْ جِئْتُمْ سُلَيْمَانَ وَحُوتَهُ وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ يَلِغْ فِيهِمْ أَنْ يَتَسَوَّاهُ يَلِغْ فِيهِمْ أَنْ يَتَسَوَّاهُ يَلِغْ فِيهِمْ أَنْ يَتَسَوَّاهُ يَلِغْ فِيهِمْ أَنْ يَتَسَوَّاهُ حضرت سیدنا علیہ السلام کے صحابہ کے یا اولاد کے بعد ہی جاؤ اور اس خبر پر جو مطلب یہ ہے کہ وہ حضرات جس بدجہ کو چھوٹی کر رہے ہیں

الْعَاوِلُ عَلَى الصَّدَقَةِ بِالْحَقِّ كَالْعَاوِلِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ حَتَّى يَرْجِعَ إِلَى بَيْتِهِ رَوَاهُ
أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَعَنْ عُمَرُ بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا جُنُبَ وَلَا جَنْبَ وَلَا تُؤْخَذُ صَدَقَاتُكُمْ إِلَّا فِي دُورِهِمْ رَوَاهُ أَبُو
دَاوُدَ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اسْتَفَادَ

کر کر کہ لا پہا مال اشکر راہ میں جہاد کرنے والے کی طرح ہے جسے کہ اپنے گھر واپس آجائے لے رہا وہ اور ترمذی روایت ہے حضرت
عمر ابن شعیب نے اپنے والد سے روایا ہے وہی کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روای کر دیا مال ایک جگہ منگوا جائے ضروری
جہادگوں کے صدقات میں بھی ہے جہاں سے رہا وہ اور روایت حضرت ابن عمر سے آتے ہیں زیادہ مطلق کر لیں کہ یہ مال

کچھ نہ بھلا کر کہ آپ کی حکمت یہ تھم لایا یعنی دین کے تحت جو میں یہ بکریاں حضور علیہ السلام سے لوگوں سے ظلم کی نفیس ہو چکی کہ آپ سے
میں کہ وہ ظلم کرنے ہی نہیں لے آپ کے والد کا نام مجدد یا میر ہے اس کی کنیت خاصا میر ہے خاصا میر کی ماں کا نام تھا کہ وہ قیدہ خاصا
کی نفیس جو خاندان اردو کا ایک مشہور قبیلہ ہے، لے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر کی عکارت کہہ دوں کا سنت و یہ تھا کہ ابھی
کہ نہ اب چھاپا ہے اور کوفہ پوری وہ انہ کہنے کی عادت سے دی جائے اور اگر عادت سے دی جاتی تو یہ سلسلہ لیا بڑھ جاتا کہ دیاسے لکھنا
ہی مٹ کر جاتی اس نے فرمایا چھاپا دے، اگر وہ یہ دیکھیں تو اس سے سٹو شری پوچھ سنا نہیں تو اس کے خلاف قانون کا سدائی کر دے

لے لینے جیسے جو بد جائے آتے ہر حال میں عادت کا ثواب پاتا ہے، ایسے ہی انصاف والا معاملہ ہر حال میں ثواب پائیگا، کیونکہ مجاہد اسلام کے
پھیلائے کا ذمہ ہے، وہ یہ حال مسلمان قانون پھیلائے، مال دین کو اس کے بغیر سے فائز کہے اور فقراء کو ان کا حق دلائے کا ذمہ، اس
حدیث سے معلوم ہو کہ اگر نیت جو جو تو دینی خدمت پر تھوڑا لینے کی وجہ سے اس کا ثواب کم نہیں ہوتا، دیکھو اس حال کو پوری اجرت دی جاتی تھی
مگر ساتھ میں یہ ثواب بھی تھا چنانچہ کہ حدیث بھی تھی ہے اور ثواب بھی، حضرات صفائے رتین سو حضرت عثمان غنی کے سب سے
خلافت پر تھوڑا ہیں مگر ثواب کسی کا کم نہیں ہو، ایسے ہی مسلمانوں کا دم دھوڑ پر تھوڑا لے کر تعلیم ادا، امام کے راضی انجام دیتے ہیں
اگر ان کی نیت خدمت دین کی ہے تو ان شاء اللہ ثواب بھی ضرور پائیں گے ہم نے اپنی تفسیر میں لکھا ہے کہ شرعی مسئلہ بتانے کی اجرت
یہ حرام ہے مگر نثر لکھنے کی اجرت لینا جائز، رب تعالیٰ ثواب لایا، ان کا ثواب لایا، خیال ہے کہ عمر ابن شعیب کی
استاد ولی احمدیت مسلم بن ہارون نے ہرگز نہیں کہو تھوڑا ہی ہرگز اس طرح، اسد کرتے ہیں حال ان کو ان کی طاقت لیے دلا محمد اب عبد اللہ اس
عمر ابن عباس سے ہیں، اور وہ ان محمد کی طاقت ہی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے، انہ ان سے منقطع ہے متصل ہیں یہ بہت پہلے بھی ہو
چکی ہے (نوت) لے جیسے یہ تو مال کر دیا ہے کہ ایک جگہ بیٹھ جائے اور لوگوں سے کہے اپنے مال جاوے دعوہ یہاں لاکر مجھے دکھاؤ، وہ
سب سے ذکوۃ دو، کیونکہ اس میں اس والوں کو سخت دشواری ہوگی، وہ نہ مال والوں کو یہ جائز کہ اپنے جانور وغیرہ بکیر دیں
وہ دو دو بکیریں کہ مال نہیں لگنے کے لئے دوڑا پھر کہ اس میں مال کو بہت تکلیف ہے مگر مال لوگوں کے ریوٹوں اور بھڑوں کو بھڑوں

مَا لَا فَلَازُكَوَّةٍ فِيهِ حَتَّى يَحُولَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَذَكَرَ جَمَاعَةٌ أَنَّهُمْ وَقَفُوهُ
عَلَى ابْنِ عُمرٍ وَعَنْ عَلِيٍّ أَنَّ الْعَبَّاسَ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي تَعْجِيلِ
صَدَقَتِهِ قَبْلَ أَنْ تَحِلَّ فَرَضَ لَكَ فِي ذَلِكَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَ
الدَّارِمِيُّ وَعَنْ عُمرُ بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
خَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ الْآمِنُ وَلِي يَتِمَّ لَهُ مَالٌ فَلْيُخْرِفْ فِيهِ وَلَا يَتْرُكْهُ حَتَّى تَأْكُلَ الصَّدَقَةُ

تو اس میں زکوٰۃ نہیں ہے کہ اس پر سال گزر جائے لہٰذا ترمذی اور ایک جماعت نے اس حدیث کو حضرت ابن عمر پر موقوف
کی لہٰذا روایت ہے حضرت علیؓ سے کہ حضرت عباسؓ نے رسول اللہ ﷺ سے زکوٰۃ فرض ہونے سے پہلے اگر دینے کے متعلق
پوچھا تو حضورؐ نے انہیں اس کی اجازت دی کہ (ابو داؤد ترمذی ابن ماجہ اور دارمی) نہ روایت ہے حضرت عمرؓ ابن
شعیب سے وہ اپنے والد سے روای کہ نبی کریم ﷺ سے ان شرعیہ وسلم نے لوگوں کو خطبہ دیا تو فرمایا کہ ہر کسی پر عہدہ والی
ہو جس کے پاس مال ہو تو وہ اس میں شہادت کرے اُسے چھوڑے نہ رکھے کہ زکوٰۃ کھا جائے لہٰذا

میں جا کر ہر ایک کی زکوٰۃ وصول کرے، ممالک انہی کی ہیں تعلیم ہے لہٰذا یہ لے لے زکوٰۃ، درود جو زکوٰۃ کے لئے کوئی سہیلہ یا بیخ
مقرر نہیں، جیسا کہ پنجاب میں ماہِ رجب کو اور کاشغارا میں ماہِ رمضان کو زکوٰۃ کا سہیلہ سمجھا گیا ہے مگر جب مال پر سال گزرتا ہے گارہ زکوٰۃ واجب ہوگ
تو حال ہے کہ سال گزرنا زکوٰۃ کے لئے شرط واجب ہے لہٰذا اگر کوئی مالک نصاب ہوتے ہی زکوٰۃ دینا شروع کر دے اور مال پر سال گزرتے ہی پھر مالوں
کی زکوٰۃ اکٹرا کر دے تو جائز ہے اس حدیث کے خلاف نہیں، میرا اصل نصاب پر سال گزرتا ہوتا ہے نہ زکوٰۃ پر ضروری نہیں، لہٰذا اگر کسی کے پاس گیا ما
ہیچے تک ہزار تھپے رہے اور ماہِ حویلی سہیلہ دس ہزار دے اور آٹے، تویر لیا نہ ہزار کی زکوٰۃ دے گا اگرچہ اس دس ہزار پر تیس دن ہی گزرتے
ہیں، کیونکہ اصل نصاب یعنی ہزار پر سال گزر چکا، یہ مسئلہ بھی اس حدیث کے خلاف نہیں، اس کی پہلی بحت فتح، تقدیر و مروتات میں اسی مقام پر
دیکھو اگر ہر سہیلہ پانچ سال گزرنا شرط ہو تو نصاب کی حیثیت آتے، کیونکہ اس کے پاس دفعہ سیکڑوں روپے آتے جاتے رہتے ہیں حضورؐ نے
صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان میں استفادہ میں بڑی وسعت ہے، مال جیسے کسی مال ہو گا کہ درشت ہے یا کسی کے عطیہ سے ہر حال
سال کے بعد میں زکوٰۃ ہے کمانے ہی کی شرط نہیں ہے یہ حدیث کا قول نقل کیا، حضورؐ نے صلی اللہ علیہ وسلم تکمیل فرمایا، اور ہم یہ عرض
کر چکے ہیں کہ ایسی موقف حدیثیں ہیں جیسا کہ اس کو عمل میں ہر وقت کے حکم میں ہیں، ایسے ہی وہی ان سے حضور علیہ السلام سے سن کر ہی کہی ہیں،
لہٰذا یہ اگر کسی کے پاس نقد نصاب مل گیا تو سال گزرنے سے پہلے اس کی زکوٰۃ دے سکتے ہیں، کیونکہ سال گزرنا زکوٰۃ کے لئے شرط واجب
ہے، اس کا سبب مال ہے، اسی طرح ہر وہ عہدہ ہے پیرا دیا جاسکتا ہے، مال کے لئے وقت واجب کا سبب، اس لئے وہ وقت سے پہلے
سب ہو سکتی، اہم مالک کے ہاں زکوٰۃ بھی سال گزرنے سے پہلے ہی دے سکتے، یہ حدیث امام ابو حنیفہ اور جس علماء کی دلیل ہے، لہٰذا اس

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ فِي إِسْنَادِهِ مَقَالٌ لِأَنَّ الْمَثَنِيَّ بْنَ الصَّبَّاحِ ضَعِيفٌ ؛
 الْفَصْلُ الثَّالِثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كُنَّا نُوَفِّي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 وَأَسْتَخْلَفَ أَبُو بَكْرٍ بَعْدَهُ وَكَفَرْنَا مِنْ الْكُفْرِ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لِأَبِي بَكْرٍ
 كَيْفَ تُقَاتِلُ النَّاسَ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُبْرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ

ترندی؟ فرمایا ترندی نے کہ اس کا استدہاں کہ گفتگو بہ کہ عیشتے بن صراح حبیبہ بے عیسری فصل کی ولایت ہے حضرت ابو ہریرہ سے فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی اور آپ کے بعد حضرت ابو بکر علیہ السلام ہوئے اور دیا قریب میں جو کافر ہوئے وہ ہوئے اے تو حضرت عمر ابن خطاب نے حضرت ابو بکر سے عرض کیا کہ آپ اس لوگوں سے جنگ کیجئے کہ یہ کہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو یہ فرمایا ہے کہ مجھے لوگوں سے جنگ کرنے کا حکم دیا گیا

[illegible]

نہ جیسا کہ حضور نے مشر علیہ وسلم کی دعوت کے بعد تنہا عطا منترانہ ہی شیم و غیر ہم ہے خوب کوئے کا انکار کر دیا۔ درجہ
کہ رب تعالیٰ فرماتا ہے **وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ ۚ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُتَوَسِّلُونَ** (مشرقیہ) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مال کی زکوٰۃ آپ وصول کر دینا وصول کرے واپس لے کر
نے گئے تو زکوٰۃ بھی حتم حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں منتر قرا دیا اور ان پر جہاد کی تباہی فرمائی اسی طرف قرآن کریم اقتدار
فرمایا **وَمَنْ يَمْكُرْ بِشَيْءٍ فَإِنَّ اللَّهَ يَكْفِيهِ شُورًا** (مشرقیہ) اور جو کسی شے میں مکر کرے تو اللہ اس کے لیے شوریٰ ہی کافی ہے، خواہ مکر
کی ہر کوئی کے لیے رب تعالیٰ کی طرف سے مقرر ہوئی۔ یہ خدا کو ماری اور خدا سے بیا و خیال ہے کہ اسی عبد صدیقی میں سب سے لوگ

الایۃ رواہ الترمذی والنسائی وابن ماجہ، وعن عائشۃ قالت سمعت رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما خالطت الزکوۃ مالا قط إلا اهلکته رواہ الشافعی
 والبخاری فی تاریخہ، والحمیدی زاد قال یكون قد وجب عليك صدقة فلا تخرمها
 فیہلك الحرام الحلال وقد اخرجہ من یرى تعلق الزکوۃ بالعين لہذا فی المنقہ
 ودوی البیہقی فی شعب الایمان عن احمد بن حنبل بإسنادہ إلى عائشۃ وقال

ترمذی بن ماجہ ہدایت ہے حضرت عائشہ سے روایت کی کہ میرے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ جب کسی کو مال میں غلطی
 ہو گئی تھی وہ کسی کو لے گا وہ شافعی دہرہ کی چنی تالیف میں دیکھیں یہ روایت ہے کہ اگر مال یا مال کا حصہ ہے کہ تم ہرگز نہ
 نکالو تو خرچہ مال کو ہلاک کر دے گے اس حدیث میں اس نے استعمال کیا ہے جو زکوۃ کو مال کے متعلق مانتے ہیں یہ روایت ہے
 صحیحہ اور بیہقی نے طب ایماں میں امام احمد بن حنبل سے روایت کی ان کی اسناد حضرت عائشہ تک ہے

دو گن میں تمام روایتیں صحیحہ ہیں ان کے پکڑاؤں میں سے زیادہ ہر گز صحیح قرار دینا ہے (۱) الذین یکتفون ما اؤزل اللہ من انکسار
 لہ ماں میں زکوۃ غلط ہے کہ دوسرے میں ہیں، ایک یہ کہ صاحب معاش میں پر خود زکوۃ خرچ ہو جائے وہ بقرآن کریم سے زکوۃ لے دیا ہے مال
 میں مال کو بڑھائے، دوسرے یہ کہ آدمی زکوۃ نہ لے لے اگر مال زکوۃ میں نکلا جائے تھا وہ اپنے مال ہی میں لے سکے، چوتھے یہ کہ زیادہ ظاہر ہیں
 دوسرے سے زیادہ قوی، ہلاک کر کے کسی دوسرے میں ہیں، ایک یہ کہ زکوۃ کے غلط ہونے کی وجہ سے مال کی برکت مٹ جائے
 اور کچھ دوسرے میں مال ختم ہو جائے، یا کوئی ناگمانی آفت آپڑے اس سے سلا مال برباد ہو جائے، اچھے بیاری، محققہ، احمدی، شریعتی
 یا حرقہ، طوقیہ، غلہ، ذونہ، دوسرے کہ یہ مال اگر چہ رہے تو مگر اس سے نفع نہ ہو جائے، ہر ایک کو حرام اور حرام سے مخلوط چیز تاقابل
 قیاس ہے، دوسرے بھٹے ہی کہ ہر صاحب مشکوۃ کا انہماک کام ہے، اٹھ تان کا مال امام بخاری میں یہ حدیث کہتے ہیں کہ امام
 بخاری نے اپنی تاریخ میں اس حدیث کی یہ شرح فرمائی، سب خیال دہرہ امام شافعی و جرح فرماتے ہیں کہ زکوۃ مالک کے دوسرے
 میں واجب نہیں ہوئی بلکہ میں مال میں ہوتی ہے، لہذا ان کے ان ہر مال کی زکوۃ اسی سے ادا کرنا پڑے گی، اس کی قیمت یا اس قیمت
 کا دوسراں زکوۃ میں میں دیا جاسکتا، مگر یہ کہ زکوۃ میں کبھی ہی دی جائے گی، اور دوسرے کی زکوۃ میں سونا اور چاندی ہی دینا
 کو فرمایا یا بدیہ قیاس کرنے میں کہ ان کی قیمت نہیں دی جاتی (ولغات) ہمارے امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک مال کی زکوۃ
 مالک کے دوسرے میں ہوتی ہے، چاہے اس مال میں سے وہ دوسرے مال میں سے یا قیمت سے کہ جسے چاندی کی زکوۃ میں دوسرے
 چاندی یا اس کی قیمت یا اس قیمت کی دہریاں کوئی جائیداد یا عین دوسرے سے لیا جاسکتا ہے، کیونکہ زکوۃ کا منت و فقیر کو مدد دینا یا اس
 کی حاجت رواں ہے ان بزرگوں کا اس حدیث سے دلیل پکڑنا کچھ معیص ہی سا ہے، کیونکہ ان حضرات نے لفظ حلال سے استعمال کیا ہے

أَحْمَدُ فِي خَالَطَتْ تَفْسِيرُهُ أَنَّ الرَّجُلَ يَأْخُذُ الزَّكَاةَ وَهُوَ مُوْتِرٌ أَوْ غَنِيٌّ وَإِنَّمَا هِيَ لِلْفُقَرَاءِ، بَابٌ مَا يَجِبُ فِيهِ الزَّكَاةُ، الْفَصْلُ الْأَوَّلُ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ مِنَ التَّمْرِ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ أَوْسُقٍ مِنَ الْوَبَقِ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ

ام احمدیہ محدث دہرے کے تفسیر کی کہ کوئی شخص نہ کہے کہ وہ اس کو خود بخود ملے ہو کہ کوئی تو عرض کرے کہ بے لہ باب کس چیز میں ملے گا؟
 ہے بلکہ اس فصل بدویت ہے حضرت ابی سعید خدریؓ فرماتے ہیں ارباب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اپنے دوست جو آدمی سے کم میں حدیث
 واجب نہیں ۳۰ اور پانچ دقیقہ چاندی سے کم میں حدیث واجب سب سے گھ اور پانچ حدیث

کہ عطیہ کا ہوتا ہے نہ کہ دھکا، مگر یہ ہر کے خلاف ہے، اسی لئے خود صاحب مشکوٰۃ انکا کلام فرماتا ہے :
 اے اس وجہ سے حدیث کو مکمل واضح کر دیا کہ جمال رکعتیں کرانیر کے پاس سے نکل چکا اے گو عبرت سنی رکھ کر کہے مال سے ملے اب غلط کہنے
 بالکل واضح ہو گئے ۲۰ خیال رہے کہ عاصی صلی اللہ علیہ وسلم ان میں ملاقات زکوٰۃ واجب ہے البتہ سہراں میوے جو مال تک
 نہ سمجھ سکیں ان میں، حلال ہے، امام اعظم کے ان میں مطلقاً زکوٰۃ ہے، اور دیگر امروں کے ہاں نہیں سیر کچھوں کو پھر ہر
 وغیرہ میں امام اعظم کے ہاں مطلقاً زکوٰۃ واجب ہے خواہ کچھ ہی پیدا ہوں، اور صاحبین کے ہاں جب پانچ دس ہوں ۳۰ دس
 صاع اعلیٰ عرب کے پیدوں کے نام ہیں، ایک دس صاع کا ہے، اور ایک صاع ہما ہے ۸۰ تولد لے سیرے قریب ساٹھ
 چار سیر جتا ہے، تو اس صاحب سے ایک دس چھ سیر ہوا، اور پانچ دس ۳۲ میں ۳۰ سیر تقریباً ہوئے، تو حدیث کا مطلب
 یہ ہوا کہ قریباً ۳۲ من سے کم میں زکوٰۃ نہیں، یہ حدیث امام تافعی و حرعم کی دلیل ہے، امام اعظم ابو حنیفہ صحت الترمذی کے ہاں
 مطلقاً پیداوار میں زکوٰۃ ہے کم مریا زیادہ، امام اعظم کی دلیل قرآن کریم کی یہ آیت ہے : قَبْلَ أَنْ تَخْرُجَ الْكُفْرَ مِنْ الْأَرْضِ
 اور بھی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ وزن ہے مَا خَرَجَتْ الْأَرْضُ فِيهِ الْعُشْرُ اور کھادی کی وہ روایت ہے فِيمَا سَقَتِ الشَّجَرُ
 أَوْ الْغَيْثُ أَوْ كَانَ عَشْرًا يَا الْعُشْرُ وَفِيمَا سَقَى بِالْعُشْرِ نِصْفُ الْعُشْرِ اور مسلم شریف کی وہ روایت ہے کہ حصہ دینے والے
 علیہ وسلم نے است دریا نیتا سَقَتِ الْأَرْضُ وَالْغَيْثُ الْعُشْرُ وَفِيمَا سَقَى بِالْعُشْرِ نِصْفُ الْعُشْرِ، اس آیت و روایت میں
 مطلقاً اضافہ یا گناہ سے پیدا ہوا اس میں دسواں یا سواں حصہ زکوٰۃ ہے، نیز عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما نے حضرت عمر بن عبد العزیز
 و ہر ایم رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ یہ حدیث حضرت فرماتے ہیں فِيمَا سَقَتِ الْأَرْضُ مِنَ الْغَيْثِ وَالْعُشْرُ نِصْفُ الْعُشْرِ
 بہت پیداوار میں دسواں حصہ ہے، اس حدیث کا مطلب ہے کہ فخر دھرم کے نام پر زکوٰۃ شہادت پانچ دس سے کم میں نہ ہوگی، کیونکہ
 حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک دس گھوڑے کی قیمت چالیس دھرم تھی تو پانچ دس کی قیمت دو سو دھرم ہوئی، چاندی کا نصاب
 زکوٰۃ دو سو دھرم ہی ہیں، اور اگر ہاں بھی یا جائے کہ اس حدیث میں پیداوار کی ہی زکوٰۃ مراد ہے تو حدیث متعارف ہوگی اور تعارض کے وقت

اعتقاد اس میں ہے کہ کم کی بھی رکۃ نکال جائے جیسا کہ چھک کے تجارت اور سے مذکور یہاں وہ اس کی پوری تحقیق فتح القدیر میں اور سی جگہ مقامات میں دیکھو
جیسا کہ ہے کہ ان اماموں کے نزدیک منکر مثل جلے ذلے بچھلے اور سرور میں بھی رکۃ ہیں جو سال بھر عشر کے اسی میں رکۃ ہے "امام اعظم کے نزدیک ان
میں بھی رکۃ ہے البتہ کہ لائل وہی ہیں جو مذکور ہوئے آٹھ ایک اونچہ، ہم ویم کا پانچ اونچہ، اور ہم ہونے اور ہم ویم سات متقابل کے اور ایک
متقابل ساڑھے چار شاخ اس حساب سے دوسرے ہم بدن نور مجراشہ ہونے یہ چارہ کا انصاب ہے وہ ہم کی قیمت کا اقتدار میں دنیا کا ساڑھے
ایک جانزداد کی رکۃ کی تفصیل آگے آرہی ہے کہ پانچ اونٹوں میں ایک بکری واجب ہوتی ہے جبکہ چار ہوں سے مال کا اکثر حصہ منگل میں چوبیس
مالک پران کے چار سے کا ورع نہ ہو جیسا کہ ربیعہ کہندہ کے سے جیسا بعدیا لغزاید تین سے دس تک ہونا عاتا ہے آٹھ مسلمان کی قید
سے معلوم ہوتا ہے کہ کفار پر رکۃ فرض نہیں ماسی نے کوئی کار مرسلوں جو جلے پردہ مار کفر کا تذکار میں تھا کرتا ہے نہ رکۃ دیتا ہے ان
نیامت میں کفار کو عبادات نہ کرنے کی بھی سزا ملے گی مستحق فرماتا ہے کہ مددھی کہیں گے قَاتِلُوا الْكُفْرَ نَالِكِ مِنَ الْمُضَيِّقِينَ اور حدیث
قرآن میں تماری نہیں آٹھ تجارتی گھوڑوں اور غلاموں میں تمام اموروں کے نزدیک رکۃ ہے اور سواروں کے گھوڑے اور خدمت کے
غلام میں کسی کے ان رکۃ نہیں ان پر گھوڑے سواروں و تجارت و دولوں سکے نہ حملوں کی مادہ میں امام اعظم ابو حلیفہ کے نزدیک
رکۃ ہے کہ مالک یا قوی گھوڑی ایک استرقی دیدہ سے یا اس کی قیمت کا چالیسواں حصہ نکال دے اللہ یا یہ حدیث امام اعظم کے خلاف نہیں
کیونکہ یہاں سواروں کا گھوڑا اور خدمت کا غلام مراد ہے، فساد ہی فاضلی ماں میں ہے کہ گھوڑے اور غلام میں صاحبین کے مدب پر فتوے
ہے کہ ان میں رکۃ نہیں اس طرح مرقعات میں ہے، خیال ہے کہ حدیث کے غلام کا فقر مالک پر واجب ہے، اس کی رکۃ
ہیں، تا کر چاکروں کا صلہ آقا پر نہیں، کیونکہ یہ اس کے غلام ہیں، لکن حضرت عبد بن ابی رقی اشتر قدس نے اپنے ساتھ غلامت
میں حضرت انس کو سحرین کا حکم بنا کر بھیجا، تو اس جو رو میں لکھ کر دیئے ان میں رکۃ کا قانون حسب دلیل تھا خیال رہے کہ جو عرب کا
ایک صوبہ ہے جو مصر سے قریب ہے، چونکہ یہ علاقہ دو دریاؤں کے بیچ میں ہے اس لئے اسے بحر میں کہتے ہیں۔

[illegible]

الْإِيلِ فَلَيْسَ فِيهَا صَدَقَةٌ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ مِنْهَا فَإِذَا بَلَغْتَ خَمْسًا فِيهَا شَاةٌ وَمَنْ بَلَغَتْ
 عِنْدَكَ مِنَ الْإِيلِ صَدَقَةُ الْجَذْعَةِ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ جَذَاعَةٌ وَعِنْدَهُ حِقَّةٌ فَإِنَّهَا
 تُقْبَلُ مِنْهُ الْحِقَّةُ وَيَجْعَلُ سَعْمًا شَاتَيْنِ إِنْ اسْتَيْسَرَ تِلْكَ أَوْ عَشْرِينَ دِرْهَمًا وَمَنْ بَلَغَتْ
 عِنْدَهُ صِمَاةٌ الْحِقَّةُ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ الْحِقَّةُ وَعِنْدَهُ الْجَذْعَةُ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ الْجَذْعَةُ
 وَيُعْطِيهِ الْمَصْدِيقُ عَشْرِينَ دِرْهَمًا أَوْ شَاتَيْنِ وَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ صَدَقَةُ الْحِقَّةِ
 وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ الْإِبْنَةُ لَبُونٌ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ بَنْتُ لَبُونٍ وَيُعْطَى شَاتَيْنِ أَوْ
 عَشْرِينَ دِرْهَمًا وَمَنْ بَلَغَتْ صَدَقَةُ بَنْتِ لَبُونٍ وَعِنْدَهُ حِقَّةٌ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ

اوست جہاں تو اس میں رکوۃ نہیں اس اگر مالک چاہے احباب پہنچ کر کہیں تو اس میں ایک بکری ہے اور جس کے اونٹوں کی رکوۃ چھ سالہ نہیں
تک پہنچے اور اس کے پاس چھ سالہ جو نہیں بلکہ چار سالہ جو تراش چار سالہ ہی بنی جائے اور اس کے ساتھ دو بکریاں اگر مستر جوں یا جیوں بہیم
ملے اور جس کے اونٹوں کی رکوۃ چار سالہ کو پہنچے اور اس کے پاس چار سالہ ہے جی نہیں بلکہ چھ سالہ جو تراش چھ سالہ ہی وصول کر لی جائے
اور رکوۃ وصول کرنے والا اسے جس دور ہم یا دو مکیاں واپس دے ملے اور جس کے اونٹوں کی رکوۃ چار سالہ کو پہنچے مگر اس کے
پاس دو سالہ ہی جو تراش سے دو سالہ ہی وصول کر لی جائے اور مالک دو مکیاں یا میں وہ ہم بھی دے اور جس کی رکوۃ دو سالہ
کو پہنچے مگر مالک کے پاس چار سالہ جو تراش سے چار سالہ ہی وصول کر لی جائے

س اورٹ کی زکوٰۃ کے بارے میں تحریر یہاں ان الایلی اذا ما دت علی عیشی ومانہ استوفیت بعد نصفہ فتح تھوہ اس مقام پر کریم
سے انتر علیہ السلام اور حضرت صدیق و عارف و مصلی ستر عسا کی مست تحریریں نقل نہیں میں سے بکراۃ الوداد و دودتہ ی ومان ماجہ حضرت عمر فاروق کی
تحریر اور محمد اسحاق اب الدیات اور کوکلام امین الوداد و عمری حرم کی تحریر نقل نہ کی۔ خراج کسر میں است سے سعادت صحیحہ کی میں جس میں یہی
ہے کہ ایک سو میں کے صدقے سے دینے واجب ہوگی یہ حدیث اگرچہ بخاری کے ہے مگر سعادت بھی است سے اس صدقے عمری میں الودام کدی کی
پیدائش سے پہلے ہی اجتہاد محمدی کی بنا پر قوی جو علی نفس وکسی کی سند جب بعد کہ نصف پیدا ہوا اور ان مجتہدین کو صغر نہیں دار و رقت

۱۔ یہ اگر ملک چاہے جو پادشہ سے ہی صلہ نفی اور کٹنا داکرے، یہ اسے احتساب ہے۔ ۲۔ کوئی چار سال دہائی کی قیمت کم جوتی ہے، چھ سال کی زیادہ، مالک کے چرکروا جب سے کم نہ کر دے، اس کی کو پورا کر کے کے لئے یا ساتھ میں دو مکیوں سے یہ نہیں درجہ لینے یا پہلے درجہ بحال رہے کہ اس زمانہ میں غریب اور بھلا میں اتنا ہی فرق بنتا، وہ بکری کی قیمت ڈھائی پونے ہی تھی اس لئے یہ فرمایا گیا، اب یہ حساب نہ ہوگا اب تو یک بکری چار سو روپے کی جوتی ہے، اب آج کے حساب سے زمانہ کی کمی لگائے گی، آگے اس کی وجہ سے جان سونگی، یہ میں یہ کہ قیمتوں کے حساب سے ہے۔

الْحَقَّةُ وَيُعْطِي الْمَصْدَقَ عِشْرِينَ دِرْهَمًا أَوْ شَاتَيْنِ وَمَنْ بَلَغَتْ صَدَقَتُهُ بِنْتُ
لَبُونٍ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ وَعِنْدَهُ بِنْتُ خَخَاضٍ فَإِنَّهَا تَقْبَلُ مِنْهُ بِنْتُ خَخَاضٍ وَيُعْطَى
مَعَهَا عِشْرِينَ دِرْهَمًا أَوْ شَاتَيْنِ وَمَنْ بَلَغَتْ صَدَقَتُهُ بِنْتُ خَخَاضٍ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ
وَعِنْدَهُ بِنْتُ لَبُونٍ فَإِنَّهَا تَقْبَلُ مِنْهُ وَيُعْطِي الْمَصْدَقَ عِشْرِينَ دِرْهَمًا أَوْ شَاتَيْنِ
فَإِنْ كَرِهَتْ لَكُنْ عِنْدَهُ بِنْتُ خَخَاضٍ عَلَى وَجْهِهَا وَعِنْدَهُ إِنْ لَبُونٍ فَإِنَّهُ يَقْبَلُ مِنْهُ وَلَيْسَ
مَعَهُ شَيْءٌ وَفِي صَدَقَةِ الْغَنَمِ فِي سَائِمَتِهَا إِذَا كَانَتْ أَرْبَعِينَ إِلَى عِشْرِينَ وَمِائَةِ شَاةٍ
فَإِذَا زَادَتْ عَلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ إِلَى مِائَتَيْنِ فَعِيَّاهَا شَاتَانِ فَإِذَا زَادَتْ عَلَى مِائَتَيْنِ إِلَى ثَلَاثِ
مِائَةٍ فَعِيَّاهَا ثَلَاثُ شِيَاهُ فَإِذَا زَادَتْ عَلَى ثَلَاثِ مِائَةٍ فَعِيَّاهَا كُلُّ مِائَةٍ شَاةٍ فَإِذَا كَانَتْ سَائِمَةً

الرَّجُلُ نَاقِصَةٌ مِنْ أَرْبَعِينَ شَأْنًا وَاحِدَةً فَلَيْسَ فِيهَا صَدَقَةٌ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ رُبَّمَا وَ
لَا تُخْرِجُ فِي الصَّدَقَةِ هَرَمَةً وَلَا ذَاتَ عَوَارٍ وَلَا تَيْسٌ إِلَّا مَا شَاءَ الْمُصَدِّقُ وَلَا يَجْمَعُ بَيْنَ
مُتَقَرِّقٍ وَلَا يَفْرِقُ بَيْنَ جُتَوٍّ خَشْيَةَ الصَّدَقَةِ وَمَا كَانَ مِنْ خَلِيطَيْنِ فَإِنَّهُمَا

مکریاں چالیس سے ایک بھی کم ہوں تو ان میں رکوع نہیں بلکہ اگر ایک چاہے تو اجزات دیدہ سے لے اور رکوع میں نہ تو بڑھادی
جائے نہ کمال لے اور نہ بکرا کر نہ حال چاہے (تسے لے) لے اور نہ متصرف مال کو جمع کیا جائے اور نہ رکوع کے تسے جمع مال کو متفرق
کیا جائے لے اور نہ نصاب دو فقرہ کوں کے دو میں ہر تودہ آپس میں

۱۔ بکریاں میں باکری کہے مخلوط حال میں مکریاں میں رکوع نہیں، کیونکہ مال کی اس میں جلتی پھر یہی کسر ۸۰ ہے جس میں رکوع نہیں بڑھتی۔ یعنی
ایک سو میں سے ایک ہی مکری واجب ہوتی ہے، ایک سو میں سے بعد پھر ایک کسر ہے جس سے رکوع نہیں بڑھتی، اور سنگ و دیکریاں میں واجب ہوتی ہیں
پھر سو کسر ہے جن سے رکوع نہیں بڑھتی، تین سو تک میں ہی بکریاں ہوتی ہیں، اسی سو کے بعد بھی سو ہی کسر چار سو پر بکریاں واجب ہوں گی، عام
مال بکری ہی تو ہے، البتہ امام شخصی اور جس اس صلح مقررۃ الشریعہ میں کہ اگر عین سو بکری کری بھی یا دہرگی تو یہ بکریاں واجب ہوں گی، مگر یہ
قول زیادہ قوی ہے، طبری حدیث میں کہ تا ۱۰۰ بکریاں ہیں ۱۰۰ لے یاں، جل سے مراد ہر مال عاقل مسلمان ہے مرد و عورت و بچہ
جو نہ بکری کا نصاب چالیس ہے نہ اگر ۱۰۰ تا ۱۰۰ بکریاں ہیں تو رکوع واجب نہیں ہوگی، ہاں اگر مال کہ کچھ صدقہ غنلی دیدہ سے تسے اختیار ہے ۱۰
لے بڑھتی ہیں عینا بھی داخل ہے اور کمال میں ہر اس عیب والی جس سے قیمت کم ہو جائے، یہ حکم جب ہے جب مال کے پاس جو ان سے عیب
بھی ہوں، لیکن اگر تسے پاس ساری لڑھی یا عیب لڑھی ہوں، تو اسی میں سے دیر یا لڑھی یا عیب داخل جائے گی (مرقات) لے صحیح یہ ہے کہ یہاں
صدقہ سے مرد صدقہ لیے والا مال ہے نہ کہ یہ والا اور یہ استثناء صرف کہے کے طرف لوٹ رہا ہے، یعنی رکوع میں بکریاں یا مال کا مالک اگر مال کہے ہی
کو فقراء کے لئے مفید لے تسے لے، کیونکہ وہ فقر کا وکیل ہے، ان کی صفائی کالی مال کہے، کبھی کرا حصہ شخصی قیمت میں مکری سے زیادہ ہوتا ہے
اس عذر کی اور مدت میں خرچ کی گئی ہیں، لیکن فقر کی یہ شرح سید محمد اسد کے گرد غار ہے لے یہ عذر مدت خارج ہے جس کے بہت سے ہو
سکتے ہیں، اگر اس میں مال کی طرف روئے سے ہے تو یہ ہے ہوں گے کہ نہ تو مال رکوع لیے کے لئے شخصوں کا حقوق مال ملا کر نصاب
ناتے، امتداد و شمول کے پاس میں میں بکریاں ہیں تو ان کو اگر چالیس ناتے اور رکوع لے لے یہ باجائز ہے اور نہ رکوع بڑھانے کے
لئے ایک شخص کے ایک مال کو متفرق کر دے مثلاً کسی کے پاس ایک سو میں بکریاں ہیں جس میں ایک بکری واجب ہوتی ہے حال اس میں چالیس کے
تین نصاب بنائے اور تین بکریاں لے لے یہ باجائز ہے، امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے یہی منہ نکلتا، اور اگر دئے سخن مالک کی طرف
ہے تو مطلب یہ ہوگا کہ مالک تمام رکوع کم کرے یا بچے کے لئے متفرق مال جمع نہ کرے مثلاً دو حصوں کے پاس چالیس چالیس بکریاں ہیں جن
میں مالک ایک بکری واجب ہوتی ہے، مگر یہ دونوں مال کے سامنے سے شرکت کا مال قرار دے کر ایک بکری میں یہ ہرم ہے یا دو
آدمیوں کی شرکت میں چالیس بکریاں ہیں جن میں ایک بکری واجب ہوتی ہے مگر مال کے سامنے یہ دونوں تھوڑی دیر کے لئے

الفصل الثانی عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ عَفَوْتُ عَنِ الْخَيْلِ وَالرَّقِيقِ فَمَا تَوَاصَدَقَ الرِّقَّةَ مِنْ كُلِّ أَرْبَعِينَ دِرْهَمًا وَلَيْسَ فِي تِسْعِينَ وَمِائَةٍ شَيْءٌ فَإِذَا بَلَغَتْ مِائَتَيْنِ فَنِيهَا خَمْسَةُ دَنَاهِمَ زَادَ التَّمْذِيذُ أَبُو دَاوُدَ وَفِي رِوَايَةٍ لِإِبْنِ دَاوُدَ عَنِ الْحَارِثِ الْأَعْوَرِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ زُهَيْرٌ أَحْسَبُ عَنْ

دوسری اصل روایت ہے حضرت علی سے فرماتے ہیں کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میں نے گھوڑے اور غلام کی زکوٰۃ کی تو معاف کر دی ہے مگر چارہائی کی زکوٰۃ دو ہر چالیس میں ایک درہم سے اور ایک سو سے یہ کہ میں جب دو سو کو بیس تو ان میں پانچ درہم ہیں تھوڑی دیر بعد دو سو اور دو سو کی ایک روایت میں حضرت عائشہ اب فرماتے ہیں کہ وہ حضرت علی سے راوی دوسرے کہتے ہیں مجھے خیال ہے حضرت علی

فرماتے ہیں کہ میں نے اس معاملہ یہ ہے کہ میں کہتے ہیں ہالی دینے پر مالک کا خرچہ جو اس کی زکوٰۃ سیواں معاف ہے ورنہ دوسوں کی جیسے میں کہوں میں نے ہر سے دینے سے کہیں سبب سے ہے یہ کہ کسی کا کرنا معاف گھوڑا ان کے بھیس ہر ایک کی ایک چھوٹ جاتے اور کسی کو دینی کرنے تو مالک پر اس رقم کا قصاص یا تاداب ہو گا کیونکہ یہاں مالک سے قصود ہے ہاں اگر مالک کی محنت یا اس کے قصود سے حاصل کی ہو محال یا بال نقصان پہنچا یا تو مالک کو دروازے جیسے کوئی اپنا کٹ کھا کتا دن میں کھلا چھوڑے اور وہ کسی کو دینی کرنے یا کسی کو دینا دیکھ لے اس سے اور اس کی پوری تحقیق کتاب نقصان میں آئے گی کہ یہ اگر کوئی شخص کسی کے کوئی یا کتا میں گر کر مر جائے تو کوئی مالک اس کا دل سے پریشان نہیں کہ وہ سے قصود ہے ہاں اگر کوئی شخص راستہ میں سو اتنا گرنا کھو دے جس میں کوئی گر کر مر جائے تو اب یہ دروازے کیونکہ مجرم ہے کہ یہ اگر کسی کی زمین میں سونے چاندی یا کسی دھات کی قدرتی کان میں نکل آئے تو وہ پانچوں حصوں میں سے ایک حصہ کو مالک اور چار حصے اپنے خرچہ میں لائے گا یہ کہ مالک کو سے با جس کے حصے میں جیسا یا حقیر ہونا اس لئے پاؤں کی آہٹ کہ کہتے ہیں کہ وہ تو لے لیتا ہے لَاقْتَمُوا لَهَا فَمِنْ لَدُنْهَا جَانِبُ كَلَامَاتٍ مَارِيَةٍ كَالْمِي رَكَ كَتَبَتْ هِيَ اصطلاح میں رکارہں کو بھی کہتے ہیں اور دوسرے حصے کاٹنے پر اسے خراج کو بھی امام اعظم ابو حنیفہ کے ہاں رکارہ سے کار مراد ہے اور امام شافعی کے ہاں وہ دینہ امام اعظم کی دلیل وہ حدیث ہے کہ حضور اور صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کیا جبر سے تو آپ فرمایا کہ وہ سونا جیسے ربا تو لے لیں میں نے مذکورہ امام شافعی سے اپنی ہریرا میریاں حضور اور صلی اللہ علیہ وسلم نے دکار کا ذکر مجدد کے ساتھ کیا جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ بھی مجدد ہی ہے مرقا نے فرمایا کہ اس سے قصود جبر میں نکل جائے والی بد بختی میں جیسے سونا چاندی اور دھات اور دھاتیں اور بعض تیل، جیسے پانی تیل اور تار کول اور بعض چیزیں خشک نہ گلے والی جیسے جو ماہر میں ہر قسم کے پتھر باقوت بلکہ فیز امام اعظم کے ہاں مرد و عورتوں میں جس و بیشہ نظام شافعی کے ہاں مرد سونے چاندی میں دھات اور دھات کو سکڑ کے ہلو کر کے دانتے ہیں جس کو کل جلتے اسی کی دھات مرقا نے استعمل کیے گھوڑے کو دوسری کا گھوڑا اور غلام سے خدمت کا کام ملتا ہے یہاں گھوڑا اور غلامت لایا میں فرمایا گیا وہ دھات اصل ہے یہ گھر سے جو کسی مال کی زکوٰۃ نہیں لیتے میں نے ان مردوں کی زکوٰۃ معاف کر دی ہے میں مرقا نے یہ کہ معلوم ہوتا ہے کہ قصود انور صلی اللہ علیہ وسلم

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ هَا تَوَارِبُ الْعَشْرِ مِنْ كُلِّ أَرْبَعِينَ دِرْهَمًا دِرْهَمًا
لَيْسَ عَلَيْكُمْ شَيْءٌ حَتَّى تَتِمَّ مِائَتِي دِرْهَمٍ فَإِذَا كَانَتْ مِائَتِي دِرْهَمٍ فَبِهَا خَمْسَةٌ
كَذَا هُمْ فَمَا زَادَ فَعَلَّ حِسَابَ ذَلِكَ وَفِي الْغَنَمِ فِي كُلِّ أَرْبَعِينَ شَاةً شَاةً إِلَى عَشْرِينَ
وَمِائَةٍ فَإِنْ زَادَتْ وَاحِدَةً فَشَاتَانِ إِلَى مِائَتَيْنِ فَإِنْ زَادَتْ فَثَلَاثُ شِئَاءٍ إِلَى ثَلَاثِ

مے ہی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی اسے کہ آپ نے فرمایا کہ چالیسوں حصہ دہر چالیس دہم میں ایک دہم سے اودھم پر کچھ سہی ہے
کہ دوسرے دہم پورے ہوں تو جب دوسرے دہم ہو جائیں تو ان میں پانچ دہم میں جو اس پر زیادہ ہو تو اسی حساب پر ہے
تھے دیکھیں کہ ہر چالیس بکریوں میں ایک بکری سے تھے ایک سو بیس تک کہ اگر ایک زیادہ ہو جائے تو دس بکریاں دوسرے تک
اگر زیادہ ہوں تو بیس بکریاں دوسرے تک

حاکم شریف کے مالک ہیں، خواہے جس کہ جس سے صاف کر دی گئے اگر چاہتا تو ان سب کی دکانہ واجب کر دیتا تھے حدیث کا مواضع یہ ہے کہ چاندی کا حساب
دوسرے دہم یعنی ساڑھے باون تولد ہے جس سے کم میں دکانہ واجب ہیں، پھر دوسرے بڑے سا بیس دہم تک معانی چالیس پر ایک دہم سہی کے بعد ہر شے
میں کہ چاندی سے کہ دکانہ میں دلفلوں کے دہریاں حساب کے پانچویں حصہ سے کم صاف ہوتا ہے اودھم پانچویں حصہ پر دکانہ بڑھتی ہے، چنانچہ
ساڑھے سات تولد سے کہ بعد ڈیڑھ تولد سے کم میں معانی ہر گ اودھم ڈیڑھ تولد پر دکانہ بڑھتی ہے، چاندی میں ساڑھے باون تولد کے بعد دوسرے تولد تک
معانی دکانہ سے دس تولد پر دکانہ بڑھتی ہے، لہذا ان کا نام حرات اس بعد اشتر محمدی ہے، اکیس اور میرے تا ابھی ہیں، مشہور یہ ہے کہ آپ
حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھیوں میں سے آپ میں ہر گ کی ہے آپ حضرت علی سے کل چار حدیثیں روایت کی ہیں (مرآت جلد ۱)
اسے یہ دوسرے روایتی حدیث میں دہلوانے میں کہ مجھے نہیں ہیں مگر ان کے کہ یہ حدیث مورد ہے محفوظ ہیں، حضرت علی کا فرمان تو یہ ہے کہ
حصہ دکانہ سے اشتر میرے تمام کارواں ہے تھے کسی شرح الہی گہر کی خیال ہے کہ چاندی کی دکانہ میں سکرہ اشتر الوقت کا اعتبار میں سکرہ دکانہ سے مگر
تھوڑے سالوں کی دکانہ میں سکرہ اشتر وقت معتبر ہے، کہو کہ چاندی میں دکانہ ہے مگر تجارتی مال میں میں کی قیمت یہ ہے نہ دکانہ دوسرے دہم کا نصف بہت
وہ ہے، چاندی کی سراسر دکانہ کی قیمت کا اعتبار سے درجہ اس حدیث کی ماہر صاحبین فرماتے ہیں کہ دوسرے دہم کے بعد ہر دہم کا
دکانہ واجب ہے، کیونکہ دکانہ عام ہے، اگر ہام، عظم ہر شے میں کہ چالیس دہم سے کم میں دکانہ نہیں، یہاں ماہر سے مراد چالیس دہم میں حساب کہ دکانہ کے
جملہ سے معلوم ہوا دوسری احادیث میں کی تصریح فرمادی، نیز اورد اورد کی اس دوسری حدیث کی اسناد میں خلوت و عام ہیں، یہ دونوں حدیثیں نے میں ہر گ کی ہے
نہایت حدیث قابل سند ہیں عرصہ کہ قضا دکانہ ففعلہ ذالک کی عبارت مجروح ہے لہذا حق یہ ہے کہ دوسرے دہم کے بعد چالیس دہم سے کم ہر دکانہ نہ
ہوگی تھے یہ جملہ میں تمام احادیث صحیحہ کے خلاف ہے کیونکہ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر چالیس بکریوں سے ایک بکری دکانہ دی جائے، تو ایک
سویس میں تیس بکریاں واجب ہوں، چنانچہ چالیس بکریوں کے بعد ایک سو بیس تک دکانہ نہیں بڑھتی، مگر اس سے فرمایا کہ نصف کل تولد

مِائَةٍ فَإِذَا زَادَتْ عَلَى ثَلَاثٍ مِائَةٍ فَفِي كُلِّ مِائَةٍ شَاةٌ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ إِلَّا تِسْعٌ وَثَلَاثُونَ فَلَيْسَ عَلَيْكَ فِيهَا شَيْءٌ وَفِي الْبَقَرِ فِي كُلِّ ثَلَاثِينَ تَبِيعَةٌ وَفِي الْأَرْبَعِينَ مُسِنَّةٌ وَلَيْسَ عَلَى الْعَوَائِلِ شَيْءٌ وَعَنْ مَعَاذِ أَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا وَجَّهَهُ إِلَى الْيَمَنِ أَمَرَهُ أَنْ يَأْخُذَ مِنَ الْبَقَرَةِ مِنْ كُلِّ ثَلَاثِينَ تَبِيعًا أَوْ تَبِيعَةً وَمِنْ كُلِّ أَرْبَعِينَ مُسِنَّةً رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

پھر اگر تین پر زیادہ ہوں تو سر سیکڑے میں ایک بکری مگر بکریاں انتالیس ہوں تو ان کو تم پر کچھ نہیں لے اور گائیوں میں ہر تیس میں ایک سالہ بچہ ہے ۳۵۔ وہ چالیس میں دو سالہ بچہ اور کام کا گائے کا نو روں میں کچھ نہیں لے حدیث ہے حضرت معاذ سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب انہیں یمن میں بھیجا لے تو حکم دیا کہ گائے میں ہر تیس سے ایک سالہ یا مادہ وصول کریں اور ہر چالیس سے دو سالہ ۳۵۔ ابو داؤد ترمذی نے دارمی در روایت ہے حضرت انس سے فرماتے میں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ہے بعض غریب اگر کئی غریب نہیں مگر یہی حکم ہے ہے پھر بکری بھڑا نہ ہو وہ تمام میں چالیس پر دیکھ ہے لہذا یہ آمد حدیث بھی خلاف ہیں اور اگر احادیث کے بھی صحاح میں ۳۵۔ اس کی ترحیح پہلے جو چکی ہے بخلاف رہے کہ بکریوں کی رکوۃ میں بکری کا چھٹا بچہ نہ دیا جائے گا بلکہ جو ان بکری یا بکر ۱۷۷ بکری کہ سیکس گزاس میں اور ٹانگہ کے طرح عمر مقرر ہیں کہ اتنے سال یا اتنے سالہ کہ کر کے ۳۵۔ یعنی تیس گائیوں میں ایک اور پھر بکری یا بکھر واجب ہے کیا اور پھر ۳۵ کو بعد اس سے کہتے ہیں کہ اس وقت جو اپنی ملک کے تابع ہوتا ہے ادنیٰ کی رکوۃ میں صرف مادہ ہی وصول کی جاتی ہے مگر گائے کی رکوۃ میں مادہ و دونوں لے سکتے ہیں کیونکہ بعض کی طے مادہ چھپے کہ لیل دیتی ہے اور بعض دیکھ سے تراچا کہ گھسی پڑی ہیں کام آتا ہے ۳۵۔ اسی طرح اگر کوٹ کام کا گائے کے ہوں تو ان میں رکوۃ میں پھر موقوف ہے مگر چالیس کے دانی میں رکوۃ نہیں لے وہاں کا حکم بنا کر اگر چنانچہ اس زمانہ میں ممالی حکام کو گورنر کے طاسری مالی پے حارروں اور دیوبند کی رکوۃ بھی وصول کرتے تھے جو بعد میں اپنے معرف پر بہت احتیاط سے حرج کر دی جاتی تھی ماسی سے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یہ تلقین فرمائی ۳۵۔ مقرر کے معنی ہیں چرن بھاڑنا چرکریل میں میں ہی چلاتے ہیں جس سے زمین چر جاتی ہے اس سے لے کر کہتے ہیں، لغزہ میں ت نمایندگی ہیں، وعدہ فوری یا معنی کی ہے مذا یہ یہ لفظ چل پر ہوتا جاتا ہے اور نہ عرب میں بھی نہیں یہ بوق اس سے ان کا ذکر یہ فرمایا ورنہ بھیجیں کی رکوۃ بھی گائے کی طرح ہے غلامہ کو گائے بھیجیں کا لصاب تمہیں ہے تمہیں میں ایک سال کا پھر یا پھر ہی واجب ہے پھر چالیس تک رکوۃ ۳۵۔ بڑھے گی اور چالیس میں دو سالہ پھر یا پھر ہی واجب ساتھ میں دو تبیع اور ستر میں ایک تبیع اور ایک مسرہ ہر صرک ہر تیس پر تبیع واجب ہوتا ہے یہاں تک سالہ اور ہر چالیس پر مسرہ دو سالہ چالیس کے بعد ساتھ سے کم میں بہت اختلاف ہے اصحاب کے ہاں اس مذہبی سے رکوۃ بہ بڑھے گی، امام اعظم سے اس میں تین روایتیں ہیں اس کی تحقیق حایہ کی ترحیح میں دیکھو، یہ حدیث مگر ہر مستحب ہے کیونکہ اس میں موقوف ہے حضرت معاذ سے

روایت کی اگر ہم اس نے معادے طاعت ہیں کی ایک چوڑی بہت معادرت سے نفرت پہنچ چکی ہے اس نے جان عمل ہے اسی نے زندگی کے لئے اس نے زیادہ
اسے اس حدیث کے دو حصے ہو سکتے ہیں ایک یہ کہ جو مال رکوع وصول کرنے میں زیادتی کہہ کر یا زیادہ سے یا ستر میں مال سے وہ ایسا ہی
گنہگار ہے جیسے رکوع نہ دیے والا یا جو مال رکوع دینے میں زیادتی کہے کہ یا تو کم دیے کی کوشش کہے یا ناقص یا ناقص ثلث کہے وہ ایسا ہی
گنہگار ہے جیسے رکوع نہ دینے والا اور نہ دینے والے میں کہ رکوع خود تالی سے دو یا سے عادت مجھو ٹیکس مجھو مستحق کو دو جان بوجھ کر غیر مستحق
کو نہ دو، اسے کہ اس میں نہ جتنا اگر اپنے عزیز بزرگ کو دی ہے تو اسے طعن نہ ہو بلکہ اس کا ذکر کبھی بھی نہ کرو کہ ان سے حدیث باطل ہو جائے، اب
تعا سے فرماتا ہے لَا تَطْلُبُوا حُدُثِي بِكُم بِالْحَيَاتِ وَالْآذَى اور یہ سب حد سے بڑھے میں داخل ہیں مثلاً اس حدیث کی مکمل شرح بھی کچھ
پہلے ہو چکی کہ امام اعظم کے ہاں یہاں رکوع سے رکوع تجمعات مراد ہے چوڑی اس میں ایک دست سے مانتھ صلہ چاہیں وہ ہم کا ہوتا تھا اور
پانچ دست دو سو وہ ہم کے اس سے پانچ دست سے کم میں رکوع نہ تھی، رکوع پیداوار مراد نہیں کہ یہ تو ہر شخص سے زیادہ میں ہے مثلاً آپ کا نام
موسے اس ظہران خدا شر ہے قمی میں قرشی میں تانی میں کہ حضرت ابو طلحہ اشتر علیہ وسلم کے ساتھ میں پیدا تو ہوئے مگر حضرت ابو طلحہ اشتر
علیہ وسلم کی زیارت نہ کر سکے، آپ کا نام موسے حضرت ابو طلحہ اشتر علیہ وسلم ہی سے لکھا، آپ کے والد ظہر عشرہ عشرہ میں سے ہیں، لکن
یہ حدیث جاہری سے ہے امام اعظم کی دلیل ہو سکتی ہے کیونکہ اس میں اور جہوں کا وہ منقول نہ کیا گیا جس سے معلوم ہوتا ہے کہ پیداوار میں
مطلقاً رکوع واجب ہے کم ہو یا زیادہ اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ حضرت موسے فرمایا ہے میں ہمارے پاس معاد بھی ہیں کی ہی مضمون
کی کتاب بھی ہے اور میں حضرت ابو طلحہ اشتر علیہ وسلم سے یہ عرض بھی نہیں ہے اس حدیث میں یہ حدیث مرسل ہے، کیونکہ تانی سے بغیر ذکر صحابی
حضرت ابو طلحہ اشتر علیہ وسلم سے حدیث نقل کر دی، اسی سے کی بنا پر مصنف نے اسے مرسل فرمایا البتہ یہ مطلب بھی ہو سکتا ہے کہ حضرت معاذ کی وہ

عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي زَكَاةِ الْكُرْمِ مِائَتًا مَخْرُصٌ كَمَا
مَخْرُصُ النَّخْلِ ثُمَّ تُؤَدَّى زَكَاةُ زَيْبِيَا كَمَا تُؤَدَّى زَكَاةُ النَّخْلِ ثُمَّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
وَأَبُو دَاوُدَ، وَعَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي خُثَيْمَةَ حَدَّثَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ
يَقُولُ إِذَا اخْرَصْتُمْ فَاخْذُوا دَعْوَا الثَّلَاثِ فَإِنْ لَمْ تَدْعُوا الثَّلَاثَ فَدَعُوا الرَّبْعَ رَوَاهُ
التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ، وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَبْعَثُ عَبْدَ اللَّهِ ابْنَ رَوَاحَةَ إِلَى يَهُودِ فَيَخْرُصُ النَّخْلَ حِينَ يَطِيبُ قَبْلَ أَنْ يُؤْكَلَ

حضرت عابد بن اسید سے لے کر ہی کریم سے اشرع علیہ وسلم کے انگوٹھ کی روکڑہ کے بلے میں دریا کی کس کیوں ہی ادا نہ لگایا جائے جیسے کھجور کا ٹکڑا جانا ہے پھر اس کی کشش سے یوں ہی روکڑہ دیا جائے جیسے کھجور کے پھول سے لے کر روکڑہ کی دلی حاجت ہے لکھنؤ ترمذی و ابو داؤد و ابی داؤد سے حضرت سہیل ابن اسلم حضرت ابی ہریرہ سے جبروی کہ سلطان اشرع علیہ وسلم ارشاد فرماتے تھے کہ تم آج ادا نہ لگائے تو سوائے پھول و روکڑہ کی نہ پھول و روکڑہ کی تو ضرور پھول و روکڑہ نہ لگائی، ابو داؤد و ابی داؤد سے حضرت عائشہ سے فرماتے ہیں کہ ہی کریم سے اشرع علیہ وسلم حضرت عبداللہ ابن رواحہ کہ لکھنؤ یہود و خیر کی طرف کہتے تھے تو ان کو کھولیں کہ ادا نہ لگاتے تھے یکے کے وقت لکھنے سے پہلے

[illegible]

الحمد للہ اور اللہ مدایت ہے حضرت یزیدؓ نے (ماتے ہیں) زیاد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے شہداء کے ماتھے میں کہ ہوں شک
 میں ایک شک ہے کہ در تہذیب ۱۴۰۰ فرمایا کہ اس کی سلاویں کلام ہے لڑا میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ زیادہ متغول
 کہیں تھے مدایت ہے حضرت عبد ربیعؓ و عبد اللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطاب کیا
 فرمایا کہ نہ بیو و خمر و زنا اگر چاہے و یو دہی سے جو کوئی

[illegible]

غَيْرَ وَاحِدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْطَحَ لِبَلَالِ بْنِ الْحَارِثِ الْمِزْنَ مَعَ الْغَلْبَةِ وَهِيَ مِنْ نَاحِيَةِ الْفُرْعِ فَمَلَكَ الْمَعَادِنُ لَا تُؤْخَذُ مِنْهَا إِلَّا الزَّكَاةُ إِلَى الْيَوْمِ نَوَافِ
 الْيَوْمِ وَأَوْدَى الْفَصْلُ الثَّالِثُ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ
 فِي الْخَضِرِ أَوَّلُ صَدَقَةٍ وَلَا فِي الْعَرَايَا صَدَقَةٌ وَلَا فِي أَقْلٍ مِنْ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ صَدَقَةٌ

چند روپیوں سے روکی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلال بن حارث مرن کو کٹھ قبیلہ کی کامیں مانگی وہیں سے قبیلہ مقام
 فرج کے اطراف میں دقت ہے تو ان کاؤں سے آج تک زکوٰۃ کے سوا کچھ نہیں لیا جاتا ہے لہذا روادوداؤ تیسری فصل روایت
 ہے حضرت علی سے کہ یہی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ تو سبزیوں میں زکوٰۃ ہے نہ عورتوں کا بار عاریہ میں ہے نہ اونٹ پانچ اوق
 سے کم میں زکوٰۃ ہے

کے خلاف دوسریوں میں زکوٰۃ جب ہوگی کہ تجارت کیے ہوں یا قمار کریں یا زمین میں سے یا روغن میں سے یا کپڑے زمین، غلہ حلوہ بھی اچھا ہے کہ جانور
 ہیں یا نہ کی زکوٰۃ اور ہے، تجارت کی زکوٰۃ کچھ اور، ساتھ کی زکوٰۃ تو وہ ہے جو سے ذکر ہوئی، کہ پانچ اوق میں ایک بکری، اس میں دو مگر تجارتی اوق
 میں قیمت اگر دس سو درہم تک پیچھے تو چالیسوں حصہ سی طرح پیداوار کی زکوٰۃ اور ہے، مگر دام، بھینوں کی زکوٰۃ کچھ اور، پیداوار کی زکوٰۃ بیان ہوئی کہ
 تھوڑی یا بہت زکوٰۃ واجب ہے، سو ان یا بیسوں حصہ، مگر ان کی تجارتی زکوٰۃ چالیسوں حصہ ہوئی جسکو دس سو درہم کو، پچیسوں حصہ، لہذا یہ حدیث گذشتہ حدیث کے
 خلاف ہیں کہ یہاں تجارتی زکوٰۃ واجب ہے لہذا یہ حدیث روایت ہوئی جو بڑے مشہور ہیں جن کا قصہ یہ بعد میں ہے کہ حدیث صحابہ سے یہ حدیث نقل فرمائی
 ہے بلال بن عدت صحابی ہیں، ہر جہ کے وفد میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہر کرامات کے دانش سال حرمائی، اس سے حدیثیں نقل فرمائی،
 نے اپنے حضور اور سے انصاف علیہ وسلم ان حال کو مقام فرج کے پاس بروکہ و بدینہ حدود کے درمیان یک جگہ ہے، یہ حدیث سے پانچ منزل پہلے، ظاہر
 ملک کا اس شخص حدیث فرمائی یعنی معانی مانگی کہ وہاں سے سونا چاندی نکالیں اور پانچ گنا کرین، قین بھی ایک گنا کا نام ہے، حضور ہر اک، اور ان کا نام
 کسی کو کوئی زمین طور مانگی نہ سکتا ہے، لہذا یہ حدیث کان سے نکلنے والی روایات میں پانچواں حصہ واجب ہوتا ہے، خمس اگر ان کاؤں کے سوا چالیسوں
 میں خمس واجب ہیں ہو بلکہ زکوٰۃ ہے چالیسوں حصہ وہ ہر احوال ہے کہ حضرت امام شافعی کے ہاں مانگی کہ ان سے جو بڑا ہو جس میں چالیسوں حصہ
 ہے مگر امام اعظم ابو حنیفہ کے نزدیک خمس ہی اور ہے، امام تاجی کی دلیل یہ حدیث ہے، حضرت امام اعظم کی دلیل یہ کہ حدیث کہ وقی الزکواۃ الخ، یہ
 حدیث منقطع ہے، لہذا اس سے دلیل نہیں کڑی جا سکتی اور قات امام ابو حنیفہ کی خصوصیات سے ہے، امام اعظم کے نزدیک سرور میں ہر
 بیسوں حصہ ہے صاحبین کے ہاں بیسوں حصہ حدیث صاحبین کی دلیل ہے، امام اعظم قدس سرہ کے ہاں اس سے زکوٰۃ تجارت مراد ہے، اس کی بسمت
 پہلے ہر چکی، سرور سے مراد تمام نہ بھرنے والی چیزیں ہیں جیسے ترکاریاں، بھول، مٹی، لکڑی، جو جمع ہے اگر یہ درخت
 جو کسی کو، ایک دو حصوں کے لئے عادیہ دے دیا جاوے کہ وہ اس کے پھل کھایا کرے، اصل و درخت مالک کا ہر کبھی کسی سے خشک ہوئی سے

کرائس کے عوض وصیت کی ترکھوریں دے دیتے ہیں اسے بھی عزیمت کہاں ہے۔ اس کی پوری بحث کتاب البیوع میں ہوگی، انشاء اللہ تعالیٰ علیٰ کونہ منہ۔
پہلے جو ملک کا نام اعظم کے نزدیک یہاں زکوٰۃ سے تھاقی زکوٰۃ مراد ہے، جو ملک اس میں، ایک وقت چالیس درہم کا ہو تا تھا تو پانچ وقت درہم درہم کے
ہوئے اس سے پانچ درہم، اور نہ چار درہم کی زکوٰۃ ہر تھوڑی مدت پر ہوگی، مثال اسی باب میں بھی کچھ سے طرفہ کئے گئے، اسے بے کام کاج کے وقت
کا زکوٰۃ وغیرہ میں زکوٰۃ ہیں، کیونکہ یہ تھاقی مال ہیں، اس طرح عید بے غم کا چارہ کھانے والے چاندوں میں زکوٰۃ، جب نہیں، ایسے بھی پہلے
گند چکا ہے کہ جب یہ تجارت کے لئے نہ ہیں حدیث کے لئے مومن تو ان میں زکوٰۃ ہیں، ہاں اس مقام کا مکرر آقا پر واجب ہوگا کہ کیونکہ وجوب
زکوٰۃ کے لئے مال کا بقدر نصاب ہونا شرط ہے، اور نہ کا نصاب پانچ ہے، اگر گائے کا تیس، اگر بکریاں کا پچیس، اس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے، اہل ہی سے
حساب کو نہ پہنچے وہ بھی دفع ہے، اور دو لکھا ایک درہم یاں کی گھر کسی دفع ہے، یہاں پہلی حدیث میں لکھی ہے کیونکہ انہوں نے اس کی، بالکل زکوٰۃ سنی اور مال
واٹھ و چوبیس لکھ یا ان سے ہے یا لکھ سے، جو کو، یہاں گرد جائے اور عید کے دن اعداد کے پر واجب ہونے سے لکھ لکھ کا ہے، یا پچھ
پیدا ہوتے ہی اس کی طرف پاپ پر ادائیگا واجب ہوتا ہے لکھ لکھ سے، اور صلاحت میں عید کے دن جب مال پر دو صدیاں کا حد تک، جب ہوتا ہے وہ
لکھ ہے، احادیث کے ہاں لکھ واجب ہے، امام شافعی و احمد کے ہاں عزم، امام مالک کے ہاں سنت حاکمہ، امام شافعی کے ہاں ہر اس ایسے عزم
پر جو، ایک حد کی حد پر تا دو سو لکھ ہر اس ہے، امام مالک کے ہاں مالک لکھ پر لکھ سنت لکھ ہے لکھ یاں سے بڑھتے والا ہوتا ہے جو
لکھ میں اس کا واجب بھی یہ ہی ہے، لکھ کے تفصیلی مسائل کتب فقہ میں دیکھو، لکھ صاع عرب شریف کا مشورہ یہاں ہے، لکھ یاں
جس سے لانے، پ کر وصیت ہوتے ہیں، جیسے ہاں ہر وہ کافر مختلف ہے، ایسے ہی عراق، احماد اور یمن کے صاع بھی مختلف
ہیں، لکھ میں لکھ صاع جو حدود نقد سے، لکھ و سیم کے دماں میں مروج تھا معتبر ہے، تحقیق یہ ہے کہ وہ صاع میں سو ایک لکھ پر

قَالَ فِي آخِرِ مَضَانَ أَخْرِجُوا صَدَقَةَ صَوْمِكُمْ فَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
هَذِهِ الصَّدَقَةَ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ شَعِيرًا أَوْ نَصْفَ صَاعٍ مِنْ قَمْحٍ عَلَى كُلِّ حُرٍّ أَوْ مَمْلُوكٍ
ذَكَرَ وَأَنْتَى صَغِيرًا وَكَبِيرًا وَأَبَاؤُا أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَعَنْهُ قَالَ فَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَكَاةَ الْفِطْرِ طَهُرًا الصَّيَامِ مِنَ الْخُذُولِ وَالرَّفَثِ وَطَعْمَةً لِلْمَسَاكِينِ
زَكَاةُ أَبُو دَاوُدَ الْفَصْلُ الثَّالِثُ عَنْ عُمَرُو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ

کہ ایک رمضان کے آخر میں فرمایا کہ اپنے روزوں کا صدقہ نکھو یہ صدقہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے لازم فرمایا ہے ایک صاع کھجور
یا جویا آدھا صاع گندم یا ہر زاد یا طعام مویا موت چھ سو پڑے پڑے تھے ابو داؤد انسائی روایت ہے عائشہ سے فرماتے
ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ فطر لازم فرمایا اور روزوں کی بیروگی اور فطر سے پاک کرے اور مسکینوں کو کھانا پیسے کے لئے
تھے ابو داؤد، تیسری فصل روایت سے حضرت عمر ابن شعیب سے وہ ہے والہ سے وہ اپنے دادا سے

ہے ابو اگر عید سے ایک دو دن پہلے سے دیا جائے دیت ہے، چاہے بھاری تر لوں میں حضرت ابی عمر کی ایک روز روایت نقل کی، جس کے
آخر میں ہے ولا تذا بطون قبل العطاء یوم اذ یومین یہ عید سے ایک دو دن پہلے فطر دے دیتے تھے اگر عید کے دن نماز سے پہلے
دینا بہتر ہے تاکہ فقر، بھی عید میں لیں رانہ رات وغیرہ ہلکے حق یہ ہے کہ یہاں طعام سے مراد گندم کے علاوہ دوسرا کھانے جو، باجرہ، اکی
وغیرہ کیونکہ گندم کا آدھا صاع فطر ہوتا ہے کہ پورا صاع، اور اگر گندم مراد ہو تو آدھا صاع فطر ہوگا اور آدھا صاع فطر، لہذا بیہودہ
نصف صاع گندم کی عادت کے خلاف ہیں: شیخ نے اشعار میں فرمایا کہ اس میں جو میں جو ادہ استعمال نہا ہے یا ذ
اعتبار دیتے تھے ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ دے والے کا، حیات ہے کہ فطر ابی میں سے کسی چیز سے دے لیں، اگر پیسے یا کپڑے
صافین وغیرہ فطر میں دے، تو سواد میر گندم کی قیمت کا اعتبار کہ اس قیمت تک یہ چیزیں دے،

اس حدیث سے دو مسئلے معلوم ہوئے، ایک یہ کہ عید کے دن سے پہلے میں فطر دے سکتے ہیں، دیکھو حضرت ابن عباس سے تحریر میں
میں ہی فطر نکالنے کا حکم دیا اور حکم یہ کہ گندم کا آدھا صاع فطر میں دیا جائے نہ کہ پورا، لہذا یہ حدیث امام اعظم کی قوی دلیل ہے، اس
کی شرح پہلے ہو چکی کہ مسکین طعام کا فطر سوسے دینا طعام مسلمان ہو یا کافر، اسی طرح چھوٹے بچے کا فطر باپ پر ہے، اگر بچے کے پاس اپنا
مال نہ ہو اور نہ وہ بچے کے مال سے دیا جائے گا، یہ فطر واجب کہ میں دو حکمتیں ہیں، ایک تو روزہ دار کے روزوں کی کوتاہیوں
کی معافی اکثر روزے میں حصہ بڑھ جاتا ہے تو بلا وجہ لڑ پڑتا ہے کبھی جھوٹ غیبت وغیرہ میں ہوجاتے ہیں، اب تو اللہ میں فطر سے کہیں
سے وہ کوتاہیاں صاف کر دے گا کہ نیکیوں سے گناہ معاف ہوجائیں، دوسرے مسکین کی روزی کا انتظام بھی ہوا کہ روزہ سے غریب ہیں، اگر روزی حکمت
وہاں بھی ہر روز ہے، لہذا حدیث پر یہ اعتراض نہیں کہ پھر نیکیوں پر فطر کیوں ہے، اور تو روزہ رکھتے نہیں

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُنَادِيًّا فِي فُجَّاجِ مَكَّةَ الْأَرَانَ صَدَقَةَ الْفِطْرِ وَاجِبَةً
عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ ذَكَرًا أَوْ أُنْثَى حُرًّا أَوْ عَبْدًا صَغِيرًا أَوْ كَبِيرًا مُدَّانٍ مِنْ تَمْرٍ أَوْ زَيْتٍ أَوْ صَاعًا
مِنْ طَعَامٍ رَأَاكَ الْتَرْمِذِيُّ؛ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ أَوْ ثَعْلَبَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي
صَعْبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاعٌ مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعٌ مِنْ زَيْتٍ أَوْ صَاعٌ مِنْ
أُتَيْنِ صَغِيرًا أَوْ كَبِيرًا أَوْ عَبْدًا أَوْ حُرًّا أَوْ أُنْثَى أَوْ ذَكَرًا أَوْ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ أَوْ زَيْتٍ أَوْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ
فَيْدٍ عَلَيْهِ أَكْثَرُ مِمَّا أُعْطَا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، بَابُ مَنْ لَا تَحِلُّ لَهُ الصَّدَقَةُ،

راوی کہ یہی کوہم سے اشرعہ دسم ہے کہ کو گلیوں میں منادی بھیجے گا کہ خبردار جو صدقہ فطر واجب ہے ہر مسلمان مرد و عورت آزاد و غلام، بچہ و بڑے پر گلیوں و حیروں و دھندلے یا کھسکا سرائی کا ایک حصہ لے کر تیزی اور بات ہے حضرت عبداللہ ابن علیہ سے یا عبداللہ ابن عبداللہ ابن ابی صغیر سے لکھ دیا ہے والدے راوی فرمے ہیں ہر مرد و عورت اشرعہ دسم لے کر ایک حصہ لے کر ہر شخص کو ملے گا ہے بچہ و بڑے آزاد و غلام ہر عورت لیکن ہے تم میں کہ اللہ اشرعہ سے تپاک فرما دیگا اور لیکن تمہارا فقیر اللہ سے ملے سے زیادہ دے گا کہ اللہ و اللہ و اللہ اباب جن لوگوں کے لئے رکوعہ حلال نہیں ہے

[illegible]

مستحل کہتے تھے، خصوصاً جو عیسیٰ اشتر علیہ السلام نے کفار و مات ہوں کے دیے اور استعمال دئے خیال ہے کہ یہاں تعلیم امت کے لئے یہ ارشاد ہے کہ متش بات ہو، ورنہ حضور اور عیسیٰ اشتر علیہ السلام تو ہر ایک چیز کی حقیقت و اوصیت قبول فرمایا، جیسا کہ ہم بارہ اسی مخرج میں اور اپنی کتاب جہاد الحق حصہ اول میں ثابت کر چکے ہیں ۱۲۰ اس حدیث نے فیصلہ فرمایا کہ حضور اور عیسیٰ اشتر علیہ السلام کی ولادہ کو زکوٰۃ لینا حرام ہے، انا جامع دلائل ثابت اپنی ولادہ کو شامل فرمایا، یہی حق ہے اسی پر فتویٰ ہے، بعض لوگ جو کہتے ہیں کہ یہ حکم اس زمانہ میں تھا اب سیدہ زکوٰۃ لے سکتے ہیں یا سیدہ نکوٰۃ لے سکتے ہیں یہ تمام جرح قول ہیں، فتویٰ اس پر نہیں خیال ہے کہ نبی اشتم سے مراد آل عباس آل حمزہ آل حنفیہ، آنحضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما ہیں ابوہلب کی سلمان ولادہ اگر یہ نبی اشتم تو ہیں مگر یہ زکوٰۃ لے سکتے تھے اور لے سکتے ہیں کیونکہ زکوٰۃ کی حرمت و عزت کے لئے ہے، ابوہلب حضور اور عیسیٰ اشتر علیہ السلام کی ایسا دل کو شش میں رہا اسی سے وہ انہوں کا ولادہ اس علت کی مستحق ہوئے (الذمعات) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ انہی سبھرا ولادہ کو بھی ناجائز کام نہ کر سکتے وہ دیکھو حضرت عیسیٰ اس وقت بہت ہی کس اور بوجھ تھے جیسا کہ کج کج کرنے سے معلوم ہو رہا ہے مگر حضور انہی سے اشتر علیہ السلام نے انہیں بھی زکوٰۃ کا پھر دانا کھانے دیا، حضور درختے ہیں کہنا سمجھو لو کہ کس سے چاہی کہ وہ بد پستانا حرام ہے اس مسئلہ کی احادیث میں بھی ہو سکتی ہے یہ وہ حد بہت مفید ہے (مرقات) ۱۲۱ اس طرح کہ زکوٰۃ و مطروہ نکل جائے سے لوگوں کو مال صدقہ پاک صاف ہونے میں سے میں نکل جانے سے جسم پاکیزہ رہتا ہے (ما ہے خلاصہ من احوالہم صدقہ ظاہر ہم و ذکر کہ ہم بہا، لہذا یہ سنانوں کا حضور و عیسیٰ علیہ السلام یہ حدیث ایسی واضح اور صاف ہے جس میں کوئی تاویل نہیں ہو سکتی، ایسے مجھے اندیشہ ہے کہ ولادہ کو زکوٰۃ لینا اس لئے حرام ہے کہ یہ مال کا تیل ہلوگ ہائے بل سے مستحق ہوں ہم کس کس بل کیوں لیں، اب بعض کا کہنا ہے کہ جو مسلمان کو خمس نہیں ملتا اس لئے اب وہ زکوٰۃ لے سکتے ہیں غلط ہے کہ فقہ کے متقابل پر غور کریں کہ میں سنا جاتا ہے غنی صحابہ اپنے و صاحبہ نقلی صدقہ حضور اور عیسیٰ اشتر علیہ السلام کی خدمت میں پیش کرتے تھے تاکہ حضور اور عیسیٰ اشتر علیہ السلام اپنے ہاتھ سے عرب میں تقسیم فرمادیں کہ آپ کے ہاتھ کی رکعت صدقہ تھا تو قبول فرمائے حضور اور عیسیٰ اشتر علیہ السلام اصحاب صدقہ وغیرہ فقراء و صحابہ پر تقسیم فرمائیے

بِئَدَبٍ فَأَكَلَ مَعَهُمْ مُتَّفِقٌ عَلَيْهِ، وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ فِي بَرِيرَةَ ثَلَاثُ سُنَنِ إِحْدَى
السَّنَنِ أَنْهَا عَتِقَتْ فَخُيِّرَتْ فِي زَوْجِهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَلَاءُ عَمَلٌ
أَعْتَقَ وَمَخَلَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْيَمَّةُ تَغُورُ بِعَمِّ فَقَرَّبَ إِلَيْهِ خَبْرَ قَادِمٍ
مِنْ أَدُمِ الْبَيْتِ فَقَالَ أَلَمْ أَرْبُومَةً فِيهَا لَحْمٌ قَالُوا بَلَى وَلَكِنْ ذَلِكَ لَحْمٌ تَصُدِّقُ بِهِ قَلَّ

بُشَاعَتِ اَدَمِیْنَ کے ساتھ کھاتے تھے (اسلم بخمدی) روایت ہے حضرت عائشہ سے جو کہتی ہیں کہ حضرت بریرہ میں میں شرعی حکم ہوئے
تھے ایک حکم یہ کہ وہ آزاد کی گیش تو انہیں اپنے خدے کے متعلق قید کیا گیا تھے اور فرماں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ وہ آزاد کرنے
والے کے لئے سے لے کر وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے کہ ہڈی گوشت ابل دی تھی آپ کی خدمت میں مدنی اود
گھر کا کئی سالن پیش کیا گیا تو فرمایا کہ یہ مجھے گوشت کی مانند نظر نہیں آ رہی اس کی ہاں لیکن یہ گوشت جو بریرہ پر صدقہ کیا گیا

تھے ہاں میں لوگ جو صدقہ لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہدیہ دے دیا ہے اسے آپ کو کر دے قسم کے مال حضور اود بھی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آتے
تھے اس لئے اگر مالے والا اعلان نہ کیا، تو نہ کہ خود پر چھو لیتے تھے ہدیہ سے خود بھی کھا لیتے تھے مگر صدقہ خود استعمال نہ فرماتے تھے یہاں
صحابہ مرد و نساء صحابہ ہی جو صدقہ واجبہ لے سکتے ہیں، حضرت عثمان غنی، دغیر م فی صحابہ نہیں، صدقہ ہدیہ کا فرق اس ماہک شروع میں عرض کیا گیا ہے
تھے یہ ہدیہ صدقہ کا کھا، خود بھی کھاتے تھے اور جو صحابہ بھی اپنے ہزارہ کھاتے تھے خیال رہے کہ حنی اس سب کو صدقہ لے لیا، نہ کہ یہ وہ صدقہ ان
کے لئے ہدیہ ہی جاتا ہے مگر حضور اود بھی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صدقہ حق سمجھتے تھے کچھ کہہ کر اس میں صدقہ لینے والا لینے والے پر رحم و کرم کرتا ہے
جس کا قرب اللہ سے جانتا ہے سب حضور اود بھی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے رحم کے حواس تھے، حضور اود بھی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر کون انسان
رحم کرتا ہے اور صدقہ جاریہ مجھے کہہ کر میں کمال، مسجد و فرسنگ کی رہیں اس کا حکم دھڑلے کہ یہ سر حنی و غیر ملکہ وہ صدقہ کہنے والے واقف کو بھی اس
کا استعمال جائز ہے، حضور اود بھی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہنے بھی مبارک تھا (اور نکات وغیرہ) اسے بریرہ پر صدقہ کہہ صحابہ میں حضرت عائشہ صدیقہ کی مولا
لینے آزاد کر دے لکھی ہیں آپ نے حضرت ابن عباس، عروہ ابن ربیعہ، عادیہ روایت کیں مجھے حضرت بریرہ کے دلیہ ہم کو تین شرعی مسائل معلوم ہوئے
تھے حضرت بریرہ کے ظہر کا ناسبت ظاہر ہے ہم تھے حضرت بریرہ کے آثار کے ذریعہ کہ تھے حبیب تپ آزاد ہوئے، حضور اود بھی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو جاریہ
کہہ جائیں مگر باقی رکھیں، مسیح کو اس معلوم ہوا کہ لڑکی پر خیال متفق ملتا ہے عادیہ مولا بریرہ آزاد مس کی چھدی بخت اللہ لکھا، اللہ
اور کتاب متفق میں آئے گی تھے حضرت بریرہ ایک بیوی کی لکھی تھیں جس سے آپ کو کتاب کر دیا تھا کہ اس مال اود تو تم پر آ رہا ہو
آپ مال دینے کا جز نہیں تو حضرت عائشہ صدیقہ سے عرض کیا آپ نے فرمایا نہ مال میں دے دیتی ہوں اپنے، ایک سے کہہ
کہ تھیں میرے ہاتھ فروخت کر دے پھر میں تم کو آزاد کر دوں گی ان کے ایک نے کہا کہ ہاں ہم فروخت تو کر دینگے مگر اس ترہ سے
کہ تہا دی دلا لیتا آزاد کر سکتا ہی ہم کو ہے یہ صدقہ اود بھی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چھایا تو حضور اود بھی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ولاد آزاد

بَرِيَّةٌ وَأَنْتَ لَا تَأْكُلُ الصَّدَقَةَ قَالَ هُوَ لَكُمْ بِأَصْدَقَةٍ وَلَكِنَّا هَدَيْنَا مَتَقَنٌ عَلَيْهِ : وَ
عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْبَلُ الْهَدِيَّةَ وَيُثَبِّتُ عَلَيْهَا لَدَا
الْبُخَّارِيِّ : وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ دُعِيتُ إِلَى
كُرَاعٍ لَأَجَبْتُ وَلَوْ أُهْدِيَ إِلَيَّ ذِرَاعٌ لَقَبِلْتُ رَوَاهُ الْبُخَّارِيُّ : وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ الْمُسْكِينُ الَّذِي يَطُوفُ عَلَى النَّاسِ تَوَدُّ اللَّقْمَةَ وَاللَّقْمَانِ

اور حضور آپ صدقہ تو کھاتے نہیں تو بڑا دانا آپ پر صدقہ ہے ہمارے لئے بد ہے لہذا سلم بخاری اس حدیث سے نفی فرماتی ہیں
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بد قبول فرماتے تھے اور اس کا مل بھی عطا فرماتے تھے (بخاری) روایت حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ
میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کھانے پینے کی چیزیں مانگی تھیں کہ وہ قبول فرماتے تو قبول کر دیتے اور اگر کھانے پینے کی چیزیں
تو حضور فرمادیں کہ یہ بھاری روایت ہے نفی فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسکین کو نہیں جو لوگوں پر کھانا پھرنے کی بات فرماتے

کہنے سے کہہ سکتے ہیں کہ وہ اس حدیث سے مراد ہے کہ اگر زکوٰۃ کا نام لادنا شروع کرے تو میرا تو میرا ہوئے کو مٹتی ہے اس طرح اگر کوئی لادنا شروع کرے تو میرا میرا ہے لہذا یہ بڑا بد ہے کہ اس کو گوشت میں سے جو اس صدقہ
ملا ہے ہم کو بھی دیں کوئی صدقہ اس پر ختم ہو جائے ہم کو روٹی کی حرکت چاہیے جو کہہ لے گا جو ہمارے لئے صلح ہوگا اس میں تین سال معلوم ہونے، ایک یہ
کہ ہم دشم کا زکوٰۃ ملا کر کئی ہیں لے سکتے، اگر وہ مرد کا عام زکوٰۃ لے سکتا ہے، جو حضرت عائشہؓ فرماتے تھیں مگر دشمن نہیں اس نے یہ
کو صدقہ بنا دیتا ہوا، دوسرے کہ ایسی بیوی یا بیوی کی لڑکی یا لڑکے کے کچھ بچے جس میں نہ نہ جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بھی جائز ہے
جو بچہ لڑکائی جس سوال میں مخالفت ہے وہ ذلت والا سوال ہے، دیکھو حضور اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت براءؓ سے گوشت طلب فرمایا
تیسرے کی ملکیت بدلنے سے حکم بدل جاتا ہے، اگر فقیر کو زکوٰۃ دی گئی، میں نے کہا کہ کسی میں یا سید کہ ملک کر دی یا زکوٰۃ کی رقم کسی مسکین
میرے یا کوئی جو حیرت کر کے نکادی تو نہ کرے کہ زکوٰۃ تو فقیر پر ختم ہو گئی اب بغیر کلا زکوٰۃ بدیہ ہے، دیکھو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جو مرد کی ہر گوشت
کھایا کہ پیہر بد و بد نہ ہو گیا اس سے سخت حق مسائل حل ہو سکے ہیں، حضرت بلالؓ کو زکوٰۃ دے دے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پناہ صدقہ، مگر گھوڑا فقیر
سے خریدنے کو منع فرمایا اس کی وجہ یہ تھی کہ وہ آپ کو اس سے رعایت دینا چاہتا تھا کہ پتہ سے صدقہ دانت یہ رعایت کرنا ممنوع تھا لہذا احادیث
میں قیام نہیں، اس کے حضور اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم بدیہ دے دے کوئی شام کے فاتح کھادی عطا دیتے تھے، اب بھی حرام حق حضور انور
صلی اللہ علیہ وسلم کی یاد گاہ میں ایسا تو اب کرے ہیں حضور ورحمۃ اللہ علیہ وسلم، کو دین دو دس کس بستر عرصہ فرماتے ہیں، دوسرے اپنے حق
کا انحراف نہ دیا اور جو دانا ہے، حضور ورحمۃ اللہ علیہ وسلم کا یہ حدیث اتنا صحت جاری ہے، جسے ہم کو معمول آدمی کی دعوت اور معمول مدیہ قبول
فرمے میں حارث بن عمرو قبول فرمائیں گے، اس میں مالداروں کو بدعت میں کو تھم ہے کہ غریبوں کو دلچسپی لوگوں کے حق پر ہوں کو نہ ٹھکرائیں

وَالْقَرَّةَ وَالْقَرَّتَانِ وَلَكِنَّ الْمُسْلِمِينَ الَّذِينَ لَا يَجِدُ غَنًى بَغْنِيٍّ وَلَا يَفْطَنُ بِهِ فَيَتَصَدَّقُ عَلَيْهِ وَلَا يَقُومُ فَيَسْأَلُ النَّاسَ مُتَّفِقٌ عَلَيْهِ: **الفصل الثاني** عَنْ أَبِي رَافِعٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ رَجُلًا مِنْ بَنِي تَخَزُومٍ عَلَى الصَّدَقَةِ فَقَالَ لِأَبِي رَافِعٍ اصْحَبْنِي كَمَا تُصِيبُ مِنْهَا فَقَالَ لِأَخِي أَقْبِلْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْأَلْهُ فَإِنِّي أَنُطِيقَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْأَلْهُ فَقَالَ إِنَّ الصَّدَقَةَ لَا تُحِلُّ لَنَا وَإِن

ایک روچھو اسے تو میں لیکن مسکین دے دے جو غنا بھی نہ پائے جس کو لوگوں سے لاپرواہ جو ملے اللہ سے پہچانا بھی نہ پائے تاکہ اسے صدقہ دیدیا جائے ورنہ اللہ کو لوگوں سے سوال کرے۔ مسلم بخاری اور دیگر صحاح و روایات سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نبی مخروم کے ایک شخص کو صدقہ مقرر کیا کہ جو غنا سے اور ان سے کہ اگر تم بھی جانتے ہو کہ جو غنا سے وہ اپنے نہیں تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر پوچھ لوں گے۔ بخاری و مسلم کی حدیث میں مذکور ہے کہ آپ سے پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ ہم کو صدقہ سوال نہیں اور

کے احباب کی تقدیر اور جو غنا کی جنت اخروی ہے کہ جس قدر جس کے حضور توبہ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ عالی میں ملد و حال کھڑا لیونکا ہدیہ کرتے ہیں یہاں کریم سے مراد کفر سے لگائے ہوئے بکری کے پائے ہیں نہ کہ گناہ انیم سرل صبا کہ اس کو لوگوں سے سمجھا یہ مطلب بھی ہو سکتا ہے کہ اگر کوئی فقر صدقہ کا حصول مال بھی لے کر جائی دعوت کرے تو ہم قبول فرمائیں گے کیونکہ صدقہ اس پر ختم ہو گیا اسی نے یہ حدیث اس باب میں لائی گئی ہے جس میں کیفیت پر ظاہر ہے اور عبادت کے ذریعہ دلائل ہے یہ بخاری و ترمذی میں ہے بکریہ تمام حالات میں ہی سوال پر گناہ کے حکم دو ٹوک سے کہنے کے آئی ورنہ جو بکریہ کہتا ہے تو وہ کہنے کے لئے بھی کہتا ہے، اس عبادت مسکین ہے جو اس شخص پر گناہ کی پستی حاصل ظاہر نہ کرے، اپنے فقر کو چھپانے کی کوشش کرے، اسی مسکین کی لب قہار سے قرآن پاک میں تعریف فرمائی ہے کہ حُرِّمَ لِلْفُقَرَاءِ وَالَّذِينَ أَحْصَوْا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَجْرًا جِوَال ہے کہ جس مسکیت کی صاحبانہ سے اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی ہے وہ مسکیت طلب ہے یہ دل میں محروم و اکدمنا، غنر و غنر نہ ہونا، ایسا شخص اگر اللہ بھی ہو تو مردک مسکین ہے مادیات میں اس حدیث میں فقر و مسکیت سے پناہ مانگی گئی ہے وہ ایسی مسکیت ہے جو فقر میں مبتلا کرے، اللہ احادیث میں تصریح نہیں اور یہ اعتراض ہے کہ حضور اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسکیت کو دعا کی مگر یہ قہار سے حضور اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ابتداء ہوا یہ دعا قبول فرمائی ۳۰ غلامیہ ہے کہ کسی محروم کو حضور اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ پر مال دیا اس کو کہہ دے، اس عبادت میں اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقہ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تم بھی پڑھنا ہو، جو رحمت ہے گی اس میں فقر و اسحق مرگاس سے قہار آگے کام چل جائے گا، یہ مطلب میں ہے کہ میں خود اجرت لے کر اپنی طرف سے تم کو دیتا ہوں وہ دیکھو ۳۱ ظاہر ہے کہ یہاں مسند و چھانرو نہیں لکھا تھا جیسے کی اجادت حاصل کرنا مراد ہے، اور فتح اگر یہ عبادت اوراد ہو چکے تھے گناہ کمالیہ سے کہنے حضور اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام ہو چکا تھا، حضور

مَوَالِی الْقَوْمِ مِنْ أَنْفُسِهِمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ، وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِغَنِيِّ وَلَا لِذِي مِرَّةٍ
سُورِي رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ وَرَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَأَبْنُ مَالِجَةَ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ، وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَدِيٍّ قَالَ أَخْبَرَنِي رَجُلَانِ أَنَّهُمَا أَتَيَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ

توم کا ملاک ان ہی میں سے ہوتا ہے۔ اے ترمذی، ابو داؤد، نسائی، حضرت عبداللہ بن عمرو سے کہنے میں زیادہ اصل اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ صدقہ تو غنی کو حلال ہے۔ صحیح احمد، اسے کو اے ترمذی، ابو داؤد، دارمی، ابو احمد بن ابی اسحق حضرت ابو ہریرہ
روایت کی روایت ہے حضرت عبداللہ بن عدی ابن جریج سے کہنے میں کہ کئے دو شخص خودی کو دو دونوں نبی کریم سے

تو سے اللہ علیہ وسلم سے میرے چچے جمل بھی ہیں کہنے۔ اے یحییٰ بن جریج، اے امام احمد، میں بھی ہاشم سے جو کہ بھی ہاشم مذکور کے حال
میں کہ جس سے اجرت ملے ہیں اس سے لے سکے، اور تم بھی۔ اجرت میں سے لے سکے اس حدیث سے دو سنیے بیات امام مالک جوئے ایک یہ کہ حضرت نبی
ہاشم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اسلام میں بہت اعلیٰ ہے، جو حال کہنے سے، جو حدیث میں کہتا ہے، مگر یہ حدیث تو کیا ان کا نہ خرید عطا یہ اجرت بھی ہیں
سے کہ وہ لوگ عزت کم نہیں جو کمال میں تھا اگر کوئی کہہ کہ اس میں میں اسادات کو کہہ لیا ہر گز جارہیں، اور اگر یہ کہ شان
والہ کی نسبت اسے بھی شان ملے بن جائے میں، دیکھو سید عالم اگر کوئی قوم سے جو کہہ میں سے ملتا کہ کوئی کہہ سے اجرت مل بھی ہیں وصول کہتے
اس کے وہ لوگ عزت کم نہیں جو کہنے میں بہت کم چیز ہے مرد اپنے عمل اچھے چاہیں، میرے یہ کہ حضور اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کا ہر آئینہ کو عام وہاں دیکھتے
میں، دیکھو ہاتھ لے کے حلقہ لڑا، واللہ اعلم انہما مگر حضور اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے ایک ایسا مالادہ کہ ان کے عطا میں کو عطا کیا، وہ قرآن
کریم سے سید وغیرہ سید کفری صحت رکھنے کے میں میں کوئی نہ کیا جو کہہ کہ جس سے بھر ملے صحت کو دیکھو معاش قرار دیا، مردائے نادانی اس صحت
کے درجہ حرم و مال ہو گیا مگر اپنی اراک کو کہہ گی کہ جس سے صحت رکھنے کی قریں یہ کہہ کہ اسے اڑا کہ خوف اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا
ایسی مالادہ کو کہہ کہ آہ فی سے حرم لڑا دیا، میں حکم دیا کہ تم کو دو تریب جو کہہ کہ میں سے یہ حدیث حضرت امام شافعی کا میں سے،
ان کے ان حدیث سے وہ کہہ کہ کی قدرت رکھنے والا کہہ کہ میں سے ملتا، اگرچہ فقیر ہو، امام اعظم کے اس سے ملتا ہے، امام اعظم کی دلیل
قرآن کریم کی یہ آیت ہے الفقراء والذین اسخروا فی سبیل اللہ الا یہ اور حضور اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ عمل کہ ہر کار عطا صدقہ کو مستحق
اور سب کا سے پڑا اور نہ تھے مگر میں نے اپنے کو علم دین سیکھے کہ نے دفع کو داکو دیتے تھے، اس کا ذکر اس آیت مذکورہ میں ہے
یہ حدیث میں آیت اس عمل سے مسور ہے یا ساں لا یحل کے میں ہیں اللہ نہیں، یہی غنی کہہ کہ لینا لائق نہیں، احرام ہے اور حدیث
فقیر کو لائق نہیں، مگر مناسب ہے، یا صدقہ سے مراد کھانک مال کا ہے، چنانچہ کہ گئے باب کی احادیث سے ثابت ہے، وہ احادیث اس حدیث
شرح میں امام اعظم کا یہ قریب ہے کہ کوئی کہہ کہ میں سے داکو کے جو اعلیٰ صحت میں داکو انما الصدقات للفقراء والذین

عمر بن الخطاب لبنا فاعجبه فقال الذي سقاها من أين هذا اللبن فاخبره
أنه ورد على ماء قد سماه فاذا انعم من نعم الصدقة وهم يسقون فخلبوا من البانها
فجعلنا في سقاني فهو هذا فادخل عمر يده فاستقاه رواه مالك والبيهقي في شعب
الایمان باب لا تحل لكم المسئلة ومن تحل له الفصل الأول من

حضرت عمر بن خطاب نے دودھ پیا تو آپ کو پسند آیا تو پلٹنے والے سے پوچھا کہ یہ دودھ کہاں سے لایا ہے اس نے بتایا کہ وہ ایک
گھٹا پر گیا جس کا اس نے نام یا تو وہاں صدقہ کے جانور سے دیا یا پال پلا ہے تھے اس نے اُن جانوروں کا دودھ
دو یا تو میں نے اپنے مشکیزہ میں ڈال لیا ہے یہ وہ دودھ ہے تو حضرت عمر نے منہ میں اٹھوا لا اور تھے کہ دی تھے مالک
بیہقی شعب الایمان باب مانگنا کے حلال نہیں اور کے حلال ہے کہ پہل سے عمل نہ روایت ہے

۱۵۰ ہے اس کا اگلا مشا یہ ہے کہ تم ان انگوٹھ سے میں جو مسلمان رکہ نہیں لے سکتے یہ گھٹوت باہر چل ہے اور اس کی وجہ سے یہ سبک داتا
کہ حضور اور محمد اشرف عالم گوں کے مدد مل جائے خبریں جیسے طرہ السلام لڑاتے ہیں کہ جو کچھ تم گھروں میں کھاتے پجاتے ہو میں نہیں یہاں
بتا سکتا ہوں حضور اور محمد اشرف عالم نے دفن شدہ مردوں کے متعلق فرمایا یہ چھل خور تھا یہ پیشاب کی پھینٹوں سے نہ بہتا تھا انہوں نے
کہ احاف کے ان زکوۃ تمام مصارف پر تقسیم کرنا ضروری نہیں، ہر ایک صوف کو بھی دے سکتے ہیں، یہ حدیث احاف کے طواف میں آئے آپ
ابھی ہیں حضرت عمر و مدق کے اراد کو کہ علام ہیں، بڑے فقیہ ماہر تھے آپ کے دوس میں چالیس فقہاء بیٹھتے تھے، تھے کہ حضرت امام زین العابدین رضی
اللہ عنہ آپ کے دوس میں شرکت فرماتے تھے اشد اللغات، اے مرقا لے دیا کہ یہ حضرت عمر کی فراموشی ہے، آپ محسوس دیا کہ وہ اندام بعد چپے تھے
نفس میں تمہارے نہ ہوتا تھا آج اتنا پسند کیوں کرتا ہے انفس اس سے تماشائی و ترش کیوں ہوا اس میں کچھ دانہ ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا
مومن کی فراموشی دودھ اللہ کے لئے دیکھنا ہے ۱۵۱ بے درگاہ کے لوٹ کوئی یا گھان پر پانی پیے آتے تھے اُن کا دودھ خیرات کیا گیا میں نے کسی
وہ غیرت دودھ لے یا کہ جو میں فقیر میں ہوں میں جب جانور پانی پلانے کے لئے بھیج جرتے تھے تو قرآن مجید جو جلتے تھے بن کہ وہ دودھ خیرات کیلئے پیدا جاتا
تھا ۱۵۲ علماء فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کھاتے کر دینا لغوی تھا کہ چائے پیٹ میں صدقہ کا دودھ نہ ہے صدقہ ہنوز بدل سبب اور حضور اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کا حضور برہم پودہ کیا ہوا گوشت ہر شے قبول فرمایا فتویٰ فقیر یہ خبر کہ بغیر کاہر کیا ہوا مال کھا لینا شرعاً جائز ہے نہ کھانا، حب طبع د
یہ بھی ہو سکتا ہے کہ حضرت عمر کو شبہ ہو کہ شاید دودھ دیے والوں کو یہ کہ حقیقتاً نہ ہر یا بیٹے والی لے کا ستن نہ ہوا اس شبہ کی بنا پر آپ نے یہ حب و کی ہو
لطیفہ ایک عام کے لیے کہ کسی کو نہ دینے پناہ دھو دیا یا نہیں اس کے معنی میں دنگلی وال کہ وہ دودھ نکال یا اور دیکھ کہ میں نہیں جانتا کہ میری حدت
کا دودھ میرے لئے کا جو برہنہ ہے اور اس کی طبیعت میں دھماکتا پیدا ہوا اس حسی حیا طوں کی اصل یہ حدیث ہے ۱۵۳ یہاں مانگنے سے مراد ذلت
و غری کا مانگنا ہے یعنی ایک مانگنا اب کا او قد سے یا قانا غلام سے یا کسی برکس یا من سے کچھ مانگنا من سے مانگنے میں عار نہ ہو، مطلقاً

حضرت قیصر بن مارق سے فرمایا کہ میں ایک قرض کا خاص بن گیا تھا کہ قرضوں سے مجھے اللہ جلیم کی خدمت میں اس کے لئے کچھ مانگنے کو حاضر ہوا تھا تو حضور نے فرمایا پھر دے کس قدر آجائے تو میں کہتا ہوں کہ تم کو دے دیا ہے قبیح ترین شتموں کے سوا کسی کو مانگا جائز نہیں ایک دوسری قرض کا خاص بن گیا بروئے مانگا جا رہے تھے کہ بقدر قرض پائے پھر باز ہے بلکہ ایک دوسری پر آیت آجائے تو اس کا مال برباد کر دے اُسے مانگنا ملوں ہے وہ تھے کہ زندگان کو قیام پائے یا فرمایا کہ زندگی کی درستی پائے بلکہ اور ایک وہ جہے ماقہ پیچ جائے تھے کہ اس کی قوم کے تین عقل والے اُسے کہہ دیں کہ طاعت اللہ کو پہنچا ہے تو اُسے مانگنا حلال ہے بلکہ تھے کہ زندگی کا قیام یا زندگی کی درستی یا سہ

عائز ہے۔ حضور، نور علیہ السلام سے شفاعت اور نفع انیسویں و آخری صحت کی بھیک مانگنا بادشاہوں کے لئے فخر و عزت ہے اس پر علماء کا اتفاق ہے کہ بلا ضرورت مانگنا موصوع ہے اس میں غفلت ہے کہ مکرمہ ہے یا حرام حق ہے کہ حرام ہے ضرورت سوال میں بہت تفصیل سے جواب دیا ہی ہے خیال ہے کہ زکوٰۃ واجب ہے کا صاحب دوسرے رکوع کی جگہ کا احادیث اور مفسرین سے منہ کا صاحب کچھ اور ہی ہے جس کے پاس وہ وقت کے کوہریا کے پر قیام ہوں بھیک مانگنے والا ماحو جیتی عن غریب **۱۰** مال یہ اس صاحب کا صحت بہت ہے کہ وہ خود میں دیت یا دوسری قرض کی جو سے آپس میں شے نہیں کوئی اس میں صلح کرنے اور دفع شر کے لئے ستروں کا قرض یا ستر قبول کی دیت ہے دوسرے یہ دفع مدد صلح کر کے کے مال کا خاص میں جانا یا یہ دوسرے ایسا از غرات و دعوات و حلو **۱۱** تاکہ ضرورت سے ستر علیہ السلام بھیل حاصل ہوا و اس میں جس میں وہ قرض چکا دینا یا دینا اور اگر وہ **۱۲** صدقہ سے مرد و اس صاحب کی جانوں و پیداوار و زکوٰۃ ہے جو حکومت مسلمانوں کو دیتی یا مال یا کسی دوسرے چاندی و دیگر کی زکوٰۃ جو جس محلہ حصار اور سے ستر علیہ السلام کی خدمت میں حاضر کرتے تھے تاکہ ستر علیہ السلام ہی حیرت کریں و در صورت اور حضور ستر علیہ السلام کی برکت جرات ہوں و یہ بھیلے قیام تا توقف کر و زکوٰۃ دوں ہونے تو اس کے بعد از یہاں و ان کی ایک **۱۳** اس معلوم ہوا کہ کیا خاص اگرچہ مال دوسرے ہر تو صدقہ مانگ سکتا ہے کو غیر مانگنا ہے جسے جسے بیکس قرضوں دیگر کے لئے ہے جو غیر ہے مگر خاص ہے کہ وہ تو اسے زکوٰۃ کے صدقہ میں مدد میں ضرورتوں کا بھی ذکر فرمایا ہے وہ یہ قرضوں میں **۱۴** یہ بھیل جس فی قضا و ت مانگنا سے مال ہوا کہ اسے غیر کر دیا اگرچہ صدقہ سے مانگے پر قیام ہے مگر مانگنے تک کہ اسے وہ اس وقت تک کے لئے مانگ سکتا ہے جب تک گذارے

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَخْفُوا فِي الْمَسْئَةِ فَوَاللَّهِ لَا يَسْأَلُنِي أَحَدٌ مِنْكُمْ شَيْئًا فَتُخْرِجُهُ لَكَ
مَسْئَلَتِي مَتْنِي شَيْئًا وَأَنَا لَكَ كَارِهٌ فَيُبَارِكُ لَكَ فِيمَا أُعْطِيَتْهُ مَا وَاهُ مُسْلِمٌ، وَعَنْ
الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَنْ يَلْخُذَ أَحَدُكُمْ حَبْلَهُ
فِيَاتِي بِحَزْمَةٍ حَطَبٍ عَلَى ظَهْرِهِ فَيَبِيعُهَا فَيَكْفِيَ اللَّهُ بِهَا وَجْهَهُ خَيْرٌ لَكَ مِنْ أَنْ يَسْأَلَ
النَّاسَ أَعْطَوْهُ أَوْ مَنَعُوهُ رِزْقًا الْبُخَارِيُّ، وَعَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ

محمد ﷺ کہ مانگے میں داری دھندہ نہ کرو گے اگر کسی سے نہیں ہو سکتا تم میرے کوئی مجھے کہہ مانگے اُن کا مانگا
مجھے کہہ نکلو گے حالانکہ میں ناخوش ہوں تو اسے میرے عطیہ میں برکت دی جائے گے (مسلم) حدیث اشعرت ذہیر ابن حرم سے
نہرتے ہیں فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ تم میں سے کوئی ہی رشتہ سے ہر ایک ہندو پر کوئی ایک کاٹھ لٹا دے اسے یہ جس اشتر کی
عزت بچائے جس شتر پر کہ کوئی مانگے مانگے سے دیں یا نہ دیں گے (بخاری) حدیث اشعرت حکیم بن حزام سے نہرتے ہیں یہ رسول اللہ

جس سے یہ پیشہ ور بھکاری ادب و خدمت تو کر دے مانگے کا داری قیامت میں اس طرح آجیگا کہ اس کے ہر سرے میں ہر طرف ہندی اور کمال ہوگی گوشت
کا نام نہ ہوگا جس سے شتر و اس پر بیان میں گے کہ یہ بھکاری تھا یا یہ مطلب ہے کہ اس کے ہر سرے پر کلمات و قولی کے آثار ہوں گے، جیسے دیا میں بھی
بھکاری کا خنجر چھپا ہوا ہے، ہوتا، لوگ دیکھتے ہی پہچان لیتے ہیں کہ یہ مسائل سے خیال دے کہ وہ جو حدیث شریف میں ہے کہ قیامت میں وہ کھائے
میت بھکاری کی طرف پوشی فرمائیں گے، اس کا مطلب یا تو یہ ہے کہ اس کے دیباہی جیسے عیب و گروں پر ظاہر نہ کریگا، وہ سبک چھپا دے گا نہ کھائے گا جس
پر بھکاری حرم بھی ذکر نہ تھا، یا یہ مطلب ہے کہ جائے حیث و مریعاتوں پر ظاہر نہ کریگا بھکاری کو یہ واقعہ خود مسلمانوں ہی میں ہوگا بلکہ انہوں نے
میں تعداد میں نہیں، مہرقات میں اس جگہ کہ امام احمد بن حنبل یہ دعا مانگا کرتے تھے اپنی جیسے نوسہ ہر چہرے کو غیر کے سبب سے بچایا لیجے ہی تیر
سہ کو دوسرے مانگے کا صحت سے بچا، اس سے سوال پڑا نہ جادو کے سانس والہ دیا یہ چاہے بدوئم یعنی کھانا چاہو، مانگا ایک حبیب اللہ اس پر آنا تو
گاہیب، رہتا ہے کہ یُسَلِّطُونَ النَّاسَ اِلَيْهَا فَاهل حرم خود علی اشتر علیہ السلام نے ذکر تو کیا ہے، مگر قانون کی خبر، کہ جو بھکاری بھی صدیاں
سے بھیک دھون کرے، دینے والا دیا نہ چاہے، تو اس بھیک میں سخت بے برکتی ہوگی، نام طرازی فرماتے ہیں حقیقہ یہ جانتے ہوئے بھیک سے
کہ دینے والا محض شرم و دھمت کی وجہ سے دے رہا ہے اس کا دل دینے کو نہ چاہتا تھا، تو یہ مال بھکاری کے لئے حرام ہے، خیال نہ ہے
کہ بھکاری کی صدقہ ہے چہ کہنے والوں کا لفظ کچھ اور، ہندو حرام ہے، مگر وہ یہ نہیں، آج مسجد علیہ صوں کے چندوں میں غلو نہ کیا گیا ہے
کہ ظہر کا بڑا مسزہ مال نہ دے ہی زیادہ دھون کر سکتا ہے، پھر نہ بے ملنے اور دینی کاموں کے لئے چندہ کہے کے احکام میں بھی فرق ہے،
مسلحہ حاکم یہ ہے کہ معمولی سے معمولی کام کرنا اور خود سے چھوٹی کے لئے بہت سی مشقت کرنا مستحب ہے، اس سے عزت نہیں جاتی، مگر بھیک مانگنا
بڑا جس سے عزت جاتی رہتی ہے، برکت جاتی نہیں اس میں امتنا نہ دیا گیا کہ اگر کسی بڑے آدمی پر کوئی وقت پڑ جائے تو سخت مشقت کرے

اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْطَانِي ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَأَعْطَانِي ثُمَّ قَالَ لِي يَا حَكِيمُ إِنَّ
هَذَا الْمَالَ خَيْرٌ حَقًّا مِنْ أَخَذِهِ بِسَخَاوَةِ نَفْسٍ بُوْرِكَ لَهُ فِيهِ وَمَنْ أَخَذَهُ بِإِشْرَافِ
نَفْسٍ لَمْ يُبَارِكْ لَهُ فِيهِ كَانَ كَالَّذِي يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ وَالْيَدُ الْأَعْلَى خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ الْتَفْلَى

صداشر علیہ السلام سے مانگا سحور سے دیا میں نے پھر مانگا سحور سے مجھے اور دیا یہ پھر مجھ سے فرمایا ہے حکیم یہ ماں خوش ما خوش دانق
ہے تھ جو سے دلی لا پر دہی سے لے گا لے اس مال میں برکت ہوگی اور جو لے فضائی طبع سے لے گا لے برکت نہ ہوگی تھ
اور اس کی طرح ہوگا جو کھائے اور سیر نہ ہو سکے اور دالا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے تھ

میں شرم نہ کرتے کیونکہ یہ سنت امیاء ہے سحور اور صبح فجر علیہ السلام سے سوئی سے سوئی کام بھی اپنے ہاتھ شریف سے کئے ہیں، بلکہ دیکھا گیا ہے کہ
کھکاری بھیگے میں بڑی محنتیں کرتے ہیں، اگر مردہ کی کریں یا پھر بڑی حرمت کریں، نواں پر محنت بھی کم پڑے اور بڑے بھی کھائیں اس حدت
سے اشارہ یہ معلوم ہو کہ کھل کے خور و رخت ہمارے ہیں ان پر جو قصہ کہے کاٹ سے دوس کا امک ہو جائیگا جیسے جنگل تھکا رہا مام کوئوں کا پانی، کیونکہ اگر
یہ کڑی کاٹنے والا اس کا امک رہتا تو اس کا چھسا جاز کیونکہ جتنا اور سحور اور صبح فجر علیہ السلام اس کام کو خیر کریں فرماتے شعور

جنت کے قلعہ کو دل غیر بہ اندر دست برسیہ پیش میر

تھ آپ مہمانی میں حضرت جدیجہ المکررہ کے بھتیجے ہیں، آپ کی پیدائش ہمارے کعبہ میں ہوئی، ایک سو بیس سال عمر پائی، ساٹھ سال حاجت میں گزرتے
اساٹھ سال اسلام میں، راسخۃ الطمعات، لے پیڑ میں کیا چکا ہے کہ نہ حاجت میں لوگ، مانگے کو عیب نہ سمجھتے تھے بلکہ حرمت بھی دست
سوالہ دور کرتے تھے، تو مسلم حضرات اسی عادت کے مطابق ادا کرتے تھے، بنام کویم صلی اللہ علیہ وسلم اکثر انہیں سے کہ سوال سے منع فرماتے تھے، اعلیٰ
حضرت مروان الحمد رضا میں صاحب رجزہ اشتر علیہ روکھا گیا کہ آپ مسجد کجکاری کی پسے دیتے، پھر مسجد میں مانگنے سے منع کرتے، اشارہ آپ کے مل کا مہدیہ
حدیث میں تھ ضحیٰ اشتر کی بیٹی کا نام ہے، خوش نامہ ہے تھ آخر میر میں ہوتی اور لذیذ کھانے سے دل میں بھرتا، لیکن اگر بے قاعدہ کھا جاؤ تو
نکیت دیتا ہے اسی طرح، مال سے نہ آنکھ بھرے نہ دل لیکن جس کا ہجام بڑا ہے تھ لا پر دہی سے مراد طبع اور جس کا قابل ہے ایضہ جو ماں
سے فریضہ میر و قناعت کے ساتھ کہ ناجائز کی طرف نظر نہ اٹھائے اور جائز مال کا بھی برس نہ ہو تو اگر جس کے پاس مال تھوڑا ہو مگر برکت ہوگی، کیونکہ اس
میں شرم و مل کی رعنا مال ہوگی خیال ہے کہ مال کی زیادتی دسے برکت کچھ اضافہ زیادتی مال کبھی ہلاک کر دیتی ہے، اگر برکت مال میں دیا میں تھ
کی رحمت ہوتی ہے برکت والا تھوڑا پانی پیاس میں بکھا دیتا ہے، بیت مایانی ڈوڈی تلپے دیکھو طاوت کے جس مایقوں نے ہر سے ایک
چتر پانی پر قناعت کی، وہ کامیاب ہے اور بیت مایا سے لے لے گئے، کیونکہ چتر میں برکت تھی اور جس میں محض کثرت تھ
جوع البقر تباری والا کھائے سے سیر نہیں ہوتا اور استقل و دالا پانی سے، ان دونوں کی یہ ٹھوک اور پیاس کبھی ہلاکت کا باعث
ہو دیتی ہے سحور اور صبح فجر علیہ السلام نے مال کی جس کو بوج العقر قرار دیا ہے تھ اور پوالے ہاتھ سے مراد دیے والا ہے اور نیچے والے
سے مانگ کر لینے والا، خواہ دیتے والا غناض کے طور پر پچا ہاتھ کر کے ہی دے اور لینے والا اور ہاتھ کر کے ہی اٹھائے، مگر پھر بھی لینے

قَالَ حَكِيمٌ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا أَرَى أَحَدًا أَبْعَدَكَ شَيْئًا حَتَّى
أُفَارِقَ الدُّنْيَا مُسْتَقٌّ عَلَيْهِ. وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُوَ
عَلَى الْبَيْتِ وَهُوَ يَذْكُرُ الصَّدَقَةَ وَالتَّعَفُّفَ عَنِ الْمَسْئَلَةِ أَلَيْدًا الْعَلِيَّا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى
هِيَ السَّائِلَةُ مُسْتَقٌّ عَلَيْهِ. وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ إِنَّ أَنَسًا مِنَ الْأَنْصَارِ

حضرت حکیم فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اس کی قسم میں نے آپ کو حق کے ساتھ بھیسوا کر میں آپ کی سوا کسی سے کچھ مانگوں گا۔
مجھے کہو دنیا چھوڑ دوں گا۔ مسلم بخاری، روایات سے حضرت ابن عمر سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر فرمایا تھا کہ آپ صدقہ
کا در مانگنے سے باز رہے گا ذکر فرماتے ہیں کہ آپ کو آپسی ہاتھ بیچنے کے ہاتھ سے بہتر ہے اور سچا ہاتھ دینے والا ہے اور نبی
ہاتھ مانگنے والا ہے مسلم بخاری، روایت ہے حضرت ابوسعید خدری سے فرماتے ہیں کہ کچھ انصاری لوگوں نے

والا ہی اور بچا ہے، یہاں سے دریغ سے مراد بھیک دینا اور لینا ہے اور ادا کا مال آپ کو دینا، عربی صادق کا لفظ شیخ کمال کی خدمت میں کچھ
پہنچ کر، انصاری کا حضور اور صلی اللہ علیہ وسلم کی یاد گاہ میں سطلے پیش کیا اس حکم سے علیحدہ ہیں، اگر ہماری کہانوں کے جوتے بنیں، دروازے چھین کے
تھیں اور حضور اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسے استعمال فرمائیں تو ان کے کسی ٹاکر ڈول حصہ دار نہ رہیں اس حدیث سے بعض لوگ کہتے ہیں کہ حق فقیر سے
بہتر ہے، اور غنی شاکی فقیر صابر سے افضل، مگر حق یہ ہے کہ فقیر صابر ہی شاکر سے افضل ہے، ہماری اس تقریر سے یہ حدیث غنی کے فعل پر ہے کی
دین ہیں پر سکتی کیونکہ یہاں بھکاری فقیر کا ہے۔ کعبہ کا بعض صوبہ دار کہتے ہیں کہ یہاں آپ پر ملنے ہاتھ سے فقیر صابر بڑا ہے اور نیچے والے سے
بھکاری، اب تو سماں ان شریعت لطف کی، اب ہے ملے بعد کے سے سوایت ہی مناسب ہیں تو شیخ نے اہلبیت کے لیے آپ سے ترجیح کی قرآن مجید میں
میں مانگ ہی دجو نگا کیوں نہ، لوگوں میں بھکاری آپ وانا، اب تو اسے فرماتا ہے وَلَوْ أَنَّم أَزْوَاجُكُمْ خَلْقًا مِّمَّنْ أَفْعَمُ عَنْ ذُنُوبِكُمْ وَأَنتُمْ تَعْلَمُونَ اور فرماتا ہے اَعْلَى
اللَّهُ وَرَسُولُهُ اور فرماتا ہے وَأَمَّا السَّائِلُ فَخَلِّمْ تَرَاكِبُ مانگنے میں ہماری عزت ہے، ان آپ کی سوا کسی سے مانگوں گا شعور

ان کے دسکی بھیک چھوڑیں مرنے کیوں ہے ان کے دسکی بھیک اچھی ضروری اچھی ہیں

کرامت میں مدد غنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے شہادت دینے کی بھیک مانگنے کی حدیث حکیم سے یہ مدد ایسا پورا کیا کہ اگر گھوٹلے سے آپ کو ڈاڑھ جاتا تو خود
ترک کرتے کسی سے مانگتے ہیں، حال ہے کہ اگر وہ دوسرے سے مانگے کہ نہ پوچھو۔ مانگنے والے کی عزت گھٹ جائے اور دے دے کا کچھ مال بھی کم ہوتا
ہے، اس لئے مذکور ہوا ہے جسے ملے اور دل کو صحت دے کی وصیت ہے جسے اور فقیروں کو مرنے والے سے باز رہے کا حکم دے ہے یہ ہے صلہ اللہ وتر
سہیب نے فقیرانہ شہاد کی تہذیب فرمادی ہے بھکاری سے ملے سے نیچا ہے، اس لیے، اور ایسا ہی، استمرت فیہ والا احادیث پر تہا ہے لینے والا مخدوم، جسکی
میں ہی عرض کی جائیں صابر ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے کہ سیدنا اس کی کیا کہ بعض شہاد میں سے سمجھا، عزت ان سے یہاں تو زیادہ کہ بھکاری
اسے معصوم ہوا کہ وہ اس مانگنے سے اہل بقی ہے اور کسی سے افضل ہوا کہ وہ اہل بقی ہے میں فقیرانہ سے رہا ہے اور سچی مال دیکر کم کر دیا

[illegible]

فَمَا جَاءَكَ مِنْ هَذَا الْمَالِ وَأَنْتَ غَيْرُ مُتَرَبِّ وَلَا سَائِلٍ فَخُذْهُ وَلَا تَتَّبِعْ نَفْسَكَ
مُتَّفِقٌ عَلَيْهِ، الْفَصْلُ الثَّانِي، عَنْ سَمُورَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسَائِلُ كَدُّ وَحَرٌّ يَكْدَحُ بِهَا الرَّجُلُ وَجْهَهُ فَمَنْ شَاءَ أَبْقَى عَلَى
وَجْهِهِ وَمَنْ شَاءَ تَرَكَهُ إِلَّا أَنْ يَسْأَلَ الرَّجُلُ فَاسْطَاطِنْ أَوْ فِي أَمْرٍ لَا يَجِدُ مِنْهُ بَدَأَ أَدْوَاهُ
أَبُو دَاوُدَ التِّرْمِذِيُّ وَالتَّانِثِيُّ، وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

تیس سال بغیر طبع اور بغیر لنگے سے اُسے لے لیا کرو ورنہ اُس کے پیچھے اپنے کہ گناہوں سے مسلم بخاری تفسیر میں روایت
ہے حضرت عمر و ابن جندب سے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سوال کرو پیچھے میں جس سے آدمی پناہ نہ کرے
تو جو چاہے اپنے سر پر نہ کرے اس کے اور جو چاہے اس کی پیچھے نہ کرے کہ آدمی حکومت کرنے سے کہ لنگے یا ایسی چیز کے بغیر چہرہ نہ پٹا
لگے ابو داؤد و ترمذی، تانیثی، روایت ہے حضرت عبد اللہ ابن مسعود سے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ہے کہ رب تعالیٰ نے اس کا ذکر فرما دیا ہے پلے نود (سُجَّسُوا بِالْقَتْرِ وَالْعَلَقِ) اور صابر کے ساتھ لکھا ہوتا ہے، نیز مہر کے ذریعہ ان سائیل
بڑی شقیں برداشت کر دیتا ہے اور بڑے بڑے دوسے عالمی کریمات سے سب تعالیٰ نے ایوب علیہ السلام کے ہاتھ میں فرمایا اِنَّا قَدْ جَاءَنَا صَابِرًا
م نے انہیں بہت صابر پایا، صبر کی بکت سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سید البشر اور سب سے اعلیٰ صحت ہلکے صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹا شریعت کی حضرت
عزیز حق نہیں بلکہ حق تر دینی گروہ کے مانگنا تو کیا صبر لگے آتی ہوئی چیر میں بھی شہرہ کرتے ہیں اور وہ دوسروں کو چہرے پر ترجیح دیتے ہیں اپنے
دور خلافت میں جب عاری اور دوسرے کے خزانے میرے میں داتے ہیں تو اس وقت بھی خود ایک فیض ہی دھو کر دیتے ہیں یعنی اللہ تعالیٰ عز
لے مہمان اللہ کی مثال تعلیم ہے مقصد ہے کہ جو چیر لنگے اور بغیر طبع کے طے و دوسرے تعالیٰ کا علیہ ہے لے نہ لیا گیا اس علیہ کی عینیت کا ہے
وینا دانوں سے مستفاد اچھا اور شر و رسول کا سب سے محتاج دہلا چھا، مشائخ کرام معمول حداد بھی قبول کر لیتے ہیں، ان کا خدیہ حدیث
ہے پھر کیا جواب لڑا کہ تم خود لے کر حد تو کر دو تاکہ تمہیں ملے کا بھی واسطہ اور یہ کا بھی حکایت، حضرت عثمان غنی کا پیشہ کرتے تھے
بیکار امام احمد ان جلیل کا کچھ سامان اُجرت ہنگام نہ لیا دیاں خود سے روٹیاں نکلتی دیکھیں، امام احمد نے اپنے بیٹے سے کہا کہ دو روٹیاں جہاں کو
کسی دوسرے دو روٹیاں لے انکار کر دیا، جب چلا گئے تو امام نے پھر دو روٹیاں اُن کے پاس بھیجیں، جانان نے قبول کر لیں، کسی نے امام احمد
سے سنا کہ میں روٹیاں کی دھیر پر بھی کہہوں نے پہلے کیوں نہیں پھر کیوں لے میں امام نے فرمایا کہ دھیر تو حق ہے پہلے کے نفس میں انتظار پیدا
ہو چکا تھا نہ لیں، لوٹ جانے کے بعد ایوں ہونگے تھے پھر لے لیں اور آپ نے یہی حدیث پر بھی (مرقات) لکھ آپ مشہور صحابہ ہیں آپ کے
شاگردوں میں سے جسے تخریج ابن میرین، امام تہجدی ہیں لہذا میں پیام دہا شہرہ میں وہیں وصال ہوا، لکھ مسکے کھروچوں سے مراد
ذلت کا اثر ہے کہ جیسے مسکے رخم و روم سے نظر آتے ہیں ایسے ہی کھکاری و دوسرے پر پناہ جاتا ہے اس کے چہرے پر نہ ملتی ہوتی ہے نہ وقار

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَأَلَ النَّاسَ وَلَهُ مَا يَغْنِيهِ جَاءَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَمَسْئَلَتُهُ فِي رَجَبِهِ
مُحَمَّدٌ أَوْ خَدُوشٌ أَوْ كَدُّ حَرْقِيلٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا يَغْنِيهِ قَالَ خَمْسُونَ دِرْهَمًا أَوْ قِيمَتَهَا
مِنْ الذَّهَبِ نَعَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَعَنْ سَهْلِ
بْنِ الْحَنْظَلِيَّةِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَأَلَ وَعَتِدَهُ مَا يَغْنِيهِ فَإِنَّمَا

طریقہ میں کہ جو دوسرے کے ساتھ ساتھ اس کے پاس بقدر ضرورت و حاجت ہے اسے تو قیامت میں اس طرح دیا جائے گا کہ اس کے چاہے کچھ
دین یا غار غمر یا غم بہنے کے لئے عرض کیا گیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس آیت کا سنا لے اور خود تمہاری آواز سے کہ اسے
ماہر لایا اور اسے حضرت سہل بن حنظلہ سے فرماتے ہیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو مانگے اسے اٹھائے اس کے پاس نقد عطا ہو تو وہ

بکری آتا دلت و یا مسرت میں بھی اس پر ہونے لگے حبیب پچھلے حدیث شریف میں آچکا ہے یہ بید رسول جابر میں اسحق کا حکم وقت ہے اپنا ذلیلہ مقبول کرانا کہ
یہ بیک نہیں بلکہ اپنے حق کا مطالبہ ہے دوسرے سخت محنت کے وقت جب خواتین مانگ جائیں تو کچھ مانگ لینا مافرانے لے کر یا کہ میں اللہ پر راجع
عرض ہوں اور بلا دوسرے مانگے بغیر عریب ہو جائے تو اس پر واجب کئی کا خرچہ مانگے اور حج کو مانگے کہ اس میں اپنے کو فسق سے نکالنے، حب
بمور و بھوک یا ہر ہنگام دفع کرنے کے لئے رسول واجب توجہ بھی مردی ہے (مرقات) اسے یہ اُمدد کے پاس مدد کر کے ضروریات کھانا پکڑا
ہے اور کوئی خاص ضرورت درپیش نہیں، لہذا یہ حدیث گذشتہ اس حدیث کے خلاف نہیں جہاں تھا کھانا میں جانے والا سوال کر سکتا ہے کہ ضمانت
لے آئے سوال کی ضرورت ڈال دی گئی طاریہ ہے کہ یہ نہیں ہوا تھا اس کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے ہیں، لہذا وہی مالک ہیں
اور ان قیمنوں کے اٹل لگ گئے ہیں، ہر دو جملہ میں پہلے سے ترقی رہا ہے، جیسا کہ ہم نے تجویز میں غاسر کر دیا، ہر کوئی بے ضرورت بھکاری تین قسم کے
تھے حوصلہ کبھی کبھی مانگ لینے والے اور جیسے کے بھکاری احمدی دہشت و حرم بھکاری، اسی نے ان کے چہرے کے آثار بھی عین طرح کے ہوئے
جیسا کہ دیکھ لیا اس کا اثر لہذا اسے تقسیم کئے گئے ہیں، یہ خیال ہے کہ میں اسی سوال حرام ہوتا ہے اس کی مقداریں مختلف آئی ہیں، یہاں
قریباً چار سو درہم لینے قریباً ساڑھے بارہ روپے مرشد ہوئے، دوسری روایت میں ایک روایت ارشاد ہوا لینے چالیس درہم تقریباً دس روپے، تیسری
روایت میں دس روپے کا کھانا ارشاد ہوا، جیسا کہ آگے آ رہا ہے، لہذا اسے شاد میں نے اس دونوں حدیثوں کو دن رات کے کھانے
والی حدیث سے ملحوظ مانا، لیکن چونکہ ہر شخص کی حاجت مختلف ہوتی ہے، مثلاً کچھ کھانے کا اور - خرچہ زیادہ ہوتا ہے دوسرا فی
کچھ دسے کا دس یا نہ، اور اکیلے آدمی کا خرچہ بھی بہت معمولی، مگر کار کے یہ تین ارشاد تین قسم کے لوگوں کے لحاظ سے ہیں، حبیب مرقدہ در حبیب
مسئلہ پر چھوٹے و لاریا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا جو بیکم کی ہر بات حکمت سے جرتا ہے، لہذا احادیث میں تضاد نہیں، اور ممکن
ہے کہ حرمت سوال کا حکم تعدیاً آہستگی سے وارد ہوا ہو، اولاً پچاس درہم والوں کو دیا گیا، پھر چالیس درہم والوں کو آخر میں دس روپے کے
کھانے پر قدرت دیکھنے والے کو، جیسے شراب کی حرمت کا حال ہوا، کیونکہ اہل عرب سوال کے عادی تھے، ایک قسم سوال چھوٹے کئے

سَتَكْتُمُنَّ النَّارَ قَالَ النَّفِیْعُ وَهُوَ أَحَدُ رَوَاتِهِ فِي مَوْضِعٍ آخَرٍ وَمَا الْغَنَى الَّذِي لَا
يَنْبَغِي مَعَهُ الْمَسْئَلَةُ قَالَ قَدَرُ مَا يَغْنِيهِ وَيَعْتَشِرُهُ وَقَالَ فِي مَوْضِعٍ آخَرَ أَنْ يَكُونَ لَهُ
شَبَعٌ يَوْمًا أَوْ لَيْلَةً وَلِيَوْمٍ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي أَسَدٍ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَأَلَ مِنْكُمْ وَلَهُ أَوْقِيَةٌ أَوْ عِدْلُهَا
فَقَدْ سَأَلَ الْحَقَّ رَوَاهُ مَالِكٌ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَعَنْ حُبْشَةَ بْنِ جُنَادَةَ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمَسْئَلَةَ لَا تَحِلُّ لِغَنَى وَلَا لِذِي مَرَّةٍ سِوَى إِلَّا
لِذِي فَقْرٍ مُدْقِعٍ أَوْ غَزْمٍ مُقْطِعٍ وَمَنْ سَأَلَ النَّاسَ لِيُتْرَى بِهِ مَالٌ كَانَ خُمُوشًا فِي

اگر بڑا غنی ہے تو یہ نہیں کہہ سکتا کہ وہ غنی ہے جس کے ہاتھ میں سو فیصد مال ہو۔
مرا یا اس مسئلہ کے تمام حصے اور دوسری جگہ پر کہ اس کے پاس ایک مالک تھا جس کا میری ہر سالہ ابو داؤد روایت ہے حضرت
عطاء بن یسار سے وہی مسئلہ ایک شخص سے روایت ہے کہ اس نے کہا کہ تم میں سے جو شخص ہو جس کے پاس ایک
اوقیہ یا اس کے برابر ہو تو وہ غنی ہے، لیکن وہ مالک ابو داؤد سے روایت ہے حضرت حبشہ بن جنادہ سے کہ فرماتے ہیں غنی
وہ ہے جس نے اللہ کے رسول کو سزا دینے کے واسطے سے مال خریدا ہو اور اس کے مال میں سے اس نے خریدا ہو تو وہ غنی ہے
مقدور میں کوئی شخص اور جو لوگوں سے مال بڑھانے کے لئے کہتے تو یہ سوال

جھوٹا ہو سکتا ہے کہ اس نے ترتیب برائی گئی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر حدیث میں تمام ہے کیونکہ صحیحیت سے سخت حدیث کی وجہ سے ابو
حمزہ آگ بڑھانے سے مراد آگ کی تری ہوگی، لہذا بڑھانا ہے کہ نفی کا نام خدا نے ابن محمد سے ابو داؤد و بیہات کے است (ہیں) بھیل (انکے کسی
دولہ کا نام ہے) اس کی شرح بھی نہ گئی کہ حدیث کی حد ہر شخص کے لئے مولا کا ہے، جسے کسی مال کے لئے داد و مال ہے اور یہاں کے لئے
دو بار ایک وادہ جو اس کے معمولی یا اس شخص کی امت و دوستی ہے، ہر قسم کا مال یا مال کا ہر گنا اس کے لئے سوال جائز ہے، اگرچہ اس مال کا کھانے
کا مالک ہو نہ یا یہ حدیث گفتمہ حدیث کے خلاف نہیں خیال ہے کہ مالک کا ذکر ہے، ہر کوئی مال کے شعلے میں ہر مال کو مال کا بغیر اپنے اپنے مال پر
کے ایک سال کا خرچ کر کے سے جتنے کو سب سے خرچ سے مراد کھانا اور کپڑوں ہی ہیں لہذا عطاء ابن یسار نامی ہیں اور ان کے شیخ جن کا انہی کے نام
ہے یہ صحیح ہے کہ یہ کسی حد کے ایک خاص وہ صحابی ہیں جو کچھ بھیامے ہی مال میں کوئی ماسق ہیں، اس لئے ان کا نام یا حال معلوم نہ ہوا حدیث
کی صحیح کے لئے معز نہیں، رائے صحابی کو بھول کہا جا سکتا ہے، حدیث کو درمات (ہے) جتنے قرآن عرب میں ہوا، ہر کوئی سن لے
النَّاسُ الْحَقَّ مَا اس اعطاف میں ہے ضرورت، لہذا بھی داخل ہے، اوقیہ چالیس درہم کا ہوتا ہے، اس تیس کی وہ بھی کچھ پہلے عرض
کی جا چکی ہے، لہذا ان کی کثرت اور محبوب سے تعید ہی مکران ہوا ان سے ہیں حدود اور صلے اللہ علیہ وسلم کو جتنے اوداع میں دیکھا

وَجِبَہُ یَوْمَ الْقِیَمَةِ وَرِضْفَا یَا کُلُّ مَنْ جَہَنَّمَ فَمَنْ شَاءَ فَلْیُقِلَّ وَمَنْ شَاءَ فَلْیُکَثِّرْ دَوَادَّ
الْتِیْمِذِیُّ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ بَعْلًا مِنْ الْأَنْصَارِ أَقْبَى النَّبِیَّ ﷺ اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَسْأَلُهُ
فَقَالَ أَمَا فِی بَیْتِكَ شَیْءٌ فَقَالَ بَلِی جِلْسٌ نَلْبَسُ بَعْضُهُ وَنَبْطُ بَعْضُهُ وَقَعْبٌ تَشْرَبُ
فِیْهِ مِنَ الْمَاءِ قَالَ ائْتِنِیْ بِهَیْأَاتَا هَیْأَاتَا فَخَذَّهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِدَہِ
وَقَالَ مَنْ لَیْشَرِیْ هَذِیْنِ قَالَ رَجُلٌ أَنَا أَخْذُهُمَا بِدَرْہِمٍ قَالَ مَنْ تَزِیدُ عَلَیْ دَرْہِمٍ

قیامت کے دن اس کے چہرے کے کھوپڑے پر سگے اور سفید رنگ کے کپڑے جسے وہ کاٹے گا اب وہ چاہے جس قدر کہ چاہے بڑھائے گا
اور ترمذی روایت سے حضرت انسؓ کو ایک نغاری شخص نبی کریم ﷺ کے خدمت میں آگئے کہ آپ نے فرمایا
کہ ایک تیرہ گھر میں کچھ ہیں تھے عرض کیا ہاں یک شات ہے ہر گھر کچھ بچائے ہیں کچھ فٹے ہیں کچھ اور ایک پیر میں ہالی
پچھتے ہیں فرمایا وہ دونوں ہاتھ پاس لے آؤ وہ دونوں چیزیں حاضر لائے انہیں رسول اللہ ﷺ نے اپنے ہاتھ میں لیا اور
فرمایا یہ کون خریدتا ہے ۵۰ ایک شخص نے کہا ایک درہم میں میں بیٹھوں ۵۰ دو یا تین بار فرمایا ایک درہم سے

پاک تھارہل کو نہیں ہے کچھ یہ امتقا، صبح لاغوا سے چلے متعدد آدمی اب دلوں میں آگے آگے ایک سمت غیری ہوا ہے
ساک نشین شاوے، جس کے دیکھیں کار و بار کر کے رکھنے کے لئے سحر و جادو کے لئے آؤں گے کیا خاصا مہربان ایسا مہربان جس کے قریب ہوا، کل آؤں
دہلے ہو گئے ہوں اور اگرچہ سند سے گران صحبتوں کے دنیہ کے لئے مانگ سکتا ہے لہذا آدمی کو اختیار دے کے نے ہیں ملک خداوند کے لئے
ہے، جیسے سبقتانے فرماتا ہے تَسْأَلُ فَلْیُؤْتِ مِنْ دَمْنٍ شَاءَ فَلْیُکْثِرْ کُمْ نَفْعٌ وَنَفْعٌ لَکُمْ ہے، روضہ تنویر گرم چتر ہے جس دہلے کا
جاتا ہے ۵۰ حضور اللہ ﷺ نے فرمایا تشریف آوری سے پہلے رگ خرم و سول میں گھر ہوئے تھے چنانچہ ہر گھر کے ہاں کیست رہیں
جہاد دیں، مال، مکان و غیرہ اگرچہ پشے تھے سواں کرینے کا عام رواج تھا، کچھ کچھ لوگ بہت عزیز و دار تھے اسی سند میں یہ حضرات نبی کریم
ﷺ نے اللہ علیہ وسلم کی یادگار میں حوالہ کرنے حاضر ہوئے ۵۰ سبحان اللہ یہ ہے مجبوری قوم کا سامنا ایسا یہ ممکن تھا کہ حضور اللہ علیہ وسلم
کے گھر دے دیتے مگر وہ چہرہ میں کہا کہ برابر کر دینا حضور اللہ علیہ وسلم نے اس طریقہ سے اُسکی جگہ اسکی جگہ کی مدد کی سبقتانے دی
پھر کہہ دے دینا آساں گنا اسکی مدد کی سبقتانے دی، تجربہ ہے کہ پادشاہ و حاکم دیا دیا آساں گنا گنا ہی قوم کو سبقتانے دیا
شکل، حضور اللہ علیہ وسلم نے یہ کام ایسی طرح سول کے تمام ہے جس کی مثال بس مٹی کے گھر کے کمرے کے کمرے ہیں اور مہرے
کیلی کو بھی جو وٹ کچھ پیشہ پر یا اس کے نیچے والا جاتا ہے یہاں دونوں سے کا احتمال ہے بھلا مٹی کی کھد ہو گئی، کہ اس لئے کہ ہر گھر کے سامنے گھر
میں گنا گنا تیرہ و چہرے ہیں، حالت یہ کہ ایک ہی کیلی کو چھوٹا گھر جو ہے سبقتانے اور اسی کا آدھا یہ سبقتانے جیسا کہ قبضہ کے جمع
شکل سے معلوم ہوا ہے حضور اللہ علیہ وسلم نے ان عورتوں کو تحت نوح کا ایک بیلے ۵۰ اگرچہ بھی ہو سکتا تھا کہ اس میں سے ہی مرنے کے یہ سبقتانے

مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا قَالَ رَجُلٌ أَنَا أَخَذُهَا بِدِرْهَمَيْنِ فَأَعْطَاهَا آيَاةَ فَأَخَذَ الدَّارِهُمَيْنِ
فَأَعْطَاهَا الْأَنْصَارِيَّ وَقَالَ اشْتَرِ بِأَحَدِهَا طَعَامًا فَأَنْذِرْهُ إِلَى أَهْلِكَ وَاشْتَرِ بِالْآخِرِ
قَدُومًا فَأَنْتِئِي بِهِ فَإِنَا تَاهُ بِهِ فَشَدَّ فَيُرْسِلُ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَوْدًا بِبَيْدِهِ ثُمَّ
قَالَ اذْهَبْ فَأَحْتَطِبْ وَبِعْ وَلَا آئِينَكَ خَمْسَةَ عَشَرَ نَوْمًا فَذَهَبَ الرَّجُلُ يُحْتَطِبُ

ترجمہ: کوں دیتا ہے۔ ایک صاحب دوسہ کس دو درہم میں بیٹا ہوتا ہے فرمایا یہ دونوں چیزیں نہیں دے دوں گا۔ وہ دوسرے
ان انصاری کو دے اور فرمایا ان سے ایک کا دیر خرید کر اپنے گھر میں ڈالے اور دوسرے کی کٹاری خرید کر پاس لائے۔ وہ دوسرے
کے پاس کٹاری لئے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست اقدس اس میں دستہ ڈال کر فرمایا: اب دو کٹاریں کاٹو اور بیچو۔
اس میں تمہیں پندرہ دن نہ دیکھو۔ پھر وہ صاحب کوڑیاں کاٹتے

پھر کٹاری خرید کر اس کے کٹاریں کاٹو اور بیچو اور پانچ سو روپے، مگر اس حدیث میں وہ بیعت ظاہر نہ ہوتی جو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل ظاہر سے
ظاہر ہوتی اس معلوم ہوا کہ عرف کد بنے سے قوم کی اصلاح نہیں ہوتی، اس کے لئے کچھ کے بھی مکھا پاڑنا ہے، مسلمان قوی تبلیغ پر
کفایت نہ کریں بلکہ عملی تبلیغ بھی کریں۔ اس سے سیل عامی ثبوت ہوا جسے عربی میں بیعت منیر کہتے ہیں، اور نیلام میں بار بار بولی مانگی
بھی ثابت ہوایہ دونوں چیزیں مست ثابت ہیں۔ خیال ہے کہ جس حدیث میں دوسرے کے کھاد پر بھاؤ چڑھنا منع فرمایا گیا وہاں وہ حدیث
مراد ہے جس میں ماحر و خیر اور اسی ہو چکے ہوں اور یہ پڑھا کر ان کا بھاؤ بگاڑ دے، یہاں یہ حدیث نہیں، یہاں تو ماحر و خیر کا بھاؤ چڑھانے کا ظاہر
کر رہا ہے لہذا حدیث میں تقدیر نہیں، اس حدیث سے بیعت ماحلات اسے بیعت قاطعی بھی کہتے ہیں اثبات ہوئی ہے زمان سے اس کا قبول
نہ کرنا عرف میں دین سے بیعت کہنا صحیح، اس کا نام طور پر ہوتا ہے، دیکھو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں شاہی کتاب کو اپنے حواریوں کو دیا عرف لے کر
بیعت کر دی۔ یہ ایک مذہب کے پرخیز کراچی بیوی کو کہے تاکہ وہ پیسے پکا کر دے کھانے کے لئے لود پتوں کو بھی کھائے، اور دوسرے مذہب کی کٹاری
خیر کہ کھائے، اور دوسری کٹاری کھائے تاکہ وہ پیسے معلوم ہوئے، ایک یہ کہ غیر ناوار بھی بیوی بچوں کا حرج و مرج، کیونکہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم
نے یہ نہ فرمایا کہ بیوی سے بھی کھائی کراد دے۔ کھانا عرف مرد پر لازم ہے، مسکری بیوی پر، کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے کٹاری عرف مرد کو دی اور کٹاری
بیکر حدیث مرد میں تقسیم نہ فرمائی، اس سے وہ لوگ عزت بڑی کر لیتے کھائی کرنے کے لئے بل لے ایم، الے کر ابے ہیں اور جو مردی مسکری لڑکیوں
کو مسکریاں ہیں ان سے مانگ بے خبر ہیں۔ لہذا اس سے معلوم ہوا کہ جس سے کوئی کام کاغذ شروع کرایا جائے، اس کی کچھ بدلتی
اندو بھی کی جائے، دیکھو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے کٹاری عرفانی، کچھ کھائی اندو سے اس کے مانگے
کی عادت نہ چھوٹی، اب اسے عزت ہو گئی کہ جب مرد کا حرج و مرج ہے اس کا نام کر سکتے ہیں تو میں کیوں نہ محنت کروں۔ اس سے
دوسرے معلوم ہوئے، ایک یہ کہ جنگی کٹاریاں شکادی جاہلوں کو حرج عام مدح میں حرج قصہ کر لے وہ اس کا مانگ ہے کہ وہ اسے بیعت

وَيَبِيعُ فِجَاجَهُ وَقَدْ أَصَابَ عَشْرَةَ دَرَاهِمَ فَاشْتَرَى بِبَعْضِهَا ثَوْبًا وَبِبَعْضِهَا طَعَامًا
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا خَيْرٌ لَكَ مِنْ أَنْ يَحْيِيَ الْمَسْئِلَةَ ثَلَاثَةً فِي
وَجْهِكَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ إِنَّ الْمَسْئِلَةَ لَا تَصِلُ إِلَّا لثَلَاثَةٍ لِذِي فَقْرٍ نَذِيرٍ أَوْ لِذِي عِزٍّ
مُفْطِحٍ أَوْ لِذِي دِمٍ مُوَجِّعٍ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَدَوْدُ بْنُ مَاجَةَ إِلَى قَوْلِهِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ
وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَصَابَتْهُ فَاقَةٌ
فَانْزَلَهَا بِالنَّاسِ لَمْ تُسَدَّ فَاقَتُهُ وَمَنْ أَنْزَلَهَا بِاللَّهِ أَوْ شَكَى اللَّهَ لَهُ بِالْفَنَاءِ زَمًا يَمُوتُ

اور بیچے۔ پھر حاصل ہونے والے سود کو بیچ کر اس سے کچھ دین محمد سے پکڑا اور کچھ سے مل کر خرید کر کھانا اور کچھ سے کپڑا
سے فرمایا کہ اس سے ملنے والے سود سے سترہ کے سوا اوقات قیامت کے دن تیرے دھن میں دان بن کر آئیں گے تین شخصوں کے سوا کسی کو سوال جائز
ہیں مگر زنی یا زنی پر کن قرض یا تکلیف و خوف سے نہ (ابو داؤد) اور ابن ماجہ سے یوم القیامت تک عداوت کی روایت ہے حضرت
بن مسعود سے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسے فاقہ پہنچے اسے لوگوں پر پیش کرے تو اس کا فاقہ بند نہ ہوگا
نہ اور جو اسے اللہ پر پیش کرے اسے موت جلد ملنی کر دی جائے یا فوری موت سے

عملی مکتب ہے اور دوسرے یہ کہ یہی کریم صلی اللہ علیہ وسلم انزل الی ما یکب احکام ہیں، اور کچھ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لئے ان چند دہانوں
کی جماعت سے ہمارے معارف فرمادی تھے کہ درمیان میں جہد بھی آیا اور بھی اس کے لئے معارف و اسرار و اسرار و اسرار میں سے مسود نبوی میں "ما صوم ہرگز
کیونکہ اس کو فرمایا تھا کہ میں دیکھوں ہیں اب اگر وہ صوم میں حاضر ہوتے تو اس جماعت کے دیکھ جاتے، انہوں نے اس سادہ میں ان کی نگرانی میں اس وقت
کی گھر پر تھیں اس لئے میں بھی صوم جوتا ہے کہ حضرت چند دن تک صوم میں قضا نماز نہ ہونے کے سوا اس وقت میں جماعت حشر کے لئے بھی
کبھی آئے ہوتے، تو اس کا صوم دیکھاں ذکر موتا اور مکر کا صوم اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دانا کا حساب پر چیتے یہ ان کی خصوصیت ہے
ہے اب کسی تاجر یا پیشہ ور کو یہ حشر نہیں کہ کاروبار میں مشغول ہو کر جماعت مذکورہ کے لئے بیٹے حلال پشہ عراہ کت ہی معمولی ہر چیک
مانگتے ہے افضل ہے کہ اس میں دنیا و آخرت میں عزت ہے "اصوں آج بہت سے لوگ اس تعلیم کو بھول گئے، مسلمانوں میں صوم
حاندوں پیشہ ور کا کام ہے کہ تکلیف دہ فقیروں میں فاقہ و فقر کی حد تک دیکھنے سے دست و پا ہوں، دونوں شامل ہیں، اور سوا کن
قرض سے وہ قرض مراد ہے جس میں قرض خواہ صحت و دے و فقر و غنی کی آبدیوری پر تیار ہو، تکلیف دہ حشر سے یہ مراد ہے کہ کسی کو
قتل کر دیا جس کو دیت اس پر لازم ہوگا، اس کے پاس مال ہے مگر اہل ذیابت یا یتیموں کو دیکھ کر ضرورت سوال کر سکتے ہیں، خیال
رہے کہ یہ پابندیاں مانگنے کے لئے ہیں، زکوٰۃ لینے کے لئے نہیں لے لے، یہی غریب کی شکایت لوگوں کو تاجر اور دے صبری طاہر کہے
اور لوگوں کو اپنا حاجت روا جان کر ان سے مانگنا شروع کرے، تو اس کا انجام یہ ہوگا کہ اسے مانگنے کی عادت چڑ جائے گی ان میں

عَاجِلٍ أَوْ غَنِيٍّ أَجَلَ رِوَاةُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ، الْفَصْلُ الثَّلَاثُ، عَنْ
 ابْنِ الْفَرَسِيِّ أَنَّ الْفَرَسِيَّ قَالَ قُلْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْأَلُ يَا رَسُولَ
 اللَّهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا وَإِنْ كُنْتُ لَا أَبْدُ فَقَسَلُ الصَّالِحِينَ رِوَاةُ أَبُو دَاوُدَ
 وَالتِّرْمِذِيُّ، وَعَنْ ابْنِ السَّاعِدِيِّ قَالَ اسْتَعْلَمَنِي عُمَرُ عَلَى الصَّدَقَةِ فَلَمَّا قَرَعْتُ مِنْهَا وَ
 أَوَيْتُهَا إِلَيَّ وَأَمَلَنِي بِعَالَةٍ فَقُلْتُ إِنَّمَا عَمِلْتُ لِلَّهِ وَأَجْرِي عَلَى اللَّهِ قَالَ خُذْ مَا أُعْطِيتْ

یا آئندہ مناسبت سے روایت فرمادی تیسری اصل روایت ہے ابن فرس سے کہ فرس فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ سے
 اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ یہ نصف اللہ میں مانگتا ہوں تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں یا دو انگلیاں بڑھائے
 تو نیکیوں سے مانگو تو وہ ہر روز فی البدیہہ حضرت ابی ہریرہ سے فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت عمر سے صدقہ پچاس ہزار دینار
 ہوا اور صدقہ آپ کی خدمت میں ملا کہ ان کو مجھے اُمت کو دے دو یا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں یا دو انگلیاں بڑھائے

برکت نہ ہوگی اور ہمیشہ فقیری رہیگا اس سے بڑھ کر پانچ سو روگت کے چھپانے اور بے تعلق کی بارگاہ میں دماغ اور عقل جیسے میں کوشش کے اور ب
 تعلق کے مانگنے کی ضرورت نہیں رہیگی اگر کسی نصیب میں دو قسم کی چیزیں ہوں تو میں نے یہاں پر موت نصیب کے کہ جنت کی نعمتیں حاصل رہیں
 دو قسم کی نصیب میں ہے تو وہ جوری نہ ہو کہ میرے ہی حلال زادہ یا اس کی کسی برکت نہ لگا جائے اس تقریر سے یہ اعتراض اللہ کیا کرتا ہے کہ جس
 جوتی ہے، کیونکہ یہ خالص حلال زادہ نہیں بلکہ روگت سے بے نیازی ہے خیال ہے کہ دیو کر روگت کے مال سے بے نیاز ہو جاتا ہے اگر پرانے اقبال
 قراب کا مشورہ ہوتا ہے یہاں مال حاصل ہے صاحب کے نام لاپتہ ہو جاتا ہے نصیب اس بن فہم بن ملک کی طرف ہے آپ کے والد فرسی صحابی ہیں
 صاحب یہ ہے کہ جو صحت بخوری کچھ کہہ کر اُمت میں صحت بخور ہو جائے جس شوقاً ان کو دوست ہو جائے تو اللہ کے متقی دیکھ ہوں ہی سے مانگو
 کیونکہ ان کی روٹی مال ہوگی میری میں برکت ہوگی جو نصیب بھی نصیب ہو جائے گی نیز دوسری نعمت صحت نہ کرینگے جو کہیں گے ہیں نیز وہ تہا
 حق میں دعا بھی کرینگے جس سے تہاوی فقیری دہرا ہو جائے گی، یہ حکم بھی کہ ان کے متعلق ہے مگر برکت حاصل کرنے کے لئے ان کے تبرکات
 مانگنا بہت ہی بہتر ہے جس پر بادشاہوں کو عمر ہوتا ہے صحابہ کرام سے صحابہ کرام سے اللہ علیہ وسلم کے بال شریفین، تہجد، صناد پانی حضور انور
 علیہ السلام سے مانگنا بال اور تہجد شریف ایسی چیزیں ہیں جو مانگنے سے گئے ہیں، حضور خواجہ امیری رضی اللہ عنہ کے فکر کا وہ سلاطین و گ
 مانگ مانگ کر حاصل کرتے رہے ہیں، ہم کو اس سے غور ہے ہم گمانے آستانہ حوشیہ میں رضی اللہ عنہ، مگر آپ کو ابن سعدی بھی کہتے ہیں اپنی
 اس کیفیت میں مشورہ میں صحابی ہیں، شام میں مشورہ میں دفات پائی (داشہ) ہے لے حضرت عمر فاروق نے اپنے زمانہ خلافت میں بے
 لوگوں کے جاہری ماں دعا فرمادی پیداوار کی ذکوہ وصول کرنے جیسا اس زمانہ میں وصولی ذکوہ کا باقاعدہ حکم ہوتا تھا جس میں ان
 لوگوں کو ذکوہ سے اجرت دی جاتی تھی اس میں مال کہتے تھے ان کی اجرت کو مال دے دیا ہے والکاملین علیہا ہے حضرت ابی

فَإِنِّي قَدْ جِئْتُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَمَلَنِي فَقُلْتُ مِثْلَ قَوْلِكَ
فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُعْطِيتَ شَيْئًا مِنْ غَيْرِ أَنْ تَسْأَلَ فَكُلْ
وَتَصَدَّقْ نَدَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَعَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ سَمِعَ نَوْفَلَ عُرْفَةَ دَجُلًا يَسْأَلُ النَّاسَ فَقَالَ
إِنِّي هَذَا الْيَوْمَ فِي هَذَا الْمَكَانِ تَسْأَلُ مِنْ غَيْرِ اللَّهِ فَحَقَّقَهُ بِالذَّرَّةِ دَوَاهُ رَزِينٍ
وَعَنْ عُمَرَ قَالَ تَعْلَمُنَّ أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ الطَّمَرِ فَقَرَّانَ الْإِيَّاسِ غَنَى وَإِنَّ الْمَرْأَ إِذَا
بَيْسَ مِنْ شَيْءٍ لَسْتُ غَنَى عَنْهُ دَوَاهُ رَزِينٍ وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

میں نے بھی نہاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں یہ عمل کا تھا کہ سلطان نے اجیت دی تھی تو میں نے بھی تمہارے جیسی طرف کا تھی تو مجھے
دولت شریعتیہ اسلام کے فرما تھا کہ جو کچھ تمہیں بغیر اللہ کے دے گا وہ عسقلہ کہلے رہا اور اذ اور ایت ہے صورت ملی ہے کہ
آپ نے عرفہ کے دن ایک شخص کو سنا دے کہ تمہارے تو فرمایا کہ کیا اس میں دس ہجرت خطا ہے مانگ ہے آپ نے اُسے کھٹے لگائے
امیرین اور ایت حضرت عمر کے کہ آپ نے فرمایا ہے اگر تین مکہ کو طبع بغیری ہے اسلئے امید میں ہے اسلئے سان جب کسی چہرے یا اس
موجود ہے تو اس کا پر واہ ہوتا ہے اسلئے رزین اور ایت ہے حضرت ثوبان سے لگے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ

سعدی کا خیال یہ تھا کہ اُجرت سے لینے سے فرما ہوتا ہے کہ اللہ میں نہ ہی کام کو اب کسے لے لیا ہے اسلئے قبول ہے انکار کیا نہ اسلئے سبب انکار کیا
پیاری تعلیم ہے مقصد یہ ہے کہ بعد لگے جہاد سے اسلئے دینا انکار کی نعمت کا شکر انا ہے جو انشر قاتلے کو سخت ناپسند ہے لہذا یہ ضرور معلوم
اس سے چھوٹے معلوم ہوئے، ایک یہ کہ نیک اعمال کی اُجرت لیا جا رہی ہے، چنانچہ طہارۃ قاضی احمد میں ہے کہ خود حلیہ کی متوا بیت المال سے دی
جائے گی اسلئے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے باقی نہیں بچا، اسلئے بیت المال سے خلافت کی متوا وصول کی ہے، وہ ضرور کہ جب کام
کے لئے دینے کی میت خیر ہو تو متوا لینے سے اتنا انشر ثواب کم نہ ہوگا، صرف متوا دے دینے کی کام دے متوا دے کر لے کے لئے وصول کرے اسلئے
مقصد یہی خدمت ہو اور میرے کہ غنی بھی یہ اُجرتیں سے ملتا ہے صرف بغیری کو عبادت سے پہلے کہ وہ کسی کا سکنا ہے اسلئے حیات بھی کر سکتا ہے خیال
ہے کہ امام احمد کے اس پر یہ قبول کرنا واجب ہے اس حدیث کی بنا پر ان تمام طہار کے ہیں یہ حکم استجالی ہے ہر قاتل نے اس جگہ دیا کہ سعد بن اسلام
پر واجب ہے کہ ایسے عدا و خفیوں و عدا و سول کی تحریروں سے خیر کرے جنہیں اپنے کو بغیری عدا کے لئے دے دیا ہو اسلئے اس معلوم ہوا کہ اگر جہاد میں لگنا
پہنچے اور ہر جگہ ہی بڑا ہے لیکن مبارک تاج پور و مدد کی سعادت پر بند ہو گیا مانگ بہت زیادہ ہر امر کا ہے فرمایا کہ اسی طرح مسجود ہیں
اور جہاد میں لگنا بہت بڑا ہے کہ یہ جگہ عدا کے لئے ہیں جہاد مانگے کے لئے نہیں اوصاف کے کام فرماتے ہیں کہ انشر کی جگہ میں
جز انشر سے مانگنا محنت کے دواں سے بند کر دیتا ہے اسلئے اسی نے کہا تھا ہے کہ ایسی ہی ایک قسم کی راحت ہے کسی نے حضرت ابو اسحق
تھاقل سے کیا پوچھی، آپ نے فرمایا مخلوق سے امید توڑو اور تقدیر پر ہٹا کر ہر سب سے بڑی کیا یہ ہے شعور

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَكْفُلُ لِي أَنْ لَا يَسْأَلَ النَّاسَ شَيْئًا فَأَتَكْفُلَ لَهُ بِالْجَنَّةِ فَقَالَ ثَوْبَانُ
أَنَا فَمَا كَانَ لَا يَسْأَلُ أَحَدًا شَيْئًا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ دَعَانِي
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَشْرِطُ عَلَيَّ أَنْ لَا تَسْأَلَ النَّاسَ شَيْئًا قُلْتُ
نَعَمْ قَالَ وَلَا سَوْطَكَ إِنْ سَقَطَ مِنْكَ حَتَّى تَنْزِلَ إِلَيْهِ فَمَا أَخَذَهُ رَوَاهُ أَحْمَدُ

عبداللہ نے کہہ دیا کہ جو شخص اس کی ضمانت دے کہ وہ لوگوں سے کچھ نہ مانگے گا وہ میری ضمانت کے لئے جنت کا انسان ہوں ہے حضرت ثوبان نے کہا میں
کو کسی سے کچھ نہ مانگتا تھا میں نے ابو داؤد و اسانی اور ترمذی سے سنا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شرط کے
ساتھ بلایا کہ لوگوں سے کچھ نہ مانگے میں نے عرض کیا کہ میں اس کو گراؤں گا تو وہ بھی نہ مانگتا تھا خود اتر کر بیٹھتا تھا احمد

اس بزرگوار شاہی کن گود بے طبع بلند بود

آپ ثوبان اب دعدہ میں آپ کی کیفیت اور عذر اصرار میں ہے حضور اور میرے اشرعیہ وسلم کے آدھ کر وہ علامہ ہیں حضور اور میرے اشرعیہ وسلم
نے ہمیں کہ منظر دیکھ کے درمیان مقام اسات میں حیدر آپ حضور اور میرے اشرعیہ وسلم کی دعوت تک مفرد حضرت میں حضور اور میرے اشرعیہ وسلم کے
ساتھ ہی میرے کسی قرار ہوئے حضور اور میرے اشرعیہ وسلم کی وفات کے بعد طریقہ میں دل نہ کاؤتھا اچھے گئے تمام اہل میں کچھ دن بے پھر مقام
جمع میں رہے وہیں تک کہ میں وفات پائی بہت مخلوق نے آپ اعدیت لی میں اچھے حرج میرے ہیئت مانگے کا عہد کے تو میں اس کی چادر
چیزوں کا خبر دار ہوتا ہوں اور مدگ تقویٰ پر حوت ایمان پر کامیاب قبر میں بھٹکا اشرعیہ میں کیونکہ حوت ان چادر ہر دوں کے بعد حسیب ہوگی
میں سے معلوم ہوا کہ اشرعیہ نے اپنے حسیب میرے اشرعیہ وسلم کو اپنے حوت کا مالک و مختار بنا دیا ہے کیونکہ بغیر اختیار ضمانت کسی یہ بھی معلوم ہوا کہ اس
سے بچنے والے کو حضور اور میرے اشرعیہ وسلم ان میں سے لیتے ہیں پھر اس پر مشیطان کا داؤد چلے نہ نفس امارہ قابو پائے میرے دعاپے دامن میں
چھپا میں اس کا کوئی کیا جاؤں گا کہ ہے یہ بھی معلوم ہوا کہ حضور اور میرے اشرعیہ وسلم کا تقرر اور حضور علیہ السلام کی امن دامن میں قیامت تک جاری
ہے کیونکہ حضور اور میرے اشرعیہ وسلم کی یہ ضمانت صرف صحابہ کے لئے نہیں قیامت ہر سوال سے بچنے والے میں سے ہے شعور

دو حوذا ہی کریں حد قیامت کے سپاہی وہ کس کوئے جو توبہ دامن میں چھپا ہو

یہاں شیخ نے فرمایا کہ انبیاء کرام کی یہ ضمانتیں بادل الہی ہیں اور برحق ہیں جسے کو ایک ایسے کام ہی دی الکفل ہے کیونکہ وہ اپنی اُمت کے
لئے جنت کے کفیل ہو گئے تھے کہ میرے سب پھاس حدیث پر جو حضرت ثوبان نے ایسا عمل کیا کہ وفات تک کسی سے کچھ نہ مانگا معلوم ہوا
کہ علم پر عام ہے حد عمل کرے ۳۰ سے میرے حرج سے اس پر بیعت لی کہ میں میرے اشرعیہ وسلم نے عام خاص حکام پر بھی بیعتیں لی ہیں ان میں
میں بھی ہے کہ ظاہر ہے کہ حکم اس ہی کے لئے خاص تھا دور گراہوا کوڑا کسی سے اٹھو لین ناجائز نہیں بعض بزرگوں کے لئے
بعض جائز چیزیں ناجائز کر دی جاتی ہیں جیسے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لئے باطن و ہر او کی موجودگی میں دوسرا نکاح اور بعض بزرگوں
کے لئے کچھ ناجائز چیزیں جائز کر دی جاتی ہیں جیسے حدیثی اگر کے لئے بحالت جنابت مسجد سے گزرتا بعض نے فرمایا کہ سرکار

بَابُ الْأَنْفَاقِ وَكَرَاهِيَةِ الْأَمْسَاكِ، الْفَصْلُ الْأَوَّلُ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ لِي مِثْلُ أَحَدٍ ذَهَبًا لَسَرْتَنِي أَنْ لَا يَمُنَّ عَلَيَّ ثَلَاثُ لَيَالٍ وَعِنْدِي مِنْ شَيْءٍ الْأَشْيُ أَرْضُكَ لِدَيْنٍ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ، وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ يَوْمٍ يُحْصَى الْعِبَادُ فِيهِ إِلَّا مَكَانَ يَزِلُّانِ فَيَقُولُ أَحَدُهُمَا اللَّهُمَّ اعْطِ مُنْفِقًا خَلْفًا وَيَقُولُ الْآخَرُ اللَّهُمَّ اعْطِ مُهْسِكًا تَلَفًا مُنْفِقٌ عَلَيْهِ، وَعَنْ أَسْمَاءَ قَالَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيَقِينُ وَلَا تَحْصِي فَيُحْصَى

ابن ماجہ نے اس حدیث کی بڑائی کے بل فصل مذات ہے حضرت ابو ہریرہ سے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اگر میرے پاس صد ہزار براہوسنا ہو تو مجھے یہ اچھا لگے گا کہ تین دین ایسی گزریں کہ میں اس سوئے سے کچھ بھی نہ چاہوں۔ بخاری نے اسے جسے دوسرے ترمذی نے کہہ رکھا ہے کہ اس حدیث ہے اسی سے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا کوئی دن نہیں جس میں ہند سے سیرا کریں اور وہ فرشتے نہ تریں جن میں سے ایک تو کہتا ہے اٹھ سنی کو نہ زیادہ اچھا عرض دے گا اور دوسرا کہتا ہے اٹھ سنی کو باریک دے گا۔ مسلم بخاری اور ابوداؤد نے حضرت اسماء سے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خوب خرچ کر دینا گنوار نہ

صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان بہت اچھا ہے، مگر پہلی بات دنیاوی معلوم ہوتی ہے اس لیے سہادت کی تعریف اور نیک کی بڑائیاں اس باب میں لیاں ہوں گی۔ سنی وہ ہے جو اپنے مال سے خود بھی کھائے اور دوسروں کو بھی کھائے جو داد دے جو خود نہ کھائے اور دوسروں کو کھائے۔ اس کے لئے رب تعالیٰ کو سنی نہیں کہ سکے جواد کہتے ہیں۔ منہل وہ ہے جو اپنا مال خود کھائے دوسروں کا حق نشہ ہمک وہ ہے جو نہ خود کھائے اور نہ کسی کو کھائے جسے جوڑے اور چھوڑے شیخ نے فرمایا کہ یہاں اسماک سے مراد منہل ہے اور انفاق سے مراد خرچ سے زیادہ داخل میں خرچ کرنا ہے، کیونکہ کوڑے کے خرچ کا ذکر پیچہ پر پکا ہے حدیث کا مطلب باطل ظاہر ہے، یہ گفتگو حاکم کے لفظ سے ہے، وہ نہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اگر چاہتے، تو آپ کے ساتھ سوئے کے پہاڑ چلا کرتے، جیسا کہ دوسری حدیث میں مرثدہ مذکور ہے کہ میں شاذ (یا یا لی) کہ غرض غفلت صدقہ دے کہ پہلے عرض ادا کرے، نیز اتنی عظیم شان سہادت و ذکر مکتبہ کے جگہ بال بچے بھی عابر شاہد کہوں اور نہ انہیں کو کاما کہ فعلی حیرات مذکور حضرت صدیق اکبر سے جو سب کچھ حیرات کہ یہاں اس کا ذکر یہ حق کا اندک مگر دل سے بھی صبروں کے سرد کرتے مذکور حدیث اس حدیث کے خلاف نہیں کہ تم پر تمہاری بیوی کا حق بھی ہے اور تمہارے بچوں کا بھی کیونکہ وہاں ہم جیسوں کے قانون کا ذکر ہے اور یہاں ان حضرات ان کے خصوصی کرم کا ذکر ہے اس لیے سنی کے لئے دعا اور کچھ جس کے لئے بددعا اور دامن رجسٹوں کے منہ سے نکلتی ہے جو یقیناً قبول ہے۔ خیال ہے کہ حلف مطلقاً اوص کو کہتے ہیں دیواری ہوتا خودی، سنی جو یا معنی مگر تلف و غیر اور جسی برادری کو کہا جاتا ہے وہ بے حلف و عتاب ہے وَمَا انْفَقْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَمِنْ حَسْبِكُمْ

عظیم قیامت کے دن اندھیریاں ہو گا کہ اوروں کو بھی سے بچو کیونکہ کہو بھی سے تم سے پہلے والوں کو ہاک کر دیا کہو بھی سے میں رخصت دی
کہ انہوں نے حزن و ریزی کی حرام کو محال جانا ہے مسلم اورایت ہے حضرت عاتقہ زین دہب کے وراثت میں مرثیہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے صدقہ کر دیا کیونکہ تم ہر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ کوئی شخص نہ صدقہ کرے کہ چھ گاؤں کوئی اس کا قبول کرے والا نہ ہے گا اسی
کہیں گے کہ اگر تم گلہ لاتے تو میں نے لیتا تھا مجھے ان کا نصیب ہے مسلم کا روایت حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا
یا رسول اللہ تو میں نے صدقہ کا

جہاں کی۔ مانی جائے تو یہ مرد کو چھوڑ دیتا ہے، واپس کی مثال غیر فرما پنے کی سی ہے جو دودھ چھوڑتے وقت ماں کو بہت پریشان کرتا ہے۔ مگر جب
ماں کی جھک پر وہ بہیم کرتی تو وہ پھر دودھ نہیں مانگتا۔ اس ظلم کے لغوی معنی ہیں کسی چیز کو بے موقعہ استعمال کرنا اور کسی کا حق ماننا، اسکی بہت
تسلیں ہیں لگنا کہنا اپنی جان پر ظلم ہے، عزایت و اداؤں یا قس و رابر کسمتہ دینا اس پر ظلم، کسی کو تباہ کرنا اور دنیا اس پر ظلم، یہ حدیث سب کو کشال ہے اور
حدیث پہنچنا ہری سے پہلے ہے اسے ظلم پھر ادا پر اندھیروں میں گھرا ہوا، یہ ظلم اندھیری بن کر اس کے سامنے ہو گا، جیسے کہ مومن کا ایمان اولہ کے نیک اعمال
و دینی بن کر اس کے آگے چلیں گے، وہ بات تھانے کرنا ہے، جیسے کہ وہ ہم میں آئے ہیں، جو حکم ظالم دینا میں حق مانتی میں حق نہ کرنا اسلئے اندھیرے
میں رہا، اسلئے ظلم میں شرع بھل سے بدعت بن گئی اپنا مال کسی کو نہ دینا ہے اور شرع اپنا مال نہ دینا اور دوسرے کے مال پر غارت خد کرنا ہے، غرض کہ شرع
بھل کر اس اور ظلم کا لہجہ ہے، اسلئے یہ مشن مساد محمد صری و قطع جمی کی جڑ ہے جب کوئی دوسروں کا حق مانا کرے، بلکہ اسکی حق اور جیسا چاہے
تو خواہ مخواہ صا د ہو گا، اسلئے آپ صہابی ہیں، حضرت عمر اس حدیث کے سوتیلے بیٹے حضرت عبداللہ بن عمر کے ایوانی بھائی، کو نہ میں قیام دلا اسلئے لکھتے ہیں مراد بڑی
امت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے، نہ کہ صحابہ کیونکہ مال کی مراد اوقاف قریب قیامت حضرت امام سہری کے دما میں ہو گی، اور جو مسکت ہے کہ صحابہ سے بے خاص
ہو، وہ متینہ اختر علیہ السلام اس میں داخل ہوں کہ وہ بھی حضور و اند سے لے کر علیہ السلام کے صہابی ہیں اور وہ یہ وہ نہ دیکھیں گے کہ ان کی وفات بالکل قیامت
سے متصل ہو گی، صفحہ ظاہر یہ ہے کہ یہ قبول نہ کرنا ہے جو گا کہ سائے لوگ اتنے مالدار ہو جائیں گے کہ آسانی سے کوئی زکوٰۃ دے والا نہ ہو گا
اس حدیث کی مدق سے معلوم ہوتا ہے کہ اس وقت بھی فقیر ہیں گے تو مگر مست تلاش اور دستاوی سے وعدہ دلا دینا پر نہ کوئی مرض
و ہمتا، جیسے جس کے اعضاء دھوئے دھوی ہوں اس پر نہ دیاں بیچ کے نہ خیم کا دھتہ پھر سکے، تو اس پر وعدہ اور خیم و دنوں صہابی ہو جاتے ہیں

اعظم اجلا قال ان تصدق وانت صحيح شحيح تخشى الفقر وتأكل الغنى ولا تمهل
حتى اذا بلغت الحلقوم قلت لملک کذا ولفلان کذا وقد کان لفلان منقور علیہ
وعن ابی ذر قال انتهیت الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وهو جالس فی ظل الکعبۃ
فلما رأی قال هم الاخضر ون ودب الکعبۃ فقلت فذاك ابی وارقی من هم
قال هم الاکثرون اموالا من قال لکذا ولکذا وهكذا من بین یدایہ ومن

بڑا ثواب ہے اسے فردا یہ تم اپنی تندرستی اور عقل کی خدمت میں مدد کرو جسے تمس فیری کا ڈنڈا اور امیری کی مہر جو اسے انداز میں لگاؤ
کہ جب جان لگے میں پسے تو تم کو کہ ملاں کو اتنا دینا اور ملاں کو اتنا لے کر ملاں کا ہر وہی چکا لکھ دے گا اور ابی ذر حضرت
الہذیل سے فرماتے ہیں کہ میں نے ایک آدمی کو دیکھا کہ وہ میرے پاس بیٹھا تھا اور میں نے اسے دیکھا کہ وہ میرے پاس
کی قسم وہ لوگ بڑے غنا میں ہیں جسے میں نے دیکھا کہ وہ میرے پاس بیٹھا تھا اور میں نے اسے دیکھا کہ وہ میرے پاس

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ فقر کا ہونا بھی مال کی قلت ہے کہ اس کے دلیلیں بہت سے و انفس سے سبکدوش ہوتے ہیں، یہاں فرق تفسیر کیا کہ
اس روئے کے لوگ زیادہ عبادت و تادیک لایں ہوا ہیں جس کے جوہر کو لے لیا پسند کریں گے ہی نہیں، و انفس اعظم۔

اسے ظاہر ہے کہ صدقہ سے مراد صدقہ افضل ہے جو کہ یہ بہت سی قسم کا ہوتا ہے اور اس کے مختلف حالات ہوتے ہیں، اسلئے انہوں نے یہ سوال کیا
یہ کس وقت کی کوئی خیرات بہتر ہے مسجد بنانا کنوئیاں یا سرائے تیار کرنا یا کسی کو کھانا یا کپڑا دینا وغیرہ، اسے بنائیت حکیمانہ ہوا ہے یعنی تندرستی کا ہر
صدقہ افضل ہے کیونکہ اس وقت خود پے کو بھی مال کی ضرورت ہوتی ہے، اسلئے سے مراد فطری تحت مال ہے جسے تندرستی میں سبب نہیں ہو سکتا
ضرورت ہے ایسا ضرورت پر دی یا فقر کی ضرورت کو مقدم رکھا بڑی ہمت ہے اور اس کی مار گاہ انہی میں بڑی قدر ہے شیطان بھی اسی
وقت ہمکا تا ہے کہ اسے تیرے سامنے اسے حرج میں خیرات کرے لکھنا حیرت ہے کہ فلاں سے مراد جو شخص ہے جس کے لئے وصیت
کی جائے، اور اسے سے مراد مال کی مقدار ہے جسے تم داروں سے کہو کہ میرا اتنا مال میرے بعد فلاں ملاں جگہ خرچ کرنا اور ممکن ہے کہ
فلاں سے مراد فقر و پرور و داریت کیونکہ واریت کو وصیت جائز ہے سبکدوشی سے وراثت و بھی ہوں و اشعد وغیرہ، لکھنا یہاں ملاں سے
مراد مال میں سے ہے اب تم وصیت کر دے کہ وہ تمہارے پاس سے مال چلے دیا، اس حدیث سے معلوم ہوا کہ غنی موت کی حالت ہی میں بیمار
کے مال میں واریت کا حق ہو جاتا ہے، اسی لئے فقہاء فرماتے ہیں کہ یہ بیمار مرد قائل مال کی وصیت کر سکتا ہے، یہ بھی معلوم ہوا کہ اس حالت کے صدقہ و
خیرات کا ثواب بہت کم ہے، کیونکہ اب خود اسے ضرورت ہے ہی انسان کو چاہئے کہ تندرستی اور زندگی کو وصیت کرے جو کہ بیکار کرے، فقہاء

نور انماں پنا سا کھلے عاؤ ابھی کون پیچے قرین پیچے گا سوچو آہی

بعد مرے کے قسب پنا پنا یا بھول جائے فاتحہ کو قرین پھر کوئی آئے یا آئے

بہت کم
مدا

خَلْفَهُ وَعَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ وَقَلِيلٌ مَّا هُمْ مُتَّفِقٌ عَلَيْهِ ۝ الْفَصْلُ الثَّانِي ۝
 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّخِيُّ قَرِيبٌ مِنَ اللَّهِ
 قَرِيبٌ مِنَ الْجَنَّةِ قَرِيبٌ مِنَ النَّاسِ بَعِيدٌ مِنَ النَّارِ وَالْبَخِيلُ بَعِيدٌ مِنَ اللَّهِ بَعِيدٌ
 مِنَ الْجَنَّةِ بَعِيدٌ مِنَ النَّاسِ قَرِيبٌ مِنَ النَّارِ وَاجَاهِلٌ سَخِيٌّ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ مِنْ
 عَابِدٍ بَخِيلٍ ۝ وَكَانَ لِي سَعِيدٌ أَخَذَنِي قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

تسکے پیچھے وائیں بائیں دور وہ ہیں بہت کھٹکے لہذا سلم بخاری امیری اصل روایت ہے حضرت ابو ہریرہ سے فرماتے ہیں فرمایا
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سخی اللہ سے قریب ہے جنت سے قریب ہے لوگوں قریب ہے آگ سے دور ہے لہذا دیکھو
 اللہ سے دور ہے جنت سے دور ہے لوگوں سے دور ہے آگ کے قریب ہے اندر قریب جاہل سخی کنوس عابد سے افضل ہے لہذا
 رقمندی روایت ہے حضرت ابو سعید خدری سے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ہے حضرت ابو سعید خدری وہ ہیں جسوں نے امیری پر ہمت نہ کر کہ قریب یا قریب کی سخی، حضور اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بہت افراد کلام ان کی
 عزت افزائی کے لئے فرمایا پیچھے لے کر ابو درہم سے یہ نہیں احسان میں مگر مالدار لوگ ہیں۔ لہذا یہاں تعالیٰ بھی فعل ہے اور فعل سے
 مراد صدقہ و خیرات وہ عبادہ علی میں بہت عام ہے ولسات ایسے وہ بھی جو بلا کسی دولت نہ بھر بھر کر نیکیوں میں خرچ کرے عبادہ میں نہیں
 لے ان چار مسئلوں سے مراد ہر نیکی ہر نیکی ہر مال میں نیکی کرنا ہے، اپنے وطن میں بھی خرچ کرے، امر میں مشرعیین میں بھی کیے جہاں
 مسلمانوں کو کراہ اسلام کو ضرورت ہو وہاں پہنچانے، واقفی ایسی توفیق دل سے بخود سے مالدار ہیں، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، وَقَلِيلٌ
 مِنَ الْجَاهِلِ الشُّكُورُ عَمَّا مَالُ الدُّوَارِ بِرَفْعِ خَيْرِ اَبْرَارِ اِيَّاهُمْ اَوْ عَمَّا شَرُّهُمْ اَشْرَقَ عَمَّا
 عَمِّي كَخِرَافَةِ كَاسٍ مَعَا فَرَمَا لَہِ ہم سخی اور جو آد کا رقبہ پیسے بیان کر چکے ہیں، یہاں مرقعات نے فرمایا کہ حقیقی سخی کا ہے جو غنی پر رقبہ لگائے
 کی دھنا کو ترجیح دے اس کے میں قرب بیان ہوئے، اور ایک دوسری، اللہ تعالیٰ تو ہر ایک کو قریب ہے لیکن اس کو قریب کوئی کوئی ہے شعور
 بزرگ و بیک تر از اس معنی است۔ دی محبوب ہیں کہ اس اور دے دوسرے

اس حدیث میں اشارہ فرمایا گیا کہ سخاوت مال حسن مال ہے، انعام بخیر کا دلیو ہے، سخی سے مخلوق خود بخود راہنی رہتی ہے۔ حکایت کسی عالم
 سے یہ چھایا کہ سخاوت بہتر ہے یا شجاعت، فرمایا خدا تعالیٰ سے سخاوت دے، اسے شجاعت کی ضرورت ہی نہیں، لوگ خود بخود اس
 کے سامنے جت ہو جائیں گے، چونکہ صدقہ غصیب کی آگ بجھاتا ہے اسے سخی دوزخ سے دور ہے۔ لہذا یہاں عابد سے مراد عالم عابد ہے
 حیا کہ جاہل کے مقابلے سے معلوم ہوتا ہے، ایسے جو شخص عالم بھی ہو عابد بھی، مگر جو کنوس کے نزدیک دے نہ دے نہ کونہ دے نہ عبادات و جہاد کے دو لفظ
 سخی جاہل سے مترادف ہو گا کہ کوئی وہ عام حقیقت ہے عمل ہے مکمل بہت سے خلق پیدا کرتا ہے اور سخاوت بہت چیزوں کا قلم ہے، بلکہ وہ

وَسَلَّمَ لَأَنْ يَتَصَدَّقَ الْمَرِيضُ فِي حَيَاتِهِ بِدَارِهِمْ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَتَصَدَّقَ بِمَالِهِ عِنْدَ مَوْتِهِ
رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَعَنْ أَبِي الدُّنَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ
الَّذِي يَتَصَدَّقُ عِنْدَ مَوْتِهِ أَوْ يَتَّقِي كَالَّذِي يَهْدِي إِذَا شَبِعَ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ
السَّكَنِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ، وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَصْلَتَانِ لَا يَجْتَمِعَانِ فِي مُؤْمِنٍ الْبُحْلُ وَسُوءُ الْخُلُقِ رَوَاهُ
التِّرْمِذِيُّ، وَعَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا

ہم نے کہا کہ اس کا یہی حکم ہے ایک اور ہم خیر کرنا مرنے وقت جو حیرات کہے سے بہتر ہے۔ رواداؤں و ادائیگے حضرت ابوداؤد
سے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اس کی تین جو مرنے وقت حیرات یا ارادے کی کہ ہے جو اپنے پیٹ بھر جانے پر
کسی کو دینے سے منع ہے۔ رواداؤں و ادائیگے کہے ہیں کہ یہ مرنے وقت سے حضرت ابوسید خدری فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے کہ مومن میں دو خصوصیتیں کبھی جمع نہیں ہوتیں کسی اور یہ خلقی ہے لہذا کسی ادائیگے حضرت ابوبکر صدیق سے کہ
فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ

عَدَدٌ يَكُونُ كَالْيَوْمِ يَكُونُ عَمَلَاتُ مَالِي يَكُونُ دُونَِهِمْ كَرَاهِيَةً جَاهِلِيَةً دُونََهُمْ كَرَاهِيَةً قَرَابَتِ كَرَاهِيَةٍ
سے مراد تعدد یعنی کارآمدی ہے مادیات کے وقت سے مراد عرفی موت ہے جب زندگی کی اس خوشحالی ہے، یہ تعدد یعنی مادیات و مال و خیرات
کا مرنے وقت کے بہت مال کی حیرات بہتر ہے، کیونکہ تعدد یعنی حیرات میں نفس پر حیرات ہے اور مرنے وقت کا خیال ہے اپنا نقصان نہیں دیکھنے
داروں کو نقصان پہنچانا ہے، اس کی پوری شرح دیکھیں پھر چکے کہ اگر یہ ہے یہ دلائل بھی ہیں اور دینے والے کے اس طرح عمل سے خیر و اعلیٰ اور
اسکی تعدد نہیں کرتا، بھلا ہے کہ اس نے نفس کو کچھ پر مقدم رکھا اور سمجھا کہ یہ چیزیں و دولتیں گناہ و گناہ کو ہی بھروسہ، اسی طرح وہ تنہا غنی ہے
اور ہماری بیوقوفی و خردی ہمیں ہمت دے سکی، ہمارے میں ہے کہ اگر انکی پرکھ، انکی میں تدبیر ہے جو تو تعدد یعنی یہ سمجھ کر وہاں حیرات کیا جاتا ہے شعور

ماہر و درباری کیم و حال را

نابز و درباری کیم و حال را

کہ یہ ایسا نہیں مرنے کا کوئی کامل مرنے میں جو اور ہمیشہ کا بخیر اور بد خلق بھی اگر اتفاقاً کبھی اس سے بخیر یا بد خلقی صورت ہو جائے تو فرما دے
پشیمان بھی ہو جاتا ہے اس کے ایک حصے یہ بھی ہو سکتے ہیں کہ مومن نہ بخیر نہ بد خلقی جس دل میں ایمان کامل جاگزی ہو تو اس دل
سے یہ وہ فدا نہیں نکل جاتے جس بدعت یا خیال سے کہ بد خلقی اور بدعت کچھ اور، اللہ تعالیٰ کے لئے غصہ کرنا عبادت ہے رب تعالیٰ
فرماتا ہے أَسْتَدْرَأُ عَلَى الْكَافِرِ دُعَاءُ مَنَافِعِهِمْ هُوَ هُوَ هُوَ اس شرح سے حدیث پر یہ اعتراض ہو سکتا ہے کہ نفس مومن بخیر بھی ہوتے
ہیں۔ بد خلق بھی، کیونکہ وہ یا تو مومن کامل نہیں ہوتے یا ان کے یہ عیب عارضی ہوتے ہیں، اور یہ اعتراض دیکھ کر یہ حدیث قرآن کے

يَدْخُلُ الْجَنَّةَ حَبِيبًا وَلَا يَخِيلُ وَلَا مَنَانٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ
 قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرُّ مَا فِي الرَّجُلِ شَرُّ هَالِكٍ وَجُبْنٌ خَائِفٍ رَوَاهُ
 أَبُو دَاوُدَ وَسَدُّكَرُ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ لَا يَجْمَعُ الشُّعْرُ وَالْإِيمَانُ فِي كِتَابٍ الْجَاهِدِ

جنت میں نہ تو فریبی آدمی جائے نہ کہجوس نہ احسان جتائے نہ کٹھنہ اترمکی روایت ہے حضرت ابو ہریرہ سے فرماتے ہیں کہ یہاں رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آدمی کی بدترین صفت گھڑبٹ والی کج فہمی اور خدو والی روئی ہے بلکہ ابو داؤد امام حضرت ابو ہریرہ کی یہ
 حدیث کا محقق امام کتاب الجہاد میں بیان کریں گے

حلاف ہے کہ قرآن کریم نے بیس مصنف کی تفریق کر دی ہے بلکہ آپ کا نام شریف عبداللہ ابن عثمان راہب تھا نہ ابن حلاف ابن عمرو ابن کعب
 بن سعد ابن قیس ابن مخرمہ ہے، آپ ساتویں ولادت مخرمہ میں ہی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مل جاتے ہیں، آپ کی کیت ابو بکر اور حضور نور
 صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے عطیہ فرمائے ہوئے نقاب صدیق اکبر و متیق ہیں، ہی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تمام طوطوں میں شریک رہے
 اسلام سے پہلے اور اسلام لانے کے بعد بھی حضور نور صلی اللہ علیہ وسلم سے مدار مومن، سب سے پہلے آپ ہی ہجرت میں حضور اور صلی اللہ علیہ وسلم
 کے ساتھ رہے، حضور نور صلی اللہ علیہ وسلم کے بار بار کہلائے، آپ ہی افضل المخلوق بعد الانبیاء ہیں، عثمان غنی آپ کی تبلیغ سے ایمان لائے
 حضرت بلال اور عامر نسیر رضی اللہ عنہما بھی شادار صحابہ آپ کے آرد کرد و نظام ہیں، آپ چار پشت کے صحابی ہیں، ماں باپ صحابی خود اور سائے
 گھر والے صحابی، اس کی اولاد صحابی، بہرے والے صحابی، ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا آپ ہی کی دختر نیکا عمر ہیں، آپ کے فضائل میں بہت
 آیات آتھیں، اور آپ تعالیٰ نے آپ کو تالی آئینہ خیر یا یعنی زندگی و وفات و قرین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ثانی شہرہ
 یعنی اس افضل المخلوق بعد الرسل ثانی آئینہ ہجرت ہے لاکھوں سلام

اسلام لانے والے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور پھیلائے والے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ فاروق نقوی کی حیا و آپ ہی سے ڈالی
 آپ کو معتبر میں واقعہ نبی سے دو سو پونے پانچ سو بعد پیدا ہوئے اور ہجرت منورہ میں بائیس ہجری الاخرہ ۳۱ھ منگی گزرتی مغرب
 اور عشاء کے درمیان وفات پائی، آپ کی پوری اسما و نسبت ہمیں ہے آپ کو فضل و کرم و عبادت نے ماہ جنازہ پڑھا، ۶۳ سال عمر پل دو سو
 کچھ مہینے حضور نور صلی اللہ علیہ وسلم سے عمر میں چھوٹے تھے وہی حضور نور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد پورے کئے اور پھر ہلیشہ کے لئے
 حضور اور صلی اللہ علیہ وسلم کے پیلو میں گندی خضرا کے اندھا دارم فرما ہو گئے، آپ کے فضائل آسمان کے تاروں اور دیگستان کے ذروں
 سے زیادہ ہیں، آپ سے بہت کم احادیث مروی ہیں در کمال وغیرہ

اے پیے بران جیوں پر مر جائے وہ صحتی نہیں کیونکہ وہ منافق ہے، عروس میں تو نا تو یہی بہت نہیں، اور اگر ہوں تو ب تعالیٰ سے مرتے
 سے پہلے تو یہ نصیب کر دیا ہے یہ مطلب بھی جو سکتا ہے کہ ایسا آدمی صحت میں پیدا نہ جائیگا، لوگوں جتانے سے طعنہ دینا مراد ہے ورنہ بعض صورتوں
 میں لوگوں جتنا عبادت ہے جتنا افسوس ہے سائے والے کی اصلاح مقصود جو ب کائنات فرماتا ہے بَلَىٰ اللَّهُ يَهْتُمُّ عَلَيْكُمْ أَنْ هَذَا ذِكْرُ

۱۷۔ چلے نہ پاک بیسیو! تم سب ہی اعلیٰ تقویٰ پر جیو گی، کمال ایساں پردات پاؤ گی اور تم سب میرے ساتھ دھرمی، اگر تک پہلے میرے پاس تم میں سے وہ پستی کی جڑ زیادہ مٹی ہو گی، اس حراب سے معلوم ہوا کہ میں کامل ہوتے ہی اس قدر اشرافیہ دھرم کی یاد گاہ میں پہنچ جاتا ہوں، وہی

رواہ البخاری و فی روایۃ مسلمہ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسرعکم
لحو قانی اطوا لکن ید اقلت وكانت يتطاوّلن ایمنن اطول ید اقلت فكانت اطولنا
ید ان ذنب لاینها كانت تعمل یدہا وتصدق ، وعن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم قال قال رجل لا تصدقن بصدقة فخرج بصدقة فوضعها فی ید
ساریق فأصبحوا یخذون تصدق اللیلۃ علی ساریق فقال اللہ لک الحمد علی

تھیں نے (بخاری) مسلم کی روایت میں ہے قرآن میں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم میں سے پہلے بچھڑنے والے جو ملے اللہ کی
ہو دینی میں کو انہی کے پاس جھگڑائی تھیں کہ کس کے ہاتھ لمبے ہیں (رات) میں ہم میں ملے اللہ والی نہ تھیں ہی کسی کو نہ ہے اللہ سے
کام کرتی تھیں اور خیرات کرتی تھیں لے روایت ہے حضرت ابو ہریرہؓ نے کہ ہم سے اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک آدمی بھلا میں خیرات کرونگا
لے وہ پانچ صدقہ بیکر نکلا تو کسی حرم کے ہاتھ میں دے دیا لے لوگ مجھ کو پوچھ کرے گے کہ رات جو کہ خیرات دی گئی وہ بھلا
الہی تیرا شکر ہے

صدقہ حق ہے غیر مسلم جو اگر بوجہ برکت حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے غایب ہو سکے میں ایک مال و صدقہ خیرات زیادہ کرے لے یہ بھلا حلال
اجتماعی اور میدیاں یہ تھیں کہ ہاتھ سے یہ جسم کا اللہ ترا ہے ان میں سے نے اپنے ہاتھ خود اپنے تھے مگر تعظیم و احترام کے لئے آٹھ خیرات ذکر فرمائی جیسے
رب تبارک و تعالیٰ ہے و کانث جن انعامین اور تبارک و تعالیٰ ہے ان شئت خیرات النساء و سوا کھڑا نہیں بھی ذکر ہے اللہ کم کسی صلہ ہے ہم
کا اللہ تو حضرت سوره و فی اللہ ہما کا دوا نہ تھا مگر سنا کہ حضرت زینب بنت جحشؓ صلی اللہ علیہا وسلم کا تھا حضرت زینب کی وفات سنہ میں ہوئی آپ
حضور اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پہلی بیوی ہیں اور حضرت سوره کی وفات سنہ میں امدائے صدیقہ کی وفات سنہ میں ہے مرنے والی ۱۰
سنہ چنانچہ آپ اپنے ہاتھ سے حکمائیں رنگی تھیں نہیں جیتی تھیں اور وقت خیرات کرتی تھیں یہ پچھ مرض کی حاجت ہے کہ رواج سطران کا نان
اللہ حضور اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد بھی حضور اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد بھی حضور اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سارے میں ہیں
مذا حضرت زینب رضی اللہ عنہا کا یہ محنت کہ اپنے خراج کے لئے رات بھر رات و خیرات خیرات کرے کے لئے تھا ان کا خیال تھا کہ یہ محنت کا پیسہ
خیرات کرنا زیادہ لائق ثواب ہے لے جیسے تم سے پہلے ایک نبی اسرائیلی نے اپنے دل میں کیا اپنے دوستوں یا گھروالوں پر اپنا یہ ارادہ ظاہر کیا یا رب تو نے
کی مار دے میں مرض کی کہ آج میں خیرات دوں گا، ظاہر ہے کہ حیرات نفی صمد مراد جو ممکن ہے اُس نے کوئی نعمانی جو جس کے پورا کرنا ارادہ
کیا لے لے رات کے آخر میرے میں ایکے میں ایک شخص کو پھر جان کر وہ خیرات دے دی، اُس نے لوگوں میں پھیلا دیا کہ مجھے ایک آدمی خیرات
دے گیا، جب کہ آوارہ لوگوں کا طریقہ ہے کہ دھوکا دینے پر فخر کرتے ہیں اور دھوکا کھانے والے کا مذاق اڑاتے ہیں، اس کا لوگوں میں
جرح ہو گیا مرنے والے نے فرمایا ممکن ہے کہ لوگوں کو یہ خبر اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے معلوم ہوئی ہو، اور ہو سکتا ہے کہ کوئی فرستہ شکل انسانی میں اگر لوگوں

سَارِقٍ لَا تَصِدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ قَوْضَعَهَا فِي يَدِ زَانِيَةٍ فَأَصْبَحُوا يَتَخَدَّ ثَوْنٌ
 نَصِيقِ اللَّيْلَةِ عَلَى زَانِيَةٍ فَقَالَ اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلَى زَانِيَةٍ لَا تَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ
 فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ قَوْضَعَهَا فِي يَدِ غَنِيِّ فَأَصْبَحُوا يَتَخَدَّ ثَوْنٌ اللَّيْلَةِ عَلَى غَنِيِّ فَقَالَ اللَّهُمَّ
 لَكَ الْحَمْدُ عَلَى سَارِقٍ وَزَانِيَةٍ وَغَنِيِّ فَأَقْبِلْ لَهُ أَمَّا صَدَقَتُكَ عَلَى سَارِقٍ
 فَلَعَلَّكَ أَنْ يَسْتَعِفَّ عَنْ سَرَقَتِهِ وَأَمَّا الزَّانِيَةُ فَلَعَلَّكَ أَنْ تَسْتَعِفَّ عَنْ زَنَاهَا وَأَمَّا
 الْغَنِيُّ فَلَعَلَّكَ يَعْتَبِرُ فَيُفْنِفُ مِمَّا أُعْطَاهُ اللَّهُ مُسْتَفِيٌّ عَلَيْهِ وَلَفْظُهُ لِلْغَنَارِيِّ وَعَنْهُ

چند پر صدقہ لے اب پھر صدقہ کر دے پانچ صدقہ کر بخلا تو ایک : یہ کہ ہاتھ میں دس روپے لوگ جمع ہو کر چپ کر گئے کہ آج
 رات زائر کو صدقہ دیا گیا ہے وہ بلا ای تیرا شکریہ کیا زائر کو خیرات میں دھندہ کد کا پھروہ پانچ صدقہ کر چلا تو کسی اللہ کے
 ہاتھ میں دس بیلا کہ لوگ جمع ہو کر چپ کر گئے کہ آج رات میں کو صدقہ دیا گیا ہے وہ بلا ای تیرا شکریہ ہے کیا چور پتہ اپنے پروردگار
 پر لے آئے جواب میں کہ گیا کہ انھی تیری نعمت خیرات چور پر تو شاید چور چورنگ باز ہے لیکن زائر تو شاید وہ دس روپے لیکن
 غنی تو تیرے عزت پر لے اور شکریہ دینے میں ہے کہ خیرات کہہ لے رسم بخاری لفظ بخاری کے میں ۱۰ روپے انھی سے

ہے کہ گاہ چور و مفلس کا چور ہو گیا لے کر شکریہ کہے لیے وہ شخص صدقہ صاف ہونے پہل تک نہیں ہوا مگر خدا کا شکر کیا ۱۱ اھ قلمب کے
 قلم پر یہ کیا اللہ کے مقول بہت محبت پر بھی شکر کیا کہتے ہیں ۱۲ میں میرا دھندہ تو بیکار کی کوئی جمع صرف پر نہ پہنچا جیسے کہ دکان میں میں دار
 اسکی جگہ اور صدقہ دے گا اس سے معلوم ہوا کہ اگر صدقہ جمع جگہ نہ ہے تو وہاں سے سوائے بھائے اور صدقہ سے بچ کر آج بھی صدقہ چھپانے کے لئے
 اور حیرت راز ہی میں نکلتا ہے اسلئے ایک حاسد زائر محبت کو مسکس مان کر یہاں سے دی اور دھوکا کھایا ۱۳ اس چور کو جو ابھی بیان کر دی گئی
 کیا خود را اپنے ہی لوگوں میں بھونکا اور شستہ کے درجہ میں کا دھوکا کھایا لے لے خیر مجھ کو یاد رکھو کہ کبھی بھونچے پڑنے پڑے ہے تھا اور جو بھی
 کعبہ کے ہونے خیرات لے لی حبی کا بھول بھی گزرتی کہ دیکھا جاتا ہے اور محبت پر یہ عزت نہیں کہ اپنے دل سے دھوکا کھکے کیا یا دوسرے دل سے
 منی ہونے کے باوجود خیرات لے کیوں لی اور جو وہ سادہ کے حالات دیکھتے ہوئے ان افراد خیرات کی گمانش ہی ہیں ۱۴ ہر ہے کہ میں نے
 خود کسی سے نہ کہ ہر گاہ کہ کبھی جو میں لوگ ان بات کا چور پر ہیں کرتے کو چھپانے کی کوشش کرتے ہیں ایہ اعلان فرشتہ ہی کے ذریعہ ہوا
 ہو گا ۱۵ جیسے میں کیا محبت کو ان کو صدقہ میں جڑ پختہ تین دفعہ خیرات کر چکا ہوا دیکھا ہی نہیں ۱۶ فلا صدقہ ہے کہ تیرے یہ تینوں
 صدقہ کار آمد ہیں کوئی سیکارہ گیا ۱۷ چور اور راہین کے سے تو گناہوں سے بچے کا ذریعہ بنے گا ۱۸ میں کے سے مسودت کی تبلیغ ہو گا اس
 و مت سے معلوم ہوا کہ اگر غفلت سے رکھ کر خیر صرف پر خیرت کر دی جائے شک کسی کو غیر سمجھ کر ذکوۃ دی ۱۹ پھر یہ نگاہ دینی ہے تو ذکوۃ
 اد برعائے گی اس کا مادہ واجب نہیں ۲۰ طرفین کو یہی قول سے ۱۰ کی دلیل یہ حدیث بھی ہے کہ جو لوگوں سے چر لیتی اور صدقہ دینے

فَإِنِّي أَنْظُرُ إِلَى مَا يَخْرُجُ مِنْهَا فَاتَّصَدَّقُ بِثَلَاثَةٍ وَأَكُلُ أَنَا وَعِيَالِي ثَلَاثًا وَارِدُ فِيهَا ثَلَاثٌ
رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ ثَلَاثَةً مِنْ بَنِي
إِسْرَائِيلَ أَبْرَصَ وَأَقْرَعَ وَأَعْمَى فَأَرَادَ اللَّهُ أَنْ يَبْتَلِيَهُمْ فَبَعَثَ إِلَيْهِمْ مَلَكًا فَاتَى الْأَبْرَصَ
فَقَالَ أَيُّ شَيْءٍ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ لَوْنٌ حَسَنٌ وَجِلْدٌ حَسَنٌ وَبَيْتٌ حَسَنٌ الَّذِي قَدْ
قَدَّرَ فِي النَّاسِ قَالَ فَمَسَحَهُ فَذَهَبَ عَنْهُ قَدَرُهُ وَاعْطَى لَوْنًا حَسَنًا وَجِلْدًا حَسَنًا

کہ میں اس بارگاہِ پیغمبر میں خوراک میں تو تھائی تو خیرات کرتا ہوں اور تھالی میں دیر سے بال بچے کھاتے ہیں اور تھالی اس میں دو دہان
خون کرتا ہوں سے رستم اورایت ہے اس ہی سے کہ بوس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھا کہ اسی سر میں میں تین شخص کے کوڑھی
گنجا اور ادھب اللہ تعالیٰ سے ان کا استعانت لیتا تھا ہٹھ تو ان کی طرف ایک درخت بھیجا کوڑھی کے پاس آیا بولا تجھے کیا چیز پسند ہے وہ بولا
اچھا رنگ اور اچھی کھال دی بیلہی حاتی ہے جسکی وجہ سے لگ کر کے گھر کہتے ہیں تھے صفحہ عفریا کر رشتہ سے اُس پر ہاتھ پھیر کر تواسکی
بیاری جاتی نہ ہی اندھے تھا رنگ اچھی کھال سے دی گئی تھی

ماتے کے ہاں تیری بیعت کر تیرے نام کی دھال یادوں میں ہے اور تیرے لئے دُعا سے بادل لائے جاتے ہیں تیری کسی سبکی کی وجہ سے ہے بت
وہاں میں لکھ کوف سی تو کرتا ہے، سلام ہوا کسی کی چھپی ہوئی نیکیاں بوجھنا تاکہ خود بھی وہ نیکی کرے حاضر محضر ہے، قرآن پاک جرح مانا ہے اولاً
بِحَسَنَتِهِ دواں لوگوں کی عیب جوئی مراد ہے بچے لوگ ان کے خفیہ عیب مت ڈھونڈو، لہذا یہ حدیث اس آیت کے خلاف ہیں لہذا یہ بڑے پس انداز
کوئی نیکی نہیں، مرن یہ ہے کہ اس کی پیدوار رنگہ میں فروغ ہیں کرتا، اپنے بچوں سے روکتا نہیں، لہذا کافق بھڑکتا ہیں، ساری ایک دم حرج نہیں کر
دیتا، اس کا تالی خیریت کرنا لفظی صدق بھی تھا، اور نہ نیا اسرائیلی کے ہاں یہاں کی کوکۃ جو تھالی احمد تھی، یہاں سے اس پیدوار اسکی کوکۃ دھواں یا جیروں
جوتہ ہے، اور چاندی سونے دینہ کی چالیسواں جوتہ، اس واقعہ سے سلام ہو اگر اپنی خیر سبکی کسی کو بتاتا تاکہ وہ بھی اس پر عمل کرے دیا نہیں بلکہ
تبیح ہے غرض نہیں بلکہ بتائے کا شکر ہے تھے شفا اور مال دے کر اور پھر کچھ مال طلب کرنا کہ بتائے دے کر فلک استعانت میں ہے، لیکن میرا
یہ استعانت مرد و بتائے کے اپنے علم کے ہے نہیں ہوتا جھوٹا دیکھو اور ان کے سامنے مثال قائم کرنے کے لئے، تاکہ لوگ اس واقعہ سے عبرت پکڑیں تھے یہ
فرشتہ شکیل انسانی میں آیا تھا جیسا کہ حدیث کے اگلے صفحوں سے ظاہر ہے عاقبت طیب کی شکل میں ہر گاہ یا مقبول اللہ العالی کی تباہی تو اس جہان نے یہ خواہش
ظاہر کی تاکہ وہ دوا یا دے جائے تھے اس سے دوسرے معوم ہوئے ایک مکتوبیوں کے ہاتھ پیر سے یا ریاں حاتی ہیں مصیبتیں مل جاتی ہیں، مگر ان کے دھوکے صفائیں غنی
ہیں، اب فہم حضرت اسماعیل علیہ الصلوۃ والسلام کی اڑی کو دھو رہے جتنا قیامت شفا ہے اس حضرت ایوب علیہ الصلوۃ والسلام کے پاؤں کا ف
شفا تھا، اور بتائے دے تھے اُو کُفِّنْ بِرَبِّكَ هَذَا فَهَاسَ قَسَلٌ مَلَكٌ وَشَرَابٌ وَدَحْرٌ یَا کُزْزُ لَوْ کَانَ کَیْفٌ لَیْ عَجَبٌ ہاتھ رکھ کر میں دیا جائز ہے
اور علی سبب اہل حق جاز ہے بچے چھو کر جاری دُعا کر دیتا، ان کی اصل یہ حدیث ہے اسی لئے رب بتائے سے فرشتہ کے واسطے اس رسم دہی ہے

۱۔ سہراں جہ نیل اندہ بشر
بہر حق سوسے غریباں یکسو نظر

لِغَاوِمِ اِذْهَبِيْ فَاِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَمَرِيْذُكَ اَلْحَمْدُ فَذَهَبَتْ فَلَمْ تَجِدْ
فِي الْكُوْةِ اِلَّا قِطْعَةً مَّرْوَةَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنْ ذَاكَ اَلْحَمْدُ عَادَ
مَرْوَةٌ لِمَا لَمْ تُعْطُوْهُ السَّائِلُ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ وَعَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ
قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِشَرِّ النَّاسِ مَنْزِلَ الْقَبِيْلِ لَعَنَ قَالَ الَّذِي
يَسْأَلُ بِاَللّٰهِ وَلَا يُعْطٰى بِهِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَعَنْ اَبِيْ ذَرِيَّاهُ اِسْنَادًا عَلَى عُثْمَانَ فَاِذَا كَانَ لَكَ

جہاں گوشت ہی کرم ہے بشرطیکہ اس کی حد میں نہ ہو گیس تو طاق میں پتھر کے ٹکڑے کے سوا کچھ نہ پایا ہے نہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ جو کرم ہے نہ ان کو گوشت نہ پانی نہ گوشت کا پتھر نہ لکڑی نہ ہڈی نہ لہو نہ عورت نہ حضرت ابوبکر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے
فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میں تمہیں بتا دوں گا کہ غریبوں کو کچھ نہ دینا اور غریبوں کو کچھ نہ دینا اور غریبوں کو کچھ نہ دینا
اور زور دے کہ (احمد اور دہلی) حضرت ابوہریرہ سے حضرت عثمان کی حد میں حاضر کی اجازت مانگی

اے مومنین میں پھر نہ پاسیہ پھر کو کہتے ہیں، اس پتھر کو بھی کہتے ہیں جس سے آگ نکلتی ہے جیسے جہاں جہاں ہے کہ جہاں جہاں ہیں
سوائے گوشت کے کہ پتھر دیکھا جس کی دگر ہے آگ پیدا ہوتی ہے۔ اے حضور اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کچھ نہ دینا اور غریبوں کو کچھ نہ دینا
ایک یہ کہ حضور اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس تمام باتوں کی خبر پہنچی تھی جو آپ کے پیچھے گھروں میں ہوتے تھے، غریبوں سے بھکاری کے سے
جائے گا اور اقدار عرض نہ کیا تھا مگر کرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اس دامن میں لے لیا اور دوسرے کہ حضور کے احکام اور یہی چھوٹوں کے کچھ نہ
دیکھو حدیث فعل نہ دیا گیا، میں، بلکہ جب پیر بخود ہی جو، غریبوں کو بھی، سبکی صورت ہو تو حدیث نہ کرنا بہتر، مگر سب نبوت یہ تھی کہ اس
کے دوا دے سے کوئی محروم نہ رہائے، اس لئے رب تعالیٰ نے اس پر رحم فرمایا کہ اس طرح شہید فرمایا شد

موسیٰ، ادب و اماناد، گراں قدر، سوغتہ جان دوا داناں دیگر نہ

حدیث خزیمہ بالکل ظہر رہے، اس میں کسی تاویل کی ضرورت نہیں، اگر تفسیر میں نہ کر سکی بن عاتق ہے، تو رب تعالیٰ کی قدرت سے پتھر میں
بن سکتا ہے، پتھر میں مسخ ہوا، کوئی بندہ یا خود نبی یا جس کو پتھر بن گئے، اگر رب تعالیٰ سے اس گوشت کو مسخ کر کے پتھر بنا دیا
تو کیا مشکل ہے جو حدیث پر کوئی اعتراض نہیں، اے اس حدیث کے دو مطلب ہو سکتے ہیں، ایک یہ کہ سائل مسئلہ بتدقین سائل ہیں، جو
لوگوں سے اللہ کے نام کا واسطہ دے کر مانگیں اور اس میں کچھ بھی نہیں ہے، یہ سائل بھی معروف ہو، مطلب یہ ہوگا کہ یہ سائل جو کہ رب
تعالیٰ کے نام پاک کی توہین کرتا ہے کہ ہر کس واکس سے اللہ کے نام پر مانگتا پھرتا ہے، کوئی دیتا ہے کوئی نہیں دیتا، معلوم ہو اگر اللہ کے
نام کو بھیک کا ذریعہ نہ ہو، وہ سزا دے کہ وہ شخص بدترین آدمی ہے جس سے سائل اللہ کے نام پر مانگے، اور اس کا ادب رب کے نام پر بھی
لیکھیں ادا سے کچھ نہ دے، اب اس سے دو صورت مراد ہوگی کہ سائل بھڑکے ہوئے حالت میں ہو، حدیث کے نام کا واسطہ دے کر

وَبَيَّذِهِ عَصَاهُ فَقَالَ عُثْمَانُ يَا كَعْبُ إِنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ تُوْفِي وَتَرَكْ مَا لَا فَنَاءَ تَرَى فِيهِ
فَقَالَ لَنْ كَانَ يَصِلُ فِيهِ حَقُّ اللَّهِ فَلَا يَأْسُ عَلَيْهِ قَدْ فَرَّ أَبُو ذَرٍّ عَصَاهُ فَضَرَبَ كَعْبًا
وَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا أُحِبُّ لَوْ أَنَّ لِي هَذَا الْجَبَلُ
ذَهَبًا أُنْفِقُهُ وَيَتَقَبَّلُ مِنِّي أَدْرُخِلَنِي مِنْهُ سِتًّا أَوْ ثَلَاثِينَ الشُّدَّةَ بِاللَّهِ يَا عُثْمَانُ أَسَمِعْتَهُ
ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَ نَعَمْ رَعَاهُ أَحْمَدُ؛ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ صَلَّيْتُ وَدَاءَ الشَّيْ

مل گئی ابو ذر کے ہاتھ میں اس کی فاطمی تھی اسے حضرت عثمان نے کہا اے کعب عبد الرحمن کی دعوت چھوڑ، یہ تو بہت مال چھوڑ گئے اس دنیا میں تمہاری دینے کیا ہے دیکھا کہ اگر اس میں شریعت ہو اگر نہ ہو تو کوئی حرج نہیں ہے تب ابو ذر نے فاطمی شاکر کعب کو ماری کہ وہ
اوغڑا یا کہ بیٹے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ دے سنا کہ مجھے یاد ہے میں کہ میرا بیٹا ابو ذر بر سرنا ہو جسے میں حیرات کہتا اور وہ قبول
ہو جائے کہ اس کچھ اذیت اپنے پیچھے چھوڑ دے اسے اسے شہس نہیں اس کے قسم کیا تو نے حضور کو کہتے سنا زمین پر عروایا آپ کے کہ ہیں اسے
واحمد اور ایت ہے حضرت عقبہ بن حارث سے فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم

اپنی ہون پر اس کے لئے مانگے ہر ہر دین و دنیا و بعد کہ وہ چو کو بہ بیت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق نہیں اس قدر ہوا ہے
کہ کنز حرم نگہ دار فاطمی تھی جو اس کے ساتھ نہ تھی۔ فاطمی ساتھ کھائیت جہاں کے بہت وہ ہیں اسے یہ وہاں غمی ہے ابو ذر بعد ہی کی موجودگی میں
کعب اہل ہمارے سزا پر چھا کہ عبد الرحمن بن عوف بہت مال چھوڑ گئے تھے یا گئے ہیں تمہاری خیال ہے یا مال جمع کرنا انہی بال تپوں کے لئے چھوڑا ہوا ہے یا
ہیں ہر رات میں ہے کہ حضرت عبد الرحمن بن عوف ملا کہ دینا چھوڑے تھے اخیال تھے کہ حضرت ابو ذر غفاریؓ ہر قدر صحابہ تھے ان کا خیال تھا کہ شعور
تج ڈال مال دو صحن کو کہ کوڑی سکھر کھن کو جس سے دیا ہے تن کو کہ دے گا وہی کھن کو

نہ ہر ترک دنیا کی ادا دین پرستی سے حال تھے اس لئے اس کی موجودگی میں یہ سوال جواب ہونے لگا کہ حکم شرعی اور دنیا میں غیر تقویٰ و سنتی میں فرق
کیسے رہے یہ مال جمع رکھا، بعد دعوت چھوڑنا محال ہے جبکہ اس پر کوئے، حلوہ بڑائی، حقوق العباد اور کئے جاتے ہے ہر حال یہ کہ کثرت میں داخل نہیں ہو سکی
قرآن کریم میں بڑائی آئی ہے کہ یہ اس کا کالت جذب تھا آپ یہ نفس پر تہا جو یہ پائے کہ ہر کو ابو ذر پر مگر میں سمجھا تھے تاہم صمد آپ کا بہت، حرام کرتے
ان کی ناراضی اندر پر اس نہ ہوتے تھے، جیسے آج بھی صلوات سدا جوں محلہ کے بر گوں کی سمتی پر ناراض نہیں ہوتے اس لئے طیفہ طوسیؓ ان کھان کے لئے ملک
یہ حضرت کعبؓ کو بڑا سدا ہر مکتا ہے کہ آپ کی یہ سدا ویر ہر موش کے لئے جو کہ تم کو کہ ہے ہو کہ ان جمع کرنے میں کوئی حرج نہیں حالانکہ امیر مہدی بھی مسکینوں کے
پانچ سوہن بعد جنت میں جائیں گے حساب میں دیر لگے گی، یہاں عزت میں ہے کہ بعد میں حضرت عثمان سے ابو ذر غفاریؓ کو مدینہ منورہ سے مقام مدینہ
میں بھیج دیا تھا آپ تہ دعوت وہاں ہی رہے، کیونکہ آپ کی طاعت بہت جہانی تھی شہ صحابہ خواب یہ ہے کہ اے کعب تم تو کہتے ہو ماں جمع کرنے
میں حرج نہیں جبکہ اُس سے حرائض ادا کر دیئے جائیں، مگر میں نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا مال سامنے کا سدا

قَسَمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ الْعَمْرُ قَسَمْتُ ثُمَّ قَامَ مُصَرِّعًا فَتَخَطَّى رِقَابَ النَّاسِ إِلَى
بَعْضِ مَجْرَسَاتِهِ فَمَرَّ النَّاسَ مِنْ سُرْعَتِهِ فَخَرَجَ عَلَيْهِمْ قَدَائِي أَنَّهُمْ قَدْ يَجْعَلُوا مِنْ سُرْعَتِهِ
قَالَ ذَكَرْتُ شَيْئًا مِنْ تَبَدُّعِنْدُنَا فَكَّرْتُ أَنْ يَجِبَنِي فَأَمَرْتُ بِقِسْمَتِهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ قَالَ كُنْتُ خَلَفْتُ فِي الْبَيْتِ تَبَدُّعًا مِنَ الصَّدَاقَةِ فَكَّرْتُ أَنْ أَيْتَهُ وَعَنْ

عنه الشريف وسم کے لیے عینہ میں نماز صحرانہ میں تپ بے سلام پھر پھر نری سے کمرے میں بے سلاطوں کی گود میں بھاگنے پرے سے
ہو یوں کے لیے میں تشریف لے گئے تھے وہاں صحرانہ کی جہاز سے گھر گئے پھر وہاں تشریف لائے تو وہاں آپ کی جہاز سے توبہ کر
رہے میں تھے تو یہاں اپنے پاس سوئے کا پیر زیادہ گیا تو مجھے یہ تالپند ہوا کہ وہ مجھے مشغول کرے میں مناس کے قسم کر رہے کا حکم دیا
تھو بخاری کی دوسری روایت میں یوں ہے کہ تالپان میں سے گھر میں ہوا کہ تالپان تالپان توں ب کو اے گھر میں رکھا تالپان کیا ہے وہاں سے

خبرات کر دینا کہ باقی رہا کہ منہ ہے اور مع کلان دست کی موت دست میں مرج میں ہونا۔ مگر یہ وہ تھا جس کا وہ شہید کلم کی خصوصیات سے
ہے کہ وہ حضور اور مجھے اللہ عظیم و سلم ادا کیے سگھوئے سید المومنین تھے لکھتے حضرت خضرت رضی اللہ عنہ نے حدیث سے کفر فرمایا مگر حدیث کا
مطلب سمجھا یا کہ حضور اور مجھے اللہ عظیم و سلم نے یہ اپنے سے فرمایا ہے امام مسلمانوں کو اس کا حکم دیا، مگر احقرم وادب کے لئے اگر میں سے یہ کیا تو حساب
وہ وہ جواب دینے کی کوشش کریں گے جس سے مزاحم جائے گا اللہ آپ سے سادہ کرنا ہے میں نے اسے یہ سلام پھر مجھے ہی پھر وہاں کے بہت تیری سے
روایت خاندان میں تشریف لے گئے کیونکہ اسی آپ کو وہاں سے لکھا تھا اور وہاں وہاں کے تشریف سے چاہا ناہیں چاہیے تھے معلوم ہوا کہ ضرورت
وگت کی گود میں بھاگ گئے ہوئے مسجد سے نکل بھاگے تھے اسے اگر ہم کہہ دیں ہادی و خوروش جائے تو وہ دوسرے کو اپنا نائب مقرر کر کے گود میں
بھاگتا ہوا ہی دوسرے گاہنگ پیسے گا اس لئے حدیث میں گود میں بھاگنے کی حالت آئی ہے وہاں بھاگتے بھاگتے سر پہ جیسے کوئی مار کے لئے مسجد
میں پیسے پیسے پھر گود کو چرتا ہوا اگلی صف میں جہے کی کوشش کر رہا ہو رہا ہے لہذا احادیث میں تصریح ہیں تھے صحابہ کرام حضور انور سے
اللہ عظیم و سلم کے بر حال تشریف کا دست و پد سے ملنا کہتے تھے اور اسی معمولی منظر پر دیوانہ وار گھبرا جاتے تھے شروع شکوہ خرافات میں چکا کہ اگر
مرا کا زمان معمولی کسی صاحب ہوتے تو نہ نہ موجودہ کی انگوٹوں اور اس پاس کی جگہوں میں ڈھونڈنے نکل پڑتے تھے آج خلاف معمول جو حضور اور
مجھے اللہ عظیم و سلم کو فیروزہ ملنے سے دیکھ کر گئے لکھتا ہوا ہے کہ یہ سہلہ کا بڑا حضور انور مجھے اللہ عظیم و سلم کی ہی حکمت تھی وہ دوسری
حضرت سے زیادہ تھا اس کا گھر میں دیکھنا بھی ناپسند آیا، اور خرافات کو دیا، مشغول رکھے میں دو احتمال ہیں ایک یہ کہ اس کی دوسری بار میں
دیکھنے کے لئے اس کا منہ میں گساں رکھیں دوسرے یہ کہ بت تعلق سے قرب خاص میں یہ قانع ہیں یہاں حضرت شیخ سے فرمایا کہ
اسوی اللہ کی طرف اتنا مت مغرب بندوں کو بھی شعور کرینا ہے بہت زیادہ رنگ دینا کی انتہا ہے کہ جو چیز یاد سے آؤ ہے اسے چاڑھو حضرت
ابوہریرہ سے تو فرمودہ کے لئے پر چھری بھاڑی حضرت لہو سے اپنے بیٹے ابوہریرہ سے کہنے دعا کہ خدا یا اے موت ذہن سے کہے ہوئے
کہ میں ایک سن تجھ سے غافل ہو گیا ہے اگر وہی واقعہ سے تب تو یہ روایت اس کی تفسیر میں سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ صو

عَرْشِ اِقْلَآءٍ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّيَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّجَاءُ شَجَرَةٌ فِي الْجَنَّةِ
فَمَنْ كَانَ سَخِيًّا اخَذَ بِغُصْنٍ مِنْهَا فَلَمْ يَتْرِكْهُ الْغُصْنُ حَتَّى يَدْخُلَ الْجَنَّةَ وَالشَّجَرُ شَجَرَةٌ
فِي النَّارِ فَمَنْ كَانَ شَحِيحًا اخَذَ بِغُصْنٍ مِنْهَا فَلَمْ يَتْرِكْهُ الْغُصْنُ حَتَّى يَدْخُلَ النَّارَ رَوَاهُ
الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعْبِ الْاِيْمَانِ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّيَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَابُ
بِالْصَّدَقَةِ فَإِنَّ الْبَلَاءَ لَا يَخْطَا هَارِوَاهُ رَزِينٌ بَابُ فَصْلِ الصَّدَقَةِ الْفَصْلُ

کیا اس طرح کہ وہ دعایت جائیں سے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سعادت جنت میں ایک دعوت ہے جو سنی ہوا اس اس
 دعوت کی شہادت پکڑی نہ وہ شہادۂ اے۔ پھر شہادۂ گئے اُن کے جنت میں اہل کرمہ کی آہ اور بکنہ کی جی و رستہ جو نیک ہوا اس اس کی
 شہادت پکڑی نہ وہ شہادۂ اے۔ پھر شہادۂ گئے کہ اگر میں داخل کرے گی کہ یہ دونوں حدیثیں مینقی نے تصحیح ہیں میں روایت کیں اور لکھ حضرت
 علی سے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اگر کسی نے نیکی بڑھتی ہے حدیثیں ابھرنے لگیں کہ ان کی نصیحت نہ اہل

مسکاح دینے میں کچھ بھی نہ ٹھہرائے یہی مطلب ہے دوست کے بھادو دیکھنے کا حضرت جان سوقت میں تاملتے ہیں وہ یہاں نہ کہنے گئے آپ کے کہنے کے حقوق نہ گئے، فرما، ایک دم کے لئے صبح کو سہ گنگریوں نکاتے ہیں وہ بہانے، مسئلے سے نہیں دیکھتے تم کھائے جاؤ، صوفیائے کرم اپنے بعض مریدوں کو گھسی پتوں سے مٹی بونگتے ہیں، اس بناء میں ترک دنیا تک چیزات کمال کہتے ہیں، اس کی اصل یہ حدیث ہے، یہ حدیث صبح دنیا کے حکایت میں اگر الال صبح کو نادم ہوتا تو اسلام کا ایک دم نہ گھسی پتے، رونا ہی فرت ہو جاتی کہ کہ واجب تکبیر جوق ہے جب مکان کے پاس ایک سال تک عقد لکھا یا لالچ ہے لکھ بیٹے سخاوت کی طرح میں ہے اور میں لکھا میں دنیا میں جو جو صحت کی قسم بہت میں ملے نظر آیا گیا کہ اس وقت کی دنیا میں شاخیں بہت ہیں یہی جوق ہیں، ایسے ترنگہ مہر آئے کہ کمر طبع کی جڑاٹھ سلاں کے قلب میں ہے اور شاخیں آسمان میں بیٹھ چکے ہیں دیا بہ اس آیت میں بھی آتش ہے اس حدیث میں بھی، لکھ قرینت میں سخاوت کا اونٹنہ دھیرے کہ صف و صفت کا لکھ، اور در لقت میں اونٹنہ دھیرے کہ صوفی فرس پر قاضی کہہ لڑاں حدیث بھی اسے حقیقت و صرف والی کے ہاں اس کا اونٹنہ دھیرے کہ اپنی ضروریات پر ضروریات کی ضروریات کو ترجیح دے ان میں سے ہر دھیرے کہہ کر کے نیچے غفلت میں لکھ جو صاف سخاوت کو فرس کے بچے ہیں کے سخاوت کو لکھ بھی سہاوی ہیں لکھ اس حال کے مدد سے ہو چکے ہیں ایک بیکہ جی کسی قسم کی جاتی یا جانی جائے وقت جلد صدقہ دیا شروع کر دواتی تمام تدبیریں ملانے و دینے کو نہ تاکہ ان سخاوت کی برکت سے اگلی تدبیر میں بھی کامیاب ہوں بعض لوگ آفت آتے ہی میلا دھریں، گیا رحوں قرینت، ختم ہو انگوں، ختم ہو شہ، ختم ہو بادی، ختم ہو تین کہہ کر آتے ہیں ان کا ماخذ یہ حدیث ہے کہ ان کاموں میں شرکاء کو اس کے مدد سے اصرار و ستم کی صحت قرین دھیرے بھی ہے اور نہ نہ بھی ذکر اسے بھی واضح ہلائے اور صدقہ بھی بعض لوگ جلدیوں میں، آرد و تیل یا سارا کا جاف پر ہاتھ لگا کر آتے و بچ کر کے موت کو دیتے ہیں اس سے کام اور یہی حدیث ہے کہ یہاں نہ مطلق ہے، ہر دھیرے کہہ کر صاف میں ہمیشہ صدقہ کرتے ہو کہ کوئی نہ بروقت ہی آفت آئے کا جو ہے، تم نہ تین سے صدقہ دے دو، بعض لوگ

الْأَوَّلُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَصَدَّقَ بِعَدْلِ
ثَمَرَةٍ مِنْ كَسْبٍ طَيِّبٍ لَا يَقْبِلُ اللَّهُ إِلَّا الطَّيِّبَ فَإِنَّ اللَّهَ يَقْبَلُهَا بِمِثْلِهَا بِمِثْنَيْ ثَمَرَةٍ ثُمَّ يَرْثُهَا لِصَاحِبِهَا
كَمَنْ يَتَّقِي أَحَدَكُمْ فَلَئِنْ كُنَّ مِثْلَ الْجَبَلِ مُنْفَقَ عَلَيْهِ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا نَقَصَتْ صَدَقَةٌ مِنْ مَالٍ وَمَا زَادَ اللَّهُ عَبْدًا بِعَفْوٍ إِلَّا عِزًّا وَمَا تَوَاضَعُ

پہلی روایت ہے حضرت ابو ہریرہ سے مروی ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو عاقل کمائی سے جو کچھ کہے کہ وہ صدقہ کرے وہ
اللہ تعالیٰ سے قربت حاصل ہی کر لے گا کہ ہے کہ نہ اللہ تعالیٰ سے رابہ کے بعد میں قبول کرتا ہے پھر صدقہ دینے کے لئے اس کی سی پیش کرتا ہے
جیسے تم میں سے کوئی اپنے بچے کے لئے کہ یہ بڑا کچھ دے دے کہ وہ اس کی امداد سے اسی سے فراتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے کہ حیرت مال کم نہیں کرتی بلکہ اور اللہ تعالیٰ کی دھرم سے خدشہ کی حیرت ہی بڑھاتا ہے وہ اللہ کی شہادت ہے

صیت پیدا و تر لیا گیا رحمتی خیر ہر اہم جو چکان و غیرہ کہ تصدیق ہے یہ تاکہ آفات دور رہیں، اُن کا احادیث بھی یہ حدیث ہے فقہ
تک میں ہر کہہ سکے میں سکے نہ سکے جو کوئی سکے میں ہر جگہ کا ہے کہ ہوئے

وہ اس حدیث کے آئے ہائی امت میں اور جو جگہ ہے وہ بھرتی ہیں جگہ کو جگہ ہے صدقہ اداں اور اداں کے درمیان مضبوطی ہے پھر نہایت
یہ عمل بہت بڑھ رہا ہے اگر کبھی صدقہ آتے رہتے تو یہ ہاتھ کے ساتھ ہے اس پر ہر کہہ کہ صدقہ صدقہ سے بنا لینے سے ہی ان کو خیرات
سہی کے پتے ہونے کی طاقت ہے اس لئے اسے صدقہ کہتے ہیں مطلقاً صدقہ سے مالی خیرت مراد ہوتی ہے نقل جو یا در میں یاں وہ مرد ہے
اگرچہ بعض مدنی اہل کو بھی صدقہ کا گیا ہے لیکن حکمی صدقہ نہ اسے یہ معنی سے معمولی خیرات کی راہ میں دے اگرچہ خیرات میں کچھ معمولی چیز ہے پھر اس
کی قاش و بہت ہی معمولی جوتی، اسے بہت ہی عمدہ نون ہے کہ خیرات حلال کائی سے کہ جائے تب ہی قبول ہوگی جہ کہ کبھی طیب و پاک کائی سے کہ یہ پسند
دو قاعدے یاد رکھنا چاہئیں: ایک یہ کہانی خطوط سے اجبت صدقہ رحمت و رحمت لیا جائے دیکھو مرنے پر اللہ تعالیٰ سے خیرات کے ہاں وہ حضور اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
وہ اس نے پھر ایک ہیں پھر وہش پائی جن کا ان محلوں میں اگر اس میں پر حرام کے احکام جاری ہوتے تو صدقہ اسے اپنے ان مجبوروں کو دیاں پھر وہش نہ کرنا، اور
یہ کہ مال حرام و حرام کا ہے ایک وہ جو سناں کی ملکیت میں آتا ہی نہیں جیسے مال کی اجرت، شوق کا پسند ہے حلال کے معاملہ میں شوق شراب و غیرہ
کی قیمتیں، و دھران کہ مالک کی ملک میں آتا ہے اگرچہ مالک اس کا روادار ہو گنگار ہوتا ہے جیسے بیع بالشرط و غیرہ تمام قاعدہ میں کی قیمت، اور باخیز
پیشواں لگاے بجائے وہ اس میں موثر نہ و غیرہ کی اجرت پہلے قسم ہر حرام کسی کے قسم میں پیسے حرام ہی دیکھنا کہ کبھی یہاں شخص ہی اس کا مالک نہ بنا
اور وہ دوسری قسم کا حرام و حرام کی ملک میں پہنچا اس کے لئے حلال ہو گا، وہ جو فقہاء مروی ہیں کہ جس کے پاس حرام یا حرام کی جیسے جودہ و دھرم
سے (خس نے کہ گج یا صدقہ کہہ اور اپنے مال سے وہ فرص ہو اگر سے اس سے مراد ہی آخری حرام ہے کیونکہ ملک بدعت سے حکم مل جاتا ہے
حضور اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ تَصَدَّقْ وَلَكَ هَدَايَةٌ ۳۰ دایہ ہاتھ میں قبول کرنے سے مراد یعنی جو کہ قبول کرتا ہے وہ مطلب
ہے کہ مال و بہت حرام کا صدقہ دینے والی کا باعث ہے اور وہ صدقہ کے وقت کے قریب تک بھاری ہوتا رہ سکتا ہے کہ میران ہیں

أَحَدٌ لِلَّهِ الْأَرْفَعَةُ اللَّهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ أَنْفَقَ زَوْجَيْنِ مِنْ شَيْءٍ مِنَ الْأَشْيَاءِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ دُعِيَ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ وَالْجَنَّةِ أَبْوَابٌ
تَنْبَنُ كَأَنَّ مِنْ أَهْلِ الصَّلَاةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّلَاةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجِهَادِ دُعِيَ مِنْ بَابِ
الْجِهَادِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّدَقَةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّدَقَةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصِّيَامِ
دُعِيَ مِنْ بَابِ الصِّيَامِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ مَا عَلَى مَنْ دُعِيَ مِنْ تِلْكَ الْأَبْوَابِ مِنْ خُرُودَةٍ فَهَلْ

کے لئے کوہِ ہرودہ سے دس ہفتے جو اہلِ عزت کے لئے ہیں جس پر حرعادت غالب ہوگی وہ جنت کے اسی دروہ سے جائیگا عبادت کے
عالم ہونے سے ہر اولوِ اعلیٰ کی زندگی ہے بشا جو شخص غارِ فقر میں دوامِ ہی داکت ہے مگر خدا کا بہت شوق ہے محبتِ مہربانہ اسکی کی تیار کی میں شوق
رہتا ہے تو دعا دے کہ سترہ جنت میں جائے گا دعوہ یہاں کہی ہے جس سرسری میرانی اور تلالی، چرنی، دورہ وادی یاں بہت
روز و شب، تندرست دس رہ، سترہ اسکے دیکھے اب دروہ کو جو تشریف کا عرض ہو جائے گئے ہیں جنت میں داخلہ کے لئے ایک حد و اند
ہے جاری، ابھی کافی ہے ہر طرف سے پکار رہے کہ عورت ہیں، مگر اس پکار میں کسی کی عزت لغزنی ہو رہے کہ ہر دوسرے کے دماغ چاہیں کہ یہ جنتی
ہائے دروہ سے جتنے دھمیں شرفِ حدیث نصیب ہو جس کلام عابد سے دھنِ حنائی کی مین داندہ اور غور و فکر کا کام لے لیں دھنِ حنائی کو
سے پچھو جو شخص مادی حیات میں دل بہرہ لگا، وہ اس سے دوسرا دیکھ لیا دیکھ کر ہر طرف سے اُم کی دھم بج جائے گی اور جو کوس حدیثی تم ساری
ہی دیکھیں میں حلق ہو لند تم ہی اب ہی میں سے جو گئے اسی حدیث سے جہنم سے معلوم ہو سکے گا کہ یہ کہ ہو کر حدیثی رمی، شرفِ علم و دھن
میں حد و ہادی حق سے افضل ہیں کہ یہ سہ سے اسے اپنے لئے فرمایا ہے یہی برہیر گاہ و مسیحیہ الایقہ الکی فی اور ہی کریم سے
انشر علیہ وسلم سے ہے جس دعات میں حدیثی کبر کو ماب، اب، ام، بڑے، مادی کو، اب، تہا ہے خیال ہے کہ حدیثی کبر رمی، انشر علیہ وسلم
دیکھوں میں سے کچھ کہیں، انشر علیہ وسلم سے نصرت میں مکات آپ کو اسی حدیثی میں میں آپ کا کوئی ٹریک نہیں، جسے حضور نے اپنے انشر علیہ
وسلم کو یہ کہہ کر پرکار تو نہ لے گا، ہے، اور چلا آیا ہے کو سب سے کثرت و عمرو، حدیثی کریم کی میں باقی لکڑیوں سے افضل ہے تو جس
کا نہ تو قرآن کریم دے کہ میں نے وہ نام حق سے، افضل ہوگا، دوسرے یہ کہی کریم سے انشر علیہ وسلم ہر شخص کے ہر دیواری، انشر علیہ وسلم سے
دفع ہیں، جتنے کہ جتنے ہیں کون جنت میں کاب جائیگا، اور کس دوسرے دیکھا، صحابہ کرامی عقیدہ تھا اور نہ حدیثی کبر رمی، انشر علیہ وسلم اور
انشر علیہ وسلم سے یہ کیوں پوچھتے، خیال ہے کہ کہہ کر جو کاب میرا، انشر علیہ وسلم کے لئے جوتا ہے، رب تعالیٰ ہے تعالیٰ کہ ترخو حو، انشر علیہ وسلم
حدیث سے معلوم ہو رہا ہے کہ حضور انور سے انشر علیہ وسلم کی اُمت میں ایسے خوش نصیب لوگ مت ہو گئے جن کے احمد کی پکار جنت کے تمام دروہ اندر
پر پڑے گا، اس میں امت کے میر حدیثی کبر ہو گئے، جتنی انشر علیہ وسلم سے حضور انور سے انشر علیہ وسلم کا جماعت صحابہ سے یہ سوال فرماتا، ان پر حدیثی کبر
رمی، انشر علیہ وسلم کی نصیحت ہر کر کے، انہیں آپ کے دعوہ کے انکال دکھانے کے لئے ہے، دورہ حضور انور سے انشر علیہ وسلم کو ہر ایک کے

المَعْرُوفِ شَيْئًا وَلَوْ أَنَّ تَلَفَى أَخَاكَ بِوَجْهِ طَائِفٍ رَدَّاهُ مُسْلِمًا، وَعَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ صَدَقَةٌ قَالُوا فَإِنْ لَمْ يَجِدْ
قَالَ فَلْيُعْمَلْ بِبَيْدِيهِ فَيَنْفَعُ نَفْسَهُ وَيَصَدَّقَ قَالُوا فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ أَوْ لَمْ يَفْعَلْ قَالَ
فَيُعِينُ ذَا الْحَاجَةِ الْمَلُوفَ قَالُوا فَإِنْ لَمْ يَفْعَلْ قَالَ فَيَأْمُرُ بِالْخَيْرِ قَالُوا فَإِنْ
لَمْ يَفْعَلْ قَالَ فَيُمْسِكُ عَنِ الشَّرِّ فَإِنَّهُ لَهُ صَدَقَةٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ، وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

اگرچہ یہ ہو کہ اپنے بھائی سے کٹا ہوا پیشہ سے ملے یا نہ ملے (مسلم) حدیث حضرت ابو موسیٰ اشعری سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
تھے کہ ہر مسلمان پر صدقہ ہے جسے صاحبِ عرض کیا کہ اگر نہ پائے تو اپنا کپڑا کاٹ کر دے گا کہ خود نفع اٹھائے اور عیادت کہے کہ عرض کیا اگر یہ بھی
نہ کر سکے یا نہ کرے تو کسی غلام یا حقیقہ کی مدد کرے کہ اسے دے اگر یہ بھی نہ کرے تو فریاد تو بھی بات کا حکم کہہ دے اگر یہ بھی
نہ کرے تو فریاد کرے کہ میں نے یہ ہی صدقہ ہے کہ (مسلم بخاری) حدیث ہے حضرت ابو ہریرہ سے

اے موفیق کے کام کرنے میں، کہ کوئی بھی چیز یاں کر چھوڑے وہ ایک قسم کی کھوت یاں جان بچاتا ہے اور کوئی گناہ چھوڑ کر نہ دے کہ کسی چھوٹی
چنگاری گھر بھونک دیتی ہے، ان کا فدیہ حدیث ہے، مسلمان بھائی سے خوش ہو کر دنا اس کے دل کی زخمی کا باعث ہے دروس کو خوش کرنا بھی عبادت
ہے اس لیے بیان بخیر اور برکت کے نہیں بلکہ توفیق کے ہے جسے مسلمان کو پائے کہ فکر ہی سکے ان نقل نیکیوں کو بھی پائے پر لازم سمجھے وہ دوزخ میں
ہر عمل کی کوشش کرے، صاحبِ کرام بیان صدقہ عالیٰ حضرت محمد ﷺ سے تھے اس لیے اس میں یہ نکال پیش کیا کہ بعض مسلمان مسکین مظلوم کی حالت ہوتے ہیں
جس کے پاس اپنے کھانے کو نہیں ہیں وہ صدقہ کما کر دیں، سرکار کے اس جواب پر معلوم ہو رہا ہے کہ مال کا بھی عبادت ہے، کہ اس کی برکت انسان پر راہ
گناہوں سے بچ جاتا ہے جیسے بیکس جوی دیونیز نکلا آٹھ پانچ دفعت گناہوں میں توبہ کرنے لگتا ہے نفس کو حال کھوس میں لگائے رہتا ہے کہ نہیں حرام میں
پہنچا دے دیکھ لکھ پڑاؤں کی مدد جیسے بھولے کو راستہ بتا دینا پر وہ فحشین جو گناہ کا، ہر دلا کام کر دینا، اس میں بھی ثواب ہے، یہ کہہ کہ اس میں نہ کہہ
توبہ میں ہے نہ اتنا ثواب جتنے پڑتے ہیں اور دعوت میں ثواب مل جاتا ہے، کیونکہ تبلیغ عبادت ہے، اس میں بڑا ثواب ہے، اس جملہ سے معلوم ہوا کہ
ہر شخص کو احکام ترمیم سے پہنچا نہیں، کیونکہ بغیر جانے دوسروں کو تانا مانا ممکن ہو گا، یہ بھی معلوم ہو تبلیغ صرف علماء کا ہی کام نہیں، اچھے جو
مسئلہ یا دوسرے کو تانا دے، تھ بڑائی سے بچنے کی دوسروں میں ہیں، ایک ایک مسئلہ کے دائرہ میں گھر میں گوشہ نشین بن جائے، کہ نماز کے
ادوات مسجد میں، مٹی گھر یا جنگل میں گرائے: دوسرے کہ بڑی مجلسوں میں جائے مگر روائی کہنے کے لئے نہیں بلکہ دوسروں کو ترائی سے
روکنے کے لئے دیکر بڑا جہاد ہے اس جملہ سے معلوم ہوا کہ جیسے بیکیاں نہ کرنا، بچا ایسے ہی گناہ نہ کرنا ثواب انہی کرنے سے مراد پہنچا ہے
یعنی سب حدوں سے کہ سب محض لہذا حدین پر یہ اعتراض نہیں، کہ ہم ہر وقت خصوصاً سوسے کی حالت میں لاکھوں گناہوں سے بچتے
ہیں، تو چاہئے کہ ہم ہر سانس میں گورڈوں سے لکھا یا ملا کر لیں، وہ تو تانے دھانے کا کام ہے، قَامًا مِّنْ حَافٍ مَّقَامًا رَّيَّةً وَهَيَّ النَّفْسَ عَنِ الْهَوَى

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ سَلَامِي مِنَ النَّاسِ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ كُلُّ يَوْمٍ تَطْلُعُ فِيهِ الشَّمْسُ يُعَدُّ بَيْنَ الْإِنْسَانِ صَدَقَةٌ وَيُعِينُ الرَّجُلَ عَلَى دَابَّةٍ فَيَحْمِلُ عَلَيْهَا أَوْ يَرْفَعُ عَلَيْهَا نَعْلَهُ صَدَقَةٌ وَالْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ صَدَقَةٌ وَكُلُّ خُطْوَةٍ يَخْطُوهَا إِلَى الصَّلَاةِ صَدَقَةٌ وَيُمِيطُ الْأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ صَدَقَةٌ مُسْتَقْبَلُ عَلَيْهِ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُلِقَ كُلُّ إِنْسَانٍ مِنْ بَنِي آدَمَ عَلَى سِتِّينَ وَثَلَاثَ مِائَةٍ مَفْصِلٍ فَمَنْ كَبَّرَ اللَّهَ وَحَمَدَ اللَّهَ وَحَلَّلَ اللَّهَ وَسَبَّحَ اللَّهَ وَاسْتَغْفَرَ اللَّهَ وَعَزَلَ حَجَرًا

زندگی میں فراوان صلہ سے اللہ عظیم نے انسان کے ہر جوڑے کو عرض ہونے میں اس کی ایک صدقہ ہے جس کے درمیان انھیں کرنا ہے یہ بھی صدقہ ہے جس کے شکر کا ثمرہ ہے یہ بھی صدقہ ہے اس پر اس کا ملان ہر عام یہ بھی صدقہ ہے اور اچھی بات صدقہ ہے اور ہر مہتمم میں ۲۰۰ کے فرق کا صدقہ ہے جس کے ساتھ تکلیف و محنت کے ساتھ صدقہ ہے جس کے ساتھ سلامتی و امانیت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ستر سو سال تک جھوٹے پر پیدا کیا گیا ہے تو جہاں تک کبیر کہ اس کی حمد کرے تب تک کہ تسبیح پڑھے اللہ سے معافی چاہے تو گنہ گار نہ رہے پھر

یہ حدیث اس آیت کی تفسیر ہے جس کے معنی ہیں خصوصاً بڑی اور جوڑا، یہاں تفسیر ہے جو لوگوں میں اس آیت کے جن میں ۲۰۰ جوڑے ہیں جیسا کہ اگلی حدیث میں ہے، اگرچہ ہر آدمی کا اللہ کی نعمت ہے لیکن ہر جوڑا اس کی ہے مثلاً ہاتھوں کا منظر ہے اسے خصوصیت ہے اس کا فکر ہے موزوں ہے ہوا اس قدر سے مراد ایک عمل ہے جیسا کہ اگلے مضامین سے ظاہر ہے یہاں بھی کچھ نفی لازم کے ساتھ ہے کہ نفی و جوڑے کے مطلب ہے کہ ہر قسم کے اخلاقی کامیابی لازم ہے کہ وہ فائدہ ہر جوڑے کے عرض کہانہ کم ایک نفل نیکی کیا کہے، اس حساب سے وہ نہ تین سو سال تک نیکی کرنی چاہئیں تاکہ اس میں جوڑا نہ لگے بلکہ اس سوچ چکے گا کہ اس نے فرمایا کہ سوچ تو ہر شخص پر چلتی ہے تو فکر یہ بھی ہر شخص پر ہے کہ بچے تشریف اخلاق، تدبیر، عمل، سیاست، دینی، دنیوی، رزق، بچے پر تو اس صدقہ میں بشرطیکہ وہ اللہ کے لئے ہوں، ہر معمولی سے معمولی کام جب اللہ کی سنت کی نیت سے کیا جائے تو وہ بڑا اجر دینا کیونکہ یہ سب اگرچہ چھوٹا ہے مگر ضروری ہے جس کی طرف نسبت ہے اللہ عظیم سے تو یہ ہے یہاں تک کہ ترغبات سے فرما دے کہ ناز کا ذکر شافعی ہے، اور نہ طواف، یہاں پر ہی، جہاں میں شرکت، علمین کی طلب، حرم کی برکت کے لئے قدم ڈالنا صدقہ ہے جس کے لئے رستہ ہے کاشا، بڑی، اینٹ، پتھر، گندہ، گز، غرض جس سے کسی مسلمان نہ لگے تو تکلیف پہنچے گا حدیث ہے اس کو شاید بھی لگی ہے، جس پر صدقہ کا ثواب ہے جوڑے کا فکر ہے ۵۰ انسان کی اسے قید لگانا تاکہ اس سے عرشے و درجات نکل جائیں کہ نہ ان کے حصوں میں رستے جوڑے میں نہ اس کے یہ احکام، یہاں جوڑے لگی کے پورے کے کراؤں کے ناخون تک ہیں، اگر ان میں سے ایک جوڑے خراب ہو جائے تو زندگیاں غوار ہو جائے

عَنْ طَرِيقِ النَّاسِ أَوْ شَوْكَةً أَوْ عَظْمًا أَوْ مَعْرُوفٍ أَوْ نَهْيٍ عَنْ مُنْكَرٍ عَدَدِ تِلْكَ السِّتِينَ
وَالثَّلَاثِ مِائَةٍ فَإِنَّهُ يَمْشِي يَوْمَئِذٍ وَقَدْ زَحْزَحَ نَفْسُهُ عَنِ النَّارِ رِوَاةٌ مُسْلِمٌ وَعَنْ أَبِي
ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ بَيْتَ تَبِيْعَةٍ صَدَقَةٍ وَكُلَّ تَكْبِيرَةٍ صَدَقَةٍ
وَكُلَّ تَحْمِيدَةٍ صَدَقَةٍ وَكُلَّ تَهْلِيلَةٍ صَدَقَةٍ وَأَمْرٍ بِالْمَعْرُوفِ صَدَقَةٍ وَنَهْيٍ عَنِ الْمُنْكَرِ
صَدَقَةٌ وَفِي بَعْضِ أَحَادِيثٍ صَدَقَةٌ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ أَحَدِنَا أَشْرَقَتْهُ وَيَكُونُ لَهُ

یا کاشا ہڈی ہٹا دے یا اچھی بات کا حکم دے یا بُرائی سے منع کرے ان تین موصافے کا کسی کے برابر تو وہ اس کا طرح ہے گا
کونسی جان کو لگے گا کہ وہ کمالہ وسلم ان روایت ہے حضرت ابو ذر سے رشتہ میں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ ہر شخص
میں صدقہ ہے اور ہر شخص میں صدقہ ہے اور ہر شخص میں صدقہ ہے اور ہر شخص میں صدقہ ہے اور ہر شخص میں صدقہ ہے اور
بڑی سے صدقہ میں صدقہ ہے اور ہر ایک کی مثال محبت میں صدقہ ہے لکھ دو گشت عرض کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ ہر شخص

سے جہاں شکر کسی جامع حدیث ہے جس میں عبادات معاملات ، اور اور و طبع سب ہی گئے اور نجات لے لیا یا اگر اچھی باتوں کا حکم دے دے دے
ممانعت دہائی بھی ہوتی ہے وہی بھی اور عمل بھی ، مسلم کا وہی و غلط یا بال تبیع ہے ، اور یہی کتاب لکھو یا اچھی تبیع ، کہ جب تک اس کتاب کا فیض جاری
ہے سکا ثواب داتی ، اور لوگوں کے سامنے چھے اعمال کرنا ، اور سب اعمال سے سب اچھی تبیع ہے ، کہ جتنے لوگ سے دیکھ کر نیک ہیں گے ، ان سکا ثواب ہے ،
لکھ دو گشت نہ ہے گا ، اور اس جو لوگوں کا شکر یہ اور اہوتا ہے گا ، اس حدیث کے آخری جملہ سے اشارہ معلوم ہوتا ہے کہ کبھی اصل حدیث کے ترک پر
بھی پکڑ جو جاتی ہے ، کیونکہ لوگوں کے فرمایا جس دن تے کام کہئے ، اس دن اپنے کو لوگ سے دور کر دیا ، جو شخص دور کہیں اشرق کی پڑا ہے ، ان کے
تمام جہنم کا شکر یہ اور اہولگی ، جیسا کہ کتاب بصورت میں لکھ چکا ، اس میں اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو کوئی سبحان اللہ یا اللہ اکبر یا الحمد
للہ یا ان لا اله الا اللہ کا کمالہ وسلم کے صدقہ نقلی کا ثواب پائیگا ، جو وہ ذکر شکر کی بیعت کے لئے اللہ و طبع سب سے پڑھے یا محبوب بات میں
کہ سبحان اللہ یا اللہ اکبر یا اللہ شکر ہے ، یہ سب کا ثواب ملے گا ، کیونکہ شکر کا نام لینا سب اعمال عبادت ہے ، اگر کوئی شخص شکر کے
لئے اعضاء و جوارہ صوفے ، تب بھی جو جو جائیگا کہ اس سے نماز نماز ہوگی ، اللہ کا نام زبان کا و صوفے شکر

چوں یہاں نام پاکش و دہاں نے چیدی مانعے آن دہاں

سے پڑے ہر تبیع میں خیرات کا ثواب ہے ، لکھ اس کا ثواب پہلے تو یہ جس سے زیادہ کہ اس میں کہ شکر بھی ہے اور لوگوں کو فیض پہنچا اچھی نقلی تبیع صدقہ
جاری ہے کہ جب تک لوگ اس کی کتاب سے وہی فائدہ اٹھائیں گے ، تب تک اسے ثواب ملتا ہے گا ، یہ ایک کلمہ بہت جامع ہے ، لکھ تبیع کے
کے نوبی سے ہیں مگر اگر اصطلاح میں شکر مگر کہتے ہیں ، یہاں مراد محبت حلال ہے ، یہاں مراد شکر نماز یا اس جانب اشارہ ہوتا ہے کہ محبت
عبادت خود ثواب ہیں بلکہ جو کہ اس کے ضمن میں زوہد حق و حقیقت کی ادائیگی اور اللہ کی طلب ہے ، اور یہ ساری چیزیں عبادت

عَلَامَاتِ النَّبُوَّةِ اِنْشَاءً لِلَّهِ تَعَالَى: **الفصل الثانی** عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ
 قَالَ لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ جَدَّتْ فَلَمَّا تَبَيَّنَتْ وَجْهَهُ عَرَفَتْ أَنَّ
 وَجْهَهُ لَيْسَ بِوَجْهِ كَذَّابٍ فَكَانَ أَقْلَ مَا قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ افْكُوا السَّلَامَ وَأَطِيعُوا
 التَّلَامَ وَصِلُوا الْأَرْحَامَ وَصَلُّوا بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
 فَرَاغَ مِنْ مَاحَةِ الدَّارِمِيِّ. وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ هُبَيْرٍ وَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

علامات نبوت میں بیان کریں گے اسے دوسری فصل روایت ہے حضرت عبداللہ بن سلام سے اسے فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں حاضر ہوئے تو میں نے جبرہ انصاری سے دیکھا تو پہچان لیا کہ آپ کا چہرہ پاک کسی مجھوتے کا چہرہ نہیں بلکہ پہلی بات جو حضور نے فرمائی یہ تھی کہ اسے اگر سلام کو کھینچا تو اندکھا، کھانڈا، دشتہ بڑا دھبہ لگ سکتے ہیں تو نہایت چہرہ سلاطین سے مت میں پہلے جاؤ گے ترمذی بن ماجہ حلی، حدیث حضرت عبداللہ بن عمرو سے فرماتے ہیں فرما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

پہلے ہی کرتے تھے حضور اور صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یہ عمل متاثرات سے سمجھا دیا کہ حدیث حق بھی ایک لمحے کا شک ہے۔ اس لیے یہ حدیث صحیح میں یہاں بھی لیکن ہم نے شکرہ میں باب علامات نبوت میں بیان کی، کیونکہ اس کے بعد مناسب تھی اس لیے آپ مشہور صحابی ہیں آپ کی کثرت بروایت ہے، فرج صوفیہ السلام کا اولاد میں ہیں، احسانے ہو میں سے ہیں حضور اور صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کے صلی ہوئے کی کثرت دی، حدیث متواتر میں سن کر میں وفات ہوئی جب حضور اور صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کر کے مدینہ منورہ پہنچے، تو آپ ایک بارخ میں کھجوریں توڑ لے گئے تشریف آوری کی خبر پڑنے ہی پر تباہ و تاراج ہوئے آئے کھجوریں گود میں تھیں اس میں رکھ لی ہوئی تھیں، حضور اور صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ افود دیکھتے ہی دل میں یہاں آگیا، اس بارخ سے حضور اور صلی اللہ علیہ وسلم کی قیام گاہ پر زہدیت کے لئے آیا، تو دیکھا کہ اس شمع و مالک سے حضور اور صلی اللہ علیہ وسلم کو بروایت گھبرا ہوا ہے لوگ خدا ہوتے ہیں بلکہ غور سے دیکھ کر مطلب یہ ہے کہ میں نے نئی آواز میں سے اللہ علامات جو توحید حریف میں مذکور ہیں آپ کا چہرہ افود سے ملائش تو بالکل موافق پائش بالبرابر فرق نہ تھا، تب میں نے یقین کر لیا کہ آپ کو جوئے موت برحق ہے خدا نہیں خیال ہے کہ حضور اور صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے عرب میں کسی سے دعویٰ نبوت نہیں کیا تھا، مگر جو کچھ کہہ کر اور یہود میرے آپ کو تجھنا تھا، اس نے آپ پر ایمان میں بعض علماء سے اس کے یہ سنے بیاں کے کہ میں نے اسے سونگیا کہ کھجوریں برتنے والے کا چہرہ ایسا نہ لائیں ہوتا، دل کی کیفیت چہرے پر ظہور کرتی ہے۔ اس لیے میں نے جو پہلی بات سنی وہ یہ تھی کہ جو وہاں حرم طاقتوں تھا اس نے اس سے خطاب فرمایا، سلام پھیلانے کا مطلب یہ ہے کہ سلام کو رولج دوہ اسلام سے پہلے طاقت کے وقت سلام کا رولج نہ تھا سُبْحَانَ اللَّهِ بِأَعْيُنٍ رُؤِيَ كُنْهٌ، جسے ہندوستان میں آد اب عرصہ گنگا رنگ، بدگلی، کوراش وغیرہ کے جاتے تھے سلام سے اسلام علیکم کہ سکھایا، کھانا کھانے سے مراد ہے، بہانوں، فقروں، ایسوں کو کھانا دو، بعض لوگوں نے کہا کہ سلام اور کئی دوسرے کھجور سے والاسن نے اور اپنے بچوں کو کھاتا دو، مگر پہلے سے زیادہ قوی میں اس لیے قرات دلوں کے حق اور کردار ان حقوں کی تفصیل کتب فقہ

أَعْمِدُ الرَّحْمَنَ وَأَطْعِمُوا الطَّعَامَ وَأَفْشُوا السَّلَامَ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
وَأَبْنُ مَاجَةَ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الصَّدَقَةَ لَتُطْفِئَ
غَضَبَ الرَّبِّ وَتَقْدِمَ مِائَتَةَ السُّورِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مَعْرُوفٍ صَدَقَةٌ وَإِنَّ مِنَ الْمَعْرُوفِ أَنْ تَقُولَ أَخَاكَ بِوَجْهِ طَلِيقٍ
وَأَنْ تُفْرِغَ مِنْ دُيُوكَ فِي إِنْاءِ أَخِيكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ

رحمن کو جو کھانا کھلاؤ سلام پھیلاؤ جنت میں ملے گی جیسے جابریہ روایت ہے حضرت انس سے فرماتے ہیں
(فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ صدقہ رب تعالیٰ کے غضب کو بجھاتا ہے تلخ اور بڑی موت کو دھو کر تازہ کر دیتا ہے
ترمذی روایت ہے حضرت جابر سے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہر بھلائی کا صدقہ ہے اور بھلائی سے بیکاری
ہے کہ تو اپنے بھائی سے کس دھڑائی سے ملے اور بھائی کے حق میں غلطی سے کہ ترمذی روایت ہے حضرت ابو ذر سے فرماتے ہیں

میں مذکور ہے دو معاذیر ہیں پہلی تامل کہ مکمل غریبات میں جب عطا لوگ مواتے ہوتے ہیں مذکور ما زجود پڑھا کر اگر تم سے اس چار باتوں پر عمل کر
لیا تو عذاب و محاب سے سلامت رہو گے اور جنت میں غیرت سے پیروی گے جس قسم سب قاتلے اور غرضت کی طرف سے سلام ہو اگر یہ گے جاری
اس طرح سے سلام ہو اگر یہ سلام کے دہن میں ہو تو بھی تک و کوہ و عذاب و عذاب کے احکام نہیں آتے تھے اس لئے اُن کا ذکر فرمایا اہل حدیث پر کوئی
اعتراف نہیں ہے یہ حدیث کہ فرقے ابھی گزشتہ مہمان کو پڑھنا بہت جامع و مانع ہے جس میں ہر قسم کی عبادتیں داخل ہیں اگر یہ حدیث زکوٰۃ و فتنہ کی غرضیت
کے بعد کی ہو جب بھی حدیث ہے کہ عبادت و مان میں وہ چیز یا بھی انہیں ملے بغیر حیران کرنے والے کی کارندگی بھی اچھی ہوتی ہے کہ آقا اللہ اس پر فیوض و فیضیں
آلات ہیں اور اگر امتحان ابھی داخل تو سب قاتلے کی طرف سے اسے سکون قلبی نصیب ہوتا ہے جس وہ میر کے قاتل کا یہاں سے ہر شخص کے نصیحت
نصیحت کے کرشمے آقا حضرت کے کرات ہے نصیحت والی نصیحت عداوت ہے اور مغفرت والی نصیحت اشر کی رحمت و ہدایت پر یہ
اعتراف نہیں ہے کہ پیغمبر پر نصیحتیں آجاتی ہیں دشمن فتنی جیسے سنی بڑی بے ہودگی سے شہید کیا گئے تھے حقیقتاً خوف ہے جان و مال و قیمت کے لئے اسے
بروزن فتنہ لئے تو سیم کے گسواں جو سے دلوں سے بدل گیا بڑی موت سے مراد عزائی خالق ہے یا غفلت کی ایسا تک موت یا موت کے وقت ایسی علامت
کا ظہور ہے جو بعد موت بعدی کا باعث ہو اور ایسی سخت بیماری ہے جو سیت کے دل میں گہرا پٹ پیدا کر کے اگر اشر سے قاتل کرے اگر تم سے کسی جندہ ان
تمام برائیوں سے محفوظ رہے گا میرے پاک بنی ہے اُن کا رب سچا اشر قاتلے اُن کے طفیل ہم سب کو سعادت کی توفیق دے اور یہ نصیحتیں عطا فرمائے گئے خیر باب
میں صدقہ کے لئے عرض کیے جا چکے ہیں صدقہ حقیقی مال سے جتنا چاہو دھندہ کرنا حال سے بھی بھلاں بھائی سے محبت خدا کی خوشنودی دل کا دیر ہے اور خدا ان
کو خوش کرنا تو اب ہندایہ عمل صدقہ غیر گنہگار جو لوگ پانی لینے کے لئے جمع ہوں اُن کے ترخوں میں پانی ڈال دینا بھی اُن کی راحت اور خوشی کا دلیل
ہے لہذا یہ بھی صدقہ پانی ڈالنا بطور مثال بیان ہوا مقصود ہے کہ مسلمان بھائی کے ساتھ معمولی گلی گلی کرنا بھی تو اب ہے :-

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَحْيَى رَضًا
مَيِّتَةً فَلَوْ فِيهَا أَجْدَرُ مَا أَكَلْتُ الْعَافِيَةَ مِنْهُ فَبُيِّنَ لِي صَدَقَةُ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ : وَعَنْ ابْنِ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَنَعَ مَنَعَةً لِبَنٍ أَوْ قَرْنٍ أَوْ هَدَى نَفَقًا كَانَ
لَهُ مِثْلُ حَقِّ رَقَبَةٍ رَوَاهُ الدَّرِمِيُّ : وَعَنْ أَبِي جَرِّجٍ جَابِرٍ مِنْ سُلَيْمٍ قَالَ آتَيْتُ الْمَدِينَةَ
فَرَأَيْتُ رَجُلًا يَصُدُّ النَّاسَ عَنْ رَأْيِهِ لَا يَقُولُ شَيْئًا إِلَّا صَدَّرُوا عَنْهُ فَقُلْتُ مَنْ هَذَا قَالُوا

ابن ابی اسودیت ہے حضرت جابر فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص اپنے عزیز کو یا دیگر سے لے تو اس میں سے ثواب ہے اور جو جانور
اس سے کہتا ہے تو اس کیلئے صدقہ ہے کہ وہی اسدیت ہے حضرت جابر فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو وہ جانور طریقہ
میں پہنچا دے تو اس کے لئے صدقہ ہے کہ وہی اسدیت ہے حضرت ابو جریج جابر بن سلیم سے فرماتے ہیں کہ
میں مدینہ منورہ گیا تو میں نے دیکھا کہ کوئی شخص کوئی بات نہیں کہنے لگا کہ اس میں چل کر تے ہیں میں نے پوچھا

سنا کہ مخرج صاحب رحمہ اللہ طبع فرماتے ہیں

صدقات بطل بائیں جوئے صدقات باخ برادران : صدقات حسن جوئی آپے صدقات محبت یاران

لے بیٹھتی محبت ہے غریبوں کو قابل کاشت تمام نہ بہت ثواب کا سخی ہے کیونکہ اس میں لوگوں کے حقوق کا انتظام ہے حکومتیں اپنے غیر آباد علاقے
لوگوں کو مفت دیتی ہیں ان کا ٹیکس معاف کر دیتی ہیں بلکہ ہزار روپے سے آباد کر دیتے ہیں ان کی امداد کرتی ہیں اس کا اخذ نہیں ہر بیٹھ اس کے
اس میں اگر کا اختلاف نہ ہو کہ بیان ہو گا کہ اس کی بحث ہے جو کلی ہو گی مگر اگر اور وہی ہو جائے پر بھی ثواب مل جائے گا، مگر فی حق ہے ہاں بعض طلب رزق
حلق رزق کا تلاش میں اب ہزاروں اور ہزاروں کو کچھ میں مہرقات نے فرمایا کہ یہ ثواب تب ملے گا جبکہ اس پر صبر و شکر کیا جائے گا لیکن کسی کو وہ صبر
مہر و کچھ روز کے لئے جاری نہ دیا کہ وہ اس کا ادو صبی سے یا کسی حاجت مند کو کچھ مدد یہ قرض دینا یا دینا یا داد، حق کو راستہ تھامنے کا ثواب
فدا آنا کر کے ہر سہرے جب قرض دینے کا یہ ثواب ہر آخرت میں دیدیے کا کتنا ہر کا خود سوچ لو اسلئے یہ حدیث صدقات کے باب میں لے کر
مکرم فرماتے ہیں کہ کسی قرض میں صدقہ دینے سے بڑھ جائے کیونکہ صدقہ تو خیر عاجز نہ ہو لے لیتا ہے مگر قرض ضرورت مند ہی لیتا ہے اس کا حدیث سے معلوم ہوا
کہ کسی معمولی ٹکی کا ثواب بڑے سے بڑے کام سے بڑھ جاتا ہے، پیاسے کو ایک گھونٹ پانی پلا کر اس کی جان بچا لیجئے کا ثواب سینکڑوں صدقہ غریب
کرنے سے زیادہ ہے، اس لئے حدیث شریف میں ہے کہ قیامت میں تیکوں کا ثواب قدر عقل سے گانگہ میخ یہ ہی ہے کہ آپ کا ہر جابر
بن سلیم ہے، حق نے سلیم ابن جابر بھی کہا ہے، مگر یہ غلط ہے، محبتی ہیں مگر بہت ہی کم ہادیث آپ سے مروی ہیں دیہات کے رہنے والے
تھے کام کے لئے کبھی مدینہ پاک آئے تھے اس بار جو آئے تو حضور نور علیہ السلام سے شرف ملاقات نصیب ہوا جس کا واقعہ پہلے مذکور
ہے لیکن آپ کی ہر بات ملتے ہیں اور جو نہیں پوچھتے صدقہ کی حد درجے ہاں کے لئے ہیں بے کچھ سوچے چل پڑنا

قَالَ بَقِيَ كَمَا غَابَ كَيْفَ هَارَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّاحُهُ: وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ مُسْلِمٍ كَسَمِيحًا نَوْبًا إِلَّا كَانَ فِي حِفْظٍ مِنَ اللَّهِ
 مَا دَامَ عَلَيْهِ مِنْ خَيْرَةٍ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ: وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ يَرْفَعُ قَالَ
 قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ رَجُلٌ قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَتْلُو كِتَابَ اللَّهِ وَرَجُلٌ يَتَصَدَّقُ بِصَدَقَةٍ يَمِيحُ بِهَا
 يُخَيَّبُهَا أَرَأَاهُ قَالَ مِنْ شِمَالِهِ وَرَجُلٌ كَانَ فِي سِرَّتِهِ فَإِنَّهُمْ أَصْحَابُهُ فَاسْتَقْبَلَ الْعَدُوَّ

فرمایا کہ سوا اس صبح کیلئے ترقی اور ترقی کے مجھ پر یا حدیث سے حضرت ابی ہاشم سے فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ سے اس طریقہ علم
 کو فرماتے سنا کہ کوئی مسلمان کی مسلمان کو کرنا نہیں پس تا کہ جب تک کہ کے جن پر اس کا ایک سخیڑا بھی رہے بیشک حفاظت میں رہتا ہے کہ اور ترقی
 عادت ہے حضرت عبد اللہ بن مسعود سے وہ ہے ہر ذوق کرتے ہیں حرمات میں شخصوں سے اللہ محبت کرتے ہیں کہ ایک دوسرا کو اللہ کو قرآن پڑھے کہ
 دوسرا جو پیسہ اپنے ہاتھ سے غیرت کے عادیانے چھپاتے چھپاتے کہ لے لیتے ہاں اس سے کہ تیسرا وہ جو کسی شکر میں تھا کہ اس کا سوا ہاں گنہگار نہیں کہتا بلکہ

حبیب اللہ کے لئے ہیں بلکہ حدیث کا ہر معنی کرنے کیلئے اس کے دلوں میں جو غرض حبیب ہے۔ لہذا یہ حدیث ضعیف ہے۔ ہذاں احوال میں کام لے
 گی، احکام میں کام لے گی کہ بحری ذریعہ کو کھولے بعض صحابہ کرم تھے یا بعض اوج پاک، دوسرے احوال کو کھولتے تھے ترجیح دیتی ہے جو کہ ازواج پاک کو
 اس میں ملتا تھا کہ وہ اور ایک ذکر ہے اس لئے جمع ذکر کا صیغہ درشت ہو۔ حرماتوں سے قبل لی سدا از دھار ابراہیم علیہ السلام سے عرض کیا تھا اَلْقَصْدُ
 مِنْ آخِرِ اللَّهِ رَحْمَةً لَكُمْ أَهْلَ الْقَبِيلَةِ تھے یہ سدا گشت طریقت کہ یا کو حق سدا یہ کہ فرج کیلئے رکھا گیا ہوگا اور یہ کہی حدیث کیلئے نہ کہی گئی
 ہوگی بلکہ قرآن کا گوشت گھر کے بیچ کیلئے نہیں رکھا جاتا ہے یہ جوہر خاص حدیث کیلئے رکھا جاتا ہے اور انہوں نے کہا کہ اس حدیث کو کھولنا ہو گیا
 رب تعالیٰ فرماتا ہے تَائِدُ كُتُبُكُمْ أَهْلَ الْقَبِيلَةِ تَائِدُ الْقَبِيلَةِ تَائِدُ الْقَبِيلَةِ تَائِدُ الْقَبِيلَةِ تَائِدُ الْقَبِيلَةِ تَائِدُ الْقَبِيلَةِ تَائِدُ الْقَبِيلَةِ
 کو انات وبادی سے صورت لکھتا ہے کہ کو کھولتے تھے کہنے میں یہ مثال ہے یا مطلب یہ ہے کہ تب تک اللہ اس کی حبیب پر شکی فرماتا رہتا ہے
 حدیث شریف میں ہے کہ جو مسلمان کسی مسلمان کی ستر پر شکی کہے تو اللہ اس کی حبیب پر شکی کرتا ہے۔ حدیث اس حدیث کی شرح ہے یہ تو کچھ
 پہناتے کا تبادلی فائدہ ہوا، اچھری فائدہ تو مجاہد سے خیال سے وہاں ہے اس سے معلوم ہوا کہ جس قدر حدیث کی تھا اس قدر اس کے فائدہ کی بقا
 اللہ حدیث جاری بہت ہی اعلیٰ ہے کہ خاص نوعیت کی محبت اور ہر گز محبت تو اللہ تعالیٰ ہر مومن سے کرتا ہے، بعض کا متا بل صحابہ کرام سے
 اور قسم کی محبت فرماتا ہے، اور مختلف قسم کے شقیوں سے اور اقسام کی محبت ایسی ہی حال رضائے الہی کا ہے، رب تعالیٰ کی محبت خاص کی بلاست
 ہے، کہ اسے نیک احوال کی توفیق بخشتا ہے، اور ملتا ہوں سے بچا کہ ہے۔ اللہ ہم سب کو نصیب کرے کہ یا نماز تہجد میں یا ویسے ہی علاوہ
 نماز کے معلوم ہوا کہ آخر راستگی کا وقت و نماز بہت اعلیٰ ہے کہ اس میں زیادہ کاشائے نہیں اس میں وہ صلیو قرآن دے ظہار بھی شامل ہیں جو
 آخر شب میں قرآن پاک یا دکر میں یہ ہے یہ چھپانے کے سالانہ کے لئے ہے یعنی وہ اپنے من و فرزند اور خاص حدیثوں سے بھی اس حدیث کا ذکر

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَيْرُ مُعْفَضٍ أَحَدُ رَوَاتِهِ أَبُو بَكْرٍ بْنُ عَيَّاشٍ كَثِيرُ الْغَطَاةِ
وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ يُعِيبُهُمُ اللَّهُ فَتَلْتِي بِمَعْصَرِهِمْ
اللَّهُ قَامًا الَّذِينَ يُعِيبُهُمُ اللَّهُ فَدَجَلُ أَتَى قَوْمًا فَسَأَلَهُمْ بِاللَّهِ وَلَوْ سَأَلَ لَهْمُ لَيَقْدَرْنَ بَيْنَهُ
وَبَيْنَهُمْ فَمَنْعُوهُ فَتَخَلَّفَ رَجُلٌ بِأَعْيَانِهِمْ فَأَعْطَاهُ يَتَرًا لَا يَعْلَمُ بِعَيْتِهِ إِلَّا اللَّهُ
وَالَّذِي أَحْطَاهُ وَقَوْمٌ سَارُوا إِلَيْهِمْ حَتَّى إِذَا كَانَ النَّوْمُ أَحَبَّ إِلَيْهِمْ مِمَّا يُعْدَلُ بِهِ

ترمذی اور ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث محفوظ ہے اس کے ایک حدیثی ابو بکر بن عیاش ہیں جو بہت غلطیاں کرتے ہیں اس لئے روایت ہے حضرت
ہذا حدیث میں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تھکے تھکے تین شخصوں کی صحبت کرتا ہے اور تین سے سخت ناراض ہے نہ چاہے
صحبت کرتا ہے ایک تو وہ شخص ہے جو کسی قوم کے پاس پہنچے ہے ان سے اللہ کے نام پر کہے گا اپنی آپس کی ترہیب کی وجہ سے دانا گاہے دو گونہ
اسے منع کر دیا تو ان ہی میں سے ایک شخص گھسے پٹا اسے چپکے چپکے سے دیا جس کا علیہ اللہ کے سوا اور اس میں دینے والے کے سوا کوئی نہیں
جانتا ہے اور ایک وہ قوم جو رات بھر جیتی رہتی تھی کہ جب انہیں نیند برسا سونے سے باری ہو گئی تو

میں کرتا اور یاد کا شبہ بھی نہ پیدا ہو جائے خیال ہے کہ قدر میں ہر نگاہ کر کے دینا اصل جہت کہ فسق کی جہت سے بچے اور صدقہ فعل اکثر چھپا کر دینا
بہتر ہے اور غیر پر صدقہ کا اعلان نہ کر دو مردوں کو بھی یہ ایک رخصت ہو بہتر ہے مختلف حالات کے مختلف حکام ہیں رب تعالیٰ فرماتا ہے اِنْ شَاءَ اللَّهُ
الْمُقَدَّاتِ يَوْمَ الْقِيَامِ تَحْمِلُهُمْ وَتُؤْتِيَهُمُ الْغُيُورُ وَتُؤْتِيَهُمُ الْغُيُورُ وَتُؤْتِيَهُمُ الْغُيُورُ لِيُذَكَّرَ بِهِمْ يَوْمَ الْقِيَامِ
جائے پر دشمن کے مخالف ٹوٹ جائے گا یا اپنی موت کو موت دینا ہے مگر جو نہ کہ اللہ علیہ کرنے کے لئے مر جائے گا بھی صلیوت ہے اس لئے یہ فاری اللہ کا بڑا محبوب ہے
اور اس پر غور و کشی کا الزام آیا اگر کجالت ہو یہ حدیث ہر فاری کے سامنے رہے تو اشارہ اللہ مسلمان فوج کے قدم اکڑ سکتے ہی نہیں مرقا نے فرمایا کہ یہ
تینوں ہندے ہمارے ہیں اس لئے ان تینوں کی ایک ساتھ صفائیں بیان کئے گئے تہذیب کے لئے اس وقت سونے والی حالت کرتا چار نفس اگر کا اعتبار کر اس
وقت نفس کو گنہگار کہتی ہے اور اسے نشانہ کر دیا اور گنی اپنے دل میں چید کو کرنا چار درپے جس سے کہ نفس مال سے محبت کرتا ہے اور یہ خالق مال سے اور وہ
دو گنے والا عاری تو ہے ہر طور کا وہ ہے کہ مکر و خبیثت یا مہر کی گیلے گیا ہوتا تو یہ تارک و قور پر میدان میں بھی نہ ٹھہرے اس لئے یہ صحت ہے اس وقت کے ادا گئے مگر
ماخذ اور دقت اسے صیغہ میں مگر اسی صورت کی حدیث اس کا مدون بھی مدی میں جو اکثر نگہ میں جس میں کہ روق کے ساتھ ایک گاہے بھی آری ہے بلکہ اس
حدیث ضعیف نہیں اور اس وقت کہ ان سے محبت کر لیں گے پہلے مذکور ہوئے کہ خصوصی محبت مرد ہے نہ کہ اس سے بھی خصوصی ناراضی مراد ہے وہ دہرے جانے تمام
نہر اور فساد سے تفریق ہے نہ کہ حدیث واضح ہے اس پر کوئی اعتراض نہیں بلکہ یہ نیچے جو حد دینے والا خدا کا محبوب نہیں تو وہ دینے والا ہے خدا کا گناہ کرے کہ وہ ہے
یہ صدقہ کی اہمیت کو نہ کہنے کیلئے یہ پروردگار میں فرمایا اور احادیث کے اگرچہ قرابت و خیر کو دینے میں دیکھا ثواب ہے مگر یہاں اس گنی کا اس اجنبی خیر کو
خیرات و یا بہت ہی کامل جو اگرچہ یہاں سوا اور خدا کی ملی کے اور کوئی چیز فیزیکی خصوصیت وغیرہ طور پر نہ تھی بلکہ حدیث پر یہ اعتراض نہیں کہ

فَوَالْبَاقِيَاتُ كَفَجَبَتْ الْمَلَائِكَةُ مِنْ شِدَّةِ الْجِبَالِ فَقَالُوا يَا رَبِّ هَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَيْءٌ أَشَدُّ مِنَ الْجِبَالِ قَالَ نَعَمْ أَتَعْبُدُونَ فَقَالُوا يَا رَبِّ هَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَيْءٌ أَشَدُّ مِنَ النَّارِ قَالَ نَعَمْ النَّارُ فَقَالُوا يَا رَبِّ هَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَيْءٌ أَشَدُّ مِنَ النَّارِ قَالَ نَعَمْ الْمَاءُ فَقَالُوا يَا رَبِّ هَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَيْءٌ أَشَدُّ مِنَ الْمَاءِ قَالَ نَعَمْ الْيَمُّ فَقَالُوا يَا رَبِّ هَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَيْءٌ أَشَدُّ مِنَ الْيَمِّ قَالَ نَعَمْ ابْنُ آدَمَ تَصَدَّقْ صَدَقَ بَقِيَّتُهُ

انہیں زمین میں کارڈیا توڑیں پھر لگی نہ توڑتوں نے پہاڑی چھوڑ کر تب کیا ہے کسی تیری مخلوق میں کوئی چیز پاؤں کے برابر نہ ہو
مخبرین ان روئے کے عرض کیا یہی کیا تیری مخلوق میں کوئی چیز ہے جس سے بھی زیادہ سخت ہے فرمایا ان کا ہے کہ عرض کیا یہی تیری
مخلوق میں کوئی چیز آگ سے بھی زیادہ سخت ہے فرمایا ان پانی سے بھی بڑے یا اعلیٰ میں کیا تیری مخلوق میں کوئی چیز پانی سے
بہتر ہے سخت ہے فرمایا ان بڑے سے بڑے ہر وہ لگا تیری مخلوق میں کوئی چیز ہو کہ وہ سخت تر یا ان سے زیادہ سخت ہے نہ کہ

فرمایا کہ حضرت خیر علی حضرت امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ کو وہاں سے بھیج کر عرض کیا کہ تم کو سخت کچھ حکایاں کہیں وہاں کا فقر و غنا
ہر وہی کہ نسبت اچھا ہے مگر فقروں کا خدا بہت بڑا کر کے امیوں سے بزرگ کر دیا ہے جس میں فقر و غنا میں وہ حامل بھی داخل ہیں جو غنا کو تیرے بھیج
کندہ لے کر تیرے ہی سے اپنے نفس پر ظلم کہ نعمتوں کا شکر نہیں کیا اور مخلوق پر ظلم کہ انہیں جوئے نفع پہنچانے کے ساتھ ہی ہر وہاں لوگوں کے جسم سخت میں
ہندو اتنے تھکے ان سے کثرت نادر میں ہے جسے ہل گئی وہاں پانی پر تھکے کسی طرح زمین میں بھی تھی فرشتوں نے کہا کہ اس سے وہ نفع دیکھیں گے
لے مرقا تے فرمایا کہ پچھ تو نہیں پہاڑ پیدا ہوا پھر وہ دوسرے پہاڑوں سے زمین اسی طرح لگی جیسے جہاز میں وزن لاد دینے سے دریا
پر بڑھ جاتا ہے جیسا کہ ان کا قول ہے جہاں پہاڑ پیدا ہوا پہاڑ زمین میں ایسے گڑھے ہیں جیسے زمین میں مضبوط درخت کہ پہاڑوں
کی جڑیں درخت کی جڑیں جوتی ہیں اور بے تھکے فرماتے ہیں والہی اللہ صمد و اسو ان قیام کم بعض شرع نے فرمایا کہ یہاں قال کہے ہی
کے معنی میں ہے ایسے پہاڑ پیدا فرما کر زمین سے فرمایا پھر لگی، ایسے زمین کا پھر لگاؤ فرماتے ہیں جیسے پہاڑ کھن سب ہیں، مگر پہلے سے
زیادہ قوی ہیں جیسا کہ ان کے معنی میں ہے ظاہر ہے، انہیں فرشتوں کو حیرت یہ ہوئی کہ پہاڑوں نے اتنی بڑی زمین کو اس طرح دھجایا
کہ وہ نہیں دیکھتے تو ان سے کثرت تر مخلوق کوں کی ہوگی، خیال دے کہ یہ زمین سے زیادہ دنلی ہیں، مگر جیسے جہاز کا سامان جہاز کے وزن
سے کم ہے وہاں پہاڑ لکھ جہاز کو جتنے نہیں دیکھا اسی طرح پہاڑ کا معاملہ ہے، جیسے کھڑک و پہاڑ کو توڑ دیتا ہے، پہاڑ روئے کو نہیں توڑتا، بلکہ کہ
آگ کو بجے کو کچھ دیتی ہے، بلکہ زیادہ تیز ہو تو روئے کو کھوکھلا پانی بنا دیتی ہے، لے کہ پانی آگ کو کھجا دیتا ہے، مگر چہ آگ پانی کو گرم بھی کر دیتی ہے
اور چاہے کہ تھی ہے مگر کی برتن کی نہ دے جیسے پانی اس میں نہ ہو، اگر آگ پانی بنا دیتی ہے تو پانی ہی آگ کو کھجاتا ہے، بلکہ حدیث پر کوئی اعتراض
نہیں پانی قید میں رہ کر جلتا ہے، لے کہ نہ ہو پانی سے لے کر پانی کو آگ بنا دیتی ہے اور نہ کھن میں طلسم پیدا کر دیتی ہے جس سے وہاں پانی

يُخْفِيهِمَا مِنْ شِمَالِهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَذَكَرَ حَدِيثٌ مَعَادٍ
الْحَدِثُ قَدْ تَطَفَّى الْخَطِيبَتَيْنِ فِي كِتَابِ الْإِيمَانِ؛ الْفَصْلُ الثَّالِثُ عَنْ أَبِي دَرٍ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يُنْفِقُ مِنْ كُلِّ مَالٍ كُنْتَجِدُ
فِي سَبِيلِ اللَّهِ إِلَّا اسْتَقْبَلَتْهُ جَنَّةُ الْجَنَّةِ كُلُّهُمْ يَدْعُوهُ إِلَى مَا عِنْدَهُ قُلْتُ وَكَيْفَ ذَلِكَ
قَالَ إِنْ كَانَتْ إِبِلًا فَيُعِيرُ لِي وَإِنْ كَانَتْ بَقَرَةً فَيُعِيرُ لِي رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَعَزَّ مُرْتَدُّ
بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي بَعْضُ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ

جسے اپنی ہاتھ سے چھپے نہ لڑائی اور فرمایا یہ حدیث غریب ہے اور حضرت صدیق اکبرؓ کی یہ حدیث کہ صدقہ سے نہیں ملتا تو تیل سے کتاب الایمان
میں مذکور ہو چکی تھی یہی فصل روایت ہے حضرت ابو ذرؓ سے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کوئی مسلمان اپنے مال سے جو کچھ اللہ
کو دے میں غیرت نہیں کرتا نہ ملکیت کے دربان اسلام استقبال کو بھیجے ان میں سے ہر ایک اس کی طرف جائیگا جو اس کے پاس ہے نہ جس طرف
کیا یہ کہیے کہ فرمایا اگر اونٹ ہوں تو وہ اونٹوں سے اور اگر لکڑی ہوں تو وہ لکڑی سے نہ کہ انسان (روایت ہے حضرت عثمانؓ سے) رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم میں کچھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض صحابہ نے حویلی کہ انہوں نے رسول اللہ

برپا ہوا کہ نہ کیونکہ ایسا کسی اس سرکش نفس کو تاہم کر دیتا ہے جو یہاں سے زیادہ سخت کندہ ہو اسے نہ وہ ملو فانی ہے نفس اور تو مکمل سکھاتا ہے
جب سخاوت کی جائے تو وہ کھو دے کو پسند کرتا ہے یہ خیریت سخاوت کرنے کا نفس کی دونوں خواہشوں کو کھلے دیتا ہے اور نفس کی نال کو کھاتا دیتا ہے پھر اس
بہودہ ہے نیز خطیب صدقہ سے غضب ابی کی نال بگشت ہے ستانہ ابو جلال ہفتی ہے یہ اختیار باطل ہے ابی ہانی ہول سے حال نہیں ہو سکتی لہذا یہ صدقہ آن
سب سے بہتر مرفیہ کرام فرماتے ہیں کہ سخاوت اہل سے سخاوت حال ہے اور سخاوت حال سے سخاوت کمال ہے کہ سخاوت اہل میں فقر کی اسی
زندگی کے دو ایک دن سمجھ جاتے ہیں اگر حال و کمال کی سخاوت ہے ہم جیسے سکینوں کے دونوں جہان درست ہو جاتے ہیں حضور
قریبیہ اللہ علیہ وسلم نے قیامت لوگوں کے دین و دنیا میں حال دے حضور الزمر علیہ السلام کہ آتا ہیں جیسے زمین پر بارشوں سے
کھڑی ایسے ہی ہمارے دل کی نکاح کر کے شہر نکلتے ہیں ورنہ دل کا کوئی شہر نہیں ہے بعض لوگ فقیر کو کپڑوں کا جوڑا اور جو تانگی دیتے ہیں نیز
دوسرے میر غیبت کرتے ہیں تو کم از کم وہاں کا نام یہ حدیث ہے حدیث کا کل ظاہر ہے اس میں کسی تاویل کی ضرورت نہیں ہے لیکن جنت کے دروازے
پاس کی پکار چکی کہ دوسرے آداب اعمار جنت کیلئے ہو گئے لوگ حضرت ابو بکر صدیقؓ کی فرج ہو گئے وہ اس جاہت سے سوار تھے یعنی اللہ عز وجل نے ان کو
آپس میں دیا ہے کہ اس شہر نے بدیہ کھڑی میں ایک جس کی دونوں تھیں مرد میں بیٹے دوٹی و پانی و جوتا دوٹی ہر ایک فرج کی دو خردیں مراد ہیں لیکن
میر غیبت کر دے تو وہ دے دیے ہوں پھر نہ ہوں تو وہ دے آپ کی کھیت ابو الخیر ہے خیر مزید ہے اس کے کہ وہ دے دے تاہم میں سے نہیں اپنے
دے کے مفتی محترم تھے کہ حضرت عمرؓ سے عبد العزیزؓ آپ سے فوتے لیتے تھے حضرت امین عمرؓ ابو الیوبؓ حضرت امین حار صہار سے ملاقات ہے ۱۱۲

اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یَقُولُ اِنَّ خَیْلَ الْمُؤْمِنِ یَوْمَ الْقِیَمَةِ صَدَقَاتُہُمْ رَوَّاهُ اَحْمَدُ وَ
عَنْ اَبْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مَنْ وَصَّ عَلٰی عِبَالِہٖ فِی النَّفَقَةِ
یَوْمَ حَاشُوْا اَعْرَ وَاَسْمَعِ اللہُ عَلَیْہِ مَا یَرِیْتُمْ قَالَ سَعِیَانُ اِنَّا قَدْ جَرَّیْنَاهُ فَوَجَدْنَاهُ کَذَّابًا اِلَّا
لِقَاءَ نَزِیْنٍ وَنَدٰی الْبِیَّاسِقِیْنِ شَعْبَ الْاِیْمَانِ عَنْہُ وَعَنْ اَبِیْ کُرَیْبَةَ وَابِیْ سَعِیْدٍ وَجَابِدِ
وَضَعْفَةَ وَعَنْ اَبِیْ اَنَافَةَ قَالَ قَالَ اَبُو ذَرٍّ یَا نَبِیَّ اللہِ اَرَأَیْتَ الصَّدَقَاتُ مَا ذَاہُمُ

بظاہر اللہ عظیم کو فرماتے سناتے قیامت کے دن مسلمانوں کا صدقہ جو ان کے لئے راجد اور رعایت ہے حضرت ابی مسعود سے فرماتے ہیں فرمایا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہر مومن عزم اپنے بچوں کے خرچ میں فرما دے تو اللہ تعالیٰ اس کا بدلہ دے گا اور اس کو فرما دے گا کہ اس کا بدلہ دے گا
کہ ہم نے اس حدیث کا تجربہ کیا تو ایسے ہی پایا کہ زبیر بن عوف رضی اللہ عنہ نے شعبہ اہل یمن میں اپنی اہل مسعود اور ابو ہریرہ اور ابو سعید و
ہاریرہ روایت کیا اور ان کے ضعیف فرمایا کہ حدیث ہے حضرت ابی مسعود سے فرماتے ہیں عرض کیا کہ پوزر نے یا نبی اللہ فرمائیے تو صدقہ کا ذکر کیا

سے لیجئے لوگوں کے صدقہ و طہرات خصوصاً فی سبیل اللہ مسافر خفہ مسجدیں مسکن اور عمارت کا دوا وغیرہ کل قیامت میں درخت سائے دار کی شکل میں نمود
ہونے جن کے سارے میں مٹی ہو جائے اور قیامت کی گھنٹی سے گھوڑے کے گھیر کر دنیا میں خزاں خزاں کو اس نے اپنے سایہ کرم میں رکھا تھا حدیث بائبل
ظاہری مٹے پر ہے کسی تاویل کی ضرورت نہیں وہاں ہل کر احوال کی مختلف شکلیں ہوں گی، بخیل کا ہل گئے سانپ کی شکل میں، بچی کا ہل درخت سایہ
دار کی صورت میں نمود ہو جائے، کج دنیا میں ہم خوب میں ہاں چیزوں کو قلعہ صورتوں میں دیکھتے ہیں، بدشاہ مصر نے قلعہ کے سال، جنگ ہاں اور
دلی گایوں کی شکل میں دیکھے تھے، خزن کریم، اللہ بخیر کی دوسری شکل کو اپنے ہاں رکھا، ترکہ خدو، خزاں مساکین کیلئے قلعہ قسم کے کھانے تیار
کرے تو اللہ تعالیٰ سال بھر تک ان کھاؤں میں برکت ہوگی، سلطان مائورہ کے ہاں عظیم پکاتے ہیں، اس کا مندر یہ حدیث ہے، ایک بڑے عظیم میں ہر
کھا ہوا کھجور، گوشت اور دہلیں، چھول وغیرہ، تو اللہ تعالیٰ عظیم پکاتے دے کے گھران تمام کھاؤں میں برکت ہوگی، لکے بیٹے سفین مرلے
ہیں کہ یہ حدیث ہمارے اور ہمارے ساتھیوں کے تجربہ میں آئی ہے، واقعی اس گل سے برکت ہوتی ہے، لہذا یہ حدیث قوی ہے، خیال ہر ہے کہ تجربہ ہے، بچی
حدیث کو تقویت پہنچتی ہے، اس لئے محمد بن حنفیہ کی خوشی کے لئے کبھی اپنے تجربہ کا ذکر کرتے ہیں، یہاں بھی ایسا ہی ہے، اس کی بحث ہماری کتاب
جہاد النبی صہ دوم میں دیکھئے، خیال ہر ہے کہ مائورہ کے دن سو روزہ دیکھو اور بچوں کو، خزاں کو خوب کھا دے، لہذا یہ حدیث مشہور
کے روزہ کے خلاف نہیں لکے جاتی، اسی جگہ فرمایا کہ یہ حدیث بہت ہی اسنادوں سے مروی ہے، جو سب ضعیف ہیں، مگر چند
ضعیف اسنادوں میں مل کر حدیث کو قوی کر دیتی ہیں، لہذا یہ حدیث حسن لغیرہ ہے، دانشور امام عراقی نے فرمایا کہ اس حدیث کی بعض اسنادیں
صحیح ہیں، امام مسلم کی شرط پر ہیں، لہذا اس حدیث صحیح ہے، درجہ ۲، اگر حدیث ضعیف بھی ہو تو فضائل احوال میں قبول ہے، مائورہ
کے دن اور بہت سے احوال کو ناپا سکیں، جیسے غسل کرنا، روزہ رکھنا وغیرہ، ان کی تفصیل ہماری کتاب اسلامی زندگی میں ملاحظہ

قَالَ أَضَعَفُ مُضَاعَفَةً وَعِنْدَ اللَّهِ الْمَزِيدُ رَوَاهُ أَحْمَدُ: بَابُ أَفْضَلِ الصَّدَقَةِ
 الْفَصْلُ الْأَوَّلُ: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَحَكِيمِ بْنِ حِذَامٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ الصَّدَقَةِ مَا كَانَ عَنْ ظَهْرِ غِنًى وَأَبْدَأَ بِمَنْ تَعُولُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
 وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ عَنْ حَكِيمٍ وَحَدَّثَهُ: وَعَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُلْفِقَ الْمُسْلِمُ نَفَقَةً عَلَى أَهْلِهِ وَهُوَ يَخْتَصِبُهَا كَانَتْ لَهُ صَدَقَةً تَتَّقَى عَلَيْهِ

فرمایا وہ چند در چند زیادہی ہے اور اللہ کے ہاں زیادتی ملو رہے ہے اور باب بہترین صدقہ کے پہلی فصل روایت ہے حضرت ابو ہریرہ
 رضی اللہ عنہم ابن حزام سے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سب سے بہتر صدقہ وہ ہے جو غنہ سے ہو اور ان سے اقتدار کو
 کی تم پرورش کرتے ہو گھر بخاری اور مسلم نے عرف حکیم سے روایت کی روایت ہے حضرت ابو مسعود سے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم نے کہ جب مسلمان اپنے گھر والوں پر تو بہت کتبے تو یہ اس کے لئے صدقہ برکت ہے اللہ مسلم بخاری

کر دے اس جملہ کے دو مطلب ہو سکتے ہیں ایک یہ کہ صدقہ کی برکتیں دیا میں تو محدود ہیں اور کئی قیامت میں جو زیادتیاں ہوں گی وہ ہمارے حساب
 درہم ہیں رب تعالیٰ فرماتے تھے تَتَّقَى اللَّهُ الَّذِينَ يَتَوَدَّوْنَ لِيُؤْتِيَهُم مِّنْ فَضْلِهِ كَثِيرًا لِّمَن يَشَاءُ اللَّهُ يُضَاعِفُ لِمَن يَشَاءُ
 دوسرے سات سو گنا تک ہے اور جو زیادتیں رب عطا کرے گا وہ حساب سے زیادہ ہیں رب تعالیٰ فرماتے تھے وَاللَّهُ يُضَاعِفُ لِمَن يَشَاءُ
 صدقہ ہر حال اچھے ہے مگر کبھی بعض ملامتی حالات میں بہت اچھا ہو جاتا ہے غرض خیرات دینے والے کی ہوا لینے والے کی یا الکی بھیجے تندرستی کی خیرات
 مستعد وقت کی غیرت سے بہتر ہے یوں ہی تنقی پر میرا غرض اللہ کو خیرات دینا قاسم کو دینے سے بہتر اسی طرح جس چیز کی اس وقت شے ہوا اس کا صدقہ افضل
 ہے جیساں پہلی شے کی ہوا وہاں کنکاش کھودا بہت بڑھتا ہے اس باب میں ان تمام احکامات کا ذکر ہو گا جس سے صدقہ بہت بہتر ہو جاتا ہے مثلاً بعض شہرین
 حر یا کہ یہاں صاف نظر نہ آئے جس کے کوئی بھٹے نہیں مگر حق یہ ہے کہ زائر نہیں بلکہ اپنے قوت و فائدہ ہے بچے صدقہ بہتر ہے کہ صدقہ دینے والا صدقہ دیکر خود
 بھی خوب غنی رہے یا تو مال کا فنی رہے یعنی سب خیرات مذکورے کے ال کو خود اور اسکے ہاں بچے بھیک مانگے پھر میں اس کا صدقہ دیکر خود فقیر بھکاری نہ
 ہو جاوے یا دل کا فنی نہ ہو سب کچھ دے کر بھی لوگوں سے بے نیاز رہے جیسے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کچھ راضیا میں دیکر یا کہ گھر میں کچھ در کھا
 لہذا یہ حدیث صدیقی اگر کس شخص کے عمل کے حالات ہیں غرض یہ ہے کہ جو ام مسلمین حاصل ضرورت سے زیادہ مال خیرات کریں وہ رب تعالیٰ فرماتا ہے تَتَّقَى
 مَا آتَاهُ مِنْ فَضْلِهِ وَاللَّهُ يَضَاعِفُ لِمَن يَشَاءُ لِمَن يَشَاءُ اللَّهُ يُضَاعِفُ لِمَن يَشَاءُ لِمَن يَشَاءُ اللَّهُ يُضَاعِفُ لِمَن يَشَاءُ
 اپنے مال پہلے اپنے پر پھر اپنے مال لوگوں پر پھر غریب قرایت والوں پر پھر و مسروں پر خرچ کر دے جو کہ لوگوں کو ان سب خرچوں میں صدقہ کا
 ثواب ملے گا اسی لئے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان خرچوں کو صدقہ میں شامل فرمایا بھان اللہ کی پیروی ترتیب ہے اور کسی نفسی تعظیم ہاں
 قرایت کو صدقہ دینے میں صدقہ کا بھی ثواب ہے اور قرایت دہانے کا بھی جیسا کہ اگلی حدیث میں آ رہا ہے وہ گھر والوں سے مراد بیوی بچے

کی اہمیت و توقیر کے لحاظ سے ہرگز ان کے ساتھ کسی حد تک سمیت صورت آچڑی ہے۔ زواریوں پر غریب افضل اور گھر والے بہت ہی عزیز و عزیزوں کے لئے ہرگز بہتر ہے۔ اہم کے لئے چلے خاندان کا کام خاندان ہی میں ہونا چاہیے۔ اس لئے ان کی وفات کے بعد آپ محمود علیہ السلام کی ذمہ داری کے لئے شرف جہیز، بلکہ اس کی کچھ اولاد دوسری جہیز کے لئے بھی جو ام سلمہ کی سوتیلی اولاد تھی، امر و ریت اور کچھ اولاد خود ام سلمہ کے لئے بھی دے دی تھی۔ یہ ساری حقیقی اولاد محمد و آلہ و بیٹا سوتیلی اولاد کے متعلق ہے۔ اور نہ آپ نبی الہی سلمہ و راتیں انہذا حدیث پر کوئی اعتراض نہیں۔ اہم کیونکہ وہ یتیم ہیں اور جب سے ان کی تربیت بھی اُن پر ہوئی کہ یتیم کرنا بھی ہے، اور مزید اس کی کوئی بھی ایسے وقت شہداء خاندان کے روح کو خوش کن بھی ہے۔ غالباً محمود علیہ السلام کا یہ متاویذ کے دن تھا جو ان کے ساتھ میں خود بھی ساری عید کے لئے عید گاہ جاتی تھیں اور اُن کے لئے بھانڈا مخصوص دیا جاتا تھا، اُس وقت میں آپ یہ سنا اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ حدیث کے استعمال پر جو پر رکوۃ فرض ہے، عید پر رکوۃ حدیث پر فرض ہے۔ کہ اُس کے ساتھ پر خواہ بچے سے زیر و بالا ہی سب سے زیادہ ہو۔ شریک ملک کہ یا میں اپنا حدیث ام (اسلم کی دلیل بنام تافہی کے ہاں پہنچے کے عید میں رکوۃ نہیں پانچا، اور اس کی تحقیق معاف رکوۃ میں ہوگی، اس صورت میں عید سے مراد چاندی سونے کا عید ہے۔ کیونکہ پہلے کے وقت امر و رات، اصل و میرے پر رکوۃ نہیں ملے۔ چنانچہ تم کو یہ اصول دینا دوست جو تہذیب و تمدن کے لئے دے دے، اور کسی اور کو دے دے، اس سے معلوم ہوا کہ غنی و غریب کا خاندان اور غنی و غریب کی جہیز ایک دوسرے کے لئے غنی سے غنی بنانے کا ہے، اسی طرح امیر کی بالغ اولاد آپ کی عطا سے غنی ہیں، جو ان کی دیکھو حضرت ابن مسعود کی جہیز غنیہ تھیں مگر خود بن مسعود مسکین تھے۔ ۵۰ حضرت ابن مسعود کی کچھ اولاد بھی تھی جو دوسری جہیز سے تھی، اور آپ حضرت ذمب اُن کی پرورش فرمائی

قَالَتْ فَأَنْطَلَقْتُ فَإِذَا الْمُدْرَاءُ مِنْ الْأَنْصَارِ يَبِيبُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاجَتُهُ
حَاجَتُهُمَا قَالَتْ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَقْبَيْتُ عَلَيْهِ الْمَرْهَابَةَ فَقَالَتْ
فَخَدَجَ عَلَيْنَا يَلَالُ فَقُلْنَا لَهُ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبِرْنَا أَنَّ إِمْرَأَتَيْنِ
يَا لِبَابِ تَسْلَا لَذِكِ الْفَجْرِ الْقَدَقُ عَنْهُمَا عَلَى أَنْوَاجِهِمَا وَعَلَى أَيْتَامٍ فِي تَجْوَرِهِمَا وَلَا تَخْبِرْنَا
مَنْ نَحْنُ قَالَتْ فَدَخَلَ يَلَالُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ فَقَالَ لَهُ

اے میں پہلے تو حضور کے ہمدانہ پاک ہو گیا اور انصاری بی بی بھی تھیں جنہیں میرے جیسا ہی نام تھا اس نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
دو قسم پر تہذیبی ہیبت دی تھی پہلے قرآنی ہیں کہ ہمیں اس صحت حال آئے ہم نے ان سے عرض کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت
میں ہر دو قسم کا کہہ دینا ہے ہر دو قسم میں جو حضور سے چھٹی ہیں کہ کیا ان کا اپنے خداوندوں یا نبیوں پر عروج کر دینا جو ان کی پہلو
میں جو ہر حد سے زیادہ ہے اور نہ بتا کہ ہم کو یہ ہے قرآنی ہیں کہ صحت حال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہونے اور نہ ہونے کا

نبیوں، علیہ السلام، اس صحت خطاب ہے، ایسا کہ ہمیں اور بتا کہ ان کو میرے خداوندوں سے جو میں نہیں دے دوں اور نہ خداوندوں کے لئے ہے
حضور اور نہ خداوندوں کے لئے ہے شرم آتی ہے کہ اس سے بعض لوگ مجھے بھی کہیں گے اس معصوم پر اگر وہ خداوندوں سے ہے ہر کام بھی کر سکتا ہے جبکہ حجاب
و پردہ سے جو یہ بھی معصوم ہو کہ مسو خود پر چھ کسی دوسرے پر چھوایا کسی دوسرے جب اس سے کہہ لیں ہر صحت علی نے علی کا مسئلہ حضور نے خداوندوں کے لئے
سے خود نہ چھوایا بلکہ حضرت عقیلہ سے پر چھوایا، پہلے حضور اور پہلے اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دواں ہر ایک بی بی یا آدمی بی بی پر چھ کر لیں، مجھے اس خوش ہونی کہ ہم
دوست ہو گئے، پہلے یہ ضدب انگلیں سے دوں میں آپ کو ہیبت ڈال دی تھی جبکہ جو ہے ہر شخص اپنے عزت و حرمت میں حاضر ہونے، عرض معروض کرنے کی ہمت
رکت تھا، اور نہ ہر بی بی یا آدمی ایسے غرض اور باب بیٹھتے تھے جیسے کہ رسول پر ہنسے ہیں حالانکہ انسانی طبیعت اور ہیبت دیم و کریم سے شہو

بیبت حق است ای از خلق ہیبت بیبت ای مرد صاحب دلق ہیبت

اسی وجہ سے ہر دو قسم میں ہر دو قسم کے گنہگار پاک بی بی یا آدمی، کہہ بیٹھتے تو حرم و ہیبت کی وجہ سے حاضر نہیں ہوتیں، میری ہیبت
پر مسو پر چھوایا ہی میں، اس سے وہ مسئلے معصوم ہوئے، ایک ایک مسو براہ راست چھوایا بھی حاضر کسی کی عزت پر چھوایا بھی، دوسرے ایک دوسری باتوں میں، ایک کی
ہر معصوم کے گواہی قائم کرنے کی ضرورت نہیں، دیکھو حضرت بلال بن رباحؓ کو جو بھی مسو اگر بتاتے یہ قبول کر لیں، فقہاء کہتے ہیں کہ جب مسو اگر وہ خود ہو تو
رضائے کے چاہد میں ایک کی ضرورت ہے اور معصومین کہتے ہیں کہ خود میں غیور، عد معصومین، مان کے دلائل قرآنی آیات اور احادیث صحیحہ میں، ان میں ایک
حدیث یہ بھی ہے کہ شاید یہ تمہیں سے آں کے عادی ہوں گی وہ ادا دراد ہے جن کی دالہ ولایت ہر جگہ تھی یعنی ان کی سوتیلی اولاد نہیں کہیں گے
ہے اور ان میں تمہیں وہ تابیع ہوتا ہے جس کا باب حوت ہر جائے اور جانوروں میں وہ بچہ تقسیم جس کی اس سر جائے ان بیبیوں کا کیا ہیبت
کہ چر کر یہ مسو لوگ جائے ساتھ ہی رہتے ہیں اور ساتھ ساتھ رہتے ہیں، اگر انہیں حد قدہ یا گیا، تو اس کا کچھ جھگڑا ہائے کما سے میں بھی بتا دیتا

[illegible]

جی رہا تھی جس کی کڑاے ثنا
مرنے دم نکالیں کی مدد سے کھینچے

حضرت ریحہ نے بھی حضرت انور علیہ السلام سے حضور ہا کو مانگا، مگر چونکہ حضور علیہ السلام جنت ہی میں ہیں، اس لئے جنت میں مانگنا عرصہ
 کیا آپ آپ کی ہر امانی مانگنا، جنت میں جو کہ ۱۰۰ حضرت طلحہ کے ایک باغ کا نام ہے، اس نام کے محدثین نے آٹھ حصے کے ہیں، جن میں سے
 ایک یہ کہ ہر ایک آدمی کا نام قضا میں ہے یہ کنوئیں کا نام ہے کہ اس میں تمام باغ کا نام بھی یہی ہوا، وہ کنوئیں اب تک موجود ہے فقیر نے
 اس کا پانی پیاجے، وہ دھڑکے کہ میرا بر وزن فعل ہے ایک ہی اختلاف ہے بڑا ہے مشرق بھیہ کھلی میں، یہی صحت میں اس کے سینے میں ہے حار کا کنوئیں
 دوسری صحت میں ہے ہرنگ کھانا باغ راز قرأت و مہرہ ۱۰۰۰ یحییٰ حضرت انور علیہ السلام کو کہہ دیاں کا پانی بہت محبوب تھا اسی لئے حجاج انور
 مزداس کا پانی برکت کے لئے پیتے ہیں ۱۰۰۰ جس میں ارشاد ہوا کہ تم صلاۃ یعنی نماز کے فنی یا جنت میں وقت تک نہیں پاسکے سبب تک کہ اپنی
 پیادری چرخہ رکھو۔ اس آیت کی مکمل تفسیر جاری تفسیر قرآن العزیز میں ملاحظہ فرمائے۔

رَدَّاهُ الْبَيْتَ فِي شُعْبِ الْإِيمَانِ: بِأَبِ صَدَقَةِ الْمَرْأَةِ مِنْ مَالِ الزَّوْجِ: الْفَصْلُ
الْأَوَّلُ: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَنْفَقَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ
طَعَامِ بَيْتِهَا غَيْرَ مُفْسِدَةٍ كَانَ لَهَا أَجْرُهَا بِمَا أَنْفَقَتْ وَلِزَوْجِهَا أَجْرُهُ بِمَا كَسَبَ وَالْمَخَارِنِ
مِثْلُ ذَلِكَ لَا يَنْقُصُ بَعْضُهُمْ أَجْرَ بَعْضٍ شَيْئًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَنْفَقَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ كَسْبِ زَوْجِهَا مِنْ غَيْرِ أَمْرِه

بہتی ن شیب الایمان اب قادم کے مال سے ہری کی خیرات نے فصل پہلی روایت ہے حضرت عائشہ سے نرات میں فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب عورت اپنے گھر کے کھانے سے کچھ خیرات کے بشرطیکہ بربادی کی ریت نہ توڑے خیرات
کو دیکھا تو اب ہر گاہ اس کے خاندان کو کھانے کا مال دے گا اور اگر خیرات کو بھی اس کے بڑے میں کوئی دوسرے کو کچھ کم کرے گی
(مکمل بخاری) روایت ہے حضرت ابو ہریرہ سے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب عورت اپنے خاندان کی کمائی سے
لے اس کے صریح حکم کے بغیر خیرات کئے۔

نے صمد کے غلام، دوسرے کو دماغی کو تقسیم کر یا کو ان لوگوں کو ان حصول کا ایک بار یا اگر مستحق اللہات میں شیخ نے فرمایا کہ حضرت امیر سعدیہ
رضی اللہ عنہ نے یہ نادرادت میں ان کے ان خیرات سے وہ اپنے خیرات سے دیا اور ان کے اپنی عائلہ بنائیں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ تقسیم بطریق ٹیکائی بطریق
تقسیم تو ریت تھی حضرت عثمان بن ثابت ذی ابی کعب بھی اس حصہ کا حصہ لے کر کچھ سے مراد ہر جہاں کا حصہ ہے انسان ہر دیکھ جائے ہر
انسان میں مومن ہر ایک کا فرد مرگات داشتہ گزشتہ کوئی حانور و پیوندہ میں جیسے خیر صراط اسباب و فیو بعض مشائخ کے ان نگرہام جاری ہوتا ہے
جہاں ہر نیکو لکھا ہے، بعض برگوں کے ان جائیداد کی برتوں کو دین و فیو کو دین و فیو لکھا ہے بعض لوگ سیدہ سہوہ کے کھتوں کیلئے عرس کے
بالقصد ہر جگہ ہیں ان سب کی اصل یہودیش ہے لہذا اگرچہ اب میں صوفیوں کا ذکر ہے مگر اس میں خاندان ذکر مگر سب مثال میں سے اس میں خاندان خیر
کو دین کا بھی بڑا ہو کر ہر ایک ہی خاندان کے مال سے خیرات کیا کرتی ہیں خاندان کی کسی کسی میں خیرات کا ذکر ہوتا ہے اگرچہ حدیث پاک میں کہانہ
کی خیرات کا ذکر ہے مگر اس میں خاندان کے حصول ہر ایک میں ان کے خیرات کر کے خاندان کی طوٹ جاتا ہے اس لئے ہر ایک خاندان کو دین و فیو لکھا ہے
میں بھی ماکھا ہر ایک میں ان کے خیرات کر کے خاندان کی طوٹ جاتا ہے اس لئے ہر ایک خاندان کو دین و فیو لکھا ہے اس میں خیرات کر کے خاندان کی طوٹ جاتا ہے
دین و فیو لکھا ہے اس میں خیرات کر کے خاندان کی طوٹ جاتا ہے اس لئے ہر ایک خاندان کو دین و فیو لکھا ہے اس میں خیرات کر کے خاندان کی طوٹ جاتا ہے
میں بھی ماکھا ہر ایک میں ان کے خیرات کر کے خاندان کی طوٹ جاتا ہے اس لئے ہر ایک خاندان کو دین و فیو لکھا ہے اس میں خیرات کر کے خاندان کی طوٹ جاتا ہے
میں بھی ماکھا ہر ایک میں ان کے خیرات کر کے خاندان کی طوٹ جاتا ہے اس لئے ہر ایک خاندان کو دین و فیو لکھا ہے اس میں خیرات کر کے خاندان کی طوٹ جاتا ہے

فَلَهَا نِصْفُ أَجْرِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ: وَعَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْحَازِنُ الْمُسْلِمُ الرَّقِيقَ الَّذِي يُعْطِي مَا أَمْرِي بِهِ كَأَنَّهُ مُؤَفَّرٌ طَيِّبٌ بِهِ نَفْسُهُ
فَيُدْفَعُ إِلَى الَّذِي أَمْرُهُ بِهِ أَحَدُ الْمُتَصَدِّقِينَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ: وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ
رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنِّي إِقْلَمْتُ نَفْسَهَا وَأَخَذْتُهَا لِأَنكِحْتُ لِمَصْدَقَتِ
فَهَلْ لَهَا أَجْرٌ أَنْ تَصَدَّقَتْ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ: الْفَصْلُ الثَّانِي: عَنْ

[illegible][illegible]

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا
وَأَحْسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا
تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ عَمَلٍ بِنِ اَدَمَ يُضَعَّفُ
الْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا إِلَى سَبْعِ مِائَةٍ خِصْفٌ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى إِلَّا الصَّوْمَ فَإِنَّهُ يُوَفَّى

روایت ہے حضرت ابو ہریرہ سے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو ایمان و احسان سے رمضان کے روزے رکھے اس
کے پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں اور جو رمضان میں ایمان و احسان سے روزے رکھے تو اس کے پچھلے گناہ بخش دیئے
جائیں گے اور جو شب قدر میں ایمان و احسان کے ساتھ عبادت کرے تو اس کے پچھلے گناہ بخش دیئے جائیں گے (مسلم بخاری)
روایت ہے ابی سے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ان کی ساری نیکیاں رشتہ سے سات سو گئے تک بڑھائی
جائیں گی بلکہ رب تعالیٰ فرماتا ہے سوائے وعدہ کے کہ روزہ تو برابر ہے

یہ حدیث بھی گنہگار ہے وہ اپنے نفس پامرد کی عزت سے کہ جب وہ کشتیہ اندک بکھڑے ہے پھر کسی امر پر جسے اس صحت کی تعلق بہت ضرورت دفع
ہو گئے مثلاً یہ کہ صبا بھی جنت میں کوئی عمارت ہیں یہ تو اس کے دوزخ کے کھٹے کیا فائدہ پھر کہ جب دوزخ کے دوزخ سے ہرگز نہ رمضان میں
کوئی کب لگ آتا ہے یا یہ کہ جب شیطان نہ ہوگی تو اس میں سے گنہگار ہوئے ہیں بلکہ یہ اس طرح کہ جنت میں کھٹے میں ہر طرح کا ایک دوزخ کا اس
طرح کہ جنت کی پہلی ہی دیوار میں آٹھ دوزخ ہیں تاکہ ہر قسم کے نیک لوگ اپنے اپنے گناہ دوزخ سے داخل ہوں مثلاً بیان بعض دوزخوں کی ہے یہاں
یعنی توبہ کی سیرانی دوسری چونکہ دوزخ میں بھوکے پیارے تھے اور بظاہر بھوکے پیاس کی راہ نکلیں مٹاتے تھے اس لئے کہ
داخلہ کیلئے وہ دوزخ مقیم ہو جہاں باقی کی ہری ہے صاب سبز بھل مرث اور سیرانی ہے اس کا حسن سچ ہے چار و چم و گمان میں آسکتا ہے یہ بیان
اللہ اللہ دیکھ کر ہی پتر لگے گا اس معصوم بوا کو نہ چور اور دوزخ تو مسلمان اگرچہ رحمت حدود کی احاطت معطلوری کی برکت بخش بھی دیئے جائیں اور
جنت میں داخل ہیں جو عمارتیں اس دوزخ سے ہیں جیسے کہ یہ دوزخ تو دوزخ و دوزخ کیلئے مخصوص ہے نہ اعتدال جنت سے ماحول گمان کرنا لا
سمما اعتبار کے لئے میں تو اب ملک کیلئے جس وعدہ کیلئے اچان اور احسان میں جو عمارتیں اس کا طبع تو منہل ہے دفع ضروری ہے کہ اس کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ
صاف ہو جائیں اس حدیث کے منہم ہر کہ ہندوؤں کی ہندوؤں کے (دھرم کے) دھرم کے کوئی تو اس کے دال میں ہیں اور بعض زیادہ کے طلاق کیلئے وعدہ رکھے کہ
طلب تو اب کیلئے تو کوئی تو اب ہیں کہ وہاں متساہ نہیں ہے اس عبادت کے مراد ملتا تو یہ ہے جو رمضان میں اور ہوتا ہے یا غار تہہ بلکہ مرقات
یہ فرمایا کہ اس جیسے نیک اعمال سے گناہ صغیرہ تو معاف ہو جاتے ہیں اور گناہ کبیرہ صغیرہ بن جاتے ہیں اور بے گناہوں کے درجات
بڑھ جاتے ہیں لہذا اس حدیث کا مطلب ہوا کہ رمضان میں دوزخ کی برکت گناہ صغیرہ معاف ہو جاتے ہیں اور ترادج کی برکت

أَنَا أَجْزِي بِهِ يَدْعُ شَهْوَتَهُ وَطَعَامَهُ مِنْ أَجْلِ الصَّائِمِ فَدَحَّانٍ فَدَحَّ عَنْهُ عِنْدَ فِطْرِهِ وَفَصَحَّةٍ
عِنْدَ لِقَائِهِ رَبِّهِ وَلِخُلُوفِ فَمِ الصَّائِمِ أَطِيبٌ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ رُبِّهِ الْمُسْلِكِ وَالصَّيَّامُ جَنَّةٌ وَ

اس میں ہے اس کا رُوب دو ٹکائے وہ میرے لئے اپنی شہوت اور کھانا بھیڑتا ہے نہ ہفتہ دار کو در حیرتوں میں ایک خوشی ملے اور
وقت در دوسری خوشی پہنچے ہے وقت نہ ہفتہ دار کی سر کی بدبو نہ کہ ہاں ملک کی خوشی سے تر ہے لگا اور دوسرے احوال میں ہے اور

ہے گناہ کبیرہ کچھ پڑ جاتے ہیں اور شب قدر کی عبادت کی برکت سے دوسرے دھرم جاتے ہیں بعد از پڑاؤ اور اس میں کہ حسبِ رسول سے گناہ معاف ہو گئے
تو پھر تدریج و تہت قدر کی عبادت سے کیا ہو اس لئے قانو ن ایک ہی کا توں کم سے کم دس گنا اور زیادہ سے زیادہ سات سو گنا
ہے اگر اللہ در زیادہ سے توں کا کرم ہے اس حدیث سے وہ آیتوں کی طرف اشارہ ہے ایک تو تَنْجَاوُ الْفَسَادِ عِنْدَ حَقِّهَا مَثَلُ الْفَا
اور دوسری حَقِّهَا أَنْتَ مَبْنِيَّةٌ سَنَاءٌ يَوْمَ حَكَمِ مَبْنِيَّةٌ يَوْمَ تَبْعُهَا ہے اگرچہ ساری عبادتیں شریعت کی ہیں
مگر خصوصیت سے ہفتہ کو فرمایا کہ میرا ہے چند وجوہوں سے ایک یہ کہ دیگر عبادت میں طاعت غالب ہے اور وہ میں عشق غالب ہے
دوسرے دار میں طاعت عشق جمع ہو جاتا ہے۔ شعر

فاشقا فاشقا من ان استلے لہسر آہ مرد و دنگ مرد و چشم تر
گر تر پر سسہ سسہ دیگر کدھم کم خود کم گھٹن و حشمت حرام

دلیل کا عرض تو اس ہے عاشق کا عرض معافے بار دوسرے یہ کہ دوسری عبادتوں میں دیا ہو سکتی ہے کیونکہ ان کی کوئی نہ کوئی صفت
ہوتی ہے اور ان میں کچھ کرنا ہوتا ہے مگر وہ میں دیا نہیں ہو سکتی کہ اس کی کوئی صورت ہے اور نہ اس میں کچھ کرنا ہے جو اندہ ہر کچھ کھائے
ہے وہ بیضا فلفس ہے دیا کا گھر میں کھا کر بھی مدد ظاہر کر سکتا ہے تیسرے یہ کہ کل عبادت میں دوسری عبادتیں اہل حقوق جہیں سکتے
ہیں جن کی طرف غور و مفروض سے سات سو عبادتیں ہیں جیسے قرض کی عبادت (یہ لکھنا شای) مگر ہفتہ کسی حق سے کہ دنیا طے کا دلہا لے کر لیکھا کہ ہفتہ
آدھ ہے یہ کسی کو ہیں دیکھا جو کچھ یہ کھانا و شریعت دوسری عبادتیں جن کو کہتے ہیں قربانی، مسجد، حج و غیرت وغیرہ مگر کوئی کا غیر
ہفتہ بت کیے نہیں دیکھتا اگر مدد رکھنے ہی ہیں تو صفائی نفس کیلئے تاکہ اس صفائے نفس سے قرب حاصل ہو عبادت میں کہ ہفتہ غیر اللہ
کیلئے نہیں ہوتا (از مرآت) (اصول وغیرہ)

لہذا اس عبادت کی وقت میں ہی اجری معذرت اور اجری بھری ہے وہ کا بدلہ میں بڑا راست خود مدد نکالیں یعنی وہ لاؤ ہفتہ دار لینے واما
جو چاہوں دوں اس کی جز معذرت ہیں یا مدد کا بدلہ میں خود میں لیں تمام عبادت کا بدلہ جنت ہے اور وہ کا بدلہ جنت والادب اس کی
دعوت آگے آ رہی ہے لینے و دیکر مایہ ملد میں یہ عبادت بھی اور عاشق بھی یا ہفتہ دار یا اسکے لئے کھا تا پیتا نہیں پھر ہفتہ دار صرف پیکر رکھ کے
لئے چھوڑتا ہے دیا کچھ پیکر کھا کر ہفتہ ظاہر کر سکتا ہے سب سے سب سے لکھنا کیا یا دارا ہے وورہ دار کو فطرت کے وقت دیاں و غنی
ہی ہوتی ہے کہ عبادت اور اجری و غنی ہوا صیغہ میں فرد میں میں سرور ہوا اور عبادت میں فرحت بھی کہ صفت بیاس اور ہفتہ دار یا فی
بہت ہی فرحت کا باعث ہے اور تیر پھوک میں غیب تعالیٰ کی اور ہی بہت لذت و مسرت ہوتی ہے اور لکھنا لکھنے کے وقت بھی بہت قیامت بھی

اس سے جینے بھر دوزخ و نفاق کے وقت بہت کم جیسے گنہگار جو اپنے گنہگاروں کی بدکاریوں کو جسے دوزخ کے مستحق ہو چکے ہیں انہیں
نشرِ عدہ کی برکت سے صاف دے دیتا ہے مگر اگر وہ گنہگار ہیں مگر دوزخ میں مبتلا نہ ہو یعنی حدیث مرفوعہ غریبہ مرفوعہ صحیح ہے اور
جو سکتا ہے کہ غریب بھی ہو اور صحیح بھی کیونکہ عزائم حسن یا صحیح ہونے کے خلاف ہیں (مرقات) امام احمدی فرماتے ہیں کہ اسی حدیث کے ایک
روای بروکھان حیش بھی ہیں جن کے تقدیر ہونے میں اختلاف ہے بعض نے فرمایا کہ اگرچہ امام ماہم قاری کے شاگرد ہیں اور امام حنفی پر
قرات میں مقدم ہیں اور فضائل و کمالات میں اپنے اہل زمانہ پر فوقیت دیتے ہیں مگر کچھ حقائق کے کمر درخت سے برکت کے معنی میں سمجھ جانا ہم
جان اسی لئے اوش کے طریقہ کو مبارک الہامی کہا جاتا ہے کہ وہاں اوش بیٹھے رہتے ہیں مبعہ ریاضی غیر جو کہ نہ جائے برکت کہلاتی ہے
جو کہ وہ رمضان میں حسی برکتیں بھی ہیں اور فیبرکتیں بھی سننے اس ہیر کا نام شہار کا کہ رمضان میں قدرتی طور پر مومنوں کے رزق میں
برکت ہوتی ہے اور ہر سکی کا ثواب ستر گنا یا اس سے زیادہ ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ماہ رمضان کی آمد پر خوش ہو نا ایک دوسرے
کو مبارکباد دینا سنت ہے اور جس کی آمد پر خوشی ہونا چاہیے اس کے جانے پر غم بھی ہونا چاہیے دیکھو نکاح حتم ہونے پر عورت کو شرفاً ختم
لازم ہے اسی لئے اکثر مسلمان صحتہ الوداع کو منہم اور چشم پر غم جوتے ہیں اور خطبا اس دن میں کچھ دواعیہ کلمات کہتے ہیں تاکہ مسلمان باقی گھڑیل کو
محنت جان کر ٹیکوں میں امندادہ کو شش کریں ان سے ماخذ یہ حدیث ہے لہذا یعنی سب پر روزہ رمضان ہی فرض ہیں طاقت روزہ

عَمَّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أُمَّتًا قِيَمَةٌ لَا تَكُتِبُ وَلَا تَحْسَبُ اللَّهُ هَكَذَا
وَهَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا ثُمَّ قَالَ اللَّهُ هَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا أَيْضًا
ثَمَامَ الثَّلَاثِينَ يَعْنِي مَرَّةً تِسْعًا وَخَمْسِينَ وَمَرَّةً ثَلَاثِينَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ أَبِي نُكْرَةَ
فَال قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا عِيْدًا لَا يَفْقُضَانِ رَمَضَانَ وَذُو الْحِجَّةِ

معرعہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم رنگ ہے پڑھو جہالت میں۔ انھیں نہ حساب نہ کتاب ہے جیسا کہ تمنا تھا اور ان
بے تمیزی میں، اگرچہ شریف بد کردہ ہوں یا کہ بہت تمنا تھا اور کتاب ہے بچے پڑھتے ہیں دن کا یہ آنتیں اور کبھی نہیں لے سکتے تھے
مدت ہے حضرت ابو بکرؓ سے ملنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عید کے دو مہینے لکھے کہ میں ہونے رمضان اور بقرہ عید کے

مگر کسی کو بھی پہنچے بغیر نہ دیکھ کر کے متعلق قوت ہے دیا ہے کہ اگر رہی ہو کسی چاند سے کہ جلدی جائے تو معتبر ہیں، اور سے دے اس
معرعہ روز و رات عید میں سانس کے ایک، اگر حکومت اسلامیہ قائم کر دے، جہاں کبھی ترقی تو اس کے لئے ترقی کو بھی لے کر چاند ہو جائے کا فیصلہ کرے
اور پتہ فیصلہ کارڈ پر اطلاع کو تو معتبر ہے، کیونکہ اصل وحدت میں چاند کے فرق کا اعلان ہے اور اس وحدت میں عالم کے فیصلہ کا پہلا اثر
معتبر و معتبر حاکم کے فیصلہ کا اطلاع کو تاثیر کر دے، چراغوں وغیرہ سے کرونا بھی جائز ہے، ریڈیو کی اطلاع تو اس سے کہیں زیادہ قوی
ہے اس مسئلہ کی بہانہ نفیس تحقیق ہمارے قلم نے انصاف میں دیکھو خیال رہے کہ فیروز قوت اس وحدت میں ہے کہ ہر کون کبھی کے
اور ان کے مسائل ترمیم سے واقف ہوں، اور گواہی دے جو ترقی تو اس سے حاصل کریں۔

ہے نظام، تم سے چاہیے اس یا اس میں شان اہل عرب کی طرف سے امی کے لئے میں ام، تقریباً چھ یا چار دہائی ہے پڑھا ہوا شعر
کہ جیسے ماں کے شکم سے پیدا ہوئی ہے ہی ہے، حضور اور صلے اللہ علیہ وسلم کو امی کا عانا ہے اس کی نفیس تصویریں ہماری کتاب شان صاحب
اور حلقہ میں غلط فرمائیے، یعنی ہم ہماری جہالت میں حساب کتاب نہیں کیا کرتے یا امام صحابہ سے بڑھے ہیں صاحب ہیں لگاتے، مگر امت
کے سامنے مسلمان ہیں پڑھو کے تابع ہیں اور ماہ خیال ہے کہ امی کے سے بڑھے ہیں صاحب ہیں، اللہ تعالیٰ سے صحابہ کرام
کو حضور اور صلے اللہ علیہ وسلم کی صحبت سے ایسا عالم بنایا کہ حساب بھر کے عمل و ان کی تائید کریں، حضور اور صلے اللہ علیہ وسلم
بائیں سے امی ہیں کہ پیدا ہوتی، عالم، حادوث، مسلم ہیں، صلے اللہ علیہ وسلم، شعور۔

جو فلسفوں سے ملے ہوئے اور کئے مدوں سے کل نہ سکے وہ دار اک آتی نفی نے سمجھائیے چند اشاروں میں

اس حدیث سے جرحہ معلوم ہو کہ چاند میں حساب اجتنابی، چاند کی رفتار کا تیسرا چاند کو چاروں طرف، انہیں تیس تیس کو چاروں طرف، چاند کو چاروں طرف
نہیں صرف مدیون کا اعتبار ہے، اگر انہیں کو وقت نہ ہو تو میں دن پڑھے کرنا لازم ہیں صلے سبحان اللہ ان پاک تالیف پر ہماری
جہاں ہزاروں دوا اشاروں میں ہزار اس میں مل فرمائیے، اس اشارہ فرمائیے سے اشارہ معلوم ہوا کہ حدود وقفہ میں کے مواردی اکثر احکام
شرعیہ ہیں، اس سے معتبر ہے، اگر کوئی ایسی جوی کر تین انگلیاں دکھا کر کہے، تجھے اسی ملا تھیں، تو میں ملا تھیں واقع ہوں گی، اگر حاکم کے سامنے کوئی

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَقَدَّرُ مِنْ أَحَدِكُمْ مَضَانٌ يَصُومُ يَوْمًا وَيُؤْمِنُ إِلَّا أَنْ يَكُونَ رَجُلٌ كَانَ يَصُومُ صَوْمًا فَلَيْسَ لَهُ ذَلِكَ أَيُّوْمٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۚ الْفَصْلُ الثَّانِي ۚ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا انْتَصَفَ شَعْبَانَ فَلَا تَصُومُوا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ

اسم بیماری اور بات ہے حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے میں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تم میں سے کوئی رمضان سے پہلے ایک یا دو دن پہلے روزہ رکھے اسے گراں ہو گا روزہ رکھنا ہر روز اس دن روزہ تو رکھے گا کہ تم بکادی اور صلا ادا کرتے ہو حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ جب ماہ شعبان آجائے تو روزہ نہ رکھو بلکہ روزہ روزہ کرنا

دوسری انگلیاں دکھا کر کہ، کچھ بھلاں کے لئے مہینہ قمر میں تو دشمن دہے گا اگرچہ اگر کسی عورت کی طرف اشارہ کرے گا کہ تیرا نکاح اس سے کرتا ہوں، تو نکاح ہو جائے گا وغیرہ وغیرہ اسی طرح اگر نکاح اشاروں سے نکاح مل جائے تو دوسرے کو رکھنا ہے، لہذا رمضان اور بقدر صبر و کرم صبر بعد اس کا پیش خیر ہے یا اس کی ہر ساعت عرش و سرور کی ہے اس لئے اسے بھی ماہِ مبارک کہنا چاہیے، یا تنبیہاً تنبیہ کر دیا گیا، جیسے چاند سورج کو قرین کہہ دیتے ہیں، اور حضرت ابو بکر و عمر کو عمرین، لکھتے ہیں اس کا مطلب یہ تھا کہ ایک سال میں ماہِ رمضان و بقدر عید دونوں انتیس کے ہیں جس سے، یا دو دن ہیں تبس کے ہوں گے یا ایک انتیس کا، دوسرا تبس کا مگر غلط ہے، سنا ہے کہ خلاف ہے بعض نے فرمایا کہ اکثر یہ قیاس ہے مگر یہ بھی غلط ہے، حرکات نے فرمایا کہ قصود اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محل و رمضان کے روزہ رکھنے، جن میں دو تیسے تھے باقی سات اُن تیسے یا بھی بہت دفعہ رمضان و بقدر عید دونوں اُن تیسے ہوتے ہیں، لہذا ایسا کہی سے مراد تو یہ ہو جو جو کہی ہے، لہذا کہ تعداد ایام کی کہی یہ رمضان و بقدر عید اُن تیس کے ہوں یا تیس کے، ثواب عمل برابر ہی ملے گا لیکن اُن تیس کا ثواب تبس کے برابر یا بقدر عید کے پہلے عشرہ کی نیکیوں کا ثواب رمضان کے پہلے عشرہ کی نیکیوں کے برابر ہے، نہ یہ کم نہ وہ اضافہ علم ۛ

لہذا پھر رمضان کے بارے میں ایک دو دن پہلے بھی روزے رکھنے کا کہ لعل درمیں مخلوق ہر جا پیش، جیسے فرض نماز سے طواف لعل سے پڑھے لکھ و تہ کے جگہ تبدیل کر کے پڑھے یا اس سے نہ ملے، تاکہ لوگوں کو رمضان کا چاند جو نہ کا شہ نہ ہو جائے، لوگ سمجھیں کہ شاید اس سے چاند دیکھ لیا ہے یہ ممانعتِ شرعی ہے، وہ بھی حرام کے لئے، خاص علماء اگر روزہ رکھ لیں، مگر کسی پر ظاہر نہ کریں، تو دوست ہے، لہذا یہ حدیث اُن احادیث کے خلاف ہیں، جس میں ہے کہ قصود اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شعبان کے روزے ماہِ رمضان سے ملاتے تھے (لمعات و حرکات) اس سے معلوم ہوا کہ قصود اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں میں رکھنا جاکر اہمیت برابر ہے لہذا یہ اگر کسی مسلمان کی عادت ہے کہ ہر سو روزہ یا ہر عورت یا محمد کو نقل روزہ رکھا کرتا ہے، اور اتفاقاً انتیسویں شعبان اس دن آئی، تو اسے جاکر اہمیت یہ نقلی روزہ رکھ لیا جائے کہ یہ شگ کے دن کا روزہ نہیں، بلکہ یہی عادت کے دن کا روزہ ہے، اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کسی خاص دن میں ہمیشہ روزہ رکھنا یا فوائد پر خاصا غیرت کرنا جائز ہے، یہ تعین حرام ہے، اور نہ یہ تقریر مکررہ، لہذا ہر ماہ کی بارہوی میں واسطہ ترلیف کرنا، گیا و حرمی تاریخ کو غرض پاک کی فاسخ نہ

کہ اس میں نوافل پڑھنا، ختم قرآن کرنا، صدقہ و خیرات کی عبادت اور باعث ثواب ہے اس سے وہ لوگ ہمت پکڑیں جو کہتے ہیں، کہ یعنی عبادات میں معزور کن احرام ہے، اور دن بزرگوں کے ہاں دینی مدارس کی تعطیلیں و استقامات مقررہ روزوں میں ہوتے ہیں۔ ۱۔ یہ مصلحت ان کمزوروں کوں کے لئے ہے، جو اس زمانہ میں غفلت و غصہ و کدک درمیان پر قادر نہ ہیں، و ان سے مست تکلیف اشخاص بان و گنہ گار کے جو شروع شعبان میں قدم نہ رکھیں، پندہ و عریں شعبان کے بعد بلا وجہ مسلسل مدد سے شروع کر دیں لہذا یہ حدیث ان عبادت گاہ میں ہیں، میں وارد ہوا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سائے ما شعبان کے روزے رکھتے تھے، امرات نے فرمایا کہ یہ مصلحت تشریف ہی ہے، اور حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل بیان ہوا کہ لئے ۔

۲۔ اس طرح کہ شعبان کا پادست تحقیق سے دیکھو، اور اس کے دن گنتے رہیں، تاکہ رمضان کا آنا یقین سے معلوم ہو، فقہاء و فرائض میں کہ شعبان کا پادری کچھ ابھی مردہ کی ہے رمضان کے لئے، اس مسئلہ کا اندر یہ حدیث ہے ۱۔ ظاہر یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سائے ہی شعبان کے کمزوروں سے رکھتے تھے، سچے کو اتنی سوچیں، یا قیصر شعبان کے بھی اس کی مصلحت کی ترجیحیں پہلے کا جا چکی ہیں کہ کمزوروں کے لئے پندہ و عریں شعبان کے بعد روزے مناسب نہیں، وقت و احوال کے لئے مناسب ہیں بعض روایات میں یہ بھی ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم شعبان میں روزے زیادہ رکھتے تھے، اور احادیث میں فرماتے تھے، مجھے کبھی وہ عمل فرماتے تھے اور کبھی یہ لہذا احادیث میں تضاد نہیں، ۱۔ اس افزائی کی تین صورتیں ہیں، ایک یہ کہ سائے شعبان میں کبھی مدد سے نہ کیے، صرف شک کے دن، بلا وجہ عقلی روزہ نہ کیے، ۲۔ دوسرے یہ کہ شک کے دن رمضان کی میت سے فرضی روزہ نہ کیے، تیسرے یہ کہ اس روزہ میں متروکیت کرے کہ، آج اگر رمضان کا پہلی ہے، تو یہ روزہ فرضی ہے، و اگر شعبان کی تیسویں ہے، تو یہ روزہ نفلی ہے یہ تین صورتیں عموماً ہیں، و دوسری صورت یہ کہ اگر کسی نے کتاب سے متابعت ہے لہذا یہ حدیث کہ شدہ حدیث، بہت کے خلاف نہیں، امرات میں ہے کہ امام بیہق رحمۃ اللہ علیہ شوال کے چھ روزوں کا رمضان سے طاعنا عوام کے لئے

سے مسلم ہو گیا کہ اب عزائم و غیرہ قرین کا مقلد چرچا اسلام کے لئے کافی ہیں خود مار بڑی میں دیکھئے افسر علیہ وسلم) ساقیوں
کا کلر چرچا اُن کے اسلام کے لئے کافی رہتا ہے ایسی حدیث سے قرآن کریم کی آیت خلاف ہے وَاَقِمُوا شَهَادَاتِ الْمَدْفُوعِينَ
وہ وہ احادیث کے مخالف میں فرمایا گیا کہ آئندہ رہا ہے میں لوگ قرآن اور نماز میں پڑھیں گے مگر اسلام سے دور ہو گئے
فرماتے ہیں کہ اگر انہیں سب سے بڑا کو مطلع ہوا ہے ہر ایک عادل مسلمان کی حرمت و جان کا ثبوت ہوا ہے گا، ان کا بعد یہ حدیث

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلُّ مَا بَيْنَ
صِيَامِنَا وَصِيَامِ أَهْلِ الْكِتَابِ أَكْثَرُ اسْتَعْدَادًا مُسْلِمًا وَعَنْ سَهْلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُ النَّاسُ يُحْيِي مَا عَجَّلُوا الْفُطْرَ مُتَّفِقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ عُمَرَ

رضی اللہ عنہ حضرت عمر ابی اس سے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمارے وہاں کتاب کی تعدادوں میں فرق سوری کے چار تھے ہیں اسے
اسلم اہل بیت حضرت سہل حضرت سہل فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمارے وہاں کتاب کی تعدادوں میں فرق سوری کے چار تھے ہیں اسے

ہے جسے حکم تھا ہے کہ جو سوری کی کوئی دہائی کے لئے سوری ستر ہے ادب یا عرض ہیں جس سے پہلے کے وقت کو سحر کے ہیں اور اس وقت
کے کھانے یا پچھلے سوری کے لئے اس وقت کا صراحتاً سوری کا وقت آدمی رات سے شروع ہو جاتا ہے اگر سنت یہ ہے کہ رات کے آخری چھتے میں کھائی
جائے جسے سحر میں کے پیش سے بھی ہے اور دوسرے بھی مگر مذہب سے زیادہ فصیح ہے بعض نے فرمایا کہ سحر میں کے پیش سے سحر کا کھانا اور سین کے
دوسرے اس وقت کی غذا و رزق نہ دے سحر کا کھانا مبارک ہے اور اس کھانے کے استعمال میں برکت ہے کیونکہ یہ سنت ہے اور سنت مبارک
ہے نیز اس کھانے سے رونے میں مدد ملتی ہے میرا اس کھانے کو وجہ سے مسلمانوں اور عیسائیوں کو کھانے کے دوران میں حرق ہو جاتا ہے خیال
ہے کہ طہارے و دشنام اور دوسری میں قدم سے آرام کرنا روزوں میں سوری کھانا اسب مبارک ہیں کہ ان کا تعلق عبادات سے ہے جب عبادت کے
فصل سے عبادت مبارک میں جاتی ہے تو دنیا و دین ہو جاتی ہے اور تحریرات انبیاء و اولیاء سے میں چیز کو نسبت ہو جائے وہ کسی یقیناً مبارک
ہو جاتا ہے دیکھو شب قدر مبارک ماہ رمضان مبارک ہے کیونکہ انہیں عبادتوں سے تعلق ہے چنانچہ علیہ السلام نے اپنے متعلق فرمایا تھا
وَجَعَلَنِي مَبَارَكًا مَجْمَعِ الشُّرَفِ مَبَارَكٌ مَبَايَا بِحُجْرَاتِ بِلَادِ خُرُوبٍ مَبَارَكٌ جِزْبِ اس کی وجہ سے مبارک ہے اسے
اور کھانے نصف کے پیش اور کاف کے جزم سے بچنے لگے یا نالے اور الف کے دوسرے بچے کھانا یہ سوری کے لئے باسوری کھانا مسلمانوں
اور اہل کتاب کے دوران میں حرق کا باعث ہیں کیونکہ ان کے ان رات کو سونے کے بعد کھانا حرام ہو جاتا ہے اسلام میں بھی پہلے ہی حکم تھا
اس پر پہلے تک کھانا پینا حلال کر دیا گیا سوری کھانے میں دشمنی و حرمت کا قبول کرنا ہے اور اس کی اس نعمت کا شکر ادا کرنا ہے اس جانب
شارع ہے کہ سوری تھوڑی کھانا بہتر ہے اسی زیادہ کہ دوسرے تک کھائی ڈکاریں اس میں بہتر نہیں ہے اطلاع دے کر کہ وہ دوسری ہیں
ایک یہ کہ اطلاع نماز سحر سے پہلے کیا جائے نماز پہلے پڑھ لیتا بعد میں اطلاع کرنا اس حدیث کے خلاف ہے رزق اور دوسرے یہ کہ آفتاب
ڈوبنے کا یقین ہو جانے پر اطلاع کر دیا جائے پھر روبرو لگائی جائے حیال ہے کہ اطلاع کے وقت بھی تین ہیں وقت مستحب وقت مبارح
اور وقت مکروہ وقت مستحب وقت ہے جو ابھی عرصہ کیا گیا کہ سورج کا آخری کنارہ چھتے ہی روزہ افطار یا جائے وقت مبارح نامے گئے سے
کچھ پہلے تک دیر لگانا اور نامے گئے سے پہلے اطلاع کرنا مکروہ اس کہ اہت کی وجہ سے کہ اس وقت یہودی روزہ افطار سے ہیں اس میں
اُن سے مشابہت ہے اور جلدی افطار نے میں اپنے بجز بدگیا کا اطلاع بھی ہے اور دشمنی کی دی ہوئی عبادت کا جلدی قبول کرنا بھی رزق اور
اسی مراد میں ہے کہ بعض طہارے فرمایا بعض برصفت ڈالنے اور سحر و دعا کو طہارے کے لئے دوسرے افطار کرنا بہتر ہے مگر یہ غلط ہے کیونکہ

دوبارہ ایک مقام کی شکل میں عرس کے بعد یہاں لگاوا ہے ان کا حرم ایک آں دکھا ان کی ذات تو صنفِ انسانی سے تھیں عہائے اس کھڑے فرطاً

الثَّانِي عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ يَجْعَلِ الصِّيَامَ قَبْلَ الْفَجْرِ فَلَا صِيَامَ لَهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ أَبُو دَاوُدَ

ادری ۲۹۰۰ میں حضرت حفصہ سے روای ہے (یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو فجر سے پہلے روزہ کا ارادہ کرے اس کے روزہ نہیں ہوتے)۔ ترمذی، ابوداؤد، نسائی، دارمی، ابوداؤد و حاکم

کی بہت توجہیں کی ہیں، ایسے نے کہا کہ اس سے فوت برداشت مرد ہے، ایسے نے فرمایا کہ اس سے روزہ جاری مرد ہیں، بعض نے فرمایا کہ اس سے مسویٰ بعد از اوہ سات کی دس مرد ہیں، ایسے نے فرمایا کہ اس سے تنہا کہ باس کا، جو تار مرد ہے، مگر حضرت عقیق کا لٹوے پر ہے کہ حدیث اپنے اسکل ظاہری میں ہے، اور میں میں حضور اور علیہ السلام سے رب دعا کے کہ میں عقیق کا ذکر فرمایا، ایک یہ کہ تم سب اپنے پروردگار کے پاس رفت گزارتے ہو اور میں اپنے رب کے پاس، شکر۔

قرآن و احادیث میں

امی و قیمتہ و ان عالم

دوسرے یہ کہ میں رب تعالیٰ کے پاس رہ کر جو میں کھانا پیتا بلکہ جب رب تعالیٰ کھانا پلاتا ہے، کھانا دالا اس کا دست گرم، کھانے والا میں میرے رب کے لیے روزہ کی کھانا پاتا ہے جس سے روزہ توڑے اور روزوں کا تسلسل جائے، یعنی جنت کے میوے اور سیبیل تسلیم و جزو کے شہرت، اسی جملے سے جہنم معلوم ہوتا ہے (ایک یہ کہ کوئی شخص کسی مرد پر پہنچ کر حضور اور علیہ السلام سے کہ میں نہیں ہو سکتا، جب اس کو ناطق کی قید سے نام میرا، ت سے ذاتی ایسا رہے، دیا، جو موت اور وحی کی صفوں سے میں حضور اور علیہ السلام کو تمام اسلوں سے ذاتی نماز کہ دیا (۲۰) دوسرے یہ کہ اگر حضور اور علیہ السلام نے نہ علیہ السلام نہ نیت عبادت کھانا پیتا جو وہی تو حواء ہوتی، رکھیں، صحت و دیکری، بالکل طاری نہ ہوگی، اور اگر طہر عبادت کھا، طہر نہ کریں تو صنف میں مرد و عورت کا اور شکم پاک پر چتر میں مانتے جائیں گے، کیونکہ حضور اور علیہ السلام نور بھی ہیں اور بشر بھی عبادت میں نورانیت کا طہر سے ادعائات میں شہرت کی جودہ گری، خدا پر حدیث صحر جابر کی میں روایت کے عاقب ہیں کہ حضور اور علیہ السلام نے وہ وقت کھا، کھانے پر دو پھر پیش ہے (۳) تیسرے یہ کہ حنفی میوے کھانے روزوں کا پانی پیے سے روزہ نہیں جاتا، جیسے رب تعالیٰ سے کام کرنے اور حضور اور علیہ السلام کو سلام کرنے سے نار نہیں جاتی، بعض ادعا و خواب میں کھانی جلتے ہیں کہ کھانے کی خوشبو بدری کے بعد اس کے سر میں پائی جاتی ہے، مگر اس کا روزہ قائم رہتا ہے، دیکھو اسلام سے ہمارا روزہ نہیں جاتا، روزہ جیسے یہ کہ بعض مردوں کو کسی رنگ میں حنفی میوے جلتے ہیں، حضرت مریم علیہا السلام کا جنتی میوے کھا، قرآن پاک سے ناست ہے (۵) و باہر میں ذکر حضور اور علیہ السلام کا ہر کام ہمارے لئے شہرت میں، جودہ کام شہرت ہے جو ہمارے لئے ناطق عمل میں خصوصیات مصطفوی ہمارے لئے شہرت میں روزہ دھار، ۹ میں اب نکاح میں جمع فرمایا، ہمارے لئے نہ شہرت میں نہ ناطق عمل، شہرت و حدیث میں یہی فرق ہے۔

یہ روزہ کی بہت بات سے کہ جیسے صحیح حدیث سے پہلے، مگر کھانا کھانے کی بہت سے کھانے، یہاں میں سے مراد وہ روزہ ہے جو جن کو کھانے میں جیسے میں کی کھانا مطلق ہر کام روزہ، لفظی روزہ اور میں جس روزہ کی نیت وہی میں جو کھانے سے پہلے جو کھانے سے کہیں

وَقَفَّ عَلَى حَفْصَةَ مَعْرُوفٍ وَابْنِ عَيْنَةَ وَيُونُسَ الْأَنْبَلِيَّ كُلَّهُمْ مِمَّنْ الذَّهْرِيُّ
وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَمِعَ النِّدَاءَ أَحَدُكُمْ
وَالْإِنَاءُ فِي يَدِهِ فَلَا يَضَعُهُ يَقْضِي حَاجَتَهُ مِنْهُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى أَحَبُّ عِبَادِي إِلَيَّ الْعَجَّازُ وَطَرَاهُ
الْتِمِيزِيُّ وَعَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَفْطَرَ
أَحَدُكُمْ فَلْيَقْطِرْ عَلَى تَرَفَاتِهِ بَرَكَةً فَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَلْيَقْطِرْ عَلَى قَابِ قَوْسَةٍ هَلْوَءٍ وَاهٍ أَحْمَرٍ

سے عمر میری اس عیب اور بوسہ الی نے حضرت معمر پر برکت کیا یہ تمام حضرات دہری سے راوی ہیں اسے روایت حضرت ابو ہریرہؓ کرتے
ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب تم میں سے کوئی دھواں اٹھاتا ہے تو اس میں ہوتا ہے ہر وقت پسند کے بغیر اسے نہ
دھواں اٹھاتا ہے۔ اہل سنت کے روایت میں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اگر تیرے ہاتھ میں ہے پانی تو اسے ہاتھ میں لے کر
جلد کر کے اسے تیرے ہاتھ میں لے کر حضرت سلمان بن عامرؓ کرتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب تم میں سے کوئی دھواں اٹھاتا ہے
تو پھر اس پر اطہار ہے کہ یہ برکت ہے کہ پھر اگر چھوڑ دے کہ یہ پاؤں پر اطہار کرے کہ یہ پاک کرے اللہ سے (احمد)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ کسی حضور ماہی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پاس صبح کو کھڑے تھے تو رات کے کھانے کے بعد میں عرض کرتی کہ کھانے
توڑنے، اچھا تر بار بار سے، نیز روایات میں ہے کہ ایک مرتبہ کہ صبح کا کھانا ہو جائے کہ مرثیٰ تو حضور اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اس کا کھانا کھا رہا
ہوں وہ کھانے کے بغیر کھانا میں تیرا پر یہ حدیث اس حدیث کے خلاف ہیں کہ وہاں علی مدنی ہے یا فرمائی ہیں وہ وہ حدیث میں ہے کہ میں نے کھانا کھا دیا ہے
اس حدیث کے متعلق تردید ہے، یا کہ مانع ہے حضرت ابی عمر کا قول نقل کی، اس کی سند میں ہے کہ یہ حدیث موقوف ہے، دار قطنی
نے اسے مرفوعاً نقل کیا، امام نووی نے فرمایا کہ حدیث صحیح ہے، بہت سی اسنادوں سے مروی ہے، اسے بھی وقت افطار یا معرب ہوتا ہے، تم
دو دنہ افطار کے بعد افطار سے مانع ہو کر مار کو آؤ، اذان سنیں کہ افطار کا کھانا چھوڑ دو، یا سحری کے وقت اگر اذان ہو جائے، تو نہیں جائے گا
ہو کہ بھی پوسیں پھٹی ہے، خود اسے طہی ہے، وہاں کہہ رہی ہے، تو سحری کھاتے ہیں، جو وقت، اشعۃ اللغات، لغات، لفظ یہ حدیث ماکن، فتح
ہے، اس پر یہ لازم نہیں، تاکہ جو کھانا اذان کے وقت سحری کھاتے ہو اسے چھوڑ دو، صارتے یا بد افطس سے ستر مسلمان نابل سنت ہیں کہ وہ لوگ
روزہ دیر سے کھاتے ہیں، اور شمس مسلمان علما نقل کرتے ہیں، سورج ڈوب چکے کے بعد دیر نہیں لگاتے، کیونکہ حدیث افطار سنت رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم اور سنت صحابہ بکثرت ایسا و طہیم اسلام ہے، اور جو حدیث افطار میں بد تہلے کی روایت کی کہ حدیث کی کتاب میں ایسا حدیث کا طہر ہے
اسے چھوڑ دے روزہ افطار کا جو حضور اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے افطار کے وقت سے صحابہ کرام کی سنت ہے، نیز عائشہ بیٹ بیٹھی چیز کھانا سنتی، صورت
نظر کے لئے سنت معید ہے، اس لئے یہ عمل دین و دنیاوی مرکزوں کا دلی ہے، کچھ محبوب بدوں کی خواہش ہے، ایسی جیسے جسم کو پاک کرنے

والہ ہے ایسے ہی وہ صانع کو کسی پاک صاف کرنے والا ہے، نیز وہی میں حرام جوئے کا احتمال بہت کم ہو سکتا ہے، اگر کوئی ایسا جنس کا سکا حاصل میں مباح ہے
دوسری چیز میں احتمال ہے کہ حرام کھانے سے حاصل کی گئی ہوں، دودھ و مال سے افطار کا انتہا ہے یہ امر مستحب ہے لہذا اس دوسرے معلوم ہونے کی تک
کہ دودھ و افطار پہلے کوئے، نماز مغرب بعد میں پڑھے، نماز مغرب کے بعد افطار کی سنت کے مطابق ہے، دوسرے یہ کہ چاند گھوڑی افطار کے وقت
کھانا سنوں ہے تین یا چار بعض روایات میں تین غزے کا ذکر ہے، فرقہ شیعہ فرمایا کہ حضرت عمر فاروق و عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کبھی بعد نماز
مغرب افطار کرتے تھے یا تو بیان حرام کے لئے، تاکہ لوگ ناز نہ پیدا افطار کو فرض نہ سمجھ لیں یا اس لئے کہ تھا تا اس وقت افطار کے لئے کچھ موجود نہ ہوتا
تھا، بہر حال نماز سے پہلے افطار سنت ہے اور نماز کے بعد افطار جائز و مکروہات سنت ہیں اگر کچھ موجود نہ ہو، تو بعد نماز افطار کر لے، یا حضرت عمر و عثمان رضی
اللہ تعالیٰ عنہما کی حدیث میں افطار سے مراد کھانا شامل کرنا ہے، یہی افطار زمانے سے پہلے کر لیتے تھے، اور کھانا بعد نماز کھاتے تھے، اس حال حدیث واجب تاویل ہے
لہذا اس ترتیب سے بہت گناہ کر گھوڑی پر دودھ افطار ثابت چھا ہے، بجز اگر یہ نہیں، ورنہ کچھ بھولوں پر افطار کرنا، چاہے ہاں وہاں شریف میں کثرت
سے ہذا میں گھوڑی اُچال ہیں، اور عام طور پر لوگ خریدتے ہیں، مسجودوں میں بھیجتے ہیں، اس سب کا ماخذ یہ حدیث ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ
یا کسی پر تکلف چیز پر روزہ افطار نہ فرمانے لگے، پنجاب میں بعض روزہ داروں کو دیکھا گیا، کہ سگریٹ سے روزہ افطار کرتے ہیں، نفوذ ہا بشر
روزہ دار کے سر میں ہے پاکیزہ چیز جانی چاہئے، سگریٹ گدی بد و دار جیڑی ہے، اور اس سے روزہ افطار نامعصومیت بھی ہے، یہاں
ملاقات نہ کرنا، یا کہ بہتر یہ ہے کہ آگ سے کھلی چیز سے روزہ افطار نہ کرے، بلکہ گرمی میں پانی سے، سردی میں گھوڑی سے افطار کرے، جب آگ کی کھلی
چیز سے روزہ - افطار پانی چیتے، تو خود آگ سے روزہ افطار ناگوار و ناگوار، بعض لوگ کہتے ہیں کہ کہ دل سے ہمیشہ آب و حرم سے روزہ افطار میں
بہر غلط ہے، سنت کے مطابق ہے، سنت سے کھجور یا جھوڑے سے افطار نا، اگر یہ نہیں تو پانی سے افطار نا

میں بھی کداح و اچھے دینیق، شعب الایمان محمدی اس نے خزانہ میں اے مدت کیا و سفر ایسا جگہ کے روایت حضرت ابن عمر سے فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ انطا کے قریب پہنچے اس وقت کہیں تو کہیں اور ان کے اشتراک ثابت ہو گیا ہے راہبہ اوڈو اہدایت حضرت ابو اسد سے فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ انطا کے قریب پہنچے تو انہی میں سے تیرے نے روکا دیکھا اور تیرے ذوق پر اندر کی گئے راہبہ اوڈو عربیہ اس میں اصل روایت ہے حضرت ابو اسد سے فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

[illegible]

اعلیٰ جیسے سالوں کا جلدی روزہ اظہار تہ بہ سادگی کے لیے کاسب ہے معلوم ہوا کہ مسلمانوں کے پاس کی پابندی اسلام کی شریعت اور دین کے طور پر وہی
 کا باعث ہے ایمر فرض کا کہی پر جیسا، منہ دستوں کے سالوں کا ادا اور لگنے کی قربانی پر کفار سے لڑے، ہے آجوں، ملازم کو تمام کھانے کے لئے خیال
 ہے کہ یہاں جلدی سے مرد وقت جواز میں جلدی ہے اسب سوچ دوب جائے بھروسہ پر۔ کھانے، جادو پر رہا سنت کے خلاف ہے اندائی ویر کہ نامیہ گنتہ
 جائیں کر وہ تجویز ہے یہ دیر کے اظہار ہے بلکہ تب بختا بہت فرقہ و انتہا فرما میں حدیث معلوم ہوا کہ سلا کی دست سائے کفار کی مخالفت و اہستہ
 تب ثابت میں دین لک کر دیکھا ہے، افسوس اندھا بن پر جو شخص جیانیوں کی شاشت لے ڈاڑھیاں منڈائیں، کھڑے ہو کر بیت بکریں گئے سر بھریں، رب
 تعالیٰ فرما ہے لَا تَتَّبِعُوا دِیْنَ الْیَہودِ وَالنَّصَارَۃِ فَاَیُّ دِیْنٍ خَیْرٌ لَّکُمْ وَہُمْ یُفِکُم مَّا تَدْعُوْنَہُمْ اِس سے وہ لوگ حرب پکڑیں جو ست ویر کہ دورہ
 اظہار نے کوہیں سمجھتے ہیں، سوچ دوسرے ہی خود آروزہ اظہار کیا ہے، اسی سے دوسرے نے فرما، مَثُورَیْمُو الْقِیَاسِ اِنِّی الْاَلِی۔ فی القہر، ہر زبان
 لیجئے، دوسرے کو دت میں ماسکل داخل نہ کرو، رات آتے ہی دورہ تمام کر دیتے۔ یہ دونوں صحراں جلیل سندہ نامی ہیں، ان میں ہر عرب اور
 اظہار دورہ میں متلاف ہوا، فیصلہ کے لئے اہم المؤمنین کا افسرہ حدیث میں افسرہ عسا کے پاس حاضر جوئے، کیونکہ آپ بڑی یقینہ عامہ تھیں۔ لکھ
 ہمارے مراد ناز عرب ہے اور جلدی سے سنت ہی جلدی آفتاب کا کارہ یہ سمجھتے ہی باکل متسلل و دیر سے مرد و جدو مٹ کی احتیاط و برنگا
 ہے کہ تاہم گنتہ جاننے تک کی تاخیر، اندھا میں سے کسی برنگ پر اعتراف نہیں، ایک صاحب عزیمت پہاڑی میں دوسرے، حضرت پرشہ شہ
 افسر جہاں ام المؤمنین کا کتب احکامات سوال ہے، دیر لگنے و لگنے کا نام۔ پرچھانا کاب پر ازام کا ذکر ہے جو۔ لے آخری جلد وادی کا اپنا ہے۔

[illegible]

کی ہے اور یہ اس لئے خصوصیت سے مدد ہے کہ اگر فرمایا ہو تو ایک گناہ کا وہ بیکہ کہ اگر کہہ دے میں ایک گناہ کا عدلیہ ایک لاکھ ہے کہیں؟ اس زمین پاک کی بے ادب کی وجہ سے یہ یہاں حجت کے صورت میں کیونکہ شرعاً تو اسے مرد قتل ہے پاک، بلکہ کھنڈہ و ہاتھات پر وہ اپنے اشرار کے ایسے شخص کے لئے قبول نہیں غرض یہ کہ اس نے مدد کو کیا فائدہ نہ آیا ہے اس میں اشد فرمایا گیا کہ مدد شوقاً تو دے تم میرے گناہوں کو اور جو میرے گناہوں نے نہ چھوڑا شوقاً ہر روز تو صرف یہ ہے ان کا انبیا، محبت چھوڑ دینا، مگر شرائط قبول میں باتیں چھوڑنا ہے جو مردہ کا اصل مقصد ہے، مدد سے کاشت و نفس کا زور نہ ہے جس کا انجام گناہ چھوڑنا ہے جب وہ دے میں گناہ چھوڑے تو معلوم ہو نفس مند و سوسائے کہ امر کرتے ہیں کہ مدد ہر حصہ کا ہونا چاہیے ہر حال چھوڑ دینا کھانے پینے کو چھوڑ دینا جو کچھ چیزوں کے چھوڑ دینے کو کہا چھوڑ دینا، عزائم فرمایا گیا ہے پاک مدد سے دار کو اصل مدد کا ثواب ملے گا اور ان چیزوں کا گناہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مدد دینا اگر اپنے نفس پر ہوتا تو اس کا کیا حکم تھا یا میری یا بڑھاپے کے صنعت کا وجہ سے یا تقویٰ و ہر چیز گاری کی وجہ سے وہ اپنی جگہ سے ہوس نہ کر سکتا ہے، اور جو تیار ہو سکے، وہ ہرگز ہرگز یہ کام نہ کرے اس لئے ام المؤمنین روایتی ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اپنی نفسی حالت پر قادر ہو سکے، حضرت عائشہ کا یہ واقعات بیان فرماتا، مسند خرمی کے بیان کے لئے ہے اسے بے فیرو گناہ حالت ہے، اب تمہارے فرماتا ہے، بعد از حرم و حاکم و طبرانی، طبیب لوگ بیابوں دھلا جوں کے بیان میں کھلی کھلی باتیں بیان کرتے ہیں بے فیرو کے کے نہیں بلکہ بیان حالات کے لئے، اس طرح کہ غار تھوڑے کے ہدائی اور راج سحر سے مقاربت فرماتے اور نوراً غسل فرماتے تھے بلکہ عازنہ کے وقت پر پہننے کے بعد کہ وہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر عاز تھوڑے میں تھی جس کی بہت پابندی فرماتے تھے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم میں تمام طہارہ اس پر اتفاق ہے کہ انیس کے کرام کو خواب سے اعتقاد نہیں ہو سکتا، کیونکہ مقام شیعانی اثر سے ہوتا ہے کہ امیں عورت کی شکل میں خواب میں آتا ہے، اور یہ حضرات اس کے اثر سے محسوس ہیں، مگر حرمیں یا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح میں آنے والی ہوتی ہیں انہیں کسی کسی خواب سے اعتقاد نہیں ہوتا جیسا کہ اب اصل میں عرض کر چکے ہیں، ان میں اسلاف ہے کہ بغیر حرایہ تیند میں انہیں ازال ہو سکتا ہے یا نہیں یعنی یہ بات کسی کے باعث حق یہ ہے کہ وہ حضرات اس سے بھی محسوس ہیں، یہاں حضرت ام المؤمنین کا میں قیادت چھوڑ کر دیا یہ تیس کے لئے ہے کہ حضور نور صلی اللہ علیہ وسلم کی جنابت مقاربت سے ہوتی تھی یہ سنا نہیں کہ وہ ان مقام کا امکان ہے حضرت ام المؤمنین کا مقصد یہ ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم مخالفت سے ہی منہ پھرتے تھے کہ اعتقاد سے کہ وہ ان اعتقاد کا تو اس کا مذہبی نہیں اور تہہ ناشد اس لئے

[illegible]

قَالَ خُذْ هَذَا فَتَصَدَّقْ بِهِ فَقَالَ الدَّجَلُ أَعْلَى أَفْقَدِمْنِي يَا رَسُولَ اللَّهِ فَوَاللَّهِ مَا
بَيْنَ لَدَيْتِهِمَا يَبِيدُ الْخَدَتَيْنِ أَهْلُ بَيْتِ أَفْقَدِمْنِ أَهْلُ بَيْتِي فَضِيحَكَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَدَتْ أَلْيَابُهُ ثُمَّ قَالَ أَطْعِمْنَاهُ أَهْلَكَ مُتَّفِقِينَ عَلَيْكَ الْفَصْلُ

فرمایا یہ سہلے اور عمدہ کرے ہے اس شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا آپ سے دینا محتاج پروردگاروں کا قسم دینے کے دو گوشوں
بیچ دو سنگلاخوں کے بیچ میرے گھر والوں سے زیادہ کوئی خاندان محتاج نہیں ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہنس پڑے تھے کہ آپ
کے دانت مبارک کب کھجک گئے تھے فرمایا آپ کے گھر والوں کو ہی کھانا کھائے۔ مسلم بخاری و معجم

اسے دیکھئے خیال ہے کہ ایسا غیر بیکھا واجب نہیں صرف تو یہ کہہ دیجیے کہ یہ واقعہ خصوصیات ایسی تھیں اللہ علیہ وسلم سے ہے کہ یہ بیکھا ہی عمدہ
کا قیاس جو حسن اور حسن اللہ علیہ وسلم کا صفت میں خیرات کرنے کے لئے عامر کا کھنکھیں عرق و بٹ و کرہ ہے جس میں صلی اللہ علیہ وسلم آتی ہیں کھانا میں
ساتھ مسکینوں کو لاسکین آدھا صاع کھجوری دی جاتی ہیں اور یہ کھجوری اس کے کھانے کے لئے کافی تھیں بعض نے فرمایا کہ اس مذہب میں پندہ و عرق کھجوری
تھیں، ہر مسکین کو جو تھانہ صاع دیا وہ کھجوری دی جاتی تھیں، اسے اس حد تک پائے تو ایک سو چار پھر ایک سو چار پھر ایک سو چار مسکینوں کو خیرات کر کے
کیونکہ ایک بندہ سے حکم بدل جاتا ہے اس سے معلوم ہوا کہ سزا جیل و موت میں کوئی غیر کر کے کھانا کھا دیا، پھر وہ نہ کہہ سکتا کہ دوسری کھجور خیرات کرادی مسکین
کو دوا دی یا مسجد بنی یا کراچی کے مکمل رحمت ہمارے کتاب جہاں صراط میں ماحول فرمائیے، جہاں آیات قرآنیہ و احادیث جو یہ ہے اس کا ثبوت دیا گیا
ہے۔ اٹھ بھائی فقیر کو دیا چاہیے، گردیدہ سونہ میں سب سے زیادہ فقیر و عاجز و کمزور ہی ہیں، مطلب یہ تھا کہ عبادت ہوئے ہیں اور میرے بال بچے
ہی کھالیں، مطلب کے لئے بھی منہ پائیے، کس ڈمک سے داتا ہے مانگا ہے یہ سکھائے یہاں تک کہ آپ کے دانت مبارک میں سے یکساں
ظاہر ہو گئیں تھے۔ اپنے اپنے کھانا تو خود بھی کھائے اور اپنے گھر والوں کو بھی کھلائے، نیز کھانا ادا ہو جائے گا یہ ہے حسن اور حسن اللہ علیہ وسلم
کا اختیار و خدا داد، کہ محرم کے لئے اس کا کھانا اس کے لئے انعام بنا دیا، ورنہ کوئی شخص یا کھانا، اپنی ذکوۃ، نہ تو خود کھا سکتا ہے، داس کے
پروری ہے، مگر یہاں اس کا اپنا ہی کھانا ہے اور آپ آپ ہی کھا رہے ہیں، یہاں بعض لوگوں نے بڑے عجبے کھائے ہیں، کہتے ہیں کہ یہ کھانا
نہ تھا، کیونکہ وہ فقیر تھا اور ایسے فقیر پر مالی کھانا واجب نہیں، بلکہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کا مقصد یہ تھا کہ بھی تو یہ کھائے، جب
کبھی تیرے پاس مالی آئے تو کھانا ادا کر دینا، مگر یہ غلط ہے چند وجوہ سے، ایک یہ کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے صاف فرمایا تَصَدَّقْ فَمِنْ
اس کا عمدہ دیدے، پھر یہ کہ کھانا کھا سکتا ہے کہ یہ کھانا نہ تھا، اگر فقیر کو چند کھانا مال دیدیا جائے، تو وہ کھانا ضرور کھے وہاں ایسا ہی
ہوا، ورنہ یہ کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم سے اس سے یہ نہ فرمایا کہ آئندہ تو کھانا دے دینا، تم یہ کہاں سے کہتے ہو یہ قید اپنی طرف سے
ہے حدیث میں نہیں، ہمیں یہ کہ روایات میں ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ صرف تجھے ہی کافی ہے دوسرے کو کافی نہ ہو گا دہایا یہ اگر
تو کھانا دلا نامتناہی اس خصوصیت کے کیا ہے چہتے یہ کہ واقعی میں اس حدیث کے آخر میں ہے کہ اشترے نیز کھانا ادا کر دیا، پھر آئندہ
کھانا دینے کے کہا ہے، یا پھر یہ کہ نام نہری و غیر محدثین کے لئے اس شخص کی خصوصیات سے مانا ویکھو مرتکبات مانعہ انعامات وغیرہ اور حکم

الثانی: عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُقْبِلُهَا وَهُوَ صَائِمٌ وَيَهْجُرُ لِسَانَهَا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَعَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الْمُبَاشَرَةِ لِلصَّائِمِ فَدَخَصَ لَهُ وَأَقَامَهُ أَخْرَفَسًا لَهُ فَتَهَاكَ فَإِذَا الَّذِي رَخَّصَ لَهُ شَيْخٌ وَ إِذَا الَّذِي تَهَاكَ شَابٌّ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ ذَرَعْنَا النَّقْيَ وَهُوَ صَائِمٌ فَلَيْسَ عَلَيْهِ قَضَاءٌ وَمَنْ اسْتَقْلَقَ عَمَلًا أَفْلَيْقُضَ وَادَّ

مصری، روایت ہے حضرت عائشہ سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کائنات میں آئیں چہتے اعلان کی زبان شریعت چہتے تھے لہذا ابو داؤد نے اسے
مذہب حضرت ابو حنیفہ کی ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روئے دار کے ہوس و کفر کے متعلق پوچھا اپنے اچھے باریت سے دیکھ لے حضرت عائشہ
میں دو طرح کا فرق اور یہی پوچھا تو اسے منع فرمایا میں کو حدیث کی حدیث سے منع کیا اور مجھے منع کیا کہ وہاں تھا لہذا ابو داؤد روایت ہے ابھی تک
پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مجھے روئے دار کے حالات میں سے حدیث تو اس پر قضا نہیں اور جو کچھ کہے وہ قضا کے لئے

تاویل سے ایک ہے حق یہ ہے جو فقیر غرض کی کہ یہ حدیث سے استرطیع کے قضا و احیاءات میں سے ہے اس حدیث کی پوری بحث پہلی کتاب
سطحیت میں ملاحظہ فرمائیے، اہل علم سے کہ یہ واقعہ عامہ صلی اللہ علیہ وسلم پر تھا جبکہ اہل علم میں حضرت عائشہ صدیقہ کبیرہ دار مروی تھیں، اس لئے
معلوم ہوا کہ حدیث دار اگر ہے جس پر قضا ہو تو یہی جوی کا بوسہ بھی لے سکتا ہے اور اس کی زبان بھی تو اس کے لئے ہے لہذا ایک دوسرے کا غلوک دوسرے
کے سے ہیں، اگر جسے زنگیہ رہے بلکہ غلوک سے، یہ سند بتانے کے لئے حضرت ام المومنین یہ واقعہ بیان فرمادی ہیں، ہم پتھر میں کر
چکے ہیں کہ حبیب بیان علامہ محمد بن ابی حنیفہ باتیں بیان کرتے ہیں، اس میں خرم ہیں کہ اگر خرم کریں تو خارج کیجئے، اسی طرح یہ حضرت
سید خری بیان کہنے کے لئے ماحول غلیہ باتیں بیان فرماتے ہیں، اگر خرم کریں تو دینی مسائل کیونکر واضح ہوں اور لوگوں کو ہدایت کیجئے
لے قرآن و اشعاع الطمات دیر لے فرمایا کہ یہ حدیث صحیفہ ہے اس کی اسناد میں صحابین، اوس مصری، اور محمد ابن دینار ہیں، اسناد میں
دس تو صحیفہ ہیں اور ربان پر شیعہ کی روایت مولیٰ محمد بن دینار کے کسی نے نہ کی اور محمد ابن دینار بھی صحیفہ میں لے لے اُس سے حضور
نور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تجھے جیسے طورہ دار کو کائنات روئے بوس و کنار کی اجازت ہے یہ مسئلہ بتانا مسئلہ اس تفریق سے مسئلہ
تقریبی واضح ہو کہ پڑھنا یا ساریا کر اور بابت متفق ہو جو بوس و کنار کے اور، اپنے نفس پر تیار رکھئے اُسے اس کی اجازت ہے، دوسرے کے لئے
ہیں، تاکہ روئے روتلے بیٹھے یہ حدیث صحیح ہے اس کی اسناد مستحید و قوی ہے لہذا اسی پر چاروں ائمہوں کا عمل ہے کہ اگر کوئی شخص
روئے یاد ہوتے ہوئے عمداً کہے تو دودہ جاتا رہے گا، کیونکہ اس کا کچھ غیر محسوس صدمہ ملے گا، اس میں دوسرے لوگ جانتا ہے جس کا احساس نہیں
ہوتا، جیسے سونا و موثر دیتا ہے کہ اس میں اکثر رنج نکل جاتا ہے، اگر احساس نہیں ہوتا، ہاں امام یوسف نے عذر کے ساتھ مسہرہ بھرتے ہوئے
کی پابندی لگائی ہے، انکوئے کر دینے سے صرف نفسا و لب ہرگی کھلا رہے گا، حق کے پورے مسائل کتب فقہ میں ملاحظہ کیجئے۔

[illegible]

[illegible]

اس حدیث کے خلاف ہیں کہ دوسرے در کی مسک برائے شرع ہے کونکے در کی طرف سے نہ کہ غلط کھڑکیوں کی طرف سے۔
 یہ ہے جو صحاح میں ہے کہ در میں پیدا ہو جاتی ہے، وہ مسواک ہیں جاتی ہیں کہ بار بار کا شام ہے، ہر صبح صبح سے ملنے لگام کا ہوا اور اذان
 وہ صبح سے ملنے لگام کی خصوصیات ہے کہ آپ نے دوسرے میں مسواک کرنا پھر توبہ کیلئے بارگاہ الہی میں حاضر ہوئے تو سنا جو اے محمد صبح سے
 دور کو تاکہ پھر وہی مسک پیدا ہو جو مسواک جاتی رہی ہے وہ مسواک دوسرے کی قضا اور پھر دوسرے دوسرے کے حکم کسی امام کے ہاں نہیں، امام
 شافعی کے ہاں ذوال کے بعد دوسرے میں مسواک کر کے اور امام احمد کے ہاں آدھ دن میں کر دے، اگر مذہب حنفی بہت قوی ہے، چنانچہ ماہ قاضی میں حضرت
 عائشہ صدیقہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غلام دوسرے در کا ستر مشعل مسواک، طرائی میں حضرت عبدالرحمن بن عوف سے روایت ہے کہ انہوں
 نے حضرت عائشہ ابی بکر سے پوچھا کیا میں دوسرے میں مسواک کر سکتا ہوں، فرمایا جی ہاں، پھر ان کے کس حصہ میں؟ فرمایا ہر حصہ میں، حیال ہے کہ دوسرے
 امام کے مسک کی بربادی نہ اسے کو ایسی ہی پیدای ہے جیسے ماری کے قدم کی گرد و مٹی، اگر ماری اپنے قدموں پر دے گی ہی خاک ڈالے تو ثواب ملتا
 نہیں، اور اگر وہ قدموں کی دھول بھاڑے تو ثواب گھٹتا نہیں، ایسے ہی اگر دوسرے در نہ تکلف نہ میں پیدا ہو گئے تو ثواب ملتا نہیں، اور اگر
 مسواک کرے تو ثواب گھٹتا نہیں، اسی لئے بیہوشی، اس جہاں، طرائی وغیرہ میں امام مجاہد کا یہ عمل بیاں ہوا کہ وہ حضرت دوسرے میں ہر وقت مسواک
 کر لیتے تھے، اسکی پوری تحقیق بیاں مرقاۃ میں دیکھو، لے اس حدیث کو ترمذی نے سن فرمایا اور احمد و ابن جریر نے بھی روایت کیا ہے
 اسے یہی تینوں ناموں کا مذہب ہے لیکن امام ابو حنیفہ، شافعی و مالک کہ دوسرے در کو شرم نہ لگاتا، نہ کہ میں سنگ یا پتھر اگرچہ چمکی ہو ورنہ اذان ہر
 وقت جائز ہے بیٹے سونے سے پہلے بھی اور بعد بھی، اگر وہ کارنگ یا زعفرانی میں محسوس ہو جی بھی مصر نہیں، امام احمد سونے سے پہلے ضرور لگاتا کہ
 فرماتے ہیں، یہ حدیث اس تینوں امر کی دلیل ہے۔

تسلحہ یہ حدیث بہت طریقوں سے مختلف اسنادوں سے بہت کتب میں مروی ہے تمام اسنادیں ضعیف ہیں لیکن زیادتی اسناد اور یہیں علماء کا درجہ سے قوی ہو گئی تمام ہستادیں یا تفصیل یہاں حرفات نے نقل فرمائیں اداس کی پوری تحقیق چہاری کتاب جہاں الحق حصہ دوم میں لکھو کہ تعداد اسناد اور عمل علماء سے حدیث ضعیف بھی قوی ہو جاتی ہے۔ تسلحہ عروج کمر محفلہ اور مدبرہ منصفہ کے درمیان ایک منزل کا نام تھا اور

يَوْمًا مِنْ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ خُصَّةٍ وَلَا مَرَضٍ لَمْ يَقْضِ عَنْهُ صَوْمُ الدَّهْرِ كُلِّهِ وَإِنْ
صَامَهُ رِقَاةُ أَحْمَدَ وَالْثِّرَمِذِيِّ وَأَبُو دَاوُدَ وَإِنْ مَلَاحَةُ وَاللَّاحِظِيُّ وَالْبُخَارِيُّ فِي تَرْجُمَةٍ
بَابٍ وَقَالَ الثِّرَمِذِيُّ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَتَعْنِي الْبُخَارِي يَقُولُ أَبُو الْكَلْبُوسِ الدَّارِيُّ لَا
أُحَدِّثُ لَكَ غَيْرَ هَذَا الْحَدِيثِ؛ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمُرُّ
مِنْ صَائِمٍ يَكْسِرُ لَمْ يَنْ صِيَامِهِ إِلَّا الظُّلْمَاءُ وَكَمُرٍ مِنْ خَائِرِ كَيْسٍ لَمْ يَنْ فَيَاغِبْ إِلَّا الشَّهْرُ

فرمیں ابانت اور بغیر بیماری کے نہ کا صفا مسکے تا اگرچہ ہر مہینہ کے اسکی قضاء کر کے گائے دھما ترندی یا بدلتا (انما صائم داری)
اور بخاری نے ترجمہ باب میں روایت کیا ترندی فرماتے ہیں کہ میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم بخاری کی روایت سے کہ ابو الکلبوس، داری سے کسی حدیث سرائ
اور حدیث کے مضمون نہیں ملے روایت ہے اپنی عزت ہے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت سے بدستہ و بدستہ میں جنسین لاری
سے پیاس کے سوا کہ مال ہیں لکے احسن سے شب مزید چھ جنسین شب غری میں بدستہ واری کے سوا کہ میر ہیں لکے

قریباً لفظ پر لکے، لکھ دیے والا لکھنے کے شاید کہ جن جن میں لڑکی ہو، اور صد کرے والا اس کے کہ شاید وہ زیادتی کر دے گی کہ یہ کہ کھنے پینے پر
بمجرد ہوا کے اسکی کو لازم اسنے کہتے ہیں کہ وہ زخم سے چھٹ جاتی ہے بعض علماء سے فرمایا کہ وہ ذریعہ موجب نفع کے وقت غیب میں بھی کہ ہے پس اس
غیبت کی وجہ سے فرمایا کہ ان کا روزہ جائز رہا یعنی روزہ کا قیام نہ ہوا، اسنے فرمایا کہ وہ دہل ہی حضرت شام کے وقت انکار کے قریب نصد کا کام کو ہے
تھے تب حضور انصاف لکھ لکھ کر فرمایا یعنی یہ روزہ ان انکار کرنے والے ہی کے تھوڑا اندھ ٹھہرایا کہ فرماتے یہ حدیث واجب تھا وہ لکھنے والے
حدیثوں کے خلاف نہیں لکے یہ بلا وجہ حضان میں ایک روزہ بھی نہ لکے والا اسنے عرض کر پھر روزہ لکے، تو وہ دہل و ثواب نہایا کہ جو دھماں میں
لکھے سے ہا، اگرچہ سزا ایک روزہ سے محاسنی تصادم ہو جائے گی اولیٰ عرض اسنے وہ دہل پانا کہ اسنے رخصت کراد فرمائی اجازت ہے مجھے سزا عودت
کا عمل یا پھر کہ وہ روزہ نانا دہل و اسنے معلوم ہوا کہ وقت پر عبادت کہ یہ ثابت بہتر ہے، شمار و جبر و ساری عبادات کو ہی حال ہے، اسنے فیانے کہ ام
فرماتے ہیں کہ جو ان کی عبادت پر محاسبہ کی عبادت سے افضل ہے کہ عبادات کا اصل وقت جو انی ہے، مشغور

کہ جو انی میں عبادت کا اہل اچھی نہیں جب بڑھا پا گیا کہ بات بن پڑتی ہیں
ہے بڑھا پا بھی نصیحت جب جو انی ہر محل یہ بڑھا پا بھی نہ ہو گا موت جس دم آگئی

وقت کی تکد کد لے نصیحت جانو ہو گیا وقت پھر پھر لکھا نہیں لکے بھ اس حدیث کا اسناد میں حضرت ابو ہریرہ سے روایت کر سنے داری
ابو الکلبوس ہیں، اسنے عرض یہ ہیں ایک حدیث مروی ہے، ابن علف قرطبی نے فرمایا کہ یہ حدیث ضعیف ہے، اگر خیال رہے کہ ایک اسناد سمیع
ہر نہ سے شہ حدیث کا ضعیف ہو جائے نام نہیں، ترندی کا اسناد میں ابوالکلبوس ہیں باقی ابو داؤد، ابن ماجہ، دارقوتی احمد نے مختلف اسناد
سے یہ حدیث نقل کی تھ اسناد ضعیف حدیث کی قوی کر دیتا ہے رزقات لکے یہ وہ لوگ ہیں جو روزہ سے میں لکائی ہوئی، بھرت

رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَذَكَرَ حَدِيثُ لَقِيْطِ بْنِ صَدْرَةَ فِي بَابِ سَائِنِ الْوُضُوْءِ: الْفَصْلُ
الثَّالِثُ: عَنْ ابْنِ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثٌ لَا يَقْطُرَنَّ
الصَّائِمُ الْحَجَامَةَ وَالْفَقْرُ وَالْإِحْتِلَامُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَيْرُ مَقْطُوْطٍ
وَعَبْدُ الدُّخَيْنِ بْنُ زَيْدٍ الدَّارِمِيُّ يُضَعِّفُ فِي الْحَدِيثِ: وَكَانَ ثَابِتُ الْبُنَاتِي قَالَ سَوَّلَ
النَّاسُ بْنُ مَالِكٍ كُنْتُمْ تَكْرَهُوْنَ الْحَجَامَةَ لِلصَّائِمِ عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَدَلَّامِنْ أَجْلِ الضَّعْفِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ: وَكَانَ الْبُخَارِيُّ تَعْلِيْقًا

لدارمی و لاقیط بن صدقہ میں باب کو نکالیں۔ اصل ترمذی روایت ہے حضرت ابو سعید سے روایت ہے یہاں روایت اصل ترمذی ہے
میں ہم نے اس میں جو یہ دورہ و در کا ذکر ہے اس میں قصہ کے متعلق (ترمذی) اور ترمذی سے فرمایا یہ حدیث غیر موقوف ہے ابو سعید از عمن ابن
زید بن حدیث میں ضعیف ہے اس میں ہے حدیث سے حضرت ثابت بن مالک سے روایت ہے حضرت اس میں مالک پر پہاگ کیا آپ لوگ
دوسروں سے قطعاً، شریفیہ وسلم کے بار میں دورہ کے لئے حدیث میں ذکر کرتے تھے کہ اس میں جو ضعف کہتے تھے (بخاری اور اس میں) کہا گیا تھا کہ حدیث ہے

حدیث امتساں و غیرہ کہا ہے اس میں ہے کہ یہ لوگ بھوکہ میں اس کی تکلیف دہانے میں کر رہے تھے کہ ان کو اب حال نہیں کرتے اور کچھ دوسرے میں مقابلہ
سورک کے پیاس کی تکلیف دیدہ ہو تو اس سے اس کے عصب پیاس کا ذکر کرنا یا خیال ہے کہ ایسے دورے سے مرض خرمی اور جو جانگاہ اور ہر چیز ہے
اس کے ترنہ کہ اور اور قبولیت دوری میرے اس کے ترنہ بھی دوسرے ۔

نکاح ایسے دورے میں جو صحت میں کے غیر تھوڑے سے وہ جگہ کی مست قاضی ہے اس کا قراب نہیں پاتے، انتہی اللہات نے فرمایا کہ اس کے
دورہ تک مراد ہے جو مضطرب زمین میں مار رہے ہیں اور مار میں صدمات بھی نہیں اور سختی کا لحاظ رکھیں اس دوران کا نشاء یہ ہمیں ہے
کہ ایسے لوگ رہ رہے یا تھوڑے تھوڑے، مگر حدیث ہے کہ یہ بڑیاں پھوڑ دیں، ان سے تعانے اس میں خوب سے اس سے حکم کے صحت میں مقبول عبادتوں کی
توسیع دے، ہم کہہ رہے ہیں ان سے اور شیطان بھی قوی دشمنوں میں گھر ہے، اسے قوی و قادر ہیں ان میں سے اسے اس کی تحقیق پہنچ کر
حاجگی کے سے مراد دے ہے جو خود بخود جو جائے، خدا یہ حدیث کہ حسنہ اس حدیث کے خلاف ہیں جس میں نے کہ مددہ ٹوٹنے کا سبب قرار دیا گیا کہ کچھ کو وہاں
وہ نے مراد نہیں جو خود کہ جائے اسے لے لے یا نہ تھوڑے ہیں اور ضعیف بھی خیال ہے کہ یہ حدیث صرف ترمذی کا اسناد میں ضعیف ہے، اسے در قطعیہ بھی
جو داؤد سے بھی روایت کیا، اور حاتم نے کہا کہ ابو داؤد کی روایت اشہر بالحواب ہے باوجود روایت ہے کہ یہ حدیث بہت ہی صحیح ہے، اور اسے
سیدنا عبد اللہ ابن عباس سے اور طرانی سے قربان سے عرفان روایت کا، اس کے فرما حدیث صحیح ہے اسے آپ ثابت ابن اسم شہداء اس
ہیں، ان کے علماء اعلم ہیں سے تھے حضرت انس کے ساتھ چالیس سال ہے کہ صحابہ کرام سے حدیث کے متعلق یہ روایات اس حدیث کی وجہ
سے ہر سے تھے جو لوگوں میں مشہور ہو چکی تھی انھوں نے جو انھوں نے جو اس کا مطلب ہے اس میں ہے کہ یہ حدیث ہے جو کہ قصہ ایسے سے غزن نکل جانے

قَالَ كَانَ لِيَنَّ عَمْرٍو يَحْتَجُّمُ وَلَوْ صَائِمٌ ثُمَّ تَدَكَّهُ فَكَانَ يَحْتَجُّمُ بِاللَّيْلِ وَعَنْ عَطَاءٍ
قَالَ إِنَّ مَضْمَضٌ ثُمَّ أَقْدَعَ مَا فِي فَيْدٍ مِنَ الْمَاءِ لَا يُضِيرُهُ أَنْ يَنْدَرِدَ رَيْقُهُ وَمَا بَقِيَ فِي فَيْدٍ
وَلَا يَمْضَغُ الْعُلُكُ فَإِنْ أَرَادَ دَرِيْقُ الْعُلُكِ لَا أَقُولُ إِنَّهُ يَقْطُرُ وَلَكِنْ يَنْهَى عَنْ رَوَاهُ
الْبُخَارِيُّ فِي تَرْجُمَةِ بَابٍ بِبَابِ صَوْمِ الْمَسَافِرِ الْفَصْلُ الْأَوَّلُ بِعَنْ

فرماتے ہیں کہ حضرت ابو حمزہ کی حالت میں بعد بیٹے کے پھر چھوڑ دی ہجرت میں مصروف تھے اسے روایت ہے حضرت عطاء سے فرماتے
ہیں اگر کسی کو پھر میں کایاں اگلے سے ترانے تنوک کا لہجہ جہاں کا لڑا اس کے سر میں دیا گیا ہے اسے نکلنا سفر میں ملے اور ملک و مصلک ان
پر ہے اسے اگر ملک و مصلک نکل گیا تو میں یہ نہیں کہتا کہ وہ روٹ جائے گا لیکن اس سے منع کیا جائیگا تاکہ ہمارا اثر و باب وہاں
سازگار رہے یہی فصل روایت ہے ۔

کے باعث آئی کہ نہ بڑھنا ہے، جس سے کہ وہ پورا نہ کر سکے یا بہت تکلیف اٹھائے اس خطہ دور سے میں بعد بہتر جاتے تھے اس حدیث نے کہ بعد حدیث
أَهْلُ الْحَاكِمِ وَالْمُتَجَوِّمِ کی تفسیر کی جیسا کہ پچھلے میں کہے ہیں اسے میرا سلسلہ حدیث بیان کریں کہ تعلق کہنے میں قیمت ت ہمارے سب متوں و معتر
ہیں، اگرچہ امام بخاری اسی سلسلہ چھوڑتے ہیں حال میں حدیث کی محنت کا قصہ یہاں ہے امام بخاری کی تعلق حضرت زین العابدین کا سلسلہ بھی قرآن ہے
بلکہ امام مسلم بر حیدر مائتہ اشرفیہ کا فرما دیا کہ حضرت ابو حنیفہ اس سلسلہ میں سے ہیں یا امام شافعی اس سلسلہ میں سے ہیں یا امام مالک اس سلسلہ میں سے ہیں ۔

اسے اس کا مطلب ظاہر ہے کہ آپ جہاں اور مقامات کے نام میں بعد میں مصروف تھے کہ اس وقت آپ کو صحت کا اندیشہ نہ تھا، پھر جب وہ
مکروہی میں یہ عمل چھوڑ دیا، کیونکہ فصد کے کہ وہ پورا نہ کر سکا، اور وہ اس کے کہ وہ دار کو نکل کر کے تنوک نکلنا جائز ہے اگرچہ اس میں پانچ تنوک
اور اس کا اثر دیا گیا ہو، کیونکہ اس قدر اثر ہے جیسا کہ اس سے اس کا نفع دیکھ رہے ہیں کہ جس سے دور دورہ رہا، پھر جب اس سے دور دورہ نہیں
جاتا تھا اگر وہ وہاں سے نکلتی پھر اور آئے کی مشین کا آؤ تا جہاں آؤ، ان کے پانی کی تری و فزہ دار کے ملحق بن کر مل جائے، تو اس سے دور دورہ
ہیں جاتا تھا تاکہ ملک عرب کا شور و گونج ہے، جسے وائوں کی صفائی اور صحتی کے لئے بہا یا جاتا ہے مصلک کا طرح واز دار ہوتا ہے، تاکہ سلسلہ
یہ ہے کہ وہ وہاں میں گونے مصلک و طرح کو تنوک دینا کر رہا ہے، کیونکہ اندیشہ ہے کہ وہ اس کے کہ وہ ہر اوصلق میں اتر جائیں، اگر یا اس میں روزہ کو
قریب الا نظار کر دیا ہے ہر شخص سے چاکر بھی طرح تنوک دے، پھر تنوک نکلے، تو اگر پر گند کے کچھ یا معلوم شدہ سے ملحق میں اُتر جائیں روزہ نہ
جائینگا یہ مسئلہ، وہی نے دیکھیں دھماکات سے توڑا جس سے اس کا تنوک رنگین ہوئی، تو اگر دھماکہ کی طرح تیر رنگین ہو گیا اس کا تنوک
روزہ توڑ دینا، اور اگر حقیقہ رنگین ہو گیا تو نہیں یہ مسئلہ، جو وہاں کے لئے مساک کہہ رہے ہیں کہ ان کے سوز سے مکروہ ہوتے ہیں، ان کے لئے
ملک اسکو، انکی اٹھنا پڑ مساک کے قائم نام ہے یہ مسئلہ، جو وہاں کے لئے مساک اسکو اٹھنا کہہ رہے ہیں کہ اس میں عورتوں کی متابعت
ہے یہ شریعت میں مسافر وہاں شہر سے یہی منزل لیے جہتیں کوس رہے ہیں اس کے ارادہ سے نکلے، پھر جب ملک وہ شہر روٹ نہ
آئے یا کسی جگہ چھوڑ دیں شہر کے کہتے کہ مسافر ہی ہوگا، اگر اس پر ہمارے فقر و حاجت ہوگا، وہ روزہ و فساد کرنے کی اجازت ہوگی امام

کی تہیں چڑھیں کہ سینا علی رخصتے حضورؐ اور علیؑ اشر علیہ السلام کی حیدر نماز عصر تصاویر کی خیالی شبہ کہ چرکویہ روداد حضرت نقیہ معمار پروردگار نے
 دیکھے ان پر غائب نثر یا لکھا ہے فتح کو کے سال خیالی ہے کہ نبی کریمؐ علیہ السلام نے جنگ بدر اور فتح مکہ کے موقعوں پر مصافحہ میں سحر کیا ہے ان
 دو صورتوں کے علاوہ کو کسی صفائی میں معنات نہیں (ملاقات ام وہ جود اتوں میں آتا ہے کہ ہم ایک بار سمجھ کر ہی میں سورج جاد میں تھے حضورؐ اور علیؑ اشر علیہ السلام

[illegible]

کما حدیث کے زاری ہیں، مگر یا اس میں مالک عبد اللہ ابن کعب کی اور ہے ہیں، اسی سے کبھی کہلاتے ہیں، اس سے سنت ہیں کم ہیں حدیث یہ صرف
 سب سے مروی ہے، روایات اختصار الطحاوی میں مروی ہیں کہ اس میں ہے دو کے نام اس میں مالک ہیں، ایک حضور صلی اللہ علیہ وسلم
 کے عہد میں اس سے حدیث کے روایات اور دوسرے یہ ان کا تمام لغویں و لغویہ اس طرح کہ اس پر ہمارے میں تصریح واجب ہے، صرف
 جائز نہیں احباب کو ہم سارے کے باب میں ثابت کر چکے ہیں، اور اپنی کتاب جہاد الحق حصہ دوم میں بہت دلائل سے بیان کر چکے ہیں ۹۷ سے
 اس میں مستحضر ہے روزہ کا عاری و جرب معاف ہو چکا ہے، اگر چاہیں تو خدا کر دیں، خیال تہ ہے کہ عمار اور دوسرے ہلے والی حدیث
 پر بھی روزہ کا قصہ دہی و سبب ہے، وہ فقیر ہیں، دے سکتیں، یہ ہی ہم احباب کا رہنما ہے، یہ دونوں اس حکم میں سارے طرح ہیں، میرا و دوسرے دونوں
 کو قصہ کی اہمیت جب ہے مگر اس میں روزہ سے بچ کر پڑھنا چاہئے، فرما، کہ اگر اہمیت ہو تو پڑھنا چاہئے، یہ روزہ پڑھنا چاہئے، اور روزہ
 دیکھ لے آپ خود بھی کہانی ہیں، اور آپ کے بیٹے سناں میں ستر بھی صحابی اسان بڑے پہلوں تھے بہت سے روایات میں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم
 کے ساتھ رہے تھے، یہ آرم و آرائش سے منزلیں پر اٹھارے پہلے پہنچ جاتے یا اس کا سامان خود فروش مانتے ہو تو وہ سفر میں روزہ اقصاء کر کے بلکہ
 تمام مسلمانوں کی موافقت میں روزہ رکھے، تھے یہ حکم استنبالی ہے، یہ آرم کے سفر میں روزہ رکھ لینا بہتر ہے، اقصاء کر دینا مناسب نہیں آج کل
 ریل و روٹر کے سفر میں تو بہت آسائیاں ہیں، ان سفر میں روزہ رکھنا بھی آسان ہے، اس حدیث کی اسناد میں عبد اللہ ابن حبیب ازادی
 ہے، اکثر محدثین کے اس قوی ہیں، ہذا یہ حدیث ضعیف ہے، مگر بعض اشیاء میں حدیث صحیح قبول ہے جب کہ بار بار عرض کی گیا، یہاں بھی
 ضعیف علی ہی کا ذکر ہے، جیسے آسمان سفر میں روزہ رکھ لینا بہتر ہے، لہذا قبول ہے، نہ شے صحیح کے لئے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی روانگی صحی
 رمضان میں اور فتح فرمانا بھی رمضان میں تھا کہ پیسے عرض کیا گیا تھے، چہرہ بگڑے، کہ مسلمان روزہ منورہ کے دینا واجب ہے، اقصاء سے تین

بَعْضُ النَّاسِ قَدْ صَامَ فَقَالَ أُولَئِكَ الْعَصَاةُ أُولَئِكَ الْعَصَاةُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَائِمٌ رَمَضَانَ فِي السَّفَرِ
كَالْمَقْطُورِ فِي الْحَضَرِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَعَنْ حَزْرَةَ بَنِي حَبْرٍ وَالْإِسْلَامِيُّ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ
اللَّهِ إِنِّي أَجِدُنِي قُوَّةً عَلَى الْقِيَامِ فِي السَّفَرِ فَهَلْ عَلَيَّ جُنَاحٌ قَالَ هِيَ رُخْصَةٌ مِنْ

میں لوگوں نے روزہ رکھ لیا ہے مگر یہ لوگ گنہگار ہیں کیونکہ ان میں سے کچھ آدمی ہیں جو حضرت محمد (ﷺ) سے روئے
پس نماز رسول اللہ ﷺ کے گھر میں رمضان کے روزے رکھنے والا پایا ہے جیسے گھر میں انظار کے وقت اللہ (ﷻ) اور نماز وادائیہ حرب
مگر وہ ان میں سے کسی کو بھی نہیں کہتا کہ اس نے روزہ رکھا ہے تو کیا گنہگار ہے اور اگر اس نے روزہ رکھا ہے تو کیا گنہگار ہے

میں روزہ رکھنے پر جو اس مشکل کا قصہ کہی کی پٹائی کی طرف ہے اس سے کہیں کہ اس کا ماہ ہے، عیدیم بھنے جنگل بھنے بکری کی پٹائی کے موز کا جنگل : کہ
یعنی آج تک روزہ رکھا ہے اس سے احتیاط فرمادیا یہ مطلب نہیں کہ آج روزہ رکھ کر روزہ رکھا گیا ہے

اس لیے بھنے نماز کرام میں سے بعض نے تو حضور (ﷺ) کے عمل پر عمل کر کے روزہ نہیں رکھا ہے، اور بعض نے اس خیال سے رکھ لیا ہے
کہ سفر میں روزہ رکھنا جائز ہے اور یہ سمجھ سکے کہ اس سفر میں اب سے روزہ رکھا سنت اور روزہ رکھا احکامات سنت ہے اور ممکن ہے حلال ہے
اور جہاد کی تاریخ ہوئی ہے اس جگہ کی نگرانی کیونکہ تکلیف کے لئے ہے سے یہ لوگ یقیناً سمجھ گنہگار ہیں روزہ سے (۱) ایک یہ کہ میری موجودگی
میں انہیں اعتقاد تک چاہئے تھا، بلکہ براہ راست مجھ سے مسئلہ پر چھ لیا جائے گا، کیونکہ اشتہار و حدیث میں مل سکے پر ہوتا ہے (۲) دوسرے
یہ کہ آج سے روزہ رکھنا میری سنت ہو چکا تھا، اور ان کا روزہ رکھا احکامات سنت ہوا اور سنت کی مخالفت یقیناً گناہ ہے، فقیر کی اسس
تقریر سے یہ فقر میں بھی کہیں کہیں کلام تو سنو ہے یا کہ میں صرف حضرات پر گناہ کیسے کر چکے، کیونکہ ان لوگوں نے نہ تو گناہ کی سنت سے یہ کام
کی مخالفت نہ کیا میں اس پر یقیناً سمجھ رہا ہوں اور اس وقت کے لئے وہوں چیزیں ضروری ہیں، اور یہ فقر میں بھی سمجھ گیا، کہ حلالے احتیاجی پر پکڑ رہیں اور
نہ گناہ ہے پھر حضور (ﷺ) سے اشتہار و حدیث میں سمجھ رہا ہوں گنہگار کوں فرمایا، کیونکہ مسکراہے اسی موجودگی میں ان کے، جہاد کو گناہ قرار دیا، کہ
وہیں مجھ سے پوچھا جائے تھا، یہ فقر میں بھی سمجھ گیا کہ سفر میں روزہ رکھا جائے اس پر وہ حضرت گنہگار کیوں ہو گئے، کیونکہ اس وقت سے
احکامات سنت ہو چکا تھا، اور سنت کی مخالفت یقیناً گناہ ہے حال ہے کہ ہم سنت اور ہے، اور مخالفت سنت کچھ اور اس وقت سے مسلم
ہو کہ روزہ نماز عبادت خود ثواب کا باعث نہیں بلکہ حضور (ﷺ) سے اشتہار و حدیث میں کہ اس طرح ثواب کا باعث ہے، اور عبادت ان کی انتہا سے حلال ہو
جائے وہ گناہ ہی جاتی ہے عید کے دن کا روزہ سورج نکلنے کے وقت سے مار چھ صبح ہے، ایسے ہی، اب ان کے لئے روزہ گناہ ہو گیا، حضور (ﷺ) اور
میں اللہ علیہ وسلم کے ہجرت کر جانے پر کہ حضور (ﷺ) میں رہا گناہ ہو گیا تھا، بلکہ یہاں لشکر میں تھا، لاکھ ہادی ہے اور اس سے وہ سفر
مراد ہے جس میں روزہ رکھنے کا باعث ہو، یا یہ سمجھ رہا ہوں کہ میں روزہ رکھنے کا باعث ہوں، ایسے، مسلمان سفر میں روزہ رکھے سے یہ ہی گنہگار ہو گا جیسے
میں جانتے، اور یہ حدیث سفر میں روزہ رکھنے کی عبادت کے خلاف ہیں، ایسے، مسلمان سفر میں روزہ رکھے سے یہ ہی گنہگار ہو گا جیسے

وَلَا تَأْذَنَ فِي بَيْتِهِ إِلَّا بِإِذْنِهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ مُعَاذَةَ الْعَدَوِيَّةِ أَنَّهَا قَالَتْ
لِعَائِشَةَ مَا بَالُ الْحَائِضِ تَقْضِي الصَّوْمَ وَلَا يَقْضِي الصَّلَاةَ قَالَتْ بَعَائِشَةُ كَانَ
يُجِيبُنَا ذَلِكَ فَنُؤْمَرُ بِقَضَاءِ الصَّوْمِ وَلَا نُؤْمَرُ بِقَضَاءِ الصَّلَاةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ
عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ صَوْمٌ صَامَ عَنْهُ وَلِيِّه

یہ روایں کی باہر امت میں گھر میں کسی کو آئے وہ نے اسے روایت سے حضرت عطاء بن یدس کے کہ انہوں نے حضرت عائشہ سے عرض
کیا کہ عائشہ کا کمال ہے کہ وہ روزہ بڑھا کرئی اور کارہا بڑھا کرئی کہ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ یہ عارضہ ہے کہ آتا تھا تو ہم کو روزہ
کی عطا کا حکم دیتا تھا اور ہمارا کیا حکم نہیں دیا، یہ تھا کہ اسے روایت سے حضرت عائشہ سے فرمائی ہیں، ہمارا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے جو فرمایا اور اس پر روزہ سے نکلتے وہ اس کی طرف سے اس کا روزہ روزہ سے ادا کرے گا

یہ صحت دور سے کہہ سکتی تھیں، حضور اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روایت کے بعد اکثر روزہ دار بہت ہی غصہ، یہ کہ کام ہو میں کہ حضور اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بتائے
یہ معلوم تھا کہ میں حضور اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں روایات پر باور تھی، اگر آپ کو اسی روایت کا ہر وہ منظر و مشاہدہ آپ پر صاحبیت حد تک ضروری ہوتا
جیسے کہ حضور اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حج میں ہونے پر پہلے سال حج کیا، کیونکہ آپ کو کسی روایت کا نہیں تھا، ہم حج میں جوتے ہی کہ کیا ضروری تھا، اگر گناہ
ہو چکے ہو، ایک سال کے بعد اس کی عطا دے کر، میں اسے سے پہلے مرد کو کرنا چاہیے، عطا میں ضروری کہ اسے پہلے عطا دے کر، جب حج میں ہو اس کی
حج کی باور اجازت کے بغیر غلط روزہ سے رکھے۔ علی، حکماء کہہ، کیونکہ مرد کو وہ جس محنت کہنے کا ہے اور اس کا روزہ دیا احکام اس میں کوئی شک و شبہ
نہیں اس لئے، وحدت کے لئے، اس حکم سے ہر عقیدہ اور مصلحت کے روزہ سے پیروی میں کہ وہ حق شرع میں، اگر جسے ہر مصلحت کا جذبات علی دلا دیکھنا تو اس سے
کوڑا کر محبت کر سکتا ہے جس کی عطا واجب ہوگی، اس نے صاحب مکتوبہ حد تک اب انصاف میں لائے، فقیر کا اس تقریر سے بہت احترام و اظہار، حدیث و حج
ہو گئی، حال یہ کہ حدیث کو عقل کا تہ سے مع سہرا لگایا، کیونکہ وہ بخود ہی دیر میں جو مانی ہے اس کا عطا کا حق محبت نہیں دے گا،

یہ بے عطا کی ناراضگی پر کسی مرد و عورت، اچھی، قریبی کو گھر میں آئے کی عطا سے، وہ عطا کرتے ہیں کہ عطا دے کر اس کے دل اچھے ہونے سے
میں روک سکتا، ہاں اب میں ہے گھر میں آئے سے روک سکتا ہے، حدیث و ہاں جا کر ملے ہاں کا عطا وحدت ہے، یہ بے عطا ہر مرد میں ہے روزہ
کسی مرد میں، اور عطا و عطا دوروں سے مانع نہیں ہوتا کہ کسی میں جو ہے روزہ سے کہ کسی میں جو ہے، معلوم ہوا کہ احکام شرعیہ کی عقل حکمتیں ہوتی ہیں
ہر ایک میں، ان احکام شرعیہ پر قرآن کریم گناہ ہے، فقیر نے ایک کتاب لکھی، اسرار الاحکام، اس میں احکام شریعت و طریقت کی عقلی حکمتیں بیان کی ہیں
۳۱ صفحات، شریک، ہاں اگر در جواب ہے کہ مجھے عقلی حکمتوں سے غرض نہیں، ہم تو حکم کے تابع ہیں، جو حکم حضور اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
روزہ کی عطا کا حکم دیا، ہمارا کیا حکم نہیں دیا، اس لئے یہ فرق ہو گیا، اب میں عقلی حکمتوں سے کہ میں اسے عطا دے کر، عطا دے کر
ہے، روزہ دار کے اوڑھنا سوچے میں وقت ضائع نہیں کرتا، عطا کرتے ہیں کہ روزہ سے کہ عطا میں حدت ہے کہ سال میں سات آٹھ روزہ سے عطا
کرے، جس سے اس میں دشواری نہیں، اللہ فضلے ہمارے کثرت ہے کہ ہر عطا سات آٹھوں کی کافی دل پاچہ عطا کرنا ضروری

[illegible]

[illegible]

وَسَلَّمَ لَيْنَ بَقِيَّتِ إِلَى قَابِلٍ لِأَصْحَابِ الْمَتَابِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ أَمْرِ الْفَضْلِ بَنَتْ
الْحَارِثِ أَنَّ نَاسًا تَمَارَوْا عِنْدَهَا يَوْمَ عَرَفَةَ فِي صِيَامِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ هَؤُلَاءِ قَالُوا بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ هَؤُلَاءِ قَالُوا بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ هَؤُلَاءِ قَالُوا بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ هَؤُلَاءِ
بَعِيرُهُ يَعْرِفُهُ فَتَرِيهَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

اگر ہم سالہ تہہ منہ مجھے تو میں عزم کا بھجا ہوا رکھیں گے اسے اسلم روایت ہے حضرت ام الفضل بہت حدیث سے آگے کر کچھ روکنے سے ان
کے پاس برف کے دن صوم سے انشراح علیہ وسلم کے روزے کے متعلق گفتگو کی بعض نے کہا کہ صوم روزہ مار ہیں وہ بعض نے کہا کہ صوم روزہ دار
ہیں اسلئے تو ام الفضل نے ایک پیالہ دودھ صوم اور کھانسی میں بھیجا بلکہ آپ عرفات میں اپنے اونٹ پر قیام فرماتے تو آپ نے پیالہ
اسلم بخاری روایت ہے حضرت عائشہ فرماتی ہیں میں نے رسول اللہ صوم سے انشراح

استقامت کی یہ حد تک کہ وہ صوم سے انشراح کر لیں حکم دیتے رہے تب وہ واقعہ پیش آیا جو یہاں مذکور ہے اسلئے خدا اگر ہم بھی ماضی کی تعلیم کرینگے تو اہل کتاب
خاصیت پر جانیں کہ کفار سے ثابت اسلام میں حرم ہے یہ حرم جو صوم منہ میں ہوئی اور نجات پانچ بھائی صوم سے انشراح کی کتابت اس طرح ہوتی ہے
کہ وہ صوم منہ سے ایک صوم رکھتے ہیں ماضی میں عزم کا بھجا ہوا رکھتے ہیں کہ اگر کسی صوم منہ سے انشراح کر لیں گے ایسے ثابت کف کے
دیکھ کر کہ صوم منہ سے انشراح علیہ وسلم اسلئے سال تک انشراح فرماتے ہیں کہ اسلئے دل میں دعوات پانچ بھائی صوم سے انشراح کی کتابت یہی ہے کہ ماضی کے
روزے کے سنت عمل اور حرم سے انشراح فعلی مادہ اس حد تک چڑھنے سے صوم منہ سے انشراح کی کتابت یہی ہے کہ ماضی کے
اسلام ہے نہ کہ انشراح کی کتابت یہی ہے کہ ماضی کے اسلام ہے نہ کہ انشراح کی کتابت یہی ہے کہ ماضی کے اسلام ہے نہ کہ انشراح کی کتابت یہی ہے کہ ماضی کے
حرم سے انشراح علیہ وسلم اسلئے سال تک انشراح فرماتے ہیں کہ اسلئے دل میں دعوات پانچ بھائی صوم سے انشراح کی کتابت یہی ہے کہ ماضی کے
کی کوئی حد نہیں صوم منہ سے انشراح علیہ وسلم اسلئے سال تک انشراح فرماتے ہیں کہ اسلئے دل میں دعوات پانچ بھائی صوم سے انشراح کی کتابت یہی ہے کہ ماضی کے
ہے دیکھو ماضی کے روزہ حد تک سے ثابت تھا اسلئے اسلئے رمضان سے ماضی کے روزہ حد تک سے ثابت تھا اسلئے رمضان سے ماضی کے روزہ حد تک سے ثابت تھا اسلئے
مکہ بڑی باتوں میں یا ان چیزوں میں تہہ حرم ہے جیسا اسلام نے ان کا قری یا ماضی میں تہہ حرم ہے جیسا اسلام نے ان کا قری یا ماضی میں تہہ حرم ہے جیسا اسلام نے ان کا قری
سلو تک صوم منہ سے انشراح علیہ وسلم اسلئے سال تک انشراح فرماتے ہیں کہ اسلئے دل میں دعوات پانچ بھائی صوم سے انشراح کی کتابت یہی ہے کہ ماضی کے
ہے کہ ماضی کے روزہ حد تک سے ثابت تھا اسلئے رمضان سے ماضی کے روزہ حد تک سے ثابت تھا اسلئے رمضان سے ماضی کے روزہ حد تک سے ثابت تھا اسلئے
ہے اور نیا ماضی کو ان گنت سے تہہ حرم ہے جیسا اسلام نے ان کا قری یا ماضی میں تہہ حرم ہے جیسا اسلام نے ان کا قری یا ماضی میں تہہ حرم ہے جیسا اسلام نے ان کا قری
اس سال جو جائیگی اسی نے عرب اس موقع پر اگر مرایا یہ اگر آپے شک کے لئے نہیں بلکہ انہی کو شک میں رکھنے کے لئے ہے جیسا
تھانے فرماتا ہے ان یعلم الله فی کلّ عام خیرا لکے آپ کا نام بار بار ہے حضرت عباس کی بیوی عبداللہ ابن عباس وفضل ابن عباس کی والدہ
ہیں ام المومنین حضرت میمونہ کی بہن ہیں آپ کے حالات پہلے بیان ہو چکے اسلئے یہ واقعہ حجۃ الوداع میں عرفہ کے دن ہو جب حضور اور صحابہ

سورة الاحقاف

کہ طاعت کو برائے خدا کے لیے ہی نہایت ہے، کہ حصور اودھ کے ان شرطیہ مسلم نے اسے بہتوں میں شمار کیا، بہت تعلق نے صرف اس نعمت پر محنت فرمائی اور اس قدر
 کہ فرمایا **لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ أَخْرَجَهُمْ مِنَ الْأَرْضِ الْمَكْرُوهَةِ** کہ اگر ان کی سامانت سے تابت، جو تھے ایک یا دو گروہوں میں گھل کر نہ ہرنا پائے بلکہ ہمارے ہر
 ایک سے زیادہ گروہ، عید و حراج اعراس وغیرہ کا ثبوت ہوتا ہے یا چھوٹی ایک امام ملک کے بادشاہ کا دودھ سے بھی افضل ہے، انکی دلیل یہ حدیث بھی ہے نہ
 اسے چہ نہ حضرت عائشہ صدیقہ حسنینہ و فاطمہ اشتر علیہ وسلم کا ہر حال نگاہیں دکھتی تھیں اس سے سزا کے حالات زیادہ تر امام المؤمنین ہی سے پوچھے جاتے
 تھے خیال رہے کہ حصور اودھ کے ان شرطیہ مسلم بیٹوں میں مختلف دندے رکھتے تھے، کبھی نیا کبھی کم، اکثر تین دن سے کم کبھی سو رکھتے تھے، اکثر ہر چوبیس
 ہر دھو، پندرہ چوبیس کے دندے رکھتے تھے، کبھی ان کے علاوہ اور تارکوں میں بھی، مثلاً یہ حدیث اس حدیث کے خلاف نہیں کہ حصور اودھ سے، اشتر علیہ
 وسلم ان تین تارکوں میں روزے رکھتے تھے، کیونکہ وہاں اکثری حالت کا ذکر ہے، اشتر القمات سے فرمایا کہ ان تین دندوں کی تارکوں میں دشمن
 قتل ہیں، اسلئے اپنے سے نیچے زادی کو بیٹے اپنے شاگرد اس عمروان تاحہ کو، پہنوں نے یہ حدیث بیان کی جس کا ذکر آگے آ رہا ہے، اسلئے مسلسل یا
 متفرق مگر متفرق اصل، اس طرح کہ حصور کے سویرے ایک دندہ رکھو، باقی باچا دوسرے چوبیس دندے دینے میں کہے فاصلہ کہنے ہوئے رکھو، اسلئے کہو کہ
 ماں میں دن تقریباً تین سو ساٹھ ہوتے ہیں، اور ہر سال کا ثواب دس گ، ہر دندہ کے تیس دندے ہیں سوں گئے، اور پھر چوبیس دندے کا ساٹھ ہو
 گئے خیال رہے کہ یہ حدیث اس روایت کے خلاف نہیں جس میں ارشاد ہوا کہ ہر مہینہ میں تین دندے عمر بھر کے دوسرے ہیں، کہہ کر جو مسکتا ہے کہ
 نہ روزہ کا کھانا ہی ثواب ہو، اور ان کا بھی یہی، ثواب ایک لیکن اسکے حامل کہے کے دینے بہت شے حرقات سے فرمایا کہ یہ حدیث قرینا تیس
 صحابہ سے مروی ہے، تردید نے اسے جس فرمایا، باقی اس تیس دندوں کی ہر ایک صحیح ہیں، چنانچہ اسے طرانی، یزاق، ابن ماجہ، مسال، اس حرم
 ابن حبان، احمد، بیہقی وغیرہ کتب نے ابو حریرہ، ہبائر، ثوبان، ہریرہ ابن حارث، ابن عباس، احمد بن سعید، ابوالیوب، بخاری اور حضرت عائشہ

اللّٰهُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ صَوْمِ یَوْمِ الْفِطْرِ وَالتَّحْرِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ؛ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ
 اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا صَوْمَ فِی یَوْمَیْنِ الْفِطْرِ وَالْأَضْحٰی مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ؛ وَعَنْ
 بُیَیْشَةَ الرُّمَاحِیِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ آیَاتُ التَّشْرِیْقِ آیَاتُ مَآکِلٍ وَ
 شَرِیْبٍ وَذِکْرِ اللّٰهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ؛ وَعَنْ ابْنِ مَرْزُوقٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
 لَا یَصُومُ أَحَدُکُمْ یَوْمَ الْجُمُعَةِ إِلَّا أَنْ یَصُومَ قَبْلَهُ أَوْ یَعُومَ بَعْدَهُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ؛

صلی اللہ علیہ وسلم نے عید و قربانی کے دنوں میں روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے۔ مسلم بخاری اور ابی داؤد نے اس سے فرماتے ہیں فرمایا صلہ اللہ علیہ
 اللہ علیہ وسلم نے کہ دونوں عید و محار میں عید و فطر عید اللہ مسلم بخاری اور ابی داؤد نے اس سے فرماتے ہیں فرمایا صلہ اللہ علیہ
 وسلم نے تشریق کا دن کھانے اور پینے اور شکر کے ذکر کا دن ہے لہذا مسلم بخاری و ابی داؤد نے اس سے فرماتے ہیں فرمایا صلہ اللہ علیہ
 اللہ علیہ وسلم نے کہ جمعہ کے دن روزہ نہ رکھے مگر یہ کہ اس کے آگے پہلے بھی روزہ رکھے لہذا مسلم بخاری

مسند سے روایتیں ہیں اس حدیث کو ضعیف کہا سخت محال ہے لہذا غرض کہ دن ہے تشریق کے دن دن مراد ہیں جو کہ اس میں سے اکثر ہیں قربانی ہوتی ہے سب سے
 قریباً اس میں کہ غزوات فرمایا اور میری دی ہوئی قربانی کا دن ہے یہ میری بارہوی قربانی کا دن بھی ہے لہذا تشریق کا بھی اور تیرہویں ہونے تشریق کا دن ہے
 نماز میں کہ سال میں پانچ دن روزہ رکھنا حرام ہے یہ کہ شوال بعد سو ہی گیا ہوں بارہوی تیرہویں ذی الحجہ مسلسل ہر شخص اس دن میں روزہ کے دنوں
 نے اور وہ کہ اس کے دن روزہ رکھنا درست نہیں اور امام اعظم کے دن خدیج ہے مگر اس کی تعداد واجب ہے روزہ سے مراد قسم کے دن ہیں اور فطر
 عید سے مراد سو ہی ذی الحجہ سے سات تین دن بعد والے عید اگر اگلی حدیث سے معلوم ہو جائے تو غرض کہ یہ حدیث محال ہے جسکی تفصیل آگے آ رہی ہے لہذا بقریہ
 کے تین دن بعد تک پھر تا تاریخ تک اہل عرب قربانی کے گوشت شکار کرتے تھے اگلے دن روزہ کو تشریق سے لکھانے اور سوچ و کھانے کا دن لکھا جاتا ہے
 مطلب یہ ہے کہ چاروں بعدوں کی سہالی کے دن میں میں وہ تھانے میراں بعد میں پہلے اسے ان دنوں میں روزہ رکھنا گویا وہ تھانے کی رحمت انکار
 اس زمانہ میں تشریق کھانا خوب پختہ اور خوب اشرا کا کہ کر دینا حدیث گزشتہ حدیث کی تفصیل ہے جس نے بتایا کہ وہاں بقریہ سے مراد یہ چاروں دن تھے
 لہذا احمد طبری، دارقطنی، ابی ابی شیبہ و غیرہم نے مختلف اساطیر روایتیں ہیں کہ یہ کہیم صلی اللہ علیہ وسلم تھے کے زمانہ میں وہاں کرتے تھے اصحاب
 کے کے بازار میں شہر کے پھرتے تھے کہ خبر داہم تشریق میں روزہ نہ رکھنا یہ دن کھانے پینے اور شکر کے ذکر کے دن ہیں یہ سنی روزہ صرف
 جمعہ کا نہ رکھے یا جمعہ یا جمعہ ہفتہ دونوں روزہ نہ رکھے اس کی تحقیق آگے آ رہی ہے لہذا فتح القدیر میں ہے کہ امام ابو حنیفہ و امام محمد کے
 دن صرف جمعہ کا روزہ جائز ہے یہ سہانت تشریق ہے وہ بھی بعض صورتوں میں عید اگر اگلی حدیث میں آ رہا ہے تو صرف جمعہ کا روزہ رکھنا بہتر
 اس کی وجہ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، ہو سکتا ہے کہ یہ کہ یہ دن غسل کرنے اور پڑنے کے بعد و خیر شے نماز پڑھنے وغیرہ عبادت کا ہے ممکن
 ہے روزہ کے روزہ سے سہا یہ کام بخیر انجام دے سکے جیسے حاجی کے لئے عرفہ کے دن روزہ رکھنا بہتر نہیں لہذا اس دن روزہ رکھنا آج

مکلف ہے کہ چاروں بعدوں کی سہالی کے دن میں میں وہ تھانے میراں بعد میں پہلے اسے ان دنوں میں روزہ رکھنا گویا وہ تھانے کی رحمت انکار
 اس زمانہ میں تشریق کھانا خوب پختہ اور خوب اشرا کا کہ کر دینا حدیث گزشتہ حدیث کی تفصیل ہے جس نے بتایا کہ وہاں بقریہ سے مراد یہ چاروں دن تھے
 لہذا احمد طبری، دارقطنی، ابی ابی شیبہ و غیرہم نے مختلف اساطیر روایتیں ہیں کہ یہ کہیم صلی اللہ علیہ وسلم تھے کے زمانہ میں وہاں کرتے تھے اصحاب
 کے کے بازار میں شہر کے پھرتے تھے کہ خبر داہم تشریق میں روزہ نہ رکھنا یہ دن کھانے پینے اور شکر کے ذکر کے دن ہیں یہ سنی روزہ صرف
 جمعہ کا نہ رکھے یا جمعہ یا جمعہ ہفتہ دونوں روزہ نہ رکھے اس کی تحقیق آگے آ رہی ہے لہذا فتح القدیر میں ہے کہ امام ابو حنیفہ و امام محمد کے
 دن صرف جمعہ کا روزہ جائز ہے یہ سہانت تشریق ہے وہ بھی بعض صورتوں میں عید اگر اگلی حدیث میں آ رہا ہے تو صرف جمعہ کا روزہ رکھنا بہتر
 اس کی وجہ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، ہو سکتا ہے کہ یہ کہ یہ دن غسل کرنے اور پڑنے کے بعد و خیر شے نماز پڑھنے وغیرہ عبادت کا ہے ممکن
 ہے روزہ کے روزہ سے سہا یہ کام بخیر انجام دے سکے جیسے حاجی کے لئے عرفہ کے دن روزہ رکھنا بہتر نہیں لہذا اس دن روزہ رکھنا آج

کتابخانه / کتابخانه / کتابخانه

وَسَامَ يَا عَبْدَ اللَّهِ أَلَمْ أَخْبَرَنَّكَ تَصُومُ النَّهَارَ وَتَقُومُ اللَّيْلَ فَقُلْتُ بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَلَا تَفْعَلْ هُمْ وَأَفْطِرُوهُمْ وَتُمْ فَإِنَّ لِحَسَدِكَ عَلَيْكَ حَقًّا
 وَإِنَّ لِعَيْنِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنَّ لِدُجْحِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنَّ لِدُورِكَ عَلَيْكَ حَقًّا صَامًا
 مِنْ صَامِ الدَّهْرِ صَوْمٌ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ صَوْمُ الدَّهْرِ كُلُّهُ هُمْ كُلُّ شَهْرٍ
 ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَأَقْدَرِ الْقَدْرَانَ فِي كُلِّ شَهْرٍ قُلْتُ إِنْ أُطِيقَ أَكْتُبُ مِنْ ذَلِكَ قَالَ هُمْ

سے عبادتِ شریک مجھے یہ خبر ملی کہ تم ہمیشہ دن میں روزہ رکھتے ہو اور رات کو قیام کرتے ہو۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے اسے نہیں سنا۔
 ایسا نہ کرو، روزہ بھی رکھو اور نماز بھی کرو قیام بھی کرو اور صوم بھی نہ کرو۔ تم پر تمنا ہے کہ کبھی صوم نہ کرو۔ تم پر تمنا ہے کہ کبھی صوم نہ کرو۔
 میری عین حق ہے اور تم پر تمنا ہے کہ کبھی صوم نہ کرو۔ تم پر تمنا ہے کہ کبھی صوم نہ کرو۔ تم پر تمنا ہے کہ کبھی صوم نہ کرو۔
 روزہ میں ہر مہینہ میں تین روزہ رکھو اور صوم بھی کرو۔ تم پر تمنا ہے کہ کبھی صوم نہ کرو۔ تم پر تمنا ہے کہ کبھی صوم نہ کرو۔

کہ روزانہ قبول کرے تو روزہ میں جانا تو کیا، روزہ رکھنا بھی۔ ہر گاہ اور وہاں کی ہر اچھی۔ پائے گا۔ یہ سوال انگلی ہے یہ مجھے غریبی ہے کہ تم
 پانچ منورہ روزہ کے باقی سال ہر سال نفل روزہ رکھتے رہتے ہو اور رات کو عبادت کرنا دن میں کبھی نماز رکھتے ہو رات میں صوم رکھتے ہو۔ تم نے نہ سمجھا
 عوام کو کہ فرض ہے تین روزہ تو رکھو کہ فرضی حقوق اور رکھو گے اور نفل کی وجہ فرضی حق یا فرضی حق کے اسباب پر عمل کرنا۔ عطا کیا ہے۔ شرفا جیسا
 ہے کہ اس سورہ میں رہا نہ تھا کہ یہ ہے جو چیز فرضی حق ہے اور حرام ہے۔ یہ ہمیشہ روزہ رکھنے سے قبل ایسا ہیست کر دو جو حرام ہے گا اور یہ نفل روزہ
 سے نکال کر روزہ پر ہے کہ روزہ ہمیشہ روزہ رکھنا اور شب بیداری کرنے سے تم کار رکھو گے اور جو کو سنہ گاؤ گے، ملاقاتی لوگ اور وہاں جاتے ہیں
 کہ تم نے ساتھ ساتھ نماز اور روزہ رکھو گے اور یہ بات چیت کرنا یہ بھی۔ کہ رکھو گے، ان جہلیوں سے معلوم ہوا کہ ہمیشہ روزہ رکھنے کی ممانعت ہم جیسے
 لوگوں کے لئے ہے جو تمام حقوق پھر دیکھیں، جس کے لئے ہمیشہ کا روزہ اور رات کو عبادت کرنا اور ان کے لئے اس میں حرج نہیں، مگر ایسا بجا در
 لوگ ہا کھوں میں ایک روزہ ہیں، جیسے صحت ظہور و غیرہ صاب میں اور نام، جو حقیقتاً اس میں ہے۔ یہ کال روزہ نہ رکھنے جس سے پورا ثواب سے ہماری
 پہلی شرف سے معلوم ہو چکا کہ یہ سب سے مراد وہ نام مسلمین ہیں جو دن میں عبادتوں میں مشغول ہو کر باقی حقوق ادا نہ کر سکیں۔ ہفتہ کیونکہ ایک ایک کا
 ہر روز گنا ہے، تو ہر مہینہ میں تین روزہ کا ثواب پونے مہینہ کے روزوں کا ہو گا، بہتر ہے کہ یہ تین روزہ چھ ماہ کی ۱۲، ۱۱، ۱۰ کو رکھے جائیں
 کہ یہ جملہ قرآن کریم کے عیس پارے سننے کی اصل ہے، نہ نہ ہو کہ قرآن کریم کی تقسیم سو دنوں اور مئزوں پر ملتی، اور وہاں پر نہ ملتی، پھر
 ملاقات مشاہد ہیں اس میں رکوع قائم کئے گئے، کہ صحت نشان قنی تراویح کی رکعتوں میں جس قدر رکعات کر کے رکوع فرماتے، اس کا نام رکوع رکھا
 گیا اور عاشرہ پر ح کا نشان لگایا گیا تاکہ تراویح کا قاعدہ رواج دینے والے جناب ہر اور اس رواج کو تمام دنیا میں پھیلانے والے صورت نشان
 کی طرف اشارہ ہو، تراویح روزانہ میں رکعت ہوتی تھیں، اور ستائیسویں شب کو قرآن ہائے قرآن کریم کے پانچ سو چالیس رکوع ہوتے، بہت

قرآن پاک
 میں رکوع
 کس سے
 ۹

أَفْضَلُ الصَّوْمِ صَوْمَ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَفَطَارَ يَوْمَهُ وَأَقْدَرُ فِي كُلِّ سَبْعٍ لَيَالٍ مَرَّةً وَلَا تَزِدْ عَلَى ذَلِكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ الْفَصْلُ الثَّانِي : عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ الْإِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ : وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُعْرَضُ الْأَعْمَالُ يَوْمَ الْإِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ فَأَجِبْ أَنْ يُعْرَضَ عَلَيَّ وَأَنَا صَائِمٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ : وَعَنْ أَبِي دَرْدَاءٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ

بہترین روئے دینا اور کہو کہ ایک دن روئے ایک دن اضافہ راہ صحت و آفتابیں ایک قرآن مجید کہ اس میں زیادہ نہ کہو (مسلحہ بخاری)
دوسری اصل ۱۰ روئے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرا دوجہرت کا روئے دیکھتے تھے تلے (ترندی و نسائی)
روایت ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اعمال پر دوجہرت کو پیش کئے جاتے ہیں تلے لہذا میں
جانتا ہوں کہ میرے عمل اس حال میں پیش ہوئے کہ میرا روئے والا ہوئے (ترندی) روایت ہے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرمایا رسول

[illegible]

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا اباذیر اذا حُمِت من الشهر ثلاثة ايام فعم ثلاث عشرة
 واربع عشرة وخمس عشرة رواه الترمذی والنسائی وعن عبد اللہ بن مسعود قال
 كان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم يصوم من غدو كل شهر ثلاثة ايام وقيل ما كان
 يفيطر يوم الجمعة رواه الترمذی والنسائی ورواه ابو داود اذ دل الى ثلثة ايام
 وعن عائشة قالت كان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم يصوم من الشهر السبت
 والاحد والثلاثين ومن الشهر الاخير الثلثة والاربعاء والخميس واه الترمذی
 وكن اوسمة قالت كان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم يامدني ان اصوم ثلثة

اشھد اشھد وسلم نے اصحاب و جہت برہین علی مدد سے رکھ کر ترمذی و ابو داود و ابو یوسف و احمد و حنبل کے کچھ روایت کردی، مسانی اور دیت
 حضرت عبد اللہ بن مسعود فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر مہینہ میں پہلی تین تاریخوں میں روزے رکھتے تھے۔ اور جمعہ کے
 دن بست کم اظہر کرتے تھے۔ ترمذی و مسانی اور ابو داود و احمد و تین آیات کہ روایت حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 و سلم ایک مہینہ میں ہفتہ اتوار اور پیر کا روزہ رکھتے تھے اور دوسرے مہینہ میں محفل، بدھ اور جمعہ کا روزہ رکھتے تھے اور تیسری روایت ہے حضرت سلم
 سے فرماتی ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم دیتے تھے کہ میں تین روزے

خیال ہے کہ سال بھر کے اعمال کے تسلیل جتنی شعبان میں ہوتی ہے، کیونکہ وہ اشھد کے دن سال کا آخری مہینہ ہے اور رمضان سال کا شروع مہینہ
 بھی دوسری روایت سے معلوم ہوتا ہے، ہر مہینہ فرشتے سال اور ہر مہینہ کے ابتداء محرم سے ابتداء ہر مہینہ میں ہر مہینہ سال کچھ اور روزوں کی تعداد
 اسے اپنی دنیا کو عزت میں، ایم میں اپنے جگر و بدن کا لباس ہے جس کا لباس میں روشن ہے، یہی کریم صلی اللہ علیہ وسلم، ان تاریخوں میں اکثر روزے رکھتے
 تھے علیٰ اگر اگلی حدیث میں آتا ہے، ثلث پہلی، دوسری تیسری تاریخوں میں یا اس کے قریب حضرت ابن مسعود کی یہ روایت اپنے علم کے لحاظ سے ہے
 روزہ مرا کا یہ عمل کبھی کسی تھا اکثر ۱۴، ۱۵، ۱۶ اور روزہ رکھا کرتے تھے، انصاری حدیث، نواس حدیث کے خلاف ہے کہ سرکار مہینہ کے روزوں
 میں خاص تاریخوں کے پابند نہ تھے اور نہ اس کے مخالف، کہ حضور اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، ایم بھی اپنے تیرہویں، چودھویں، پندرہویں کے روزے رکھتے
 تھے، ثلث بھی اکثر جمعہ کو روزہ رکھتے تھے، ہر مہینہ کے نیک کا ثواب ستر گنا ہے، ظاہر ہے کہ یہ صرف جمعہ کا روزہ رکھتے تھے، اور یہ آپ کی
 خصوصیات میں سے ہیں، ہر شخص کو اس دن کے روزے کی عبارت ہے، نواس حدیث مذہب صنف و تقاد کے فتوے کے نزدیک ہے کہ جمعہ کا روزہ ممنوع
 نہیں، جہاں مانعت آئی ہے وہاں کسی عارضہ سے ہے یا اپنے خلاف اولیٰ ہے درمیان و اشھد رکھ لینے یا اپنے ہفتہ کے سائے و نوافل میں اپنے
 روزہ تقسیم کر دیتے تھے تاکہ کوئی دن حضور اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روزے کی برکت سے محروم نہ رہے، ایم پھر ایک مہینہ میں تین دن اور
 دوسرے مہینہ میں اگلے تین دن روزہ رکھتے تھے اور جمعہ کے روزے کی تعداد کر رہے تھے جیسا کہ ابھی حدیث پاک میں گذر گیا، ایم و گزشتہ

حضرت سلم کو
 کبھی رسول اللہ
 جا کر رہے

[illegible]

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ مُدْرَسٌ وَذَكَرَ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ مَا مِنْ
 أَيَّامٍ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ فِي بَابِ الْأَضْيَاعِ: الْفَصْلُ الثَّالِثُ: عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ
 رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَ الْمَدِينَةَ فَوَجَدَ الْيَهُودَ صِيَامًا يَوْمَ عَاشُورَاءَ
 فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا هَذَا الْيَوْمُ الَّذِي تَصُومُونَ فَقَالُوا هَذَا
 يَوْمٌ عَظِيمٌ أَتَى اللَّهُ فِيهِ مُوسَى وَقَوْمَهُ وَعَدَّقَ فِرْعَوْنُ وَقَوْمَهُ فَصَامَ مُوسَى سِتُّدَلَّ
 فَتَحَنَّنَ تَصَوْمُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَحَنَّنَ أَحَقُّ وَأَوْلَى بِمُوسَى مِنْكُمْ

راحمہ ترمذی اور ترمذی نے فرمایا یہ حدیث مرسل ہے لہذا حدیث ابو ہریرہ کی یہ حدیث ماہنامہ قرآن کے باب میں ذکر ہو چکی
 تیسری صلیب: مدینہ حضرت ابن عباسؓ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو یہود کو ماشورہ کے دن روزہ رکھتے پایا کہ ان
 سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کیسا دن ہے جس پر تم روزہ رکھتے ہو تو وہ بولے یہ وہ صحت والا دن ہے جس میں اللہ نے موسیٰ علیہ
 السلام اور ان کی قوم کی نجات دی اور فرعون اور اس کی قوم کو ذریعہ عذاب کے طور پر اس کی قوم کو بھی دیکھے ہیں کہ وہ رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم جو موسیٰ علیہ السلام کے تم سے زیادہ خدا میں ہے

لڑتے ہیں کہ جسے تین چیزیں بڑی پائی ہیں کرام انصاف، ایمان، عفو و عطاء بالیقین جہاں کی دولت، اگر کسی کے لئے ان کو اسے جہاد و لہ کیوں
 مہراں مسودے حضور اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحت۔ پائی مہیاں ہے آپ کریمؐ اس مہر قریش کے والد ہیں، اور آپ کی اس کے سوا کوئی حدیث نہیں ملے گی
 ہجرت کے دو چار سال میں جب مشورہ سے کاؤن آیا تو آپؐ پہرہ کو دھو کر دیکھا، کیونکہ یہ دن شریف میں حضور اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ پہنچے تھے
 اس ماں کا ماشورہ گذر چکا تھا، لکھ جیل، ہے کہ یہود کے پیسے اور انہیں مسلمان جہیزوں اور تیرہ لاکھ تیس ہزار ماشورہ کے دن کو روزہ کے
 نے سچا نہ تھا جس میں چاند کے ساتھ ہی دور سے دیکھتے تھے جس بکٹ کے لئے، نہ حدیث پر راجح ہیں، کہ جب یہود کے عید ہوا تھے، تو ان کا مشورہ
 کے دن نہ دیکھا، لکھ شری قادیانی بقرہ میں کندہ کہ جہیز میں، مگر یہی کرم سے اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی یہ خبر حضرت ابی اسبےؓ نے بعد ازاں اسلام و غیر ملکانے
 یہود جو اسلام لائے تھے انہوں نے بھی یہ خبر دی، یا اسے کہ حضور اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ واقعہ بھی معلوم تھا، اسکی تائید کرانے کیلئے ان سے یہ سوال فرمایا
 گیا یا اس نے کہ یہود کے ماں یہ خبر سن کر تھی، مشاعرہ جہیز کی کما کی بھی حضرت ابی اسبےؓ، تو تر متقل بڑا اثر ہے، لہذا کیونکہ ایمان و عفو و عطاء بالیقین اس کے بھائی ہیں، پس
 دین میں سب متفق ہیں، اسے یہود تم نے قرآن کی کتاب ہی ملے دی، اور تم اصل دین ہی میں آئے مخالف ہو گئے، تو جب تم ان کی عورتی میں شرکت کرتے
 ہو تو ہم بھی ان کی خوشی میں شریک ہوں گے، اور ان کی یہ دگارتا تم کر س گے، اس میں علیحدہ تار اس عادت بھی ہے کہ ہم ماشورہ کا روزہ تہلیل
 متابعت کے لئے نہیں رکھتے بلکہ موسیٰ علیہ السلام کی موافقت کے لئے دیکھتے ہیں، اور موافقت، نبیہ علیہ السلام سے اسلام میں بڑی کی بڑی چیز ہے، دیکھو
 سورہ ص کا سورہ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی موافقت کے لئے ہے نہ کہ انہوں کی متابعت کے لئے، غیر کہ اس تقریر سے اس حدیث پر شبہ آگیا کہ یہود

فَصَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمْرٌ بِصِيَامِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَعَنْ أُمِّ سَكْمَةَ قَالَتْ
 كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ يَوْمَ الثَّلاثِ وَيَوْمَ الْاِثْنَيْنِ أَكْثَرَ مَا يَصُومُ
 مِنَ الْأَيَّامِ وَيَقُولُ إِنَّهُمَا يَوْمَا عِيدِ الْمُشْرِكِينَ فَأَنَا أَحِبُّ أَنْ أَجْأَلَ لِيَهُنَّ رِوَاةُ أَحْمَدَ
 وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُ بِصِيَامِ

چاپکت دوسرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی رکھا ہے اور مسند دوسرے حکم بھی دیا مثلاً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ام سلمہ سے
 فرمایا میں کہہ ہوں اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں دنوں میں روزے زیادہ رکھتے تھے ان میں اکثر ہفتہ و آوارہ کو رکھتے تھے اسے اور فرماتے تھے
 کہ یہ دونوں دن مشرکین کی عید کے دن ہیں میں چاہتا ہوں کہ ان کی مخالفت کر سکوں اور اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جابر بن سمور سے
 فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عاشوراء کے دن روزہ رکھتے

معاذی اللہ بہت اسلام میں منہ ہے یہ بھی کہا جاسکتا ہے اگر شرع اسلام میں نہ ثابت ہو تو بھی، بلکہ حضور اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہت سی باتوں میں اہل
 کتاب کی مخالفت کرتے تھے اس لیے کہ اسلام کا پہلا تہذیبیت اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تھی اس لیے کہ یہی تہذیبیت تھی جو اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت تمام
 کر دی گئی تھی حضور اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا روزہ رکھنا صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کے لئے ہے ذکر ان کی مخالفت کے لئے ہے مخالفت اور بات میں نہیں
 آسمان کا فرق ہے رب تعالیٰ فرماتا ہے فَوَيْلٌ لِلَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ يَوْمِهِمْ الَّذِي يَصْعَدُ فِيهِ السَّحَابُ يَأْتِيهِمْ فِيهِ الْغَمَامُ يَكْفُرُ فِيهِ السَّحَابُ
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر مومن صلی اللہ علیہ وسلم کی باتیں ظاہری دنیا جوتے تو انہیں میری کتابت کے بغیر جانہ گا نہ مومن ایساں اتباع کا ذکر ہے خلاصہ یہ کہ حضور
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انبیاء کے موافق ہیں اور انبیاء کے کام حضور اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تابع ہے چنانچہ شروع اسلام میں عاشوراء کا روزہ فرض
 رہا، پھر رمضان کی فرضیت سے عاشوراء کے روزہ کی فرضیت تو شروع ہو گئی، مگر نہایت اب بھی بات ہے اس حدیث چند سے معلوم ہوئے، ایک یہ کہ حضور
 واقعات کی یاد گاریں سنا کر اس اسلامی ہے اور سیکر کہ یہ یاد گاریں صحابہ سے سنی۔ کسی جائیں گے کہ ان میں نہایت کفار کا شائبہ ہے، تیسرے یہ
 کہ اسلامی یاد گاریں کھیل کر دوسرے نہ مانی جائیں بلکہ عبادتوں سے مانی جائیں، دیکھو حضور اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے موسیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے واقعہ کی یاد گاریں
 میں روزہ رکھا جو کہ عبادت ہے چوتھے یہ کہ اللہ والہ کی خوشی میں شرکت کرنا کچھ شے کا باندہ ہو جاتا ہے، اور شاہجوں کے نوکر یا کشتیوں کے مالکوں کے ساتھ
 میں رکھنا دوسرے کی خوشی میں کچھ پاتے ہیں تو اگر ہم عید میلاد، عید سراج، دل سے مانی تو ان اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت میں پائیں گے بلکہ یہ ہے میں اس
 تمام عیدوں کی اصل یہ حدیث ہے بلکہ خیال رہے کہ ہفتہ یا اتوار یا دونوں دنوں کے روزے رکھنا چھوڑیں عید یوں کی مخالفت کو کہہ کے لئے بہت ہی
 بہتر ہے اور ان دنوں کی تعظیم کے لئے روزہ رکھنا سخت منع ہے لہذا یہ حدیث اس کے خلاف ہے کہ میں عیدوں کے روزے سے منع کر دیا گیا تھا۔
 کیونکہ وہاں دوسری وجہ کا روزہ مراد تھا اور یہاں تقسیم کا روزہ مقصود ہے، اور ہو سکتا ہے کہ وہاں صرف ہفتہ کا روزہ مراد ہو، اور یہاں ہفتہ
 اور دونوں دن کا روزہ ہے لہذا یہ ہفتہ کا دن یہود کی عید ہے اور ان کا دن عید یوں کی عیدوں میں وہ خوب کھاتے پیتے ہیں اور عید میں
 کہتے ہیں ہم نے ان کی مخالفت میں روزہ رکھا مشرکین سے مراد یہودی عیدائی ہیں، کیونکہ یہود عربی عید اسلام کو خدا کا شایان کران کو پڑھا

یَوْمَ عَاشُورَاءَ وَیَحْتَنَّا عَلَیْهِ وَیَتَعَاهَدُنَا عِنْدَهُ فَلَمَّا فُرِضَ رَمَضَانُ لَمْ یَأْمَنْنا وَلَمْ یَتَهَمَّنَا
عِنْدَ وَلَمْ یَتَعَاهَدُنَا عِنْدَهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ اَرَبَعَ لَوَکِنْ یَدُ عَلَمٍ
النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حِیَامٌ عَاشُوراءُ وَالْعُثْرُ وَثَلَاثَ اَیَّامٍ مِنْ کُلِّ شَهْرِ قَدْ رَغَعْتَانِ
قَبْلَ الْبَعْرِ رَوَاهُ النَّسَائِیُّ وَعَنْ اَبْنِ عَبَّاسٍ قَالَ کَانَ رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
لَا یُفِطُّ اَیَّامَ الْبَیْضِ فِی حَضَرٍ وَلَا سَفَرٍ رَوَاهُ النَّسَائِیُّ وَعَنْ اَبْنِ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ

اکرم دینہ ہم کو اس پر نیت دینے اور عاشورہ کے دن ہمارے تحقیقات فرماتے تھے ہر چہ رمضان فرض ہوا تو ہمیں اس کا حکم دیا نہ منع کیا
تحقیقات میں اسے مسلم حدیث حضرت محمدؐ سے فرمائی ہیں کہ یکایم عطا شریف سلمیٰ ہوا کہ ہم نے تھے عاشورہ کا دن بقرہ کے دن وہ
ہر مہینہ تین دن کے روزے رکھتا ہے پہلے کہ وہ کہتے ہیں رسالہ ہدایت حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر روز
کے روشن روزوں میں روزے نہ پھرتے تھے مگر میں نے سفر میں ملے رسالہ ہدایت ہے حضرت ابو ہریرہؓ سے فرماتے ہیں فرمایا

کہتے ہیں ہر مہینہ اس لیے عطا شریف سلمیٰ کو لکھا کہ وہ روزہ نہ رکھے اور اس میں ہر روزہ کے بعد روزہ نہ رکھے فرماتا ہے
لَا اَنَّ الشَّيْءَ لَكُمْ عِلْمٌ اِلَّا اِنَّهُ لَا يَفِيضُ اَنْ يَشْهَدَ بِكُمْ مِنْ تَحْتِ يَدِي مِنْ تَحْتِ يَدِي مِنْ تَحْتِ يَدِي مِنْ تَحْتِ يَدِي
اسے بدوں دانے موت کے بعد میں ہجرت ہے پہلے صحابہ کرام سے پھر محدثین سے کسی دن کا حکم نہیں پایا تھا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ شروع اسلام
میں عاشورہ کا دن فرض تھا، کیونکہ اس کا حکم دینا اور عاشورہ آنے پر تحقیقات فرمنا کہ اس نے روزہ رکھا اور کس نے نہیں فرضیت کی طاعت ہے
وہاں کی فرضیت کے بعد مشرکوں کی فرضیت اٹھ گئی، اگر شہیت باقی رہی، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات شریف تک یہ روزہ رکھا ہے مسلم
بخاری میں حضرت سلیمانؓ کو روح سے دعایت ہے کہ حضورؐ خود مجھے اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے یہ طاعت کرایا کہ مجھے کہہ کھایا ہیں باقیہ
دل کہہ نہ سکے اور میں نے نہ کھایا اور وہ روزہ نہ رکھے، کیونکہ آغا عاشورہ ہے یہ حدیث اس زمانہ کی ہے جب عاشورہ کا روزہ فرض تھا
تھے یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات شریف تک یہ فیوض قسم کے روزے رکھے، لہذا یہ سب سنت ہیں، بقرہ کے دن میں دن سے مراد دن
ہیں، اور یہ دوسری بقرہ کے روزہ حرام ہے پہلی صورت میں عطا شریف سلمیٰ کا کہنا کہ روزہ ہے کہ جیت کا، لہذا یہ حدیث حضرت عائشہؓ سے ہے
اس کو مشہور حدیث کے خلاف نہیں، جس میں آپؐ فرماتے ہیں کہ میں نے آپ کو بقرہ کے حضور میں روزہ رکھنے نہ دیکھا، بقرہ کا مشہور بہت ہی
بہترین نسخہ، بعض علماء فرماتے ہیں کہ وہاں کے کسی مشرک کی رہتی بہتر میں کہ ان میں سے شب تقدیر ہے اور بقرہ کے پہلے حضورؐ کے
دن افضل ہیں کہ ان میں عید کا دن ہے، لہذا یہاں برکات نے فرمایا ایمان نہیں کے شوق طار کے و قول ہیں جن میں سے زیادہ قوی قول یہ ہے
کہ وہ چاہے کہ تیرہویں، پندرہویں، دسویں، دسویں یا بیس کے شوق یا تو اس نے کہنے ہیں کہ ان کی راقیہ آجیالی ہیں، اور یہ اس نے کہ ان
کے روزے دونوں کو مدانی اور نہیں لاکرتے ہیں، اور یہ اس نے کہ وہم علیہ السلام کے اصحاب و سنت سے اگر سیاہ پڑ گئے تھے، وہ تھامے تھے اس میں ان تین

[illegible]

[illegible]

الْأَوْسَطُ ثُمَّ أُيْتُتْ فِيقُلْ فِي الزَّهْدِ فِي الْعَشْرِ الْآخِرَةِ مَنْ كَانَ إِعْتَكَفَ مَعِيَ فَلْيَتَكَبَّرْ لِعَشْرِ
الْآخِرَةِ فَقَدْ أُرِيَتْ هَذِهِ اللَّيْلَةُ ثُمَّ أُيُسِّتْهَا وَدُرُيْتُ فِي الْمَسْجِدِ فِي مَاءٍ وَطَبِينٍ مَنْ
صَبَّحَهَا فَأَتَمَّهَا فِي الْعَشْرِ الْآخِرَةِ وَاتَّسَمَّهَا فِي كُلِّ وَتِي قَالَ فَتَطَرَّتْ السَّمَاءُ يَدُكَ
اللَّيْلَةَ وَكَانَ الْمَسْجِدُ عَلَى عَرِيشِ نَوَافِ الْمَسْجِدِ فَبَعَثَتْ عَيْنَايَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَعَلَى جِهَتِهِ الدُّمَاءُ وَالطَّيْنُ مِنَ صَبِيحَةٍ إِحْدَى وَعَشْرِينَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

[illegible]

مسئلہ ہجرت میں بھی مرقا کی خدمت پر اس مشرور کی ہر بات میں شہد و راجع ہوتا تھا۔ اس کے لئے اس کا اصرار تھا کہ یہ جو اوقات ایسے میسر ہیں تاریخ کو فرشتے آتے ہیں کیا کہ شہد و راجع مشرور کی خدمت میں ہے۔ یہ سب اوقات چاہتا تھا کہ محبوب کا سامنا کرے۔ اکتاف میں گھر سے اس لئے پہلے اطلاع مذکور کی تاکہ اس کی یہ خدمت راہیں ملے اور شہد و راجع کی تلاش میں کامیاب ہو جائے۔ اس جگہ سے بھی معذرت ہے کہ شہد و راجع میں ہے اور انا حق مشرور میں ہے۔ مرقا نے یہاں فرمایا کہ غالباً حضور نور علیہ السلام کو شب قدر کی خصوصی علامت بتائی گئی تھی۔ پھر وہ بھاری گئی تاکہ مست اس کی تلاش میں کو شش کرے اور ثواب پائے۔ عین رات حراعت میں تالی گئی تھی کہ اس کا بھول چا پانچ امید عقل سے خیال رہے کہ جو چیز رات میں ہے وہ جو چیز ہے بھول سکتے ہیں اور اس بھول میں انسان کی بہت کمیتیں ہیں۔ یہ بھی خیال رہے کہ حضور نور علیہ السلام کو شہد و راجع تمام چیزوں کا قبیلہ تھا جو فرماتے ہیں فتنی الی کل شیء دعوت ہر چیز میں شہد و راجع داخل ہے۔ علامہ اس گئی کہ ہر گز یہاں یہ بھی فرمایا کہ ہر گز کوئی کے نہیں ہو سکتا۔ یہ کہنے کی طرف سے ہوا کہ وہ تھا کہ مرگے ملائیس الامناء اللہ انکے پیسے میں سے تھا۔ یہ کہنے کے اس میں شہد و راجع میں بارش ہوئی کہ کبھی بڑی سترین ٹیکے کی جس سے کبھی کبھی ہوساں اور ہم اس کبھی میں غار جو ہمارے یہ مطلب نہیں کہ ہر سال شہد و راجع میں بارش ہو۔ اس کی اور ہم کبھی میں فرماتا تھا کہ میں نے شے معلوم ہو کہ حضور نور علیہ السلام کو شہد و راجع میں بارش ہوئی گئی تھی۔ بلکہ اس کا تصور نہیں کیا ہوا۔ یہاں تا اس کے فرمایا کہ شب قدر اس مشرور راجع کی طاق تائیدوں۔ تیسری پچیسویں وغیرہ میں ہے۔ وہ خود موقوفہ کہ بجائے ستر توروں کے بلکہ رکے تھے اور کھائے گئے۔ ان کے کمر کی شاخیں تھیں جن پر رکے تھے ڈال دیے گئے تھے۔ وہ سوپ بھی چھن کر آتی تھی اور بارش بھی اسی کے تصور ہی کی بارش سے کبھی کبھی ہوا تھی تھی۔ شب میں پتہ لگا کہ آج ایک سو بی شب کو علیہ السلام کو گئی۔ اس حدیث کی وجہ سے بعض علماء فرماتے ہیں کہ شہد و راجع میں راجع ہے۔ بعض نے فرمایا کہ اس سال ایک سو بی شب تھی ہمیشہ نہیں۔ ہم حرف کر چکے ہیں کہ وہ کی ہر رات کے معلق موجود ہیں، مگر سائیسویں شب سے وہ ان کی تو کھدو یا وہ ہیں۔ اس حدیب سے معلوم ہو کہ کبھی ہر میناں میں یہ ضرور لگائے اگر یہ فرض ہو جائے کہ ہر رات میں میناں کی وغیرہ ہو سکتے

اللَّهُ عَلَيْهِ سَلَامٌ أَنَّهُ تَطَلَّمَ يَوْمَئِذٍ لَشَعَاءَ لَهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْتَرُ بَدَنِي الْعَشِيرَ الْأَخِيرَ الَّذِي يَخْتَرُهُ فِي غَيْرِهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الْعَتَرُ شَدَّ مِيزْلَهُ وَأَخَى كَيْلَهُ وَآيَقَظَ أَهْلَهُ مُسْتَفْهِقٌ عَلَيْهِ الْفَصْلُ الثَّانِي عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ

طیہ وسلم نے بتالی کہ اس صبح غیر شاذوں کے صلح ہوتا ہے سلم روایت ہے حضرت عائشہ سے نزائی میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آخری مشرو میں اس وقت شقت مارتے تھے جو مجرایم میں نہ کرتے تھے سلم روایت ہے اپنی سے نزائی میں کہ جب آخری مشرو آتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کرستہ ہوجاتے تھے راتوں کو نہ جاتے نہ گھروں کو جگاتے تھے سلم بخاری و ترمذی و تہذیب میں ہے حضرت عائشہ سے نزائی میں سے عرض کیا یا رسول اللہ فرمائیے۔

لے یہ شب قدر کی علامت ہے کہ اس کے سورج کے سورج کی وقت طوع صحابہ میں پڑتیں سفید بصر شعاع طوع ہوتا ہے بعد میں نماز کا ہر کوئی ہیں اور میں نے یہ آزمایا کرتا کیسوی رمضان کو ایسا ہوتا ہے اس دلیل کا کبریٰ فیض ہے ثابت ہے اور صفحہ ان کے اجتہاد ہے لہذا دلیل بہتاد کی ہوئی اشعور مصحات میں اس جگہ فرمایا کہ ایک ہر حضرت عمر بنی اللہ نے کہا کہ شب قدر کے متعلق پوچھا تو حضرت جی عباس سے فرمایا کہ رمضان کے آخری مشرکی ساتویں رات ہے غلام سات باقی ہوں یا سات گذر گئی ہوں، یہی تین سو یا سات کیسوی شب اجاب فرماتے پوچھا دلیل کیا ہے آپ نے فرمایا کہ ہر تھانے نے آسمان ہمارے سات نہ میں سات ہرگز کے دن سات و دنوں کی پیدا کنی سات نہ ام سے نیز انسان کھاتا ہے سات ہفتہ کے کور کرتا ہے سات و اعضا پر طواف میں سات چکر ہیں، یعنی چار میں سات نکلے یا سات جانے ہیں لہذا شب قدر میں بھی سات کا ہی عدد چاہئے مقرر فرمائیے اسے ابو حسان تم نے وہی چیز بیان کی جو ہمارے علم میں آئی ہے بلکہ چنانچہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری مشرو میں اعتکاف بھی کرتے تھے امام حرمی شب بیداری بھی یا تو ایسے کہ اس مشرو میں شب قدر ہے یا اس نے کہ جہاں چار بار چار اور دوں ساتھے ہے جو اوقات لیل یا شبیمت ہے، یا اسے گیارہ مہینہ کا ساتھ زیادہ عبادتوں پر جو بزرگوں کو دکھا گیا ہے کہ بڑے ہی دیباہ کنس کے عبادتہ یا کرتے ہیں کہ بچھو وقت سے جو بڑے کر لیں، مسخر اتنے چاند و صلی چاندنی جو ہو سکے کرے، اندھیرا لکھ آتا ہے یہ دونوں کی اجالی ہے

کے میسر و زور سے بنا مجھے تبہ بند یا پانچ مار نعلی سے ہونے رہا تبہ بند اندھ لیتے، ظاہر ہے کہ اس سے مراد ہے شاق کاموں کے لئے تیار ہوجاتے ہیں کہاجاتا ہے لکھ بانہ حکم کیا جیسے ہے اور ہو سکتا ہے کہ مقصد یہ ہو کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم اس زمانہ میں ازواج پاک قلعاً حضور درتے احتکات کی وجہ سے بھی اور زیادہ عبادتوں میں مشغولیت کے سبب بھی لکھ لیئے اس مشرہ کی راتوں میں قرآن نامرات مانگتے تھے، تھوڑے قرآن اوقاف لے کر انشد میں راتیں گذارتے تھے اور ازواج پاک کو بھی اس کا حکم دیتے تھے، یہاں رفات سے فرمایا کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام رات بیداری و عبادت کی دیکھیں خیال ہے کہ یہاں احیاء سے وہ بے عبادت کیلئے جاگتا اور لیل اس کا طرف ہے بعد اسات عبادت کے لئے جاگتے ہو سکتا ہے کہ لیلہ مشغول ہو مجھے رات کے اوقات کو اپنی عبادت ہے زندہ کر دیتے پڑتے کہے، جو وقت اشکی یاد میں گزرے وہ زندہ ہے جو غفلت میں گزرے وہ

فرد بالورہ یا فردیہ قورنی موات : اس کے رمضان کا سارا مہینہ قورہ

[illegible]

فِي النَّارِ مَا احْتَقَقَ رِوَاةُ الدَّارِمِيِّ، وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ
 قَرَأَ الْقُرْآنَ فَاسْتَمَرَّهُ فَاحِلَ حَلَالٍ وَحَرَّمَ حَرَامَهُ أَدْخَلَهُ اللَّهُ الْجَنَّةَ وَشَفَعَنِي عَشْرَةٌ
 مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ كُلِّهِمْ قَدْ وَجَّهْتُ لِمَا نَزَلَ رِوَاةُ أَحْمَدَ وَالتِّرْمِذِيِّ وَابْنِ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيِّ، وَ
 قَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ حَرِيبٌ وَحَفْصُ بْنُ سُلَيْمَانَ الدَّارِمِيُّ لَيْسَ هُوَ بِالتَّقْوِيِّ يُضَعَّفُ
 فِي الْحَدِيثِ، وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَبِي بَنْ

تیس چھ لے داری سہایت ہے کہ میں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو قرآن پڑھے پھر جسے یاد رکھا اس کے حلال کر دیا اس کا حکم
کوہم جائز ہے کہ اسے جنت میں داخل کر لیا جیسا کہ گھروں میں سے ایسے دس آدمیوں میں اس کی شفاعت قبول فرمایا جسکے لئے وہ روزِ محشر لیا
جائے گا کہ تیری اس جہاد میں فرمایا یہ حدیث فرمائی ہے کہ جس شخص نے سیدنا راوی توی نہیں انہیں حدیث میں ضعیفہ مانا گیا ہے کہ روایت
ہے حضرت ابوہریرہ سے کہ فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ

[illegible]

اسے دل ترشہ ہذا پر غلاب : باچنیں دست دریاں کن غلاب

بعض نے فرمایا کہ یہ کلام فرض و تقدیر پر ہے یعنی قرآن پاک کی عظمت کا تقاضا یہ ہے کہ آگ میں اس کا عقیدہ بھی نہ ہے جیسے وہ تعالیٰ کا نعرہ کہ
لَوْ أَقْبَلْتُمْ الْكُفْرَانَ عَلَىٰ جِلِّ الْمَوَازِينِ لَجِئْتُمْ بِحَتِّهَا شَتًّا مَّخْتَلِفًا ۚ وَ سَمِعْتُمْ أَصْوَاتًا ۚ وَ سَمِعْتُمْ أَصْوَاتًا ۚ وَ سَمِعْتُمْ أَصْوَاتًا ۚ وَ سَمِعْتُمْ أَصْوَاتًا ۚ
میں قرآن پر گواہی ہے کہ خداوند یا مائیکہ اعلیٰ حضرت جلیل دے کہ قرآن پاک کے یہ تمام فوائد کو جس کے لئے ہیں، اگر خدا قرآن حصہ کو جس کے لئے تو
بھی مدد فرمائی ہیں، رام چند رو بروی کو جو وہ پورے حصہ تھے بے جان جسم کو کوئی دوا میدہ جس بے ایمل بدل کو کوئی عمل فائدہ مند جس لئے استغفار کے لئے
ہیں، مدد لینا یعنی تلاوت قرآن میں اپنے دل سے مدد لے کر اسے جان کر بہ وقت اس کا خیال دلچسپ رکھے کہ جیسے صرف تلاوت حصہ بقاوت کے
بلکہ اس کے عقائد کو ماننے احکام پھیل کرے لہذا اس میں حافظہ و عالم باطن دونوں داخل ہیں لہذا ایسے باعمل عالم کو قرآن پاک سے جو عظیم الشان فائدہ
حاصل ہو سکے، ایک یہ کہ اول ہی سے جنت میں داخل کیا جائیگا دوسرے یہ کہ اس کے اہل قرات میں سے دس مدد فرمائی مسلمان کو اس کی شفاعت سے جنت
سہا یگا اسلام ہو اگر شفاعت دیندی اور جات ہی کی نہ ہوگی بلکہ عاقبت مسیحات کی بھی ہوگی، اور علماء حافظ، شہداء و غیر ہم کی شفاعت جنت ہے خیال ہو کر شفاعت
کہوت کا سہرا صرف حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے حصے شفاعت مقرر ہے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام بھی کہ اس کے شفاعت کی تحقیق و تعظیم ہماری تفسیر نفی

[illegible]

کہہ چکی ہیں کہ موت کے وقت غلامی کا تہہ قہر میں غلامی کی گور سے آخرت میں بہشت و نعمت ملا ہے یہی ہے اس لیے عذاب و عسر
 سے بچانے کی خاطر جو اس پر ایسی زحمتیں میں سے صورت کی خدمت کرتا اسکا ہر قدم بھی کادتا کر دے اور اس سے مذکورہ ۱۰۰ فائدے حاصل کر
 چلا ہے اب بھی کہہ دے گا کہ یہی کرنا ہے لیکن حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کو ماناؤ غلامی کا دوسرے سے پہلے یہ دونوں سود میں ہمیشہ بڑھا کرتے
 تھے اور سودی میں بجز بیع و کرایہ کے سود میں بڑھا کرتے تھے اور اس میں بہت فائدہ میں ملے خیال رہے کہ حدیث کی طرز میں اس
 کے صحیح ہونے کے خلاف نہیں ایک حدیث صحیح بھی جاتی ہے غریب نبی تو مدنی کا ہے صحیح کھانا اور صحیح کا حرام فرمانہ دونوں درست ہیں، یہ
 حدیث لسانی، ابن ابی شیبہ اور حاکم نے بھی حضرت جابر سے روایت کی ہے لیکن سورہ اذان و زکات کی تلاوت میں سید رہا دے تلاوت کہنے کا ثواب
 ہے اور جو عطر قرآن کریم میں مساحش و مسودوں کا ذکر ہے اور اذان و زکات میں معاذ کا ذکر ہے، جیسے قیامت دورہ ہوں گے حالات کا ہذا اس کا مفہوم

سنا ہیں قرآن پاک کے صفحہ ۱۵۰ کی شرح اور دہم پبلشرز کی جہا کی اب میں قلم کیونکر مزاں مجید میں اصل

مفتی اعظم پاکستان نے دینی تحریکوں کے دوری اور تجدید کے مسائل کو حل کرنے کے لیے ایک جامع اور جامع حکمت عملی کی ضرورت ہے۔

قصص ہمدردی کا فنون میں خیر کے سے بیزاری کا مال طور پر ذکر ہے بلکہ خیر کے کا چوتھی

مضمون کی سمجھوتہ میں اس لئے یہ سمجھوتہ چار بار پڑھنے سے

یہ بے قراری کی علامت کا قلاب تھا ہے، اعلیٰ حاشیہ فقیروں کو کئی سوخت و وقت یہ سوتا چلا کر کے توڑتا، اس سے ایمان پر خاتمہ نصیب ہو گا
فقیر حفیظ فضل رب تقدیر اس پر مال ہے، اور جس خانہ نگار تعلق سے اس کو نصیب کر رہا ہے

أَفْضَلُ مِنَ الصَّدَقَةِ وَالْعَدَّةِ أَفْضَلُ مِنَ الصَّوْمِ وَالصَّوْمُ جَنَّةٌ مِنَ النَّارِ : وَعَنْ
عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي السَّقِيقِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَدَاوَةُ الدَّجَلِ الْقُدْرَانِ فِي قَائِلِ الْمُصْحَفِ أَلْفَ حَدِيثٍ وَقَدْ أَتَانِي الْمُصْحَفُ تَضَعْتُ عَلَى ذَلِكَ
إِلَى النَّفْيِ دَرَجَةً : وَعَنْ إِبْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ هَذِهِ الْقُلُوبُ تَصُدُّ
كَمَا يَصُدُّ الْحَدِيدُ إِذَا أَصَابَهُ الْمَاءُ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا جَلَدُ وَهَا

خبر بہتر ہے کہ ان خیرات میں سے افضل ہے اللہ اس قدر کہ اس حال ہے کہ حدیث حضرت عثمان بن حنیس رضی اللہ عنہ سے
ہا پتہ ہوا کہ روایت فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی شخص کو بغیر قرآن کریم دیکھے کہ اس کا بدلہ ہے جس کے اور قرآن میں دیکھ کر
تلاوت کیا اس پر وہ ہزار بار اصل ہے کہ حدیث ہے حضرت ابی عمر سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ یہ دل الیہ رنگ
آمد ہوتے رہتے ہیں جیسے ہوا پا نی گھسنے رنگ آوے ہر جگہ ہے کہ عرض کی گیا یا رسول اللہ ان لوگوں کی جنت کیا ہے کہ

ہیں کہ کیونکر سمجھیں قرآن کا جو وہ ہیں اور کہ وہ میں کہ قرآن ہے اور جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن میں دیکھ کر بھی جہاد رب تعالیٰ کے حکام بھی جہاد فرماتے
ہیں کہ کہہ دے کہ وہ تشریف لے گیا انھیں کہ کیونکر قیام میں کا وہ قرآن چلا دیں حدیث ہے شیخ نے فرمایا کہ یہ قرآن تلاوت کرنے والے ہیں کہ افضل ہے
کہ یعنی اس خیرات سے بہتر ہے جو کہ اللہ تعالیٰ سے خالی ہے جو ظاہر ہے کہ حدیث ہے ہاں کہ اس سے قبل میں کہ رب کا نام ہمارے کام ہے رب کا نام اصل ہے
پہلے کہ خیرات کے وقت اللہ کا ذکر بھی کیا جائے کہ اس وجہ سے کہ حدیث میں ہے کہ خدا میں غریب کرے کہ حدیث ہے اور روزے میں دل غصہ کے لئے روکنا اور کھانا
ہے کہ روزہ میں دیر کا کھانا کھانے کا ہے اور مال کھانے سے غریب کرنا اور خدا میں بہتر صفت صوفیائے فرماتے ہیں کہ حدیث ہے کہ اللہ تعالیٰ میں کھانا جو مال خیرات کو دینا
جائے جیسے جب نفی ہوتا ہے کہ تو دیر کا کھانا خیرات کر دے تاکہ روزہ خیرات جمع ہو جائیں کہ روزہ میں ذکر اللہ دین کر کے کہ حدیث ہے شیخ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا جہاد واجب
ہو رہا ہے کہ روزہ میں صوفیائے خدا کا بیخ پر اور حدیث ہے کہ اللہ تعالیٰ کا بیخ پر اور روزہ میں صوفیائے خدا کا بیخ پر اور روزہ میں صوفیائے خدا کا بیخ پر اور روزہ میں صوفیائے خدا کا بیخ پر
صیفت جنتی ہے اور کہ روزہ خیرات سے بہتر ہے لہذا یہ حدیث روزہ کی حدیث کے طور نہیں کہ جب روزہ جہاد تمام عبادات میں
سے آخر وہ جسکی عبادت ہے اس کا یہ فائدہ ہے تو سورج کو کہ اس سے ہر روز والی عبادتوں کا کیا فائدہ ہو گا وہ ہمارے خیال و دہم سے دیا ہے کہ جیسے
حفظ تلاوت قرآن کا ثواب دیگر عبادات سے ہزار گنا زیادہ ہے اس کی وجہ پہلے پہلے ہو چکی ہے جیسے قرآن کریم میں دیکھ کر تلاوت کرنے کا ثواب دوسری
عبادت سے دوسرا گنا زیادہ یا حفظ تلاوت سے دوسرا گنا زیادہ ہے کہ نہ کہ قرآن کریم کھانا کی عبادت ہے اور اسکی تلاوت بھی عبادت تو دیکھ کر کہ حفظ تلاوت
دوسری عبادت کرتا ہے اور حفظ تلاوت کرنے والا ایک عبادت کرتا ہے خیال ہے کہ چھ چیزوں کا دیکھتا عبادت ہے قرآن کریم کہ عبادت عام دین کا جو وہ
ہی باب کو شفقت کی نظر سے دیکھتا اور حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کا دیکھتا تو یہی ہی عبادت ہے کہ اس سے میں کھانا بھی جاتا ہے کہ جیسے میں ہوں بخیر
لہذا میں مشغولیت و کرموں سے محنت و کرموں کے رنگ کا سبب ہے یہ رنگ بھی رسول محمدی ہے اور محمدی کو شش سے جاتی رہتی ہے اور کہیں بہت محنت

قَالَ كَثْرَةُ ذِكْرِ الْمَوْتِ وَتِلَاوَةِ الْقُرْآنِ رَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْأَحَادِيثَ الْأَرْبَعَةَ فِي شُعْبِ الْأَيْمَانِ
وَعَنْ أَبِي نَعْمَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقُرْآنُ أَعْظَمُ قَالَ قُلُوبُهُ
اللَّهُ أَحَدٌ قَالَ فَأَيُّ آيَةٍ فِي الْقُرْآنِ أَعْظَمُ قَالَ آيَةُ الْكُرْسِيِّ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ
قَالَ فَأَيُّ آيَةٍ يَا نَبِيَّ اللَّهِ تُحِبُّ أَنْ تُصِيبَكَ وَأَمْتَكْ قَالَ خَاتِمَةُ سُورَةِ الْبَقَرَةِ فَإِنَّهَا
مِنْ خَزَائِنِ رَحْمَةِ اللَّهِ تَعَالَى مِنْ تَحْتِ عَرْشِهِ أَعْطَاهَا هَذِهِ الْمَلَكَةُ لَمَّا تَلَاكَ خَيْرًا أَمِنْ

اسی ذکر ہے، اور شکایت آسان کرنے لائی دوسرے، جیسے کہ حضور اور صلوات اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سو نہ سوچ دینا وہاں سے رہیں وہاں سے کہیں میں فرج کے
 کا وہاں ہے حضرت کی عبارت ہے ہر وقت میں اس طور پر کہ میں اپنے اوقات کے خیر چاہتا رہتا ہوں ایک صبر میں اپنے صبر کا حساب نہ کرتا ہوں کہ میں نے آج کتنا صبر کیا ہے اور کتنا
 کچھ دوسرے صبر میں اللہ تعالیٰ کی محنتوں میں جو کر کے، جسے کہتے تھے میں تانی تلاش کرتے اس سونے میں تینوں چیزیں عرصہ و استقامت مذکور ہیں۔
 لہذا یہ عادت قرآن کی اجازت دیکھ کر قرآنی ورد و قیام بنائے جو میں پڑھا کروں مطلب نہیں کہ مجھے قرآنی الفاظ کے بے یار و مار کا سہارا ملے جس
 کہ صبر اور صبر اللہ علیہ وسلم کے جواب سے معلوم ہو رہا ہے بلکہ مجھے جس سورتوں کے قول میں، اے اے اللہ، اے اے اللہ، اے اے اللہ میں بھی سورتیں
 یاد رہا ہوں یا کر دست فرما کر دیکھو گے، سچ ہے یہ سورتیں ہیں لمبی اور پڑا ہے کی وجہ سے میز دل ناہو ہیں ہے، ہر زمانہ ان کے لیے ورد ہیں پڑھا کر
 بہت زیادہ سکون نہیں کر سکتا بلکہ مجھے اگر اس قدر دلی دوا نہ ملتی ہوتی تو میں پڑھ سکتے، تو صبر والی سورتیں پڑھ لیا کہ وہ بیان سے چھوٹی ہیں
 بلکہ یہ ایسی سورتیں بنائے جو پڑھنے میں آسان ہو، اصطلاح میں فقر ہو، نہ میں عاجز ہو، کہ بڑی بڑی سورتوں کے مسائل کا دفعہ نہ کھنی ہو، حاجت سے
 یہی مراد ہے بلکہ لیجئے اس سے یہ سورت کئی اور سورتیں کو اس کے ورد کی اجازت دے دی، حضرات حضور یا رسول اللہ، الخیرات ترغیب وغیرہ قیام میں ہیں کہ
 سکتا ہے ہیں، پھر ان سے سنتے ہیں، پھر ان کی اجازت دیتے ہیں جس سے ان کی تاثیر مسترد نہ ہو جاتی ہے اس سے اور اجازت دینے کی اصل یہ حدیث بھی
 ہے کہ اس شخص نے حضور اور صلوات اللہ علیہ وسلم سے اختلاف لے کے علی کا جارہی تھی حضور علیہ السلام نے اسے اجازت مرحمت فرمائی کہ اس کے ساتھ رہنا
 کی تاثیر بھی پائیے، اگر تو اس کی طاقت کے ساتھ داخل کی قوت بھی فرمادی ہے بلکہ یہ سورت بھی سورت کا وظیفہ کیا کر دے اگرچہ تلاوت مبارک قرآن
 شریف کی کیا کہوں گا کہ مطلب نہیں کہ سوائے ان کی شہادت کے اور کئی نہیں، یہ سورت کچھ نہیں لگا کر یہ تو حد ہے، انکار میں انکو تشریف پڑھا جا چکا ہے اور اس
 کے جو سورتیں بدل کر پڑھا بھی فرمادی ہے، اس سے معلوم ہوا کہ عرصہ کے بنائے ہوئے ورد و قیام میں بدلتا رہنے کی کر کے نہ تنہا کر کے بدلتا رہتا رہتا ہے۔

[illegible]

سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ أُمَّةٍ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ ثُمَّ
يَنْسَاهُ إِلَّا تَنَبَّيَ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِأَجْزَمٍ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ يَفْقَهُ مِنْ قُرْآنِ الْقُرْآنِ فِي أَقَلِّ مِنْ ثَلَاثِ رَوَاهُ
التِّرْمِذِيُّ وَابُو دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ وَعَنْ عَقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سعد بن عبادہ سے فرماتے ہیں میرا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو قرآن پڑھ کر بھول جائے وہ اللہ سے
کوڑھی ہو کر نہ گئے اور دوزخ میں آجائے اور یہ ہے حضرت عبد اللہ بن عمرو سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو تین دن سے کم میں قرآن
کریم تم کو نہ بچے گا نہیں ہے روایت ہے حضرت عقیب بن عامر سے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

میرا نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرماتے کہ جو قرآن پڑھ کر بھول کر اس سے غصہ میں فرق آجائے حرام ہے، یہ اسے تسلی ۱۰ میں
جہاں احکم سے بھی روایت کیا، ان میں یہ بھی ہے کہ اچھی آواز قرآن کا پڑھ کر حکایت ایک بار حضرت عبد اللہ بن مسعود کسی مجلس پر گزرے جہاں
ایک گویا بہت اچھی آواز سے آواز سے گار اٹھا آپ نے سر ہلا کر فرمایا یہ آواز قرآن شریف پر استعمال ہوتی ہے بڑھ گونے کو بھی اس نے بھی توہ کی اور حضرت ابن مسعود
کے ساتھ رہے لکھتے کہ قرآن کریم کا عالم دقاری ہو گیا درقات ۵

اس حدیث کی مستند ترین روایت میں تو یہ ہے کہ جو شخص قرآن شریف پڑھا اس کی کوئی سورت بھول کرے، پھر اس کا دہرہ پڑھ دے، اس سے
دو بھول جائے تو یہ شخص قیامت میں کوٹھی آئے گا اس پر اس کے اس جرم کی علامت ہوگی جس سے سب لوگ جہاں میں گئے، جس نے فرمایا
کہ اس میں سے مرد استرگرا ہوا ہے، جس کا خیال ہے کہ اس میں سے مرد مفلوج اندیش ہے جو رب تعالیٰ کے سامنے بول نہ سکے دوسری تفسیر میں
ہے کہ یہ جو شخص ہمیشہ نبیوں سے کم میں ختم قرآن کیا کرے، وہ عذبی قیامت کی وجہ سے دو الفاظ قرآن صحیح طور پر کہے گا ۱۰ اور اس کے
ظاہری معنی میں جو کہ کہے گا، جہاں رہے کہ یہ حکم عام مسلمانوں کے لئے ہے کہ وہ اگر بہت جلدی تلاوت کریں، تو وہ ان سے بڑھ جاتی ہے صرف صحیح اور انہیں
بھولنے کا حکم اور یہ خود حضور اور جنت طیبہ و سلم کی ایک ایک رکعت میں پانچ یا چھ بار سے زیادہ جیتے تھے، حضرت عثمان غنی نے ایک
رات میں ختم قرآن کیا ہے، اور دوسرا دن عید میں ختم کر لیتے تھے، حضرت علی گھوڑا کہنے سے پہلے ختم قرآن کر لیتے تھے، اسی نے فرمایا کہ تین
مونس مسوداتی شیخ ابوہریرہ کے اصحاب میں تھے ایک دن درات میں ستر ہزار ختم کر لیتے تھے ایک دوسرا انہوں نے کعبہ منکر میں ستر سو چار
کر دوازدہ کعبہ پر پہنچے ختم قرآن فرمایا اور لوگوں نے ایک ایک حرف ستارہ درات میں جو نبی شرف علی صاحب نے اس کی تصدیق کی کہ نبی
محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بار عصر کے بعد سے غار منرب تک پورا قرآن ختم کیا کہ حضرت ام کلثوم صلی اللہ علیہ وسلم نے، لہذا اس حدیث کی تاہرہ تو مرد
شیخینوں کو حرام کہا جاسکتا ہے اور امام اعظم ابو حنیفہ اور ان اصحاب کو حرام پر اعتراض کیا جاسکتا ہے جو ایک دن درات میں پورا ختم کر لیتے تھے کہ یہ حکم عام
مسلمانوں کے لئے ہے جو اس قدر حد قرآن شریف پڑھ میں درست پڑھ سکیں، ختم قرآن میں عام برائوں کے طریقے مختلف رہے ہیں بعض ایک بار ایک بار
کے لئے بعض ایک ہفتہ میں ایک ختم فی مشرق کی مشرقوں کے لحاظ سے پہلی منزل سورہ فاتحہ پڑھ کر پڑھتی تھی دوسری ماٹھ پڑھ کر پڑھتی تھی تیسری بھی اس طرح پڑھ

أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْطَعُ قِرَاءَتَهُ يَقُولُ
 الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ثُمَّ يَقِفُ ثُمَّ يَقُولُ الدُّخَانُ الدَّجِيمُ ثُمَّ يَقِفُ رَوَاهُ الْإِسْرَافِيُّ
 وَقَالَ لَيْسَ إِسْنَادُهُ مُتَّصِلٌ لِأَنَّ الْبَيْتَ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ
 يَحْيَى بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ وَحَدِيثُ الْبَيْتِ آخَرُهُ: الْفَصْلُ الثَّالِثُ: عَنْ جَابِرِ
 قَالَ خَدَّجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَقْدُ الْقُدْرَانَ وَفِينَا الْأَعْدَاءُ وَ
 وَأُنْجِي فَقَالَ قَدْ وَافَكُمُ حَسَنٌ وَيَسِيئُ أَقْوَامٌ يَقِيمُونَ كَمَا يَقَامُ الْقَدَرُ يَتَعَجَّلُونَ

ابن مسعود و حضرت ام سلمہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا پڑھ کر فرمایا کہ اے اللہ! ہمیں دشمنوں سے محفوظ رکھ اور ہمارے دوستوں کو دشمنوں سے محفوظ رکھ۔ یہ حدیث ابن ابی ملیکہ سے روایت ہے۔
 ابن مسعود سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا پڑھ کر فرمایا کہ اے اللہ! ہمیں دشمنوں سے محفوظ رکھ اور ہمارے دوستوں کو دشمنوں سے محفوظ رکھ۔ یہ حدیث ابن ابی ملیکہ سے روایت ہے۔

ابن مسعود سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا پڑھ کر فرمایا کہ اے اللہ! ہمیں دشمنوں سے محفوظ رکھ اور ہمارے دوستوں کو دشمنوں سے محفوظ رکھ۔ یہ حدیث ابن ابی ملیکہ سے روایت ہے۔
 ابن مسعود سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا پڑھ کر فرمایا کہ اے اللہ! ہمیں دشمنوں سے محفوظ رکھ اور ہمارے دوستوں کو دشمنوں سے محفوظ رکھ۔ یہ حدیث ابن ابی ملیکہ سے روایت ہے۔

لَا يَأْتِيَانِي سَلَامٌ إِلَّا بِمَا أُرِيدُ

یہ حدیث ابن مسعود سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا پڑھ کر فرمایا کہ اے اللہ! ہمیں دشمنوں سے محفوظ رکھ اور ہمارے دوستوں کو دشمنوں سے محفوظ رکھ۔ یہ حدیث ابن ابی ملیکہ سے روایت ہے۔

یہ اس اچھی آواز کا مطلب یہ ہے جو اچھی حدیث میں آکر ہے۔ یہ دور حالی آواز کا درد دل کا پتہ دے۔ غشوح و غصہ صراخ قہر کر کے سب سے بھان اشد کیا۔
پیارا سوال ہے مقصد یہ ہے کہ لوگ اچھی آواز تو سہری رسانی آواز کو کہتے ہیں اور غمہ والی تلاوت کو اچھی تلاوت کہتے ہیں امر کا نہ ہے جو اچھی آواز میں
تلاوت قرآن کا حکم دینے کیا اس سے بھی یہی مراد ہے یا کچھ اور ہے یہ حدیث تمام ان احادیث کی شرح ہے جن میں اچھی آواز اچھی تلاوت کا حکم دیا گیا ہے۔
دور دور والی آواز اور غمہ والی قرآن اچھی ہے نصیر آواز باریک جھوٹی بعض بزرگوں کو دیکھا گیا کہ ان کی آواز سوتلی ٹھنکی ٹھنکی کی تلاوت سے
خود ان کے اور سنتے والوں کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے تھے۔ دل کا پتہ جانتے تھے اس لئے تلاوت ایسی تلاوت نصیب کر دے آئیں کہ جیسے طعن ابی علی ابن عمر
کھنکی یا جی اسی طرح تلاوت کرتے تھے کہ خدا یاد آتا تھا آپ قیس ابن طعن یابی کے والد ہیں مشہور صحابی ہیں حضرت طاؤس نے ان سے ملاقات کی کہ
تو یہ جلد ستر غمہ سے دریا ہم سبھی کا قتل ہے، اے عبیدہ، یہی صحابی ہیں کہ انہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں رہے کہ صحابی بننے کے
لئے ایک سال کی صحبت یا ایک نظر حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کافی ہے مگر کائنات کے لئے صحابی کے ساتھ رہنا فیضانِ صحبت حاصل کرنا ضروری ہے
لئے اصطلاح میں اہل قرآن ہر قرآن کے لئے دسے پڑھیں دسے اس پر عمل کرنے والے کو کہتے ہیں اور اہل حدیث وہ خاص جماعت ہے جو اپنی زندگی ہمہ حدیث
حاصل کرنے اور سکھانے میں گزاردے یہی محدث رہتو اہل قرآن کے پکڑا ہوا منکر حدیث مراد لگاتے ہیں۔ بعض اہل حدیث سے موجود وہابی منکر تھ مراد پھرتے ہیں
ہے اسے قرآن اتنے دسے مسلمانوں سے کہ قرآن شریف پر سر رکھ کر نہ لٹو کر رہے ہوں یہ ہے قرآن سے بے فکر و بوجہ کہ اس کی تلاوت میں سستی کروا اس پر

الْقُرْآنَ أَنْزَلَ عَلَى سَبْعَةِ أَحَدِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ فِي رِوَايَةٍ لِأَحْمَدَ وَابْنُ دَاوُدَ قَالَ لَيْسَ مِنْهَا إِلَّا ثَلَاثٌ كَافٍ فِي رِوَايَةِ النَّسَائِيِّ قَالَ إِنْ جَبْرِئِيلُ وَمِيكَائِيلُ أَتَانِي فَقَدْ جَبْرِئِيلُ عَنْ يَمِينِي وَمِيكَائِيلُ عَنْ يَسَارِي فَقَالَ جَبْرِئِيلُ اقْرَأِ الْقُرْآنَ عَلَى حَرْفٍ قَالَ مِيكَائِيلُ أَسَدُودَةً حَتَّى يَلْمَ سَبْعَةَ أَحَدٍ فَعَلَّ حَرْفٌ ثَلَاثٌ كَافٍ وَكَعَنْ حَيْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّهُ

یہ قرآن سات قرآنوں پر آنا لیا ہے۔ اے رہنما! اعداد و احوال کو مدد دینے میں ہیں۔ ان قرآنوں میں سے ہر قرأت شانی کافی ہے۔
 اور دینی کی روایت میں کفر یا غش اور فحش جبریل دیکھا میں میرے پاس آئے سمجھتی تو میری دینی جاننا ہنسنے اور کھیل میری ہانک کر رہے
 جبریل ہر قرآن ایک قرآن ہے کہ حضرت میکائیل نے کہا یا رسول اللہ! یہ قرآن کا سب سے بڑا حصہ ہے۔ کہ سات قرآنوں تک
 پہنچنے کے ہر قرأت شانی کافی ہے۔ اے حضرت عمر! ان حسین سے کہہ دو

پہنچنے پر قرأت شامی کافی ہے فقہ روایت ہے حضرت عمرؓ کی اس حدیث سے
حقیقت نکلا رہے ہیں اور یہ کہ قرأت میں نہ ہر وقت اچھی حالت طلب کیا جائے نہ ہر وقت خوف و امید اور زیادہ شکر و صبر و محبت
شوق و اشتاہ و دغیرہ ہیں یہاں وہ مراد ہے اگر مامور نہ ہو کہ کوئی قوی چاہے یہاں سات قرأتیں مراد ہیں مگر یہ کہ قرآن کو یہ قیامت
لوگوں کے لئے آیا اور ان میں سب حالتوں و کیفیات میں وہ لوگوں کے بلکہ ہر قسم کے لوگوں کے تو اگر کسی کی قرأت سحر و انکساری تو بہت لوگوں کو دشمنی ہو گئی کہ
بعض لوگوں کی زبان بہا انسان ہی جو تاجہ بعض کی زبان پر تقسیم ہوا ہے اس لئے اس میں زہری ہوئی چاہے حیرتی ایسی کہ یہ فرزند و حقیقت رب تعالیٰ کے طرف
کیونکہ صورت حیرتی ربہ علیہ السلام کے درمیان وسیع ہے جیسے ہمارا حضورؐ اور ہے اللہ علیہ وسلم کے اپنے وہ بکناور حقیقت حق تعالیٰ سے عرض کرتا ہے معلوم ہوا
کہ وہ بکے قبول بندوں سے عرض و ماکرناہ حقیقت رب تعالیٰ ہی کو کہنا چاہی اسرائیل کو جو کہ رب سے کہنا ہوتا تھا وہ کوئے علیہ السلام سے ہی عرض
کرتے تھے اور اسل کا ثبوت ہوا

سے تھے اور سیکھتے ہوئے
 یعنی قرآن کریم سات فقہوں میں ہندوں پر اس میں عزت کرو اس کی مصلحت شروع پہلے ہو چکی ہے کہ یعنی ان سات فرائضوں
 میں سے جو فرائض پڑھ لی جائے وہ مومن کے لئے باعث شفا ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت پر کافی دلیل ہے یا دنیا میں شافی ہے آخرت
 میں ثواب کے لئے کافی یہ فرائض کا ثواب یکساں ہے کیونکہ صرف اللہ کا طریقہ ہوا میں کچھ فرق ہے جتنے یکساں ہیں سے سبحان اللہ فرشتے زمانی اور
 حضور اور جملے اللہ علیہ وسلم نور اور نور سے نور کو گمیرا اور جمیع ذرات قدر و کبریاوی حضرت جبریل لائے اور حضرت میکائیل موت تم ہوسے کے لئے حاضر
 ہوئے حضور اور جملے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں تھے فرشتے کثرت مقام سے کہ حاضری دیتے تھے کوئی بھی دینے کو کوئی فیض لینے کو یا کتبہ جبریل
 اچھی سے اور وہ عربی کریم رب العالی ہے تاکہ آپ کی امت کو یہ فیض اور یہ آسانی حضور اور جملے اللہ علیہ وسلم کے توسل سے اور ان فرشتوں کے
 ذریعہ سے قریب اخیان رہے کہ حضرت جبریل کا عربی کرنا ایک قرأت پر تلاوت قرآن کیجئے رب تمہارے کی طرف سے تھا اور حضرت میکائیل کی یہ عربی بھی
 حقیقتہً رب تمہارے ہی کی طرف سے ہے کہ یہ عربی ان کے دل میں ڈال دی اس کی حکمتیں ہم اچھی کچھ پہلے عربی کر چکے ہیں سے اس طرح کہ حضور اور جملے
 علیہ وسلم کے زمانہ پر عربی آجی بارگاہ رب العالی میں حاضر ہوئے اور دو قرأتوں کی اجازت دے پھر وہ دوسرے زمانہ میں بارگاہ رب العالی پہنچے اور تیسری
 کی اجازت دے فرما کہ جب وہ محبوب کے اور میں سات چکر لگاتے ہیں حضور اور جملے اللہ علیہ وسلم نے شہد معراج میں غازیوں کو کہہ کر ان کو حضرت علیہ السلام دار گاہ

عَلَيْهِ صَلَواتُ لا يَعْرِفُ فَصَلَ السُّورَةَ حَتَّى يَنْزِلَ عَلَيْهِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ مَا وَاهُ
أَبُو دَاوُدَ وَعَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ كُنَّا بِمَحْصَ فَقِيلَ إِنَّ مَسْعُودَ سُورَةَ يُوسُفَ فَقَالَ رَجُلٌ مِمَّا
هَكَذَا أَنْزَلَتْ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَاللَّهِ لَقَدْ أَتَانَا عَلَى عَبْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ أَحْسَنْتَ فَبَيْنَا نُمَوِّكُكُمْ إِذَا وَجَدْنَاهُ رِيحَ الْخَمْرِ فَقَالَ أَتَشْرِبُ الْخَمْرَ وَتَكْتَلِبُ
بِالْكِتَابِ فَضَرَبَهُ الْمُحَدِّثُ عَلَيْهِ وَعَنْ نَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ أَرْسَلَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ

عبداللہ سورۃ برفا ملازم بیٹے تھے کہ بہت اچھا عربی اور فارسی تھی اور وہ اس وقت حضرت طلحہؓ کے گھر میں بیٹھ کر تھے حضرت ابن مسعودؓ سورہ
یوسف پڑھی تو ایک شخص ہوا یا اس طرح نہیں تھی حضرت عبداللہؓ نے فرمایا اللہ کی قسم میں نے یہ سورۃ رسول اللہؐ کی جیسے علم کے ساتھ پڑھی میں نے پڑھی تو حضور
نے فرمایا شیک پڑھی کے جیسے شخص باتیں کر رہا تھا کہ اس سے شراب کی خوشبو کی تو عبداللہؓ نے فرمایا تو شراب پیتا ہے اور قرآن کو جھٹلاتا
ہے میرے صاحب کمالؓ کے سامنے بیٹھ کر اس سے فرماتے ہیں مجھے ابو بکر صدیقؓ سے

طہر رہے، ابو اس حدیث پر یہ قرآن میں کہ یہ جگہ کی تو اسے مصطفویؐ میں سے تھا جو اس کا یہی کہیں کا ہر ذرا یا گیا کیونکہ یہ اہل انورؓ کی طرف سے ہے کہ اس کا
بہت دلالت میں کریگا کہ یہ حدیث وہ سب جتنی قوی دلیل ہے کہ ہم اللہ الرحمن الرحیم ہر سورت کو جس سے ایک سورت کے واسطے کہیں کا ہر ذرا یا گیا کیونکہ یہ اہل انورؓ کی طرف سے ہے کہ اس کا
مردوں میں بہت حد تک نہیں پڑھتا اور جب حضورؐ ان کے پاس تھے تو وہ سب سے بڑی سورت یعنی اندادہم کہتے تو ہم اللہ سے کہتے کہ یہ سورت میں ہی سورت تھی میں اصل
کر علیؓ حضرت عبداللہؓ کے پاس تھے ہم اندادہم کی باتوں سے حاکم میں بھی حاکم بلکہ بھی سطور میں بھی حاکم ہے اور اس کے سورت قوم میں ہم شہد کی گئی کہیں اہل انورؓ کے پاس تھے
اور ان کی سورت تو سب سے سورت ہو کہ ان کو اس کے سورتوں سے کام نہ لگے یا ہم شہد کی گئی میں اس کے سورتوں کے سورت کی آیت ہے اور سورۃ قوم حدیث
دوسری سورۃ ہے اس کے آیت میں سورۃ میں رحمت کی آیت مناسب ہے در کتاب حدیث حاکم کے یہی ہے تو کہتے ہیں کہ سورۃ یوسف اس طرح آری میں
ہوئی اور وہ صاحب قرآن علیہ السلام نے میری یہ ہی سورۃ کی اور قصہ جو تفسیر قرآنی تھی ایہ قرآن نہ کہہ سکا، بلکہ حضرت اُمی کے اظہار
کے لئے فرمایا کہ اکی کوڑے شراب پیے کی سزا اس سے چند منٹے ثابت ہوئے ایک یہ کہ شراب کی جو سزا ہے پائی جائے تو اس سے سزا پیے کا
ثبوت ہو جائے اگر ہم اقرار کرے یا نہ کرے اگر وہی قائم ہو یا نہ ہو اگر شراب ہے کہ پوچھنا شراب کی جو سزا ہے پائی جائے تو اس سے سزا پیے کا
صاحب ہے اور دوسرے یہ کہ شراب کی جو پائے جائے یا شراب کا پے کرنے پر بھی حد شراب پینے شراب کی سزا کا جاسکتی ہے جس سے یہ کہ شراب کا پے کرنے کا شراب
نہیں کھد اپنے جوش میں نہیں ہوتا تو کیونکہ قرآن حزب کیا اس کی سزا تو قرأت جیسے طریقہ ان کا تھا کہ فرجہ، مگر حضرت ابن مسعودؓ نے اسے سزا قرار نہ دیا
بلکہ شرابی قرآن یاد نہ آپ یا تو اسے قتل کرتے اور دقت دیا یا ان دقت یہ نکاح کا حکم دیتے بلکہ ہر حضرت حمزہؓ نے سورۃ کی حالت میں حضورؐ ان کے پاس تھے اللہ عز
وجلہ دیکھ کر میرے کہہ دیا تھا انہم الا حیدر لا ہا، یہ لفظ کفر تھی، مگر میں کا ہر دیکھ گیا تھا تو فرماتے ہیں کہ اگر میت سے بحالت خراج روح کفر یا بت
کی جائے تو اسے کافر نہ مانا جائیگا اس کی نافرمانی وہ دوسری کیا جائیگا اس وقت جوش ٹھکانے میں ہوتے ہیں جوش میں کہہ رہے ہیں جو فرمایا اسے مسکراتے حالت

صحیح قرآن
الاصح

خَدِیجَةُ النَّصَارِیِّ لَوْ اَجِدُهَا مَعَ اَحَدٍ غَيْرَةٍ لَقَدْ جَاءَ كُرُوسُ حَتَّى خَارَتْ بِمَدَامَةٍ فَكَانَتْ
الطَّلُفُ عِنْدَ اَبِي بَكْرٍ حَتَّى تَوَفَّاهُ اللهُ ثُمَّ عِنْدَ عَصْرِ حَيَاتِهِ كُنَّ حَتَّى جَفَصَتْ بِدَثْنٍ عُمَرَ
رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَكَانَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ اَنَّ خَدِیجَةَ بِنَ الْاِيْمَانِ قَدِیْمٌ عَلَى عُثْمَانَ وَكَانَ
يَغَارِي اَهْلَ الشَّامِ فِي قَتْلِ اَرْصَنِیَّةٍ وَادْرُبِیْمَانَ مَعَ اَهْلِ الْوَدَّاقِ فَفَرَّغَ خَدِیجَةُ
اِخْتِلَافَهُمْ فِي الْقَدَامَةِ فَقَالَ خَدِیجَةُ لِعُثْمَانَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَذِلُّكَ لِهَذِهِ الْاَقَّةِ

وہاں تک کہ آپ اپنے سوتے ہوئے پاس پہنچے اور اپنے ہاتھ سے اس کے سر پر ہاتھ رکھا اور اس کی طرف سے
اس کی طرف سے اس کی طرف سے اس کی طرف سے اس کی طرف سے اس کی طرف سے اس کی طرف سے اس کی طرف سے
اس کی طرف سے اس کی طرف سے اس کی طرف سے اس کی طرف سے اس کی طرف سے اس کی طرف سے اس کی طرف سے اس کی طرف سے
اس کی طرف سے اس کی طرف سے اس کی طرف سے اس کی طرف سے اس کی طرف سے اس کی طرف سے اس کی طرف سے اس کی طرف سے

اس کی طرف سے اس کی طرف سے اس کی طرف سے اس کی طرف سے اس کی طرف سے اس کی طرف سے اس کی طرف سے اس کی طرف سے
اس کی طرف سے اس کی طرف سے اس کی طرف سے اس کی طرف سے اس کی طرف سے اس کی طرف سے اس کی طرف سے اس کی طرف سے
اس کی طرف سے اس کی طرف سے اس کی طرف سے اس کی طرف سے اس کی طرف سے اس کی طرف سے اس کی طرف سے اس کی طرف سے
اس کی طرف سے اس کی طرف سے اس کی طرف سے اس کی طرف سے اس کی طرف سے اس کی طرف سے اس کی طرف سے اس کی طرف سے

اس کی طرف سے اس کی طرف سے اس کی طرف سے اس کی طرف سے اس کی طرف سے اس کی طرف سے اس کی طرف سے اس کی طرف سے
اس کی طرف سے اس کی طرف سے اس کی طرف سے اس کی طرف سے اس کی طرف سے اس کی طرف سے اس کی طرف سے اس کی طرف سے
اس کی طرف سے اس کی طرف سے اس کی طرف سے اس کی طرف سے اس کی طرف سے اس کی طرف سے اس کی طرف سے اس کی طرف سے
اس کی طرف سے اس کی طرف سے اس کی طرف سے اس کی طرف سے اس کی طرف سے اس کی طرف سے اس کی طرف سے اس کی طرف سے

مُوقِنُونَ بِالْإِجَابَةِ وَأَعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ لَا يَسْتَجِيبُ دُعَاءَ مَنْ قَلِبُ فَافِلٌ لَهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
 وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ، وَعَنْ مَالِكِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 إِذَا سَأَلْتُمُ اللَّهَ فَاسْأَلُوهُ بِطُورٍ أَكْفُؤٍ وَلَا تَأْتُواهُ بِظُهُورٍ هَذَا فِي رِوَايَةِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ
 سَأَلُوا اللَّهَ بِطُورٍ أَكْفُؤٍ وَلَا تَأْتُواهُ بِظُهُورٍ هَذَا إِذَا فَرَضْتُمْ فَاسْأَلُوا بِهَا وَجْوهَكُمْ وَوَاهُ
 أَبُو دَاوُدَ، وَعَنْ سَمِيعَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ رَبَّكُمْ يَنْتَظِرُ
 مِنْ عَبْدٍ إِذَا رَفَعَ يَدَيْهِ إِلَيْهِ أَنْ يُدْخِلَهُمَا مِصْبَرًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ أَبِي

تبریت کا تفسیر یہ ہے کہ جو شخص اپنے ہاتھ اٹھائے اور کہے کہ یا اللہ تو میری دعا قبول فرما تو اللہ نے فرمایا کہ اگر وہ اپنے ہاتھ اٹھائے تو میں اس کی دعا قبول نہیں کرتا۔
 یہ روایت ہے حضرت مالک بن یسار سے کہ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم اللہ سے دعا کرو تو اس کے ساتھ اپنے ہاتھ اٹھا کر دعا کرو۔
 کہ جب تم اللہ سے دعا کرو تو اس کے ساتھ اپنے ہاتھ اٹھا کر دعا کرو۔
 یہ روایت ہے حضرت ابوبکر سے کہ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم اللہ سے دعا کرو تو اس کے ساتھ اپنے ہاتھ اٹھا کر دعا کرو۔
 یہ روایت ہے حضرت علی سے کہ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم اللہ سے دعا کرو تو اس کے ساتھ اپنے ہاتھ اٹھا کر دعا کرو۔

کسی دعا کو قبول فرمائے اس پر مصیبت پہنچے وہ دعا کو قبول نہ کرے۔
 حضرت ترمذی نے کہا کہ اس میں طبعی اشارت ہے کہ دعا کو قبول کرنے کے وقت ہاتھ اٹھا کر دعا کرو۔
 یہ روایت ہے حضرت ابوبکر سے کہ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم اللہ سے دعا کرو تو اس کے ساتھ اپنے ہاتھ اٹھا کر دعا کرو۔
 یہ روایت ہے حضرت علی سے کہ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم اللہ سے دعا کرو تو اس کے ساتھ اپنے ہاتھ اٹھا کر دعا کرو۔
 یہ روایت ہے حضرت ابوبکر سے کہ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم اللہ سے دعا کرو تو اس کے ساتھ اپنے ہاتھ اٹھا کر دعا کرو۔
 یہ روایت ہے حضرت علی سے کہ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم اللہ سے دعا کرو تو اس کے ساتھ اپنے ہاتھ اٹھا کر دعا کرو۔
 یہ روایت ہے حضرت ابوبکر سے کہ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم اللہ سے دعا کرو تو اس کے ساتھ اپنے ہاتھ اٹھا کر دعا کرو۔
 یہ روایت ہے حضرت علی سے کہ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم اللہ سے دعا کرو تو اس کے ساتھ اپنے ہاتھ اٹھا کر دعا کرو۔
 یہ روایت ہے حضرت ابوبکر سے کہ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم اللہ سے دعا کرو تو اس کے ساتھ اپنے ہاتھ اٹھا کر دعا کرو۔
 یہ روایت ہے حضرت علی سے کہ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم اللہ سے دعا کرو تو اس کے ساتھ اپنے ہاتھ اٹھا کر دعا کرو۔

فہم کی دکان سار کی دکان اور نظروں کی دکان تھی جو دواؤں میں تیر تیر کی فصل روایت ہے حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر شخص اپنے
دیکھ اپنی ساری حالتیں دیکھ کر جب جو کچھ نقص تھا تو اس کو مٹانے کے ایک عدد بیت میں بت بانی کرنا نیز ہر آدمی سے کہ کہ ایک انگلی کا اور چوبیس سو روٹ
کا تو یہ ایک انگلی کا تو تھا اور بت ابھی کرنا نہیں کہ کہ وہ ایک انگلی کا تو تھا اور بت ابھی کرنا نہیں کہ کہ وہ ایک انگلی کا تو تھا اور بت ابھی کرنا نہیں کہ کہ وہ ایک انگلی کا تو تھا

مطلب یہ ہے کہ میں صمیم ہوں، بعد ظالم کو جلد مٹا دیتا ہوں۔ اے تو یہ اور مظلوم کے صفاتی نام کے کا وقت دیکھو، اگر وہ اس مہلت سے فائدہ نہ اٹھائے، تو پکڑنا ہوں
 شے خیال رہے کہ پہلی حدیث میں تین دھار کے ذائقوں کا ذکر تھا، اور یہاں تین دھاؤں کا ذکر ہے، یہ بھی یہ قیود کا تیس جزات خود قابل قبول
 میں اور آپ کا علوی کے برکت سے ملے لائق قبول، اسی لئے دواں بدل اور دوزخ کا ذکر ہوا، اس میں قاطع بہ تکلف مشقہ دھانا ہے یہاں مسافر اور
 آپ کا ذکر ہے جس میں تکلف و مشقہ نہیں اوقات ۲۱

[illegible]

۱۰ - حضرت قادریہ شریفی کی دلیل ہے حضرت نقشبندیہ کی دلائل دوسری صلوٰۃ و آیات میں

بہار شکر و کرم کا تہ بہہ پور پڑا ہوا اور اپنے کو بڑا جائے بیٹے شمس خورشید کی تیسوں لفظ قرب لکھنے میں غافق کے بعد ہیں انوار مشککہ والا باری کے معنی میں نیست کو بہت کرنے والا جو کہ نہ خواہے سب کے گردنے والا۔ حصہ کے معنی میں برج کو اس کے ہاں حصہ سوا لکھن علائقہ کے والا ہندوستان ہے جس پر ہر پھر تصور حضرت علیہ السلام نے فرمایا تھا و احسنکم من الناس کہشتہ علیہ رب اسطہ مراد یہ کہ تعلقوں کا اور قرآن مجید میں تبارک و تعالیٰ احسن الناس و احسن الملائکہ میں حق بیٹے انسان کرنا لکھنے کے معنی پھیل چھا کے معنی ہیں دنیا میں ہر کے کے کھانہ چھپے والا اور آخرت میں معاف فرمادے والا معافی بھی چھپانے ہی کی ایک قسم ہے خیال رہے کہ مختار بھی مبالغہ کا حصہ ہے اور غفور بھی دریدہ و نرمی یہ تعالیٰ کے نام ہیں مگر مختار میں مبالغہ کے ساتھ ساتھ مبالغہ ہے اور غفور میں کیفیت کے لحاظ سے مبالغہ کہ ڈر وں گناہوں کو چھپانے کے معنی والا اور ہر طرح چھپانے کے معنی والا لکھنے کے معنی چھپانے جاز علیہ ناجائز و باؤ کو ظلم کہا جاتا ہے تہد مبالغہ ہے ایسے رب تعالیٰ ایسا عظیم الشان غالب ہے کہ بڑی سے بڑی مخلوق اس کے ہمدار میں عاجز و سرنگون ہے وہاں ہر کے بنا جس کے معنی ہیں بغیر جو جس وغیر غرض و طرح دیتا وہاں مبالغہ ہے ایسے رب تعالیٰ ہر مخلوق کو ہر چھوٹی بڑی نعمت بغیر معادہ و سیر کی طرح ہر وقت دیتا ہے معلیٰ کا ہے وہاں خاص رب کی علایا اسطہ بھی ہے اور بلا واسطہ بھی فرماتا ہے کہ من عند فتن اللہ و لہذا میں ہر عیب دنیا و دلیا یا ہندو عیبیا کیے مٹا اس کی دیاریت کے خلاف نہیں شہرت و رزق و رزق سے بانیئے ختمہ رب تعالیٰ فرمایا ہے و تہد و رزق و رزق انکم نکلا ہون و رزاق کے معنی ہیں ہر ایک صاحبہ پیدا فرماتے والا اور اس کے معنی کو یہی ہے والا رزق و قسم کا ہے اور رزق معنی جس کا حق ہے چاہے اور رزق معنی جس کا تعلق و رزاق و دل سے

[illegible]

نواب اللہ کے محمد علی اور ان کے تھانی حضور انور علیہ السلام کا محمود اور ناسوت کے گناہ کی عذرت ملے اس کے حضور انور علیہ السلام کی محمودیت بہت اعلیٰ ہے۔

عظیم الدی (داعیہ) کی رو سے یہ ہے کہ جو شخص ایک شخص کو کہے کہ میں نے اللہ سے مل لیا ہے اور وہ اسے کہے کہ میں نے اللہ سے مل لیا ہے تو وہ شخص بھی اللہ سے مل لیا ہے۔

[illegible]

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْوَةُ ذِي النُّونِ إِذَا دَعَا رَبَّهُ وَهُوَ فِي بَطْنِ الْحُوتِ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ مُبْتَغَاكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ لَمْ يَذَرُهَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ فِي شَيْءٍ إِلَّا اسْتَجَابَ لَهُ دَعَاةُ أَحْمَدَ وَالْزَيْدِيِّ، الْفَصْلُ الثَّلَاثُ عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی مسلمان کہے کہ اے میرے رب! تو میری مدد فرما تو میں نے اس کی دعا کو قبول فرمایا ہے۔

عظم میں بیت دعا کی یہ چیزیں امام جوں جوں سیر فرماتے، چہ رسالہ میں اور چہ اعلیٰ قدری کے رفات میں جمع فرمایا جلیں رہے کہ اللہ تعالیٰ کے سارے ہی نام عظیم ہیں کوئی بات نہیں مگر بعض نام عظم ہیں بیت پرانے ثواب و تاثیر دے ہیں جس میں جو یاد دے فرمایا کہ ہم غلو میں دل و عشق و محبت سے بوجائے وہی امام عظم ہے یہ ہی امام عظم صادق کا قول ہے لہذا ذوالنون حضرت یونس علیہ السلام کا لقب ہے کیونکہ آپ کچھ مدت گھس کے پیٹ میں رہے تھے۔ مگر اس کی مدد نہیں کر نہیں کر سکتی کا جسم تو قبر کی مٹی بھی نہیں کھاتی ہے یہ بایک گھس کھلے بکھرا دیتا ابھی یہی کہہ کر اس نے قرآن کریم پڑھ کر فرمایا خالق تعالیٰ انھوں نے گھس سے نکل کر اسے سونے کو نکل گیا ہے یہ زور دیا کہ فرمایا کہ گھس کے انہیں کی دعا پڑھواتے ہیں کہ اس گھس کا پیٹ عرش عظم سے حاصل ہے کہ ایک غیر کا پچھلے دن تک گھس کا پیٹ عرش عظم سے متصل ہو گیا، تو حضرت اسرافیل علیہ السلام کا وہ شکم پاک میں میں سید الانبیاء و انوار علیہ السلام فرمادے رہے۔ وہ تو عرش سے کہیں افضل ہے اس کی تحقیق ہماری تفسیر فی جہاں لاجلہ فرمائیے، یعنی مرقی قیسی ڈبلی میں رکھا جاتا ہے تلے اس سے بھی بڑا شاعر معلوم ہوا کہ لا الہ الا انت اسم عظم ہے اور یہ صاحبزادہ یونس علیہ السلام کو رب تعالیٰ کی طرف سے دعا ہوئی ماسی و حاجی برکت ہے آئی آفتیں ٹل جاتی ہیں اور یہی مشکلیں حل ہو جاتی ہیں غباری رہے کہ عظم کے نہیں ملے ہیں۔ کھرو و شرک رب تعالیٰ فرماتا ہے ان اشعول و نظلم و عظیم گناہ، اظلم و بھول چوک یہاں تیسرے حصے میں وہ ہیں کیونکہ حضرت انبیاء و مقتدی و بطل کے مجموعہ معنوں میں نیز حضرت یونس علیہ السلام سے اس موقع پر صرف غلط، ہی مرزد ہوئی تھی جیسا کہ ان کے واقعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ رب تعالیٰ نے آپ کو تمام غمزدگیوں سے جو حاصل کا ایک شہر ہے نیز حکم الہی آئے روانہ ہو گئے یہ کچھ کہہ کر غضب کی جگہ سے بغیر کو چلا جانا چاہیے میر غضب کا، دل غمزدگی پر چھایا، اور ان کے ہاتھوں نے بھی تو برکری اور آیا ہوا غضب ٹل گیا تین دن کے بعد آپ دُور سے اس شہر کو دیکھا تو آیا ہوا تھا آپ شہر میں اس نے آئے کہ میں نے تو انہیں غضب کی خبر دی تھی اور غضب آیا انہیں اب میری دہان بڑی ہے عزتی ہوگی، اور دوسری جگہ چلے گئے جہتے ہوئے دریا سے آیا کشتی میں جیسے درمیان سمندر میں کشتی ٹھہر گئی، ملاحظہ کیجئے کہ کشتی اس کشتی میں کوئی سمٹا ہوا غلام ہے جس کشتی آگے نہیں چلتی آپ نے فرمایا وہ میں ہی ہوں اور دریا میں جھیلانگ لنگری ایک چھٹی چھٹی کشتی تھی وہاں کے نکل گئی اور دریا کی پھر جہاں میں ہوئی ہوئی شام کے علاقہ میں جانکلی و ہل دریا آپ کو زمین پر اٹھ دیا پھر کھد کی بل نے آپ پر سایہ کیا ہوئی آپ کو دودھ پانی بری ترقات وغیرہ ملے کیونکہ رب تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ فرمایا حَاشَیْكُمْ لَوِیْطُ الْغَیْطِ وَ حَاشَیْكُمْ لَوِیْطُ الْغَیْطِ وَ حَاشَیْكُمْ لَوِیْطُ الْغَیْطِ۔ یعنی اس دعا کی برکت سے ہم نے انہیں بھی غم سے نجات دی اور قیامت مسلمانوں کو بھی اس کی برکت سے نجات دیا کریں گے درقات معلوم ہوا کہ ہر گھس کی دعا ہوئی دعا

اللَّهُ عَلَيْهِ سَلَامٌ رَوَاهُ زَيْدٌ: بَابُ ثَوَابِ التَّسْبِيحِ وَالتَّحْمِيدِ وَالتَّهْلِيلِ وَالتَّكْبِيرِ
 الْفَصْلُ الْأَوَّلُ: كُنْ سَمْرَةَ بْنُ جُنْدَبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 أَفْضَلُ الْكَلَامِ أَرْبَعٌ سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَفِي رِوَايَةٍ أُخْرَى
 الْكَلَامُ إِلَى اللَّهِ أَرْبَعٌ سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ لَا يَضُرُّكَ بِأَيِّ هَيْئَةٍ
 بَدَأْتَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ: وَكُنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَنْ أَقُولَ
 سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

دو تین اسماں اللہ الحمد للہ لا الہ الا اللہ اللہ اکبر کہنے کا باب پہلی فصل روایت حضرت عمر بن عبد کے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے افضل کلمات چار ہیں سبحان اللہ الحمد للہ لا الہ الا اللہ اللہ اکبر اور ایک روایت میں یہ ہے کہ اللہ کو پائے کلمات چار ہیں سبحان اللہ الحمد للہ لا الہ الا اللہ اللہ اکبر اس کلمہ سے تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ کلمہ میرا ہے میں پر سورج طلوع ہوتا ہے (مسلم)

کہ قرآن پہنچتے ہیں سب سے بڑے درجہ میں وہ جو عزت و عظمت رکھیں، اللہ یہ تم کے جو شخص ہے کہ نہ کہ ہے باب میں
 ذکر اللہ کے معانی جسے ذکر تسمیہ یہ تسمیہ و غیر بھی حاصل ملی، مگر نہ دیگر اد کا سے نہ ذکر اصل میں، اسی لئے ان کے تبارک کے لئے طبعاً بات مع
 خیال ہے کہ تسمیہ کے معنی میں اللہ تعالیٰ کو تمام صفات و عوہب سے پاک جان پا کہ بیان کرنا، سمجھنے، نہیں دے کر نہ واسطے پر اس نام کی حق قدرت
 ہوتی ہے، تو جو سبحان اللہ کا ورد کی کہے تو اشار اللہ خود یہ خود برائی سے پاک ہو جائیگا تسمیہ بہت اعلیٰ ذکر ہے اسی لئے نہ شروع کو تسمیہ
 شہادت اللہ تعالیٰ سے رکھو میں شہد یق تعظیم، یہودی شہد یق داخل مرعوب پر شخص اللہ کچھ نہیں، اللہ یعنی نساں کلمات یا
 دوسرے ورد و طبعی سے یہ چار کلمے بہت تبارک کا باعث ہیں، کیونکہ ان کلمات میں اللہ تعالیٰ کی بے شمار عوہب ذکر رہی، سبحان اللہ اللہ کے معنی میں
 اللہ تعالیٰ کو سب سے عوہب سے پاک بات ہوں الحمد للہ کے معنی میں اللہ تعالیٰ ہی تعظیم ہی تعالیٰ کی ہیں کہ وہ تمام صفات کمالہ کا جامع ہے لا الہ الا
 وہ کہہ جسے چھ کر نہ سبحان اللہ ہے وہ اللہ تعالیٰ کی کبریا کی اللہ، ہنوز سے بڑے ہوئے کا، عزت ہے، بعد ایک کلمات تعالیٰ کی جامع صفات
 ہیں اب عربی پر یہ قرآن نہیں کو سب سے اصل تو قرآن شریف ہے میری کلمات سے اصل ہو گئے، خیال ہے کہ چاروں کلمات قرآن شریف میں
 موجود ہیں، لکھیں تو سورہ جرح کرنا وہ تھے، دوسری روایت میں ہے کہ یہ کلمات آیات صالحات سے ہیں یہ بھی خیال ہے کہ ان کلمات کو کلام
 فرمان اللہ ہے، کہ اعلان اللہ اگر کوئی شخص کلام نہ کر سکے قسم کھائے، وہ ان کلمات کے پڑھے سے ملت نہ ہوگا، کہ قسم میں کلام سے مراد انسان کا کلیہ
 ہے جسے اصلاح میں کلام کہ جاتا ہے، اللہ اللہ کہے جو سب سے بڑے عزت و عظمت میں کہ ستر عاں مائی حمد و ثناء اللہ ہائے خیال وہ ہم سے بڑا ہے، حضور اور میرے
 بعد کلمہ نہ کرنا کہ تھے لا تحویثی شاکو عینک میں تیری تاک حد ہیں نہ کہ، اللہ معرفت میں فرمایا کہ یہ تزیین عزت ہے، اس کے طالع ہے

فِي الْمِيزَانِ حَبِيبَتَانِ إِلَى الرَّحْمَنِ مُبْحَانُ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
 وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَيْعُودُ أَحَدُكُمْ
 أَنْ يَكْسِبَ كُلَّ يَوْمٍ أَلْفَ حَسَنَةٍ تَسْأَلُ السَّائِلُ مِنْ جُلَسَائِهِ كَيْفَ يَكْسِبُ أَحَدُنَا أَلْفَ
 حَسَنَةٍ قَالَ يُسَبِّحُ مِائَةَ تَسْبِيحَةٍ فَيَكْتُبُ لَهُ أَلْفَ حَسَنَةٍ أَوْ يَحْطُ عَنْهُ أَلْفَ خَطِيئَةٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
 وَفِي كِتَابِي فِي تَسْمِيَةِ الرِّوَايَاتِ عَنْ مُوسَى الْجَهْدِيِّ أَوْ يَحْطُ قَالَ أَبُو بَكْرٍ الْبَرْقَانِيُّ رَوَاهُ شُعْبَةُ وَ

عَدَاةَ مَا سَبَّحَانَ اللَّهَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ عَدَاةَ التَّيْمُونِيِّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ
حَسَنٌ غَرِيبٌ إِسْنَادًا وَعَنْ يَسِيرَةٍ وَكَانَتْ مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ قَالَتْ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِالنَّسِيمِ وَالْهَلِيلِ وَالنَّغْدِيسِ وَأَعْقَدَانِ بِالنَّامِلِ فَإِنَّهُنَّ
مَسْئُولَاتٌ مُسْتَنْطَقَاتٌ وَلَا تَغْفَلَنَّ فَتَنْسِينَ الذُّحْمَةَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ
الْفَصْلُ الثَّالِثُ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ جَاءَ رَعْدَانِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى

ورفت یہ کہت ہیں شراب کبھی کی تواریف ہے اس کے سوا کوئی موجود نہیں صریح بڑا ہے (ترمذی) اللہ تبارک و تعالیٰ سے فرمایا یہ حدیث
اسناد سے حسن و غریب ہے، روایت ہے، حضرت یسیر سے آپ جابر بن عبد اللہ سے ہیں فرماتی ہیں ہم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، یا
سے یہ سیر تیسیر و ہلیل و نغدیس و اعقدان یا النامیل فارہن
کبھی غافل نہ ہونا غنہ تم رات سے بھلا دی جاؤ گی (ترمذی و ابوداؤد) یہ تیسری فصل ہے، روایت ہے حضرت سعد ابن ابی وقاص سے فرماتے
ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث میں ایک بدوی

آخر میں ملا نا فرماتے ہیں: شہد
بلکہ قبل اور بعد اسے اسباب و مترادف کلمہ طیب

مسلمہ کہ وہ قریب نوکات صحابہ سے فرماتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہمارا سلام عرض کرو۔ چلتے تھے کہ ہم کو بھی چاہئے کہ ابراہیم علیہ السلام کو بھی سلام کیا کریں کہ
سلام کا جواب دین ضروری ہے۔ سہا یہی جس کی جتنی دینوں سے صریح ہوئی ہے، اللہ وہ دست چھوئی سے دے دے چکے ہیں، اسی حدیث میں ہم جلیلہ حضرت
والسلام کہہ رکھی گئی تھیں اور جتنی نہیں مسجد ہے جس میں نماز و فضل و اعلیٰ سے رحمت گئیں گے، جہنم میں آؤ گے تو مدون تم کے باغ پائو گے، لہذا اس حدیث
پر یہ، حرا میں نہیں کہا کہ وہاں کی زمین سفید ہے تو سے رحمت کیوں کہتے ہیں، رحمت کے معنی تو ہیں باغ، اللہ یہ اعراض ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
سرخ زمین میں وہاں باغ اللہ جل سب کہ ملا حضرت فرماتے: سہا کب کام میری رحمت یا سرخ زمین میں ہے، سہا اس طرح کہ کسی حال میں متوجہ قضا دینی
بہنا وہاں المسکتہ فالذوہ یا صحت الثلاث المقدوس یا دیگر تیسریں اس قسم کی کبھی۔ چھوڑو، اپنا منہ ان ذکر میں سے نہ رکھو، سہا اس طرح کہ
ان کی شہر ٹھیکوں کے پردوں پر کیا کردیا عقدا نال کے وہ میری انٹھوں پر کیا کرد، معلوم ہوتا ہے کہ وہ بیباں عقدا نال جانتی ہوں گی، اسی سے
حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے انہیں عقدا نال کا حکم تو دیا مگر اس کا رقبہ نہ بتایا، سہا اس کی تائید قرآن کریم کی اس آیت سے ہے یَوْمَ تَشْهَدُ حَتَّىٰ تَبْلُغَ
الْمَسْمُومَ وَابْنُ یَمٍّ وَارْجُلُہُمْ اِلَّا اور اس آیت سے ہے قَدْ كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُونَ اَنْ تَشْهَدُوْا عَنْهُمْ وَتَجْحَدُمْ قَدْ لَقِیْتُمْ اَنْ تَشْهَدُوْا وَلَا جُنْدَ لَكُمْ اِسْمِہُمْ
معلوم ہوا کہ بقابلہ ما فون پر شمار کر سہا کے انٹھوں پر نہ رکنا اصل ہے اور یہ کہ احصاء کر، چھے کاموں میں لگنا چاہئے، وہ یہ ہمارے طالب گزری
دیں گے، سہا یہی اگر تم خدا کو بھول گئیں تو رب تعالیٰ نہیں ہی رحمت سے مدد کرے گا، اگر اس کی رحمت چاہتی ہو تو اسے یاد رکھو، رب تعالیٰ
بھول کر کبھی پاک ہے، اس سے بھول کر عاؤں، وہ بی معنی میں بڑھ کر کئے گئے معنی رحمت سے وہی سب تعالیٰ فرماتا ہے فاذا کفرنی اذ کفر
نہ بھی یاد کر مرے ذکر سے ہیں آپس یاد کر دینا اہی رحمت سے مولا فرماتے ہیں شہد گزرتو مولا رحمتن یا ائمہ، ذکر دین ذکر اور ذکر اور

وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَعَنْ مَكْحُولٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْثَرُ مِنْ قَوْلِ الْحَوْلِ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ وَفِيهَا مِنْ كُنْزِ الْجَنَّةِ قَالَ مَكْحُولٌ فَمَنْ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ وَمَنْهَا مِنَ الدِّمَارِ لَرَّالِيْنِ كَشَفَ اللَّهُ عَنْهُ سَبْعِينَ بَابًا مِنَ الْغُرِّ أَدْنَاهَا الْغُرَّةُ وَاهُ الْتَرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ لَيْسَ بِإِسْنَادِهِ بِمُتَّصِلٍ وَمَكْحُولٌ لَمْ يَسْمَعْ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ دَوَاءٌ مِنْ تِسْعَةِ تِسْعِينَ دَاءً أَيْسَرُهَا أَلْتَهَمُ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

ترمذی نے فرمایا یہ حدیث غریب ہے، روایت ہے حضرت ماکحول سے وہ حضرت ابو ہریرہ سے راوی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ وہ بڑا کڑا کلمہ ہے جس کے فوائد سب سے کمال فرماتے ہیں کہ جو کوئی پڑھا کہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ اور لا اہم ان سے اللہ لا اہم تو اللہ تعالیٰ اس سے ستر جہنم کے دروازے کھولے گا میں نے اسے ادنیٰ سیبت بھری ہے ترمذی اور ترمذی نے فرمایا کہ حدیث کی سند متصل نہیں ماکحول نے حضرت ابو ہریرہ سے سنا ہے، روایت ہے حضرت ابو ہریرہ سے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لا حول ولا قوۃ الا باللہ تار سے یہ کلمہ کی دوا ہے من میں ادنیٰ بیماری تمہارے روایت ہے انہی سے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی

عصائے مولیٰ میں بھی سداؤں، خوشی بہت ہے، اس میں مریض، اتحاد اس جہاں بھی ہے کہ یہ کلمات سنیں ہوں، عذراقت پاک کہ جگہ جگہ کسی کال کے وسیع کے جائیں گے کہ اگرچہ حضرت علیؑ کی لکھی ہوئی تھی مگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ سے لکھا ہے آپ جیل تقدیر لکھی ہیں، جنہی اصل میں اس نام کے معنی ہیں عام نہ ہری فرشتہ ہیں کہ چار ملائے بڑے کال ہیں سرسبز میں اس میں سب سے کور میں، ام شعی، مصروفی خواہ میں بھری، شام میں کھولیں، اللہ اس کی ضرورت ہے گدہ کی بھی بہت کی بیس نصرت میں سے ہے جو اس دن کام آئی گی جب ماں دلا دیکھ کام آئی، کہ عمو و خرنے عام ضرورت کے وقت ہی کھڑے جاتے ہیں، اللہ مراقب فرماتا کہ یہاں تقریب سے مراد بدل احوال دونوں کی تقریب ہے، میں اس کا حال، ان کا بھی میں ہرگا، اور اللہ کا بھی، کیونکہ جہاں کو سب کے ہر دلوں، بق، غم سے سستی ہے، اس شخص پر کہ کوئی رکی طری آئی گی، تو وہ دل کا تیز ہے گا، اللہ کیونکہ وہاب کھولنے صورت میں ان، اللہ اللہ میں اس سے اللہ جہاں میں سے طاقت کی ہے لیکن میں کئی محنت میں کہوں جیسے جیل تقدیر میں کا لیکٹ وی کا جوڑنا کی ضرورت نہیں، جہاں میں اس کی تسبیح مستحضر میں ایک ادی کا ذکر بھی نہیں ہوتا، تو ایک صورت کھل کا لیکٹ وی جوڑنا کیوں ضرورت ہے، اللہ جہاں میں سے مراد جہاں، ارطی، دنیاوی، اخروی جہاں میں کہ اس میں شریعتوں سب کا کل ملتا ہے، اللہ غم میناوی جوہر یعنی، حروی لا حول شریف کی برکت سے ہر طرح کا غم دلد ہوتا ہے، معاش و معاد کی فکر سے مدد آراہ ہوتا ہے، اللہ ظاہر ہے کہ غم سے آزار دی حق تعالیٰ کی بڑی نعمت ہے کہ حق تعالیٰ نے ہر مس علیہ السلام پر ان کرم سے مراد کہ کھلی کے شکم سے، نہیں غم سے بہت دی، فرماتا ہے فَلَا تَجِدُ أُمَّةً مُسْتَحْسِنَةً إِلَّا حَرَّمْنَا عَلَيْهِمُ اقْتِرَافَ الذُّلِّ وَالْجَبْنَ وَأَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا عَظِيمًا جی ہاں غم سے مراد دوسری قسم کا غم ہے جس کا کوئی سب سے خوب ہے وہ کتاب ہے تِلْكَ آيَاتُ اللَّهِ لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الْفَاسِقِينَ اور میں کو بھی مگر سلطان

وَسَاوِي مَا يَدْرِي عَنِ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَنَّهُ قَالَ يَا عِبَادِي أَنِّي حَرَمْتُ الظُّلْمَ عَلَى نَفْسِي
وَجَعَلْتُكَ بَيْنَكُمْ وَمَعْدُومًا فَلَا تُظَالِمُوا يَا عِبَادِي كُلُّكُمْ ضَالٌّ إِلَّا مَنْ هَدَيْتُكَ فَاسْتَقِمْ وَهَذَا فِي
الْهَدْيِ كُفْرًا يَا عِبَادِي كُلُّكُمْ ضَالٌّ إِلَّا مَنْ أَطَعْتَهُ فَاسْتَطِيعُوا فِي أَطْعَامِكُمْ يَا عِبَادِي كُلُّكُمْ ضَالٌّ
إِلَّا مَنْ كَسَوْتُمْ فَاسْتَكْسُوا يَا عِبَادِي أَنْتُمْ تَخْطِئُونَ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَأَنَا أَغْفِرُ الذُّنُوبَ

وہم نے ان روایتوں پر جو حضور اپنے رب تبارک و تعالیٰ سے ہدایت فرماتے ہیں کہ اپنے فرمایا اسے میرے بندوں کے ظلم کرنے کی
پر حرام فرمایا ہے اور تمہارے آپس میں ظلم کو حرام فرمایا ہے ظلم نہ کرنے سے میرے بندوں میں ہرگز اس کے جسے میں ہدایت سے دور
ہندو اچھے سے ہدایت مانگو ہدایت وہ تھا کہ میرے بندوں میں ہرگز اس کے جسے میں ہدایت سے دور ہندو اچھے سے ہدایت مانگو ہدایت وہ تھا کہ میرے
بندوں میں ہرگز اس کے جسے میں ہدایت سے دور ہندو اچھے سے ہدایت مانگو ہدایت وہ تھا کہ میرے بندوں میں ہرگز اس کے جسے میں ہدایت سے دور ہندو اچھے سے ہدایت مانگو ہدایت وہ تھا کہ میرے

بدھیں تم ان کی خاطر + راستہ ہر دو کو ہر
ہر کری جسے ہم رائی تم کو ان کا جھٹلا ہر

میں ظاہر ہے کہ کون سے مولد ہیں جب تعالیٰ فرماتا ہے تَوَفَّوْا لِي اللَّهُ جَنَّةً آيَةً الْوُفُوفِ اور ہر کتاب کے کہ مائے انافہ سے خطاب ہو جس
کے کار و کفر سے کہ وہ گنہگار ہو جس سے وہ نجات پائی اسے ایک کام دہی کی کو کم کا واسطہ ہو کہ وہ معلوم ہو کہ ہر شخص تو بہ کا جتن ہے اس کے جو پیہ عرض
کیا گیا تھا اس کی تائید اس کے سے ہو گئی، میں صبر و صفا اور صبر و صفا کی حکمت کے کہ کہہ گئے، مطلب یہ ہے کہ جب ہم صوم ہو کر دوسرے سوا رہیں
کہتے ہیں تو تم کو کہنا چاہیے کہ تم ہر صوم و تقویٰ کیا کرو گے یہاں صوم سے مراد شریعت صحت ہے، کیونکہ حق تعالیٰ نے کوئی حکم ہے اس پر شریعت احکام جاری
ہیں بلکہ اس سے مراد ہے بزرگوار و سزاوار ہوا پاک جو اس سے تعالیٰ کے کہنے کی شے ظلم ہو سکتی ہے نہیں کیونکہ ظلم کے میں ہیں دوسرے کی ملک میں بیادق کرنا یا کسی
چیز کے عمل انسان کے ان حدوں سے بڑھ کر دیکھنا یا کسی کے ہر ہر کی ملک سے دوسرے کے انسان کے کہنے کو بڑھ کر فرماتے ہیں اس کا صحیح معنی ہے
اس کے معنی یہ ہے کہ اس کے معنی میں کہیں ظلم سے سزا دینا یا کسی کے ہر ہر کی ملک میں ظلم نہیں ہو سکتا، اس سے مراد ہے کہ یہاں ظلم سے مراد ہے تصور
کو سزا دینا ہے ورنہ ظلم اس کے معنی میں کہیں ظلم سے سزا دینا یا کسی کے ہر ہر کی ملک میں ظلم نہیں ہو سکتا، اس سے مراد ہے کہ یہاں ظلم سے مراد ہے تصور
اس کا مطلب یہ ہے کہ ہر صوم و تقویٰ کیا کرو گے یہاں صوم سے مراد شریعت صحت ہے، کیونکہ حق تعالیٰ نے کوئی حکم ہے اس پر شریعت احکام جاری
تو تم کی کہیں ہم بول کا درخت ہیں، ہمارے پاس سوا گنا ہر گنا کے کہہ دیا ہے، ہمارے صفت ہے کہ کائنات مخلوق کا جہت و ابواب و عیش اس کے خلاف نہیں کہ
بڑھ صفت میں تو یہ پر پیدا ہوتا ہے کہ وہاں دیباہی آئے کا ذکر ہے اور یہاں ہماری اصل ہڈائش کا، خیال رہے کہ حضرت انبیاء و اولیاء بھی رتبے
ہی کی ہدایت سے ہدایت یا فتر ہیں، مگر وہ ہمارے لئے ہدایت کا مرکز ہیں کہ ہم ان سے ہی ہدایت سے سیکھیں، جیسے صوم کو تو تعالیٰ سے
دیا ہے مگر جاننا ہے اور میں اس سے ہی نور پختہ ہیں، تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّكَ تَهْتَدِيْ بِرَاسِيْ جِبْرًا لِّمُسْكِيْمٍ، اسے یعنی تم روحانی و جسمانی
فردوں میں میرے صحابہ ہر اسی طرح قلب غالب، روح کے پاس میں میرے حاشمہ ہو، خدا کا ہر حیوان کا جتن ہے اور یہ اس کا صرف ناس کا خیال

جَمِيعًا فَاسْتَعْفِدْنِيْ اَعُوذُ بِكَ يَا عِبَادِيْ اَنْتُمْ كُنْتُمْ تَسْتَعْفِدُوْنِيْ وَلَنْ تَسْلُكُوْا نَفْعِيْ
فَتَسْتَعْفِدُوْنِيْ يَا عِبَادِيْ لَوْ اَنَّ اَوْلَآئِكَ اَخْرَجُوْا مِنْكُمْ وَاسْكُوْا فِيْ جَنْكُمُ كَانُوْا عَلٰى اَنْفُسِيْ قَلْبٍ
رَّجُلٍ وَّ اَحَدٍ مِنْكُمْ مَا نَادٰ ذٰلِكَ فِىْ مَلِكِيْ شَيْئًا يَا عِبَادِيْ لَوْ اَنَّ اَوْلَآئِكَ اَخْرَجُوْا مِنْكُمْ
وَجَنْكُمُ كَانُوْا عَلٰى اَفْجِدِ قَلْبٍ رَّجُلٍ وَّ اَحَدٍ مِنْكُمْ مَا نَقَصَ ذٰلِكَ مِنْ مُّلْكِيْ شَيْئًا يَا عِبَادِيْ
لَوْ اَنَّ اَوْلَآئِكَ اَخْرَجُوْا مِنْكُمْ وَاسْكُوْا فِيْ جَنْكُمُ قَامُوْا فِىْ صَعِيْدٍ وَّ اَحَدٍ فَاَنْتُوْنِىْ فَاَعْطَيْتُ كُلَّ
اِنْسَانٍ مِّمَّا لَمْ يَنْقُصْ ذٰلِكَ مَا جِئْتُمُوْا اِلَّا كَمَا يَنْقُصُ الْخَبِيْثُ اِذَا اُدْخِلَ الْبَلَدُ يَا عِبَادِيْ

مجھ سے مغفرت، انکو میں نہیں بخشوں گا۔ میرے بندوں میں سے جس کو میرے تصور کو یاد کرتے ہیں کہ مجھے تصور نہ پہنچا دے۔ میرے سے کسی کو نہ لے کر
صل کے ہے کہ مجھ سے ملنے سے میرے بند اگر تباہی لگے پھر انسان دین ہے کسی جسے پرہیزگار کے دل پر حق پر جانیں تو تباہی سے محفوظ
تقویٰ میرے ملک میں کہ پرہیزگار کا نہیں ہے میرے بند اگر تباہی لگے پھر انسان دین ہے کسی جسے پرہیزگار کے دل پر حق ہو
جانیں تو تباہی سے محفوظ رہا۔ میرے ملک میں کہ کسی کو نہ لے کر تباہی لگے پھر انسان دین ہے کسی جسے پرہیزگار کے دل پر حق ہو
کھڑے ہو کر مجھ سے سبک لائیں۔ میرے انسان کو نہ لے کر تباہی لگے پھر انسان دین ہے کسی جسے پرہیزگار کے دل پر حق ہو

یہ کہ تمام انبیاء و اولیاء و اولاد اللہ تعالیٰ کے عاجز ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے ہاں تمام انبیاء و اولاد اللہ تعالیٰ کے عاجز ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے ہاں تمام انبیاء و اولاد اللہ تعالیٰ کے عاجز ہیں۔
اللہ تعالیٰ کے ہاں تمام انبیاء و اولاد اللہ تعالیٰ کے عاجز ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے ہاں تمام انبیاء و اولاد اللہ تعالیٰ کے عاجز ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے ہاں تمام انبیاء و اولاد اللہ تعالیٰ کے عاجز ہیں۔
اللہ تعالیٰ کے ہاں تمام انبیاء و اولاد اللہ تعالیٰ کے عاجز ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے ہاں تمام انبیاء و اولاد اللہ تعالیٰ کے عاجز ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے ہاں تمام انبیاء و اولاد اللہ تعالیٰ کے عاجز ہیں۔
اللہ تعالیٰ کے ہاں تمام انبیاء و اولاد اللہ تعالیٰ کے عاجز ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے ہاں تمام انبیاء و اولاد اللہ تعالیٰ کے عاجز ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے ہاں تمام انبیاء و اولاد اللہ تعالیٰ کے عاجز ہیں۔
اللہ تعالیٰ کے ہاں تمام انبیاء و اولاد اللہ تعالیٰ کے عاجز ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے ہاں تمام انبیاء و اولاد اللہ تعالیٰ کے عاجز ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے ہاں تمام انبیاء و اولاد اللہ تعالیٰ کے عاجز ہیں۔
اللہ تعالیٰ کے ہاں تمام انبیاء و اولاد اللہ تعالیٰ کے عاجز ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے ہاں تمام انبیاء و اولاد اللہ تعالیٰ کے عاجز ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے ہاں تمام انبیاء و اولاد اللہ تعالیٰ کے عاجز ہیں۔
اللہ تعالیٰ کے ہاں تمام انبیاء و اولاد اللہ تعالیٰ کے عاجز ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے ہاں تمام انبیاء و اولاد اللہ تعالیٰ کے عاجز ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے ہاں تمام انبیاء و اولاد اللہ تعالیٰ کے عاجز ہیں۔
اللہ تعالیٰ کے ہاں تمام انبیاء و اولاد اللہ تعالیٰ کے عاجز ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے ہاں تمام انبیاء و اولاد اللہ تعالیٰ کے عاجز ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے ہاں تمام انبیاء و اولاد اللہ تعالیٰ کے عاجز ہیں۔
اللہ تعالیٰ کے ہاں تمام انبیاء و اولاد اللہ تعالیٰ کے عاجز ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے ہاں تمام انبیاء و اولاد اللہ تعالیٰ کے عاجز ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے ہاں تمام انبیاء و اولاد اللہ تعالیٰ کے عاجز ہیں۔
اللہ تعالیٰ کے ہاں تمام انبیاء و اولاد اللہ تعالیٰ کے عاجز ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے ہاں تمام انبیاء و اولاد اللہ تعالیٰ کے عاجز ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے ہاں تمام انبیاء و اولاد اللہ تعالیٰ کے عاجز ہیں۔
اللہ تعالیٰ کے ہاں تمام انبیاء و اولاد اللہ تعالیٰ کے عاجز ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے ہاں تمام انبیاء و اولاد اللہ تعالیٰ کے عاجز ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے ہاں تمام انبیاء و اولاد اللہ تعالیٰ کے عاجز ہیں۔

مفسر نے کہا کہ
خبر ہے کہ

اللَّهُ عَلَيْهِ سَلَّمَ أَشَدُّ فَرْحًا بِتَوْبَةِ عَبْدٍ حِينَ يَتُوبُ إِلَيْهِ مِنْ أَحَدِكُمْ كَانَ رَاغِبًا إِلَى اللَّهِ أَنْ لَا يَلْجَأَ فَاغْلَبَتْ مِنْهُ وَعَلَيْهَا طَعَامُ وَسْرَابٍ فَأَيِسَ مِنْهَا فَأَتَى شَجَرَةً فَاضْطَجَعَ فِي ظِلِّهَا
قَدْ آيَسَ مِنْ رَاغِبِيهِ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذَلِكَ إِذْ هُوَ بِهَا قَائِمٌ عِنْدَهُ فَاخْتَدَّ بِخَطَايَاهَا ثُمَّ
قَالَ مِنْ شِدَّةِ الْفَرَحِ أَلْقَيْتُ الْمَسْأَلَةَ أَنْتَ عَبْدِي وَأَنَا رَبُّكَ أَخْطَأُ مِنْ شِدَّةِ الْفَرَحِ رَفَاةُ مُسْلِمٍ
وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ عِنْدَ الذَّنْبِ ذُنُوبًا فَقَالَ رَبِّ

اشتر علیہ وسلم نے کہ جب بندہ توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ سے اس شخص سے بھی زیادہ خوش ہوتا ہے جس کی سواری شیر زمین
میں ہر وہ سواری بھاگ جائے اس پر اس کا کھانا پانی جو یہ اس سواری سے اس پر کوئی وقت تک پہنچے اپنی سواری سے یا اس پر کہ
دوست کے سایہ میں لیٹ بیٹھا اس مال میں ہو کہ ناگاہ اس کی سواری اس کے پاس کھڑی ہو وہ اس کی جبر کھڑے ہو نہ ہونے کی خوشی
میں یوں کہ چلے اپنی توبہ سے اللہ میں تیرا حب و محبت خوشی سے نہ لگا کر گناہ و گنہگار سے دوستی اور ہر وہ سے فرماتے

ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بندہ جب کوئی گناہ کرتا ہے پھر توبہ کرتا ہے تو

گناہ سے توبہ قبول ہے جس گناہ میں جہنم ہے اللہ پر ہے کہ اس وقت کہ توبہ سے توبہ قبول ہے کہ گناہ میں سے وہ فرماتے ہیں کہ اس وقت کا یہاں
قبول نہ ہوتا تو قرآن کریم سے ثابت ہے اور توبہ قبول ہے جہنم میں سے ثابت ہے ورنہ برحق ہی واللہ و رسولہ اعلم (مسند و ترمذی ۱۱) ۱۵
ایسے فعلات پر خوشی سے مراد رضا و محبت ہے کیونکہ اصطلاح فرحت و خوشی ہے حب و غلبہ یا کہ ہے، خیال نہیں کہ عباد اللہ کے امر اور نکرار وہ کھار اور
اللہ تعالیٰ ہر بندے کے ایمان و شکر سے اسی ہے فرقہ ہے ان تشریحات و تفصیلات کے دور ہر شخص کو اس نے ایمان کا حکم ہی دیا ہے کہ فرمایا اٰیضاً
وَاللّٰهُ يَرْضٰهُ اَنْ يَكُنْ بِرَحْمَتِهِ كَمَا يَكُنْ بِرَحْمَتِهِ اِيَّاكُمْ كَمَا يَكُنْ بِرَحْمَتِهِ اِيَّاكُمْ كَمَا يَكُنْ بِرَحْمَتِهِ اِيَّاكُمْ كَمَا يَكُنْ بِرَحْمَتِهِ اِيَّاكُمْ كَمَا يَكُنْ بِرَحْمَتِهِ اِيَّاكُمْ
میں صراحتاً کہیں ہیں جو ہم کلام میں مذکور ہیں، دیکھو دیکھو احمیل علی الصلوٰۃ و السلام کا حکم تھا ارادہ تھا ایساں اس کی رضا کا ذکر ہے کہ
راہ سے کاہ ۱۵ یسوی جیسے اس شخص کو اس کے بعد اس سے اجتناب خوشی ہوتی ہے جو یہاں ہی نہیں آسکتی کیونکہ اس بندے کو اس میں اپنا امید ہی
جان سے جو چاہی، ایسی ہی رحمت اللہ کی یہ رضا ہم بیان نہیں کر سکتے یہ تشبیہ کر کے جس میں چاہے واقعہ کو پروردگار سے تشبیہی حال ہے
نہ کہ ہر حال میں ہر حال سے لہذا اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ یہ حقانی یا یوں بھی ہوا ہو، اور بعد میں اس کی آس بندگی ہو مقصد یہ ہے کہ تعالیٰ ہم پر
خود ہم سے زیادہ مہربان ہے، جتنی خوشی ہم کو پتی جان بچنے سے جملہ ہے، اس سے زیادہ خوشی اللہ تعالیٰ کو بد سے کا ایمان پہنچنے سے ہوتی ہے ۱۵
یہ کلام بھی نہمال خوشی بیان فرماتے کہ لے ہے کہ تشبیہ کے لئے کیونکہ یہ حقانی علیوں اور حقا سے پاک ہے۔ یعنی ہر وہ کی خوشی سے مت کٹ
گئی، وہ کہنا جاتا تھا یا بعد میں تیرا ہر وہ اگر برابر لیکن اُدھر کہ گیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ حقا و منہ سے کھر نکل جاتے ہر وہ کار نہیں ہوتا غلام سے اس
حقا کار کی جبری ملک سے خارج ہو کہ کو حق و اور میں شریعت و حکم نے اس پر حکم کر دیا مگر وہ جسے جبر سے کہ اس صاحب را طاع نہ ہو مگر ہر وہ پروردگار توبہ کرے،
طاعت کا حکم ہیں، لہذا اس حدیث سے نہ صرف دل نہیں پکڑ سکتے جو کہ یوں پڑھ جیتے ہیں لا اللہ شریعتی رسول اللہ اور پھر یہ اعتباری انسان کا ہر کرتے ہیں،

مسئلہ یہ شک کی طرف سے ہے یعنی الفاظ حضرت زکریا علیہ السلام کے یہ تھے کہ چونکہ ان کے بیٹے نہ ہوئے تھے اور نہ ہی بیٹہ رہا ہے
اس کی طرف سے کہ نہی جائزوں میں سے اس کے لئے استعوار کا لفظ نہایت ہی مکرر ہے فقہاء ان نام کی یہ وجہ ہے کہ چونکہ اس میں گدشتہ بہ درست آیت کے لئے عہد میں بخل
کے الفاظ یعنی احسان فرمائی ہے وہ ذاتی ہے کچھ یہ ہے : مسلول ہوا کہ استعوار تو یہ مکرر نام وہاں لفظ خدا کی کہ جو اس کے لئے کیا گیا ہے جس سے یہ ہو
نہی ہی جو پہلے شکوہ کیا تو یہ کہ نہی تو یہ استعوار کا لفظ نہایت ہی مکرر ہے فقہاء ان نام کی یہ وجہ ہے کہ چونکہ اس میں گدشتہ بہ درست آیت کے لئے عہد میں بخل
کے الفاظ یعنی احسان فرمائی ہے وہ ذاتی ہے کچھ یہ ہے : مسلول ہوا کہ استعوار تو یہ مکرر نام وہاں لفظ خدا کی کہ جو اس کے لئے کیا گیا ہے جس سے یہ ہو
نہی ہی جو پہلے شکوہ کیا تو یہ کہ نہی تو یہ استعوار کا لفظ نہایت ہی مکرر ہے فقہاء ان نام کی یہ وجہ ہے کہ چونکہ اس میں گدشتہ بہ درست آیت کے لئے عہد میں بخل

الذُّنُوبِ لَا أَنْتَ قَالِ وَمَنْ قَالَهَا مِنْ النَّهَارِ مُؤْتِيًا بِهَا فَمَاتَ مِنْ يَوْمٍ قَبْلَ أَنْ يُمِيسِيَ فَهُوَ
مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَمَنْ قَالَهَا مِنَ اللَّيْلِ وَهُوَ مُوقِنٌ بِهَا فَمَاتَ قَبْلَ أَنْ يُصْبِرَ فَهُوَ مِنْ أَهْلِ
الْجَنَّةِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ: الْفَصْلُ الثَّانِي: عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى يَا آدَمُ إِنَّكَ مَا دَعَوْتَنِي وَرَجَوْتَنِي خَفَعْتُ لَكَ عَلَى مَا كَانَ فِيكَ وَ
لَا أَبَايَ يَا آدَمُ تَوْبَلَّغْتَ ذُنُوبَكَ عَنَانَ السَّمَاءِ ثُمَّ اسْتَغْفَرْتَنِي خَفَعْتُ لَكَ وَلَدًا بَابِي
يَا آدَمُ إِنَّكَ تَوَلَّيْتَنِي بِقَرَابِ الدُّرِّ خَطَايَا ثُمَّ لَعَبْتَنِي لَا تُشْرِكُ بِي شَيْئًا لَا تَبْتَكَ

گناہ کوئی نہیں بخش سکتا نہ صبر سے فرمایا کہ جو میں نے تجھے دعا کی تھی کہ تیرے دل میں یہ کہے پھر ہی دن شام سے پہلے مر جائے تو وہ
جنتی ہوگا اور جو یقین دل کے ساتھ رات میں یہ کہے پھر صبح سے پہلے مر جائے تو وہ جنتی ہوگا اور جو صبح سے پہلے مر جائے تو وہ
حضرت انس سے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب تم اپنی قرابت سے اسی آدم کو جب تک تو مجھ سے دعا مانگے اور
مجھ سے اس لئے تو میں تجھے تیرے عزیز کے باوجود بہشتیار ہوں گا میں نے یہ فرمایا کہ آدم اگر تیرے گناہ کو آسمان تک پہنچ جائے
پھر تو مجھ سے دعا مانگے تو میں تجھے بخش دوں گا پھر یہ فرمایا کہ اگر تو زمین بھر کر خطاؤں کے ساتھ گمراہی کرے
کو کسی کو میرا شریک نہ ٹھہرا تاہو تو میں زمین بھر

درنگ کی ضرورت ہے کہ اس پر کبر و غرور ہو جائے خیال ہے کہ وہ گناہ جس کے معجزہ و درازی معرونیانہ و نور بنییب ہو، جس کی سے ہر چیز کے
بعد کبر و غرور ہو، حضرت آدم علیہ السلام کا خطا و گندم کا ایذا شیطان کے جہل سے فضل تھا، اس سبب کسی پیری و عمر و مرد و عورت میں
اترادی ہو کہ گناہ سے ہر کسی میں پھر نہ رہے اس خطا میں ہر طرف سے خطا میں تیری طرف سے، حکم قرآن پاک ظہور و جہل میں ہوں، خود و رحم نہ
ہے جس دلق میں خدا دینے نہ کرے، جو تیری شان کے شائق ہے وہ تو کہ عباد میں نے کر لی، ستادی تو کہ گناہ میں نے کر لی خدا کی تو کہ تیرے جیسے
ہر چیز پر ہے۔ شعر

نایم پر گناہ تو دے یا سنے رحمتی آج کہ فصل تست چہ ہست گناہ ما

سکے یقین کی قدر نہ کرے تاکہ معلوم ہو کہ ہر دعا اور توبہ کے وقت اس کے من کا یقین کئے کہ گناہ میں نے اپنے دوا سے پر ملا ہے تو یا میں اپنے آپ
میں یا اور کیم حکماری کو بلا کر یا ہی کرتے ہیں، حال نہیں پھر تیرے جیسے یقین ہوگا انشاء اللہ اللہ ہی جانے گا، سکے ملائے کرام حق صحت کے بعد و وجود
کو تیری ہی تیرے کیسے ہی گناہ، جہل میں بخش دوں گا میں نے اسے کہ جس کو کہتے ہیں کہ گناہ میں نے کر لی، ستادی تو کہ گناہ میں نے کر لی خدا کی تو کہ تیرے جیسے
کرام اس کے سے کہتے ہیں مطابق جی تجھے تیرے گناہ کے مطابق بخشوں گا، پھر گناہ کی چھٹی بخش، ہر گناہ کی بڑی بخش لاکھوں گناہوں کی
لاکھوں بخششیں، بلکہ حقیقت تو یہ ہے۔ شعر

گنہ رخ کا صاحب کیا وہ، اگر چہ لکھوں سے میں ہوا گنہ رخ کیم تیرے عفو کا نہ حساب ہے نہ شمار ہے

سکے حال میں کے حق سے جیسے ہمارا، اور میں کے زبیر سے جیسے ظاہر اور امکان میں کہ حق جیسے کنارہ، بعض نسخوں میں احسان بھی ہے مطلب یہ

يَقْدِرُ بِهَا مَغْفِرَةٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ أَحْمَدُ وَالدَّارِمِيُّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا أَحَدُ
حَسَنٍ غَرِيبٍ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى
مَنْ عَلِمَ أَنِّي ذُو قُدْرَةٍ عَلَى مَغْفِرَةِ الذُّنُوبِ غَفَرْتُ لَهُ وَلَا أَبَالِي مَا لَكَ شَرِكٌ بِي شَيْئًا رَوَاهُ
فِي تَرْجِيحِ السُّنَنِ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَزِمَ إِلَّا سَتَغْفَرَ
لَهُ اللَّهُ كُلُّ مَنْ كُلِّ حَيْثُ فَخَرَجَ وَمِنْ كُلِّ هِمٍّ فَدَجَّاهُ وَمَنْ لَزِمَ مِنْ حَيْثُ لَا يَجُكُّ سَبَّ رَوَاهُ

بخشش کے ساتھ تیرے پاس آؤ گا تو تیری امداد دے دیں ابی ذر ترمذی نے فرمایا یہ حدیث حسن ہے غریب ہے روایت ہے حضرت
ابن عباس سے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے راوی فرماتے ہیں فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھ سے کہ میں گناہ بخش دیتے ہوں تو
میں اسے بخش دے گا پھر پورا کر دے گا جب تک کہ وہ میرا کسی کو شریک ٹھہرے (شرعاً منع) روایت ہے ابی سے فرماتے ہیں ترمذی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو استغفار کر لے تو اللہ اس کے لئے برائی سے چھٹکارا اور برے سے نجات دے گا اور وہاں
سے اسے ترمذی دے گا جہاں سے اس کا گناہ بھی نہ ہو گا

ہے کہ اگر گناہ ہو دیں یہ گھر چلے جیسے زمیں آسمان سے گھری ہوئی ہے کہ بر طرف تیرے گناہوں میں تو ہر پھر سے معافی مانگے تو میرے لئے
گناہ بخش دے گا۔ بلکہ آسمان زمین کی ہر شے کو چھو بیٹھتا ہے اس کے سوا اور کب سے ٹکھنے، کسی ہندی شاعر نے کیا خوب کہا شعر
چکیا چکیا صاب کہیں اور کب کب کوئے جو کلیہ سے لگا اس کا بال۔ بیکار ہوئے

اللہ قربت کے دیر، پیش سے میرے قریب مقدار میں رقی میں قرب کہ قریب کثرت سے عورت کی مہاں اور سوار کا دھنا توں اور میرے میں قریب مطلب ہے کہ میرے
رازقی ہر روز کی قدر حاجت روئی و تباہی باطنی کوں اور حیویتی کو گناہ تباہی میرے یہ خطر بقدر گناہ مصرت حال فرمایا مگر نہ تو یہ ہے کہ گناہ ہر روز
ہو اس لئے شرط نکال لی کہ میرا شریک ٹھہرنا ہو۔ خیال ہے کہ میرے مقام پر شریک کسی گھر ہوتا ہے تب تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّ اللَّهَ لَا يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ الْمُشْرِكِ
اور نبی یا کتاب یا اسلامی حکام میں سے کسی کا انکار و حقیقت وہ حق کا ہی انکار ہے۔ لہذا حدیث باطل و واضح ہے۔ اور اس میں کفار کی مصرت کا
دعا نہیں، مگر مصرت میں تصادم ہے کہ کفار مشرک ہیں اور ان کا حدیث ہے میرے جو میں رب تعالیٰ کو عذاب مصرت ہر قدر دلتے، پھر اس سے گناہ سرزد
ہو جائے تب تعالیٰ اپنے فضل سے مجھے بخش دے گا، حال ویشہ یہ ہے کہ تلوک ہے، کیونکہ جب تعالیٰ کسی کے گناہ سے ہر چیز پر درویش وہ مومن ہی ہوگا
اسد سے مہم ہو گا گناہ کبیر کی بخشش تو یہ ہر طرف نہیں، میری حقوق انہما کی معافی خود حق سے معاف کرنے پر موقوف نہیں، مگر تعالیٰ اپنے بغیر بخشش
ہی نہ سکے قانون و شبہ غریب کچھ اور قانون کے ہم باہر دیتی ہے، اس حدیث میں بتا ل کی قدرت کا ذکر ہے و حقوق انہما و ال حدیث میں قانون کا ذکر
ہذا حدیث میں متنازع ہیں لہذا اس میں بتا ل کو گناہ و سرگناہ ہے کہ اس میں کسی کو گناہ استغفار کے لئے مانگے اور گناہ کے بعد کہ بہتر ہے کہ
خاموشی کے وقت منت لے کر جو فرض ہے پھر شراب پڑھائے کہ کثرت استغفار کیجئے یہ ہی اصول ہے تب تعالیٰ فرماتا ہے۔ قَدْ لَا تَعْلَمُوهُمْ يُسْأَلُونَ
لَعْنٌ کل بہت ہی غریب ہے، دوسری سے مراد مالی اولاد و حرب صاب یہ ہے استغفار کرنے والے کو تب معافی یہ تمام سمجھیں میری غرض سے بحث تباہی

فَمَنْ عَلِمَ مِنْكُمْ إِنِّي دُونَ قُدْرَةِ عَلَى الْمَغْفِرَةِ فَاسْتَغْفِرْنِي غَفْرَتَكَ وَلَا أَبَالِي وَلَوْ أَنَّ أَوَّلَكُمْ
وَأَخْرَجَكُمْ وَحْيَكُمْ وَمَيِّتَكُمْ وَرَطَبَكُمْ وَيَا يَسْكُرُاجْتَمَعُوا عَلَى أَشَقِّ قَلْبٍ عَبْدٍ مِنْ عِبَادِي
مَا زَادَ ذَلِكَ فِي مُلْكِي جَنَاحَهُ بَعُوضَةً وَلَوْ أَنَّ أَوَّلَكُمْ وَأَخْرَجَكُمْ وَحْيَكُمْ وَمَيِّتَكُمْ وَرَطَبَكُمْ
وَيَا يَسْكُرُاجْتَمَعُوا عَلَى أَشَقِّ قَلْبٍ عَبْدٍ مِنْ عِبَادِي مَا نَقَصَ ذَلِكَ مِنْ مُلْكِي جَنَاحَهُ
بَعُوضَةً وَلَوْ أَنَّ أَوَّلَكُمْ وَأَخْرَجَكُمْ وَحْيَكُمْ وَمَيِّتَكُمْ وَرَطَبَكُمْ وَيَا يَسْكُرُاجْتَمَعُوا فِي صَحِيدٍ
وَاحِدٍ فَسَأَلَ كُلُّ لِسَانٍ مِنْكُمْ مَا بَلَغَتْ أُمْنِيَّتُكَ فَأَعْطَيْتَ كُلَّ سَائِلٍ مِنْكُمْ مَا نَقَصَ

عَبْدُ أَبِي دَاوُدَ هَلَالُ بْنُ يَسَارٍ قَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ : **الفصل الثالث** عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَا يَكْفُرُ الذَّارِجَةَ لِلْعَبْدِ الصَّالِحِ فِي الْجَنَّةِ فَيَقُولُ يَا رَبِّ أَنْتَ فِي خَلْقِهِ فَيَقُولُ يَا سَتِغْفَارُ وَلَكِنَّكَ لَأَنْتَ رَوَاهُ أَحْمَدُ : وَكَفَّنَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا الْمَيِّتُ فِي الْقَبْرِ إِلَّا كَأَنَّهُ يُنَادِي الْمُنْتَخَبِينَ يَسْتَظِرُّ دَعْوَةً تَلْعَقُهُمِنْ أَيْ أَوْ أَمْرًا فَآخِرُ أَوْ

ابو داؤد کے نزدیک اسے ایسی جگہ میں یسار بن ہلال اور ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث غریب ہے : حسن تیسری : روایت سے حضرت ابو ہریرہ سے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ شہداء کی ایک بندہ کے خست میں ہے کہ نہ فرماتا ہے کہ توبہ کرنا ہے الہی کچھ فرمایا وہ کہہ کہ اس سے کہی یہ نہ فرماتا ہے نہ کہ توبہ کرے نہ کہ دعا کی ضرورت کہے کی وجہ سے (احمد) روایت ہے حضرت احمد اور ابن عباس سے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میت قبر میں آئے ہوتے ہیں کہ فرمادی کی طرف ہی ہوتی ہے کہ وہاں ہاں بھائی یا دوست کی دعا کے غیر کے پیچھے کی منتظر رہتی ہے

بلکہ ہر فرد کی ہے چھوڑ کر جگہ جگہ نہ کہ وہ ہی یہاں مزے ہے۔ بلکہ یہ حدیث مکمل اس سے ہے اس کے کوئی اعتراض نہیں یہاں کے نام ہیں مثلا بر گراہی حدیثیں جلال کے فرماتے ہیں بعض حدیث سے کہ یہ حدیث صحیح ہے : حافظ سعدی نے فرمایا کہ یہ حدیث بہت عجیب ہے اس کی اسناد متصل ہے اور اس میں کوئی دلیلی صحت نہیں اور حدیث غرق ہے ماری ہے وائے علم : اس طرح کہ کہے تو اس کی قرعہ قبول دینے کی جنت کی کثرت کی کثرت ہے چھڑا دے کہ : پھر اس سے اعلیٰ کیا اس طرح کہ کہے غریبی جاتی ہے کہ تیرا وہ بلند ہو رہا ہے : بلکہ اگر یہ حدیث یہ اعتراض نہیں کہ جنت تو کیا اس کے بعد ملے گی : وجہ ہے قرعہ کی کچھ بلند ہو رہے ہیں : حرقت نے فرمایا کہ یہاں حدیث صالح سے مراد گنہگار رسول ہے جو بخشش کی صلاحیت و قابلیت رکھتا ہے پہلے وہ خطاب قرعہ کر رہا ہے کہ اچانک خطاب ہو خوف ہو کہ رحمت کی کثرت کی قرعہ مکمل حال ہے : بلکہ یہ حدیث صرف ایک شخص سے مخصوص نہیں : اس میں تو قرعہ سو پہاڑوں اعمال کرنے کی طاقت نہیں رکھتا : پھر یہ تبدیل حال بغیر اعمال کیسے ہو رہی ہے : بھان ان شریب کی خطا میں بندہ کے دم سے جدا ہے : لہذا اس سے چند مسئلے اسلام ہوئے : ایک یہ کہ نیک اولاد جو اس باب کو ان کے سرے بعد دوائے ایصال قلوب : متغفار و جز سے یاد رکھے صلہ جاری ہے اور یہ تعالیٰ کی رحمت ہے جس کے قدر ہو مردہ کو قرعہ فائدہ پہنچا رہا ہے کہ شفاعت و توفیق برحق ہے جس کا فائدہ میت کو پہنچتا ہے : پھر حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کا ذکر کیا ہی کہ : تیسرے مسئلے کا اظہار کہ چاہئے کہ وہاں ہاں کہ دعا کے قرعہ میں یاد رکھی : حتیٰ کہ ان میں سلام میرے وقت حدیث اخلاقی و اخلاقی پر ہے : البتہ پھر نیکو کا عمل اس شمار ہوگا : خیال ہے کہ خداوند تعالیٰ پھر میں پڑھا میں اللہ ان کی اولاد اور اولاد صاب حال ہے کہی ساتویں پشت کی اولاد ساتویں مادہ کو کام آجاتی ہے : شام کو کچھ سلام تو اپنے گناہوں کے حصے سے غافلان کی پیشانی کی ہمارے کہہ نے ہر روز نیکو کیوں نہ کہ میں مخصوص مومن بنے میرے لئے پادشہ کی وجہ سے بڑے بڑے بڑے ہیں : تادمیت ہر مومن ایسی ہوتی ہے جیسے نئی دلیں سسرال میں کہ اگر چہ وہاں سے ہر طرح کا جینا و کھانا ہوتا ہے مگر اس کا انداز میں ہر روز تہذیب کی کوئی آئی کیسے سے پہنچتا ہے تو اس کی خوشی کی حد نہیں رہتی : پھر دل گئے

طریق

صَدِيقٍ فَإِذَا الْحَقُّ كَانَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا وَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى لَيَدُخُلُ عَلَى أَهْلِ الْقُبُورِ مِنْ دُعَاءِ أَهْلِ الْأَرْضِ أَمْثَلُ الْجِبَالِ وَلَنْ هَدِيَّةَ الْأَحْيَاءِ إِلَى الْأَمْوَاتِ إِلَّا سِتْفَعَارُكُمْ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعْبِ الْإِيمَانِ وَكَفَى عَنْهُمَا اللَّهُ بْنُ بُسْرِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طُوبَى لِمَنْ وَجَدَ فِي صَحِيفَتِهِ (سِتْفَعَارًا كَثِيرًا) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَبُيُودِي النَّسَائِي فِي عَمَلِ يَوْمٍ قَلِيلٍ وَكَفَى عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ

پھر جب اسے دعا پہنچ جاتی ہے تو اسے دعا دینا اوروں کی تمام نعمتوں سے زیادہ پیاری ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ زمین والوں کی دعا سے قبر والوں کو لڑکے پہنچا دیتا ہے اور یقیناً زندہ کامر دلوں کے لئے تمہارا کہنے دعا سے مغفرت ہے۔ دوسری شے لایمان ہر روایت میں حضرت عبداللہ ابن مسعود سے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لئے بیت غریباں ہیں جو اپنے نامہ اعمال میں بہت استغفار لکھتے ہیں یا دعا و نماز کی نئے احادیث کو دن رات کمال میں روایت کیا، روایت ہے حضرت عائشہ کے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم یوں

لکھتے تھے کہ یہ بیت میری دعا ہے کہ اسے زندہ دلوں کے لئے کھاتے استغفار رہتا ہے۔ اسی سلف میں بیت کو بعد از ہند بار، تیمار، دوسروں، جیسوں، چار بیسوں وغیرہ سے یاد کرتے ہیں، مگر اس شروع سے معلوم ہو گیا کہ یہ ہندو گیارہویں مال نہیں، بلکہ دوسرے مراد خاص دوست بھی ہے اور عام دوست بھی ہر مسلمان کو، ہندو کو چاہئے کہ مردوں کو نبی دعاؤں وغیرہ میں بد رکھیں تاکہ کل انہیں دوسرے مسلمان یاد کریں، اس حدیث سے ان لوگوں کو عبرت پکڑنی چاہئے، جو یا رفاخو ایساں تو ہے لوگوں کو طوطی طوطی کہہ رہے ہیں، تو کہتے ہیں کل انہیں بھی مرنا ہے شعر

نام نیک رفتگار ضائع ممکن ۹ ناب خد نام نیکت برستوار

اس لئے کہ یہ دوست محنت حاجت کے وقت پہنچتی ہے، نیز یہ پڑنے والی کا تحفہ و جہ ہوتا ہے، پڑیس میں دیں کا حد بھی پیرا معلوم ہوتا ہے، بلکہ صوفی فرماتے ہیں کہ ہر ایک عمل کا ثواب اسی شکل میں بارش کریت کہ نہیں ہے، اگر کوئی خیرات کی گئی، تو وہ روٹی کی شکل میں اس کا ثواب بیت کو ملے گا، اگر کوئی خیرات کا ثواب کپڑے کی شکل میں ملے گا، اگر اس میں صف کی طرف سے بہت برکت ہوتی ہے، بلکہ خواہ دعا سے حضرت صراحت ہو جیسے عبد اللہ بن مسعود و مولیٰ و جعیم المسلمین، خواہ مٹنا جیسے ان کی طرف سے صدقہ و خیرات، کہ یہ چیزیں بیت کی بخشش کا ذریعہ ہیں، اگر حکم یہ حدیث قرنی دہلی دونوں استناد میں کر شامل ہے، خیال رہے کہ یہ احادیث ان آیات کے خلاف نہیں ہیں انسان الا عاقلی اور لہا ما کسبت و غیرہ کہ ان آیتوں میں بدنی عمل مراد ہیں یعنی کوئی کسی کی طرف سے فرض بارودہ نہیں رکھ سکتا، یہ فرض لینے ہی کو نہ ہے اور اگر وہاں، اور یہ احادیث ثواب سے بھرانے کے متعلق ہیں، ثواب سے بھانا اور ہے اس لئے فرض اور یا آیت میں ایک کی گئی ہے اور حدیث میں بخشش کا شریعت میں انسان کی ملک صرف لینے ہی محال ہیں دوسروں کا کیا حق ہے کوئی شے یا نہ ہے، بشل میں خوش منزل کا بھر دے

تورہ اعمال اپنا ساتھ لے جا داری کون پیچھے قریب جیسے کا سوچو تو یہی

بعد مرنے کے نہیں اپنا پل بھول جائے قاتل کو قبر پر پھر کوئی لئے یا آئے

شعرا

وَوَيْتَرُ مَهْلِكَةٍ مَعَهُ رَاحِلَتُهُ عَلَيْهَا طَعَامُهُ وَشَرَابُهُ فَوَضَعَ رَأْسَهُ فَنَامَ نَوْمَةً فَاسْتَيْقَظَ
وَقَدْ ذَهَبَتْ رَاحِلَتُهُ فَطَبِعَ بِهَا حَتَّى إِذَا اسْتَدْرَكَ عَلَيْهِ الْحَدَّ وَالْعَطَشُ أَوْعَا شَاءَ اللَّهُ قَالَ أَرْجِعْ
إِلَى مَكَانِي الَّذِي كُنْتُ تَرْفِيهِ فَنَامَ مَرَحًا أَمُوتَ فَوَضَعَ رَأْسَهُ عَلَى سَاعِدِهِ لِيَمُوتَ
فَاسْتَيْقَظَ فَإِذَا رَاحِلَتُهُ جُنْدٌ عَيْنَاهَا زَادَهُ وَشَرَابُهَا فَالْتَمَسَ شَدُّ قَدْحًا يَتَوَبَّرُ الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ
مِنْ هَذَا إِذَا رَاحِلَتُهُ وَزَادَهُ رَوَى مُسْلِمٌ عَنْ قُوعٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُ

جانوروں والی بلاکت کی زمین میں اسے اس کے ساتھ سواری ہے جس پر اس کا کھانا پال ہے اس نے سر کا کچھ سوگیا جاگا تو
اس کی سواری جاہلی تھی اسے بیت و حنڈ رہا تھا تھے کہ جب اس پر دھوپ یا پیاں یا جراثیم چاہا غائب ہو گئی تھی تو بولا کہ
میں اتنی اس میں جگہ لٹ جاؤں جہاں تھا وہاں سو جاؤں حتیٰ کہ ہر جاؤں اپنے بازوؤں پر مرنے کے لئے سر رکھ دیا جبر ۴۰
تو اس کی سواری اس کے پاس تھی جس پر اس کا تو شرابی تھا اللہ تعالیٰ مومن نبی کے توبہ سے اس شخص سے بڑھ کر خوش ہوتا ہے
جو یہ سواری سے خوش ہو اسلام نے صرف وہی روایت نقل کی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک ابن مسعود سے مروی ہے اور

کوہ بھی کہ عبادت ہے تو بڑھ کر اس سے توبہ کرنا بھی اچھے صبر کی علامت ہے ۵۰ سالہ میں ست معمولی سا سواری، سواری کی بھی نگرانی اور چھٹی اور ہندوں
کا بھی، عرب، وہاں سے ہندوؤں کا چھٹی ہے نفس سواری جس پر ہمارا ہر طرح کا روحانی سلاہ ہے، یہاں غافل ہو کر سونا خطرناک ہے، یہ بھی نہیں ہے ۶۰
۷۰ اور عا شاء اللہ یا تو ہندی کا لڑکا اور ہندوؤں کے گھنے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تو گری پر پاس کا ذکر فرمایا اور یا ما شاء اللہ فرمایا اور
جو دھوڑا نور میں شرمندہ مسلم کا روت دگرانی ہے اور آدھو جو گھونٹ ہو کہ پاس کی غلاب ۷۰ آئی عکرم وہ وہ عیسیٰ، مکرپی، خوف وطمح میں غلاب ۸۰
کے جو رہے چاہے، ۹۰ شاید وہیں سواری روئے آئی ہر اور شے کے کیونکہ وہ جگہ اس نے جانی پہچانی ہے اگر آئی تو موت تو آئی چلنے لگی
ملاصر یہ کہ یا سواری پاؤں لگا یا مچا لگا، ۱۰۰ اب بھی اہل عرب جب ریگتوں میں جنس جایش، تو زندگی سے نا امید ہو کر اس طرح موت کی انتظار
میں بیٹھ جاتے ہیں اور وہاں ہی جانا نکل جاتی ہے، یہاں وہ ہی نقشہ کھینچا جا رہا ہے ۱۱۰ سال جاگنے سے مراد اسٹاکر دیکھ رہے ہیں ایسی حالت
میں زندگانی آتی ہے اور ممکن ہے کہ بگڑے سے حقیقتہً جاگ ہی مراد ہو اور اتفاقاً ہو گھر آگئی ہو، ہر حال یہ ایک نشیہ ہے جس میں پاس کے بکواس
کا نہایت بہتر نقشہ کھینچ کر چلی کیا گیا ہے ۱۲۰ بیٹھے جیسے وحشی اس باؤں بندے کو اس آس پوری ہونے پر چوکتی ہے جس نے جان و مال
سب کچھ کھو کر سب کچھ برباد، اس سے نہایت وحشی اللہ تعالیٰ کو اپنے کھوسے کے نہیں کہنے پر جوتی ہے، اور نیا سے کرام مر جاتے ہیں کہ روح
انسان مسافر ہے جن اس کی سواری جس پر اس کے اعمال کا سامان ہے، دنیا صرناک چکل ہے یہاں کی خلعت اس ماطر کا سوچا تا ہے جب روح غافل
ہو کر جاگ تو دیکھا کہ بدن غسانی نہ ہشت میں گم ہو چکا تھا، روح کے قبضہ سے نکل چکا تھا روح سے بہت مشت سے لئے تاپیں کرنا چاہا مگر وہ
وٹا ایسی ہو کر روح کو اپنی موت کا یقین ہو گا، اور اس نے سہر یا کہ لب میں غلاب تھی جس کو تیر ہوئی ہوئی کہ اپنا کتحت الہی نے کنگیری کی ہر گم شدہ
سہر انیس کی توین حد و حدی نے کنگیری کی روح سے پناہ نہ دیا، یہی کے ہر اس کی کہ اس پہری ہو گئی، ایسی روح بہت جاہل ہے (مرقات)

وَقَالَ تَقَدَّبَ إِلَيَّ النَّبِيُّ وَفِي شَرَحِ الشُّعْبَةِ رَوَى عَنْهُ مَوْحُوفًا قَالَ الْقَدَمُ تَوَيْتُ
وَالثَّابِتُ كَمَنْ لَدُنْبُ لَهُ: بَابُ الْفَصْلِ الْقَوْلُ: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَضَى اللَّهُ الْخَلْقَ كَتَبَ كِتَابًا فَمِنْ عِنْدَهُ فَوْقَ عَدْنِهِ
إِنْ رَحِمْتِي سَبَقَتْ غَضَبِي فِي رِوَايَتِي غَلَبَتْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ: وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

اور یہ بتی نے فرمایا کہ اس حدیث میں بہر حال ایک لفظ ہے اور وہ جہول حال ہے اور شروح شریح ابن موفی سے موقوف روایت کی آپ نے فرمایا
نادام ہونا تو ہے اور تقدب والا ایسا ہے کہ گراگنہ کیا ہی نہیں، بابت پہلی فصل: روایت ہے حضرت ابو ہریرہ سے فرماتے ہیں کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتب اللہ کے خلق کے لیے کتب لکھا ہے اور وہ عین اللہ کے اوپر ہے اور میری رحمت میرے
غضب پر غالب ہے اور ایک روایت میں غلبت ہے کہ (مسلم بخاری) روایت ہے انہی سے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ

شریعت لادکر ویسے ہائیں، پھر گندہ شدہ کو تابی پر علامت ہمارا دنا نہ کہہ کا بعد اس تو ہے کہ ہر مطلق بکڑا ہوگا مگر بعض حدوں میں بزرگ
نیکو سے بدل جائیں گے، حضرت ماجہ رحمہ، مسلمان لوری اور خلیل بن عباس سے فرمایا کرتی تھیں کہ میرے گناہ باری نے کھوئے ہیں کہیں زیادہ ہیں، اگر
میری تو ہے یہ گندہ یکساں ہو گئے، تو پھر میری نیکیاں بخاری کیسے سے بہت بڑھ جائیں گی (مرقات) احیاء رہے کہ یہاں کہیں لادہ کہیں گنا
سے انہما اولیاء، ملا کہ حاجت نہیں ہیں، کیونکہ گناہ تو ہے کہ ان جیسا نہیں ہو جاتا، اگر اسے عذاب میں نہ ہو مگر نعمات و شرفوں کی تو ہوگی نہ محض
ان سے بھی پاک ہیں یہاں تک مراد میں جو مذکور ہیں نہ محفوظ مگر گناہ نہ کریں، جیسے جیسے گناہ و گناہ و گناہ، اگر تائب گناہ تو ہے کی برکت
سے ان سے گناہوں کی طرح ہو جائے ہے گناہوں میں:

۱۔ یعنی بھول کا پتہ نہ دیکھ کر گناہ صیغہ، ہذا حدیث و حدیث کہہ چکی، امام ابن جریر اور طحاوی وغیرہ سے مراد یہ کہ جو گناہ جسے نصیحت و نصیحت
توبہ میں بہت بعد اگر صیغہ بھی توبہ بھی قبول ہے (مرقات) ۲۔ گناہ جو گناہ گندہ شدہ ہوتا ہے تو کا گناہ، گناہ ہے کہ اس میں ہر بات ساری دکان میں یہ
اس سے معرفت علامت کا ذکر فرمادے، کوئی کا حق ماننے پر نادام ہوگا تو حق ادا کی کہ جسے عاری ہونے پر شرف ہوا گناہ گندہ شدہ جہول غامض تصانیف
کو گناہ لہذا حدیث، اصل و رابطہ اس پر کوئی اعتراض نہیں، اگرچہ حدیث موقوف ہے مگر فرور کے حکم میں ہے کہ یہ مدت محض تیس سے نہیں کہی جا
سکتی، ۳۔ گناہ یعنی گندہ شدہ یا اس کے تحت و لاف حق کا باب جس میں مختلف مضامین کی احادیث ہیں، اکثر حدیثیں اللہ کی رحمت اور بندے کے مایوس نہ
ہونے کے متعلق ہیں، ۴۔ گناہ اس طرح کہ مخلوق کو پیدا فرمادیا یا پیدا فرمانے کی ابتداء کی یا جو دولت کے طور پر امداد قریب کی یا جب یشاق کلان تمام
مدحوں کو پیدا کیا، ۵۔ گناہ سے مراد اس سے غصہ ہے اور نیکف سے مراد نیکف کا حکم دینا ہے فرشتہ کو یا نعم کو، عرش کا آپ سے مراد و حدیث میں ہے
ہے کہ اگر میں، کیونکہ اس سے عرش کے نیچے ہے کہ اس کا دہا صحن عرش کے فرما کر روح محفوظ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی پشال ہے کہ اس
میں مائے عاقبت حدیث ہیں، اور حدیث اسماعیل ہا میں عرش (شرع) کے شرع ہیں اس کے متعلق اور حدیث سے قول ہیں (مرقات و فیرو)

۶۔ اس طرح کہ آثار غضب یا آثار رحمت غالب بھی ہیں اور وہاں بھی، اور حدیث رحمت و غضب صحت سوال کی سمجھیں ہیں، وہاں روایت کی، اور
غالبیت اخلاص نامک ہے، مطلب یہ ہے کہ عمری رحمت کا ظہور وفاق و صحت زیادہ ہوگا، چنانچہ رب تعالیٰ کی رحمت تمام مخلوق کو پہنچتی

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِلَّهِ مِائَةَ رَحْمَةٍ أَنْزَلَ مِنْهَا مِائَةً وَاحِدَةً بَيْنَ الْجَنِّ وَالْإِنْسِ وَالْبَهَائِمِ
وَالْأَوْاقِ فِيهَا يَتَعَاطَفُونَ وَيَهَيَّئُونَ لَهَا حَمُونَ وَبِهَا تَعُوطُ الْوُحُشُ عَلَى وَلَدِهَا وَأَخَذَ اللَّهُ
يَسْعَاءُ وَتَسْعَيْنَ رَحْمَةً يَرْحَمُ بِهَا عِبَادَهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ مُتَّفِقٌ عَلَيْهِ وَفِي بَرَايَةِ مُسْلِمٍ عَنْ
سَلْمَانَ سُحُورَةٍ فِي أُخْبَرِهِ قَالَ فَإِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ اكْمَلَهَا بِهَذِهِ الدَّحْمَةِ وَعَنْهُ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَوَيْعُ الْمُؤْمِنِ مَا عِنْدَ اللَّهِ مِنَ الْعَفْوَهِ مَا طَبَعَ
بِحَدَنِهِ أَحَدٌ وَنَوَيْعُ الْكَافِرِ مَا عِنْدَ اللَّهِ مِنَ الدَّحْمَةِ مَا قَنَطُ مِنْ جَنْبِ أَحَدٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ کی سورتیں ہیں جن میں سے ایک رحمت جن، اماں، جانور و درختوں کے پوٹوں کے رحمت تائی
جس سے آپس میں ایک دوسرے پر مہربانی اور رحم کرنے میں اس رحمت کے وحشی جانور اپنے بچے پر مہربان بنتے ہیں اور انسان بھی رحمتیں
محفوظ رکھتا ہے۔ یہی رحمت ہے اللہ تعالیٰ تبارک و تعالیٰ کے دین نے ہندو پر رحم فرمایا کہ اسلام بخاری اللہ مسلم کی مددایت میں حضرت سلمان
سے اسی کی مثل ہے اس کے آخر میں ہے کہ فرمایا جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ اس رحمت کو اس سے کمال فرمادینا اور دینے کے، انہی
فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اگر مومن جاں بیت کہ اللہ کے پاس کہنا خدا ہے کہ تو کوئی بھی اس کی جنت کی امید نہ
رکھتا اور اگر کافر جاں بیت کہ اللہ کے پاس کہتی رحمت ہے تو اس کی جنت سے کوئی نا امید نہ ہوتا ہے (مسلم بخاری) مراد ہے

فَأَمَّا اللَّهُ فَعَلْ مَا فِيهِ وَأَمَّا الَّذِينَ فِيهِ فَمَا فِيهِ ثُمَّ قَالَ لَهُ لَوْ فَعَلْتَ لَهَذَا قَالُوا خَشِيتُكَ
يَا رَبِّ وَأَنْتَ أَهْلُكُمْ فَفَعَلْتَ مَا تَشَاءُ عَلَيْهِ وَعَنْ صَاحِبِ الْخُطَابِ قَالَ قَدِيمٌ عَلَى النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبِيٌّ فَإِذَا الْأُمْرَاءُ مِنَ النَّبِيِّ قَدْ تَحَلَّبَ ذُنُوبَهَا تَسْعَى إِذَا وَجَدَتْ صَبِيًّا
فِي النَّبِيِّ أَخَذَتْهُ فَالْصَّقَتْ بِبَطْنِهَا وَأَرْضَعَتْ فَقَالَ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَتَدْرُونَ هَذَا كَارِخٌ وَلَدَهَا فِي النَّارِ فَقُلْنَا لَا وَهِيَ تَقْدِيرٌ عَلَى أَنْ لَا تَطْرَحَهُ فَقَالَ اللَّهُ
أَرْحَمُ بِعِبَادِهِ مِنْ هَذِهِ يُولِدُهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ، وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

اقتداء دیا کہ حکم دیا تو اس نے بے اندک اسبہ میں کر دیا اور جنگ کو حکم دیا تو اس نے اپنے اندک میں کر دیا پھر اس سے راہ کیا تو سب سے
حرکت کیوں کی وہ بولا یا رب تیرے دوسرے جسے تو خود خبر ہے اسے دیکھ کر میں نے یا رسول اللہ یہی ارادہ کیا حضرت عمر بن خطابؓ فرماتے
ہیں کہ نبی کریم ﷺ سے ملنے سے پہلے تو قیدی میں ایک عورت کی بھانجیوں دو دوسرے سے چھٹک ہی تھیں وہ دوسری ہی تھی جب
قیدیوں میں کوئی پرانی لڑکی اپنے پیٹ سے چٹائی اور اسے دودھ پلا دیتی تب ہم سے نبی کریم ﷺ سے فرمایا کیا تم یہ
خیال کر سکتے ہو کہ یہ عورت اپنے بچہ کو گالیں پھینک دے ہم نے عرض کیا اگر وہ پھینکے پھر تو کبھی نہ پھینکے فرمایا اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر
اس سے زیادہ مہربان ہے مثنیٰ یہ اپنے بچہ پر کہہ دیا مسلم بخاری اور ابویہ حضرت ابو ہریرہؓ سے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ

اگر آپ نے مجھ پر تھکی کی اور میرا صدمہ نہ کرے صواب و باطل کا یہ ہے کہ تم میری میت کو خود یہ صواب سے دینا دھلا کر اٹا کر تاکہ نہ بچاؤ مجھ پر صواب
ہر کہے اور اگر تقدیر سے ہر صواب کو حق شارحین کے فرمایا تو یہی کہ ہر صواب کا یہ ہندو صحت الہی سے خبردار نہ تھا۔ اے اس سے ہندو کے رسوم ہر کہے
یک یہ کہ مرد کو جلا دے اور اس کی مٹی کو رازاد دینے سے مرد صواب و مذاب سے نہیں رہ سکتا، اب تعالیٰ ایک لکھ میں اس کے کام دوسرے میں فرما
کہ صواب بھی سے بیٹا ہے اور مذاب و لڑبھی سے دیکھو، جیسا کہ مذاب قبر کے باب میں عرض کر چکے ہیں، دوسرے یہ کہ زمانہ قدرت کے لوگ صرف
تقدیر تو محدود پر بیٹھے جائیں گے صحت الہی سے غفلت اور گمراہیوں میں کی پکڑ نہ ہوگی سوائے حقوق العباد اور ظلم کے کہ ظلم کی منزل تو عالموں کو بھی
لے گی، تیسرے یہ کہ خوف صواب تعالیٰ کی بڑی رحمت ہے جس سے سامع گناہ صواب پر جاتے ہیں، دیکھو یہ ہندو عرصہ کا گناہ تھا صفت فہم خوف
الہی سے بھترتا ہے جس سے یہ کہ صواب و مذاب کا حکم تو مرتے ہی ہو جاتا ہے، اس کا غرض قیامت میں ہو گا۔ اے کیونکہ اس کا پچاس سے جو ابھر چکا
تھا اور یہ نبی واللہ تعالیٰ، تحلیب صواب سے بنام کے مینے میں دودھ دہتا رہا میں دودھ کی نہ کثرت مزاج ہے جسے پستان نہ منہ لیکھ اور دودھ
نہینے لگے، اے تاکہ دودھ کا خوش رکھ کر ہو جائے، میری اپنے بچہ کو یاد کر کے دوسرے بچوں پر مہربانی کرتی تھی در وقت یہ لگے جیسے ان نہیں
چاہتی کہ میرا بچہ آگ میں ملے، ایسی ہی اب تعالیٰ نہیں چاہتا کہ میری عذرا آگ میں ملے، تو اس سے زیادہ مہربان ہے، خیال ہے کہ یہاں چاہنا یعنی
راضی ہونا ہے کہ میری اور نہ کرنا، اب تعالیٰ نہ کھرتے راضی ہے، فتن سے دنیا کا ہر ظلم تعالیٰ کے ارادے سے ہے نہ اس کی رضا سے ہو گویا کرتی ہے
دوسرے میں جاتے ہیں تھیں، لکے اس ماننے سے راضی ہیں نیز اور یہ صواب ہے اس پر مسئلہ تقدیر کا اعتراضات نہیں پڑ سکتے۔

فَعَمَّا كَتَبَهَا اللَّهُ لِقَيْتِهِ فَلَا حِدَةَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ، الْفَصْلُ الثَّانِي: عَنْ عُقْبَةَ بْنِ حَامِدٍ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مَثَلَ الَّذِي يَعْمَلُ السَّيِّئَاتِ ثُمَّ يَحْتَسِبُ
الْحَسَنَاتِ كَمَثَلِ رَجُلٍ كَانَتْ عَلَيْهِ دُرَّةٌ ضَيْقَةٌ قَدْ خَسَفَتْ ثُمَّ حَمَلَ حَسَنَةً فَأَنْفَكَتْ
حَلَقَةً ثُمَّ حَمَلَ أُخْرَى فَأَنْفَكَتْ أُخْرَى حَتَّى تَخْذِرَ إِلَى الْأَرْضِ رَدَاهُ فِي تَرْجٍ اسْتَنْدَ، وَعَنْ
أَبِي الدَّرْدَاءِ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ هَلْ الْمُنْبَرِكُ يَكُونُ يَقُولُ وَلَمْ يَخَفْ
مَقَامَ رَبِّهِ جَلَّتْ أُنْزِلَ فَإِنْ زِلْ وَإِنْ مَرَقَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ الثَّانِيَةُ وَلَمْ يَخَفْ

پھر کہی نے تو اسے اللہ تعالیٰ ایک گناہ لکھتا ہے، مسلم کا یہی ہے دوسری فصل، دعایت حضرت عقبہ بن حامد سے فرماتے ہیں فرمایا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس شخص کی مثال جو پہلے گناہ کرتا پھر نیکیوں کے لئے اس کی کچھ سہ سے تنگ ہو جائے جو اس کا گناہ گھونٹ رہی
تھی پھر اس نے نیکیوں کی تو ایک جملہ لکھ لیا پھر دوسری نیکی کی تو دوسرا کھل گیا حتیٰ کہ وہ زندہ زمین پر گر گئی اس لئے کہ یہ دعایت ہے حضرت
ابی الدرداء سے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خبر دیا کہ فرماتے ہیں کہ جس نے ایک سال کے گناہوں کے لئے
سے دوسرے دو خیریں ہیں میں نے کہا کہ اگرچہ زنا کر لیا اگرچہ عورتی کشتہ، جو ان سے حضور نے پھر دوبارہ بھی فرمایا کہ اس کے لئے جو

وکل ہے، لیکن نازا اور گناہ ہے باجماعت ہر ایک کے لئے، اور شے فیہ ہے کہ وہاں گناہ اور گناہ کا ایک اللہ کہہ اور بہت ارادہ کہ لے پانسان گناہ پر
جاتا ہے یہاں فیہ لگن کا ذکر ہے، ہر ایک صریح اس حدیث کے خلاف نہیں کہ جب دو مسلمان لڑیں یا ایک مالا مال ہو تو قاتل و مقتول دونوں جیسی کر کے
مقتول سے بھی قاتل کا اور کیا تھا اگرچہ ہمدرد کر سکا کہ وہاں گناہ کا حرم، بالجموع مراد ہے ایسے ہی جو حمل کرنے کا لہذا ارادہ کشتہ مگر خود نہ پائے وہی گناہ
ہوگا، جو کفر کا ارادہ کرے وہ کار ہوگا، اور حدیث و نسخہ میں گناہ ہے، یہی ہے جو اس حال سے کہہ کر کہیں تک ہے۔

لے اس سے سلام ہوتا ہے کہ بغیر اس گناہ کا اور جو ناگہ نہیں۔ گناہوں تصور و ارادہ غائب کا باعث ہے، اسی لئے حضور اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
حمل و ارادہ دونوں کا ذکر فرمایا، مسئلہ گناہ چھوڑ کر گناہ کے ساتھ ساتھ بعض لوگ بچے صوف گناہ کرتے ہیں، جو گناہ چھوڑ کر صرف نیکیاں کرنے
لگتے ہیں یہ تو خطہ درجہ کے ہیں اور جس لوگ جو صوفی اگرچہ گناہ کرتے رہیں مگر نیکیاں بھی کرنے لگتے ہیں یہ بھی نیکیت ہیں، غالب ہے کہ یہ ان لوگ
جماعت مراد ہے، مسئلہ یہ بیت نفس مثالی ہے کہ جیسے فہم سامعے صوم کو گنہ گری ہے، اور اگر تنگ ہو تو تمام دن کو تکلیف دیتی ہے ایسے ہی
گناہ ہرگز نہیں گھبراہٹ ہرگز براہ راست ہے، اللہ کے نزدیک بھی اللہ بدلتی کی نگاہ میں بھی اس کو نیکی کو کرتی بھی رہتی ہے، نیکی سے دل کو خوشی ہوتی ہے
گناہ سے دل کو رنج اگرچہ بھی یہ خوشی دہم بعض اوقات صوفیہ ہمدرد مسئلہ اس میں، شاہ فرمایا کہ نیکیوں کی بکثرت سے گناہ معاف ہوتے ہیں
یہ فرمایا ہے، ان الحسنة و النسيئة نکات، یہ بھی ہر گناہ انسان تکلف نیکی کرتا ہے پھر آہستہ آہستہ اس کا مدد بن جاتا ہے اور بعض
طرح ہر گناہ سے غفلت ہو جاتی ہے قرآن کریم فرماتا ہے إِنَّ السَّوءَ تَتَّبِعُهُ عَيْنٌ أُنْظِرُكُمْ فَلْيَتَّقُوا اللَّهَ وَلْيَتَّقُوا النَّاسَ وَلْيَتَّقُوا نَفْسَهُمْ
مطلب یہ کہ نیکیوں کے دینے کو گناہوں کی دہم اس کی کھل کر رہیں، مگر جاتی ہے ہر سے دہم ہر جاتی ہے، شے میں ہو کر کسی اس فرستے گناہ

فِي كَسَائِي فَجَاوَزْتُ أُمَّهُنَّ فَاسْتَدَانَتْ عَلَيَّ رَأْسِي فَكَشَفْتُ لَهَا عَهْدَنَ فَوَقَعَتْ عَلَيْهِ يَدُهَا
وَلَقَعَتْهُنَّ بِكَسَائِي فَمِنْ أُولَئِكَ مَعِيَ قَالَتْ خُصْمُتُنَّ فَوَضَعْتُهُنَّ وَابْتَأْتُهُنَّ إِلَّا لَذْوَمَهُنَّ فَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَبِيرُونَ لِيَحْمُوا أَمِيرَ الْأَفْدَاخِ فَمَا خَهَا فَوَالَّذِي بَعَثَنِي بِالْحَقِّ
اللَّهُ مَا أَصَحَّ بَعْبَادِهِ مِنْ أَمِيرِ الْأَفْدَاخِ بِفَدَاخَهَا (رَجَعُ هُنَّ حَتَّى تَضَعُهُنَّ مِنْ سَعْيِكَ خَذَعُنَّ
وَأُمَّهُنَّ مَعَهُنَّ فَدَحَّجَهُنَّ يَدُهَا أَبُودَاوُدَ : الْفَصْلُ الْمَثَالِثُ عَنْ عَبْدِ
اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ غَزَاوَاتِهِ فَمَرَّ بِقَوْمٍ فَقَالَ

اگر میں ان کی ماں کو لیتی وہ میرے سر پر چڑھ گئے گی میں نے اس کے پاس سے وہ بچے کو لے لیا وہ ان پر گر پڑتی ہیں ان سب
کو اپنے کپڑوں میں پھینک دیتا ہوں سب یہ میرے ساتھ ہیں فرمایا اب میں کہہ دوں میں نے انہیں کھانا ان کی ماں انہیں ہمیشہ رہتی تھی نبی رسول اللہ
ﷺ نے انہیں کھانا کھانے کی تم ان پر حملہ کی ماں کی ہونے چوں سے اتنی مہارت تھی کہتے جو اس کی قوم میں سے مجھے حق کے ساتھ سمجھا
اللہ تعالیٰ نے ہندوں پر اس سے کیا وہ جہان بے قسری ہو کر ان کی ماں پر ہونے لگا انہیں وہاں سے جاؤ حتیٰ کہ انہیں ہار دے رکھو وہ جہان
سے پکڑے اور ان کی ماں ان کے ساتھ رہی وہ ہیں وہاں سے گیا (ابوداؤد) ۱۰ میری فصل روایتیں حضرت حماد بن
عمر سے فرماتے ہیں ہم مصلیٰ حمادوں میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھے حماد بن عمر ایک قوم پر گذر رہے تھے

مال سے ہوا کہ ہاتھ بکڑا ان کے مال کے لئے گھر میں پان سے یا ان کی قدر ہی ہے مگر کسی کا پاؤں حال اس کے لئے دوسرا آدمی جس پر کھڑا اگر کھڑے گا
تو جرم ہوگا ملے صوفیہ فرماتے ہیں کہ شوق بے سوزی پیدا کرتا ہے، اسی شوق سے ہی قوتِ ہمدانی طاقت، طبیعت میں بہت و مہارت پیدا ہوتی ہے، پھر چڑیا
نسان سے لے کر ہر قسم کے شوق نے اس کے دل سے لے کر ہر صفت کا لیا، یہ کہہ لیں اسی چڑیا انسان پر حملہ کر دیتی ہے جیٹ یا کہ شوق کا یہ حال ہے
تو جیسے ہر تعاقب شوق سے عیب کسے اس میں دیر کیوں ہے، پیدا ہونے کے طالع میں جیٹ کا قدر تیرا دیوں پڑتی تھی اور بقا طالع میں بائیس ہزار دیر کی مگر جیٹ
کا قدر کی بہت، شہادت دیر کی آج تک مشہور ہے، یہ دیر کی کہیں سے آئی، اپنی حضرت شوق کی ترنہ ماری تھی ملے جیٹ اب کمال نہیں پر مگر کہ نہیں کھنڈ
یا کہ یہ سنا ہے ہم سب ہی دیکھیں، معلوم ہوا کہ جانوروں کی حرکات کا قاعدہ دیکھ، اگر ہو و لوب کی نیت سے نہ ہو مگر بہت حاصل کہے کہ نیت سے ہو تو باہر
ہے حرکات سے مراد ان کا پیرا دگو نہیں، بلکہ وہ تو کھیں کو دی ہے ملے میں دگو کا اسامیچ کہہ کر بھی نہیں چوں سے۔ حال بلکہ اپنی جہاں پر کھیں کہ نہیں
پنے پر میں جیٹ سے رہی، ملے ہوئی سے مراد سادہ شوق میں عیب کا شوق تھا، باہر پر ہر طرف کی جا چلی ہو کہ دیکھ، یہی سب سب ہر قسم سے لگتا ہے
اسی نیت کی بنا پر شوق کی سے ہر دور میں، داؤد و سید کا فریاد میں عود ہے کہ شوق کر جیتے ہیں، نیت کی نیت میں جیٹ سے داسی میں ہونا عود فرماتے ہیں شوق
ملیٰ تو ہر دور میں توں توں رخورد کر توں کی بعد ہم صوفیوں

شہ اس جہاں کی دود ترانہ میں اُنہوں کا رخ اندر تو رفت ہوا شہادت لیا نے پہل قزاق انہیں اس کے اندر اس حملہ کو حال قرار دیا میں ان چرندوں کی ماں
ان چرندوں کے ساتھ رہی، دوسری قزاق کی تا پر میں یہ چوں ملے کہ ان کے ساتھ اس کی ماں کو بھی رکھو، اس سے معلوم ہوا کہ جانوروں کے

مِنْ الْقَوْمِ الْوَاحِنِ لِلْسَّيِّئُونَ وَإِمْرَأَةٌ تَحْصِبُ بِقَدِّهَا وَمَعَهَا ابْنٌ لَهَا فَإِذَا ارْتَضَوْا هَبَّ وَ
 تَحْتَتْ بِهِ فَذَاتَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ أَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ قَالَ نَعَمْ قَالَتْ يَا بَنِي
 أَنْتَ وَابْنُ الْيَسْرِ اللَّهُ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ قَالَ بَلَى قَالَتْ الْيَسْرُ اللَّهُ أَرْحَمُ بِعِبَادِهِ مِنَ الْأُمِّ
 يُولِدُهَا قَالَ بَلَى قَالَتْ إِنَّ الْأُمَّ لَا تُضَيِّقُ وَلَدَهَا فِي الْبُطْنِ فَكَيْفَ يُرْسِلُ اللَّهُ عَبْدَهُ عَلَيْهِ يَتِيمًا
 يَبْكِي ثُمَّ رَفَعَهُ لَأَسْأَلَنِيهَا فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ لَا يُعَذِّبُ مِنْ عِبَادِهِ إِلَّا الْمَارِدَ الْمُتَوَكِّلَ الَّذِي
 يَتِمَدُّ عَلَى اللَّهِ وَابْنُ ابْنِ يَقُولُ لِلْبَيْتِ إِلَّا التَّصَدُّقَ ابْنُ يَاحْتَبُ وَعَنْ ثَوْبَانَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى

تم کو اس قوم (جو وہ بڑے ہم رست سماں میں ایک عورت (انہی کے نیچے) آگ جلا رہی تھی جس کے ساتھ اسکا بچہ تھا جب تک بھڑکے اور بچی ہوتی
 تو عورت بچہ کو دور نہ دیتی وہ بچی پریم سے نہ مریہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور کیا آپ رسول اللہ میں آفریا ہاں بولی میرے لہا پہلے
 پر قدموں کی مشرقاں دم دلوں سے بڑھ کر میرے نہیں آفریا ہاں وہ کیا اللہ اپنے بندوں میں سے اپنے بچے سے زیادہ مہربان نہیں آفریا
 ہاں تو بول کہ ماں تو ہے بچہ کہ کس میں نہیں آتی اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر جھکا لیا بیت میں سے بھر سر سارٹ اس کی طرف اٹھا
 کہ فرمایا اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں صرف سرکش منکری کی کو مذہب چکا جو اللہ تعالیٰ پر کشتی کرے لولا الا اللہ کہنے سے انکاری ہوئے
 ابن ماجہ ۱۰۱۰ روایت ہے حضرت ثوبان سے وہ بھی کہہ گئے

جھوٹے بھول کو اس کی ماں سے لگ رہی تھی سلام سے حاضر ہو کر رہی دم کرنے کا حکم دیا۔ لے سلطان جہاں کھار عاہاں ہر گئی طاعت موجود تھی۔
 اسی نے ان کو جو نہ لے لیا میرے نہیں لڑا۔ اب کہہ کہ تم قریش یا مغربوں میں حد سے کہہ کر پوچھنا ہے علی کی دلیل نہیں اس پر چھنے بل درجہ کی مصلحتیں ہوتی
 ہیں یہ کہ فی نے علی علیہ السلام سے پوچھ کر قریش سے ہاتھیں کیسے دے دے تھک تھک سے بنا۔ جس کے دل کش کرنے کو بھی کہتے ہیں دسار تہیوں و
 بد میں کو بھی جس سے آگ سٹائی جائے۔ یہ تاق و تاق سے آگ دے تھک تھک میں دُوب اللہ تھک تھک میں تم اللہ تبارک و تعالیٰ سے جوئے حضور و سید کا بندہ
 ہوں۔ ملے بھی اس محبت کا ایک بچہ جو گھسٹا ہوا تھا ہر رات کو گھسٹا گھسٹا گھسٹا کے پاس جا تا اور آگ کو کچھ ناچتا مگر عورت مرد نہ تھا۔ نہ لگے معلوم
 ہوتا ہے کہ اس نے اس سے پہلے کسی حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نہ کی تھی مگر حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے انور و شہر و جزیرہ کو لکھ کر آیا تھی۔
 اسی نے لکھی دوسرے سے اس نے یہ سوال کیا کہ ہے یعنی محنت میں بہت دم کرنے لگے ہیں ماں باپ، استاد، مصلحین، گروہ، تعالیٰ تمام سے زیادہ مہربان ہے
 یہ عرض: لہذا سوال کی تیسویں حد ہے جو کہ وہاں سے زیادہ مہربان ہے، اسی نے اس کے متعلق حروف سے سوال کیا وہ یہ سوال بھی بھیجے سوالی کی گئی تھی
 درر جن میں ماں بھی شامل تھی ہاں کہہ چکا کہ حافظہ فرمائیے کہیں کی کہیں جو سے باہر جاتا جو تھی میرا وہ ہے کہ وہ نہ تھا۔ تھی ہر ماں مہربان تعالیٰ اپنے بندوں
 کو دوزخ میں کیوں بھیجے گا سچاں اللہ کی ہر دوسرا ہر حد ہے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ دوتا اس محبت کی بات دیکھ کر اندر پھر یہ کہ رحمت
 یا دوزخ اگر خدا اس کی رحمت سے ہر تاب ہے۔ کبھی شرف سے کبھی دوزخ سے کبھی جوش یہ دوتا جو جس سے تھا جو اللہ کی رحمت پیدا کر دیا جو۔ اور اس با کی
 دوزخ رحمت کے حال کا ملاحظہ فرماتا تھا۔ لہذا حدیث پر یہ اعتراض جس کہ یہ دوتا کیوں تھا۔ لہذا علامہ یہ ہے کہ وہ اب صرف کھار کو چھوڑا وہ بھی ان

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْعَبْدَ لَيَلْتَمِسُ مَرْضَاةَ اللَّهِ فَلَا مِزَالَ بِذَلِكَ فَيَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ
لِجِبْرِئِيلَ إِنَّ فَلَانًا عَبْدِي يَلْتَمِسُ أَنْ يُرْضِيَ بَنِي الْأَوَّلِ رَحْمَتِي عَلَيْهِ فَيَقُولُ جِبْرِئِيلُ
رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَى فَلَانٍ وَيَقُولُهَا حَمَلَتُ الْعَرْشِ وَيَقُولُهَا مَنْ حَوْلَهُمْ حَتَّى يَقُولُهَا أَهْلُ
السَّمَوَاتِ السَّبْعِ ثُمَّ يَهْبِطُ لَهُ إِلَى الْأَرْضِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَعَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فِيهِمْ ظَالِمٌ لِنَفْسِهِ وَمِنْهُمْ

اشرف علیہ وسلم سے ساری کھٹوتوں نے فرمایا جتنا اللہ کی رضا و امداد کرنا چاہے احمدی سچو کی ہر بات ہے اللہ تعالیٰ حضرت جبریل سے نوازا ہے کہ ظفر میرا زندہ
 راضی کرنا چاہتا ہے مطلع رہ کر اس پر بری روئے شکر تب حضرت جبریل کہتے ہیں اظہار ہر بات کی دستک ہے یہی بات مائیں حق فرشتے کہتے ہیں یہی ان
 اسکا مدد کر کے فرشتے کہتے ہیں مٹی کو مائیں آہاں لائے یہ کہے گئے ہیں جبریل نے اس کے لئے زمین پہ نازل ہوتی ہے مائیں دعا ہے حضرت امام ابن
 نبیہ سے دینی کو ہم سے اشرف علیہ وسلم سے مادی اشرف و ذلیل کے اس فرمان کے متعلق کہ بعض ملک اپنی جانوں پر ظالم ہیں اور بعض

کے اپنے تصور و سرکشی سے بھیجے ہر وہاں ملائی و سرکشی ہے کہ وہاں کر کے مکان دیتی ہے مدھے گنگا و سلاطین اس پر مدد دے گی کہ مدد کے لئے فاضل
تصویر ہیں بلکہ تہذیب سے ملے ان کی صفائی کر کے انہی جنت کے لائق بنانا بھیجے ہوئے کو اگر کسی تپا کر رہو بنا کر صوبہ کے گلے کے لائق بنا دیا جاتا
ہے تو اگر گنگا و ملائی کے لئے رحمت ہوئی ان گندگی میں بھرے ہوئے پہلے کو سخت سردی میں ملائی و حلائی ہے جس سے پہلے کو زیادہ جلتا ہے
مگر اس سے اس کے صفائی میں بڑا ہوتا ہے، لہذا اس طرح کہلنے سردی و دیناری کا مول سے جب تعالیٰ کی رضا چاہتا ہے کہ کھانا پینا سونا جاگتا بھی
ہے تو رمضان الہی کے لئے نام و دورہ تو بہت ہی مدد ہے، حقائق اس کی توفیق نصیب دے دے لے میں اس پر میری کامل رحمت ہے اس طرح
کہ میں اس سے راضی ہو گیا، خیالی رہے کہ اشرفی مقام تمام نعمتوں سے ملے نعمت ہے جب جب تعالیٰ مدد سے راضی ہو گیا تو کوئی بندہ کے
جو گئے، جب تعالیٰ فرماتا ہے رَضِیَ اللہُ عَنْہُمْ وَ رَضُوا عَنْہُ، پھر مدد سے پورو وقت تا بہ کہ وہ تعالیٰ سے راضی ہو گیا کہ وہ ہے حضرت صدیق اکبر
رضی اللہ عنہ کے متعلق فرماتا ہے وَ رَضُوا عَنْہُ، اشرف تعالیٰ صدیق کو اس سے گناہ کہ وہ راضی ہو جائیں گے، لہذا غرض کہ آسمانوں میں اس کے نام کی دعاء
میں ہاتھ بندھ جاتا ہے کہ رحمتہ اشرفیہ یہ کلمہ دعائیہ ہے یہی اشرف تعالیٰ اس پر رحمت کرے، یہ دعایا تو خوشنوں کی محبت کی وجہ سے ہوتی ہے یا خود
وہ اگر شے اپنا قریب ہی بڑا مانے کے لئے یہ دعائیں دیتے ہیں، اچھوں کی دعائیں دینا قریب الہی کا فیہ ہے جیسے ہمارا دود و شراب پر خدا شہد
قلوب کی حالت خیر ہے، اس کو کہہ کر مدد شگفتہ شے دعائیں قاصد حسرتہ سے اشرفیہ و سلم

لکھ اس طرح کہ تھقلی طور پر اماں کے صدمے اس کے غمے نکلے مگر ہے رحمتہ اللہ علیہ راجی اللہ عنہ اور لوگوں کے دل خود بخود اس کی طرف کھینچے گئے ہوں اور اس کی تھقلی گشتی عبریت الہی کی دلیل ہے، دیکھئے حضور کوٹ پاک و ابراہیم جیسے بندگان کو ہم لوگوں نے دیکھا، ایسے مگر سب کو ان سے دینی محبت ہے، مسلم شریف میں حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو حضرت جبریل سے ہے، میں ملاں سے محبت کرتا ہوں، تم بھی اس سے محبت کرو، حضرت جبریل آسمانوں میں اعلان کر دیتے ہیں کہ ملاں سے اللہ تعالیٰ محبت کرتا ہے۔

مَقْتَصِدٌ وَمِنْهُمْ سَابِقٌ بِالْخَيْرَاتِ قَالَ كُلُّهُمْ فِي الْجَنَّةِ وَآهَ الْبَيْهَقَةِ فِي كِتَابِ الْبَحْثِ وَالشَّرْحِ

میانہ میں اور بعض بھلائیوں میں بہت سے جانے والے اسے جہنم نے فرمایا یہ سب جنتی ہیں بلکہ (یعنی کتاب البعث والشفعہ) +

آپ سب بھی اس سے جنت کریں چنانچہ تمام رشتے اس سے جنت کہنے لگے ہیں، پھر زمین میں اس کی قبولیت بھلا دی جاتی ہے یہ حدیث اس کے قریب
ایک قریب ہے، یہ طبی قدرت کی محنت ہے لہذا اس آیت کی یہ سیاق میں اس کی باتوں کا ذکر فرمایا، ظالمین، مہلکین، مہلکین، ظالمین وہ جس کے
گناہ نیکیوں پر غالب ہوں، مہلکین وہ جس کے دونوں مکمل برابر ہوں، مہلکین وہ جن کی نیکیاں گناہوں پر غالب ہوں یا نیکیوں نے گناہوں کو دیکھ
ہوں، ان تین کلمات کی اور بھی شرحیں کی گئی ہیں بلکہ اس طرح کہ مہلکین تو بغیر حساب جنتی ہیں اور مقتصدین حساب میر کے بعد جنتی، اور
ظالمین یا قہر سب حساب کے بعد کچھ سزا پر جنتی ہیں، جنتی اور ان مہلکین نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی روایت کی کہ سابق تو سابق
میں ہی اور مقتصد بھی ہیں اور ظالم معصوم امام صغر صادق فرماتے ہیں کہ وہ حساب کرنے سے آئیں آئیں یا رب الظالمین
سے شرف تھانے اپنے سابقین بدعت کے طعن سے ہم ظالمین پر دم نہ لائے، ہاں گناہ سب سے آئیں آئیں یا رب الظالمین
بھلا کا نبیب الکریم وصلی اللہ تعالیٰ علیہ خلیلہ خلقہ سیدنا محمد و آلہ وصحبہ وسلم لعین یا رب الظالمین

الحمد لله العظیم

کرات شریعہ شکرہ جلد سوم ۱۶ جمادی الاول ۱۴۲۹ھ مطابق ۱۶ نومبر

۱۹۵۹ء دوم و شنبہ کو شروع ہو کر آج ۱۲ ربیع الاول ۱۴۲۸ھ مطابق ۱۵ ستمبر ۱۹۶۰ء

پنجشنبہ کو ختم ہوئی، جو اس سے ماہ و اشاعت، وہ جو نگار کے لئے دعا ہے حضرت قبولیت فرماتے دیتا ہے جزا و جزا

ناشر: احمد یار خان نعیمی شریفی منیم گجرات پاکستان

چند بہترین دینی کتابیں

جن کا آپ کے گھر میں ہونا نہایت ضروری ہے

تفسیر فیہی :- نہایت سلیس اردو زبان میں تفسیر ہے۔ آیات کا ربط و تعلق، نزول تفسیر، قواعد و اعتراضات کے جوابات -

پارا اقل - ہم دو حصہ - ہم سو حصہ - ہم چار حصہ - ہم پانچ حصہ - ہم عشر - ہم ہجرت - ہم ہجرت - ہم ہجرت

مرآۃ جلیہ جہان - احسن القصص - امام عزالدین رحمہ اللہ نے سورۃ القصص کی تفسیر کی ہے اس کا اردو ترجمہ ہے۔

ناشر: صاحبزادہ افتخار احمد خان نعیمی دہلی

پتہ: کاپتہ: نعیمی کتب خانہ مفتی احمد نیا رخاں روڈ گجرات پاکستان

فہرست مضامین مرات جلد سوم

۸۸	برائے کر کے نام برد دے وہ بدترین انسان ہے	۶۷	جو سو فی صد تک کر کے حضرت علیؓ کے	۴۷	تقسیم فرمادیتے
۸۹	آدی مرتے وقت کچھ بھیج دے، اپنے ہی	۶۸	عنا من ہیں	۴۸	سید کا جواز صدقہ لینے پر حتم جرح
۹۰	تقسیم کر دے	۶۹	ماں سماعت اور شغل میں	۴۹	بدیہ ہے
۹۱	جو حیران کر کے راہ میں حاکمی ہر اس کو فوراً	۷۰	اگر آمد سوئے کا چوتھیں دن میں صدقہ	۵۱	نیکو آغوش کے ماہوں کو کوڑا دینا حرام ہے
۹۲	دھکنا چاہیے	۷۱	کر دیں	۵۲	آنسو قسم کے لوگ دکانے لے گئے ہیں
۹۳	خرچ کر دے، بیچ دے، انشور دے گا	۷۲	دیکھتے سنی کر دے اور نہیں کو بد مادہ ہے ہیں	۵۳	صدقہ کے ساتھ میں صحت عمر کی احتیاط
۹۴	مصنوعات جنت میں درخت ہے	۷۳	صدقہ خرچ کر دیں گے انشور بھی تا ہی دے گا	۵۴	باب، یا مکن کے سوال نہیں
۹۵	صدقہ سے طلاق حلال ہے	۷۴	اگر باب اور نہ کر دیں دے گا	۵۵	حرف میں شخص سوال کر سکتے ہیں، اللہ
۹۶	باب فصیلت صدقہ	۷۵	سہاں خرچ کر دے گا شراے	۵۶	کو حرام ہے
۹۷	جرات حلال نکالی سے کر لے چاہیے، ادبی	۷۶	سستی اور کھوس کی ستری تشکیل	۵۷	بہ ضرورت شدید سوال کیا دوسرا جس سے
۹۸	قبول ہوتا ہے	۷۷	کینوسی حلال کو وام بادی ہے	۵۸	جانیگا
۹۹	صدقہ کی شریعت میں کتا ہے اور پہلا	۷۸	نیل و شمع کا ورق و تروبا	۵۹	قیامت کے دن بھکاری کے سر پر گوشت
۱۰۰	جیسا چاہتا ہے	۷۹	قرب قیامت کو دے لینے والا میسر ہوگا	۶۰	ہوگا
۱۰۱	خیرات سے ملے کم نہیں ہوتا	۸۰	حب حیرت کا وقت ہر وقت صدقہ زیادہ کرنا	۶۱	سوال میں خدا کرنا اور جو ہے حرام ہے
۱۰۲	معاویہ دیکھا اور نکاسی کر کے دے کر	۸۱	چاہیے	۶۲	سہول سے مہولی کا کھانڈ عزت اور سواں
۱۰۳	انشور بند کرنا ہے	۸۲	بے خوف آگے بڑھنے پر خوف دونوں لاخسوں	۶۳	سبب لعنت ہے
۱۰۴	حق جنت میں امن و مہازوں سے داخل	۸۳	سے خیرات کرے	۶۴	ادب کا آئینہ ہے داسے سے بہتر ہے
۱۰۵	ہوں گے جس عمل کی کثرت کریں	۸۴	سستی بندہ جسے لوگوں کے قریب اور ذرا	۶۵	فرز حکیم صود آپ کے سوا کسی سے سوال
۱۰۶	صحت صدیق کو نام و دھاروں سے جنت	۸۵	سے دوسرا میل اس کے پرکس	۶۶	نہ کرنا گا
۱۰۷	کے دریاں پکا دیں گے	۸۶	جانب سستی یا کھوس ماہر سے بہتر ہے	۶۷	ادب کا آئینہ دینے والا بیجا لینے والا ہے
۱۰۸	صحت صدیق تمام غریبوں کے مالک ہیں	۸۷	صحت کا ایک دو دم ہر دم الموت کے سوا	۶۸	جو سوال سے بچنا چاہے انشور آئے سوال
۱۰۹	اپنے چڑھائی کے تھوڑے ہدیہ کو مقبول سمجھو	۸۸	دو دم حیرات کر کے سے بہتر ہے	۶۹	سے بچنا نا ہے، جس سب سے بہتر
۱۱۰	ہر نیکی صدقہ ہے	۸۹	موس، انجیل و بدعتی ہیں جو	۷۰	خدا و رسول انشور خند
۱۱۱	چوٹی نیکی مقبول سمجھ کر پھر دو	۹۰	دھوکہ دے، کھوس یا صان جتنا دے دلا جنت	۷۱	جو بغیر سوال و طلب ملے لے لے
۱۱۲	ادب و خلوص انکی کی قریب ادب کی تردید	۹۱	میں نہیں سناے گا	۷۲	مجبور آ سوال جائز ہے
۱۱۳	صدقہ ہے	۹۲	بدترین شخص کینوسی و بزدل ہے	۷۳	بھکاریوں کے عز قیامت میں گھرے اور
۱۱۴	تین سو سالہ بڑ ہیں، اور ہر روز کا صدقہ	۹۳	حضرت علیؓ سے آسمان انور میں کاموت	۷۴	رہی ہوں گے
۱۱۵	ایک نیکی ہے	۹۴	کے متعلق سوال جواب	۷۵	آدی میں کتنی رقم ہے جتنا ہے
۱۱۶	اصناف و گھوڑے پر سوار، اچھی بات	۹۵	ایک امرائے کے صدقہ کا واقعہ	۷۶	میں جس شام کا کھا نا ہے
۱۱۷	خدا کی طرف ہر قدم راستہ سے تکلیف دہ	۹۶	ایک شخص کے کھیت کے سے مخصوصیت	۷۷	سزب اصحابی کو طریقت انجیل کی تعلیم و
۱۱۸	اشیاء کا مٹنا یا غیر صدقہ ہے	۹۷	سے بارشوں کا واقعہ	۷۸	سماعت سوال
۱۱۹	حمد، تکبیر و تہلیل و صدقہ ہے	۹۸	اندھے، اچھے اندھ کو بھی کا قصہ و استعان	۷۹	امبار و ملت سے غریب و فقہ نہ مرگ
۱۲۰	صحت حلال، ثواب و صدقہ ہے	۹۹	فقیہ و گدگ	۸۰	علاء عباس سے انشور آئے فتنی کر دے گا
۱۲۱	باغ، کھیت سے آدی یا جانور یا پرندے	۱۰۰	انشور کے بندے، داغ، لہ و ہیں	۸۱	جو بدیہ لگے لے لے لے لے لے لے لے لے لے لے
۱۲۲	کچھ کھا لیں صدقہ ہے	۱۰۱	خود کردہ فقیر کو کچھ نہ کچھ ضرور دینا چاہیے	۸۲	کا خوراک لینا جائز
۱۲۳	کچھ کھا جان بچانے سے ایک زانیہ کی	۱۰۲	سائل کو گوشت دینے سے گوشت پر پھریں	۸۳	حضرت علیؓ نے عرفات میں ایک بھکاری
۱۲۴	محضرت	۱۰۳	گیا	۸۴	کو کر دے لگاے

۱۲۹	۱۱۵	۱۱۶	۱۱۷
۱۳۰	۱۱۹	۱۱۶	۱۱۷
۱۳۱	۱۲۰	۱۱۶	۱۱۷
۱۳۲	۱۲۱	۱۱۶	۱۱۷
۱۳۳	۱۲۲	۱۱۶	۱۱۷
۱۳۴	۱۲۳	۱۱۶	۱۱۷
۱۳۵	۱۲۴	۱۱۶	۱۱۷
۱۳۶	۱۲۵	۱۱۶	۱۱۷
۱۳۷	۱۲۶	۱۱۶	۱۱۷
۱۳۸	۱۲۷	۱۱۶	۱۱۷
۱۳۹	۱۲۸	۱۱۶	۱۱۷
۱۴۰	۱۲۹	۱۱۶	۱۱۷
۱۴۱	۱۳۰	۱۱۶	۱۱۷
۱۴۲	۱۳۱	۱۱۶	۱۱۷
۱۴۳	۱۳۲	۱۱۶	۱۱۷
۱۴۴	۱۳۳	۱۱۶	۱۱۷
۱۴۵	۱۳۴	۱۱۶	۱۱۷
۱۴۶	۱۳۵	۱۱۶	۱۱۷
۱۴۷	۱۳۶	۱۱۶	۱۱۷
۱۴۸	۱۳۷	۱۱۶	۱۱۷
۱۴۹	۱۳۸	۱۱۶	۱۱۷
۱۵۰	۱۳۹	۱۱۶	۱۱۷
۱۵۱	۱۴۰	۱۱۶	۱۱۷
۱۵۲	۱۴۱	۱۱۶	۱۱۷
۱۵۳	۱۴۲	۱۱۶	۱۱۷
۱۵۴	۱۴۳	۱۱۶	۱۱۷
۱۵۵	۱۴۴	۱۱۶	۱۱۷
۱۵۶	۱۴۵	۱۱۶	۱۱۷
۱۵۷	۱۴۶	۱۱۶	۱۱۷
۱۵۸	۱۴۷	۱۱۶	۱۱۷
۱۵۹	۱۴۸	۱۱۶	۱۱۷
۱۶۰	۱۴۹	۱۱۶	۱۱۷
۱۶۱	۱۵۰	۱۱۶	۱۱۷
۱۶۲	۱۵۱	۱۱۶	۱۱۷
۱۶۳	۱۵۲	۱۱۶	۱۱۷
۱۶۴	۱۵۳	۱۱۶	۱۱۷
۱۶۵	۱۵۴	۱۱۶	۱۱۷
۱۶۶	۱۵۵	۱۱۶	۱۱۷
۱۶۷	۱۵۶	۱۱۶	۱۱۷
۱۶۸	۱۵۷	۱۱۶	۱۱۷
۱۶۹	۱۵۸	۱۱۶	۱۱۷
۱۷۰	۱۵۹	۱۱۶	۱۱۷
۱۷۱	۱۶۰	۱۱۶	۱۱۷
۱۷۲	۱۶۱	۱۱۶	۱۱۷
۱۷۳	۱۶۲	۱۱۶	۱۱۷
۱۷۴	۱۶۳	۱۱۶	۱۱۷
۱۷۵	۱۶۴	۱۱۶	۱۱۷
۱۷۶	۱۶۵	۱۱۶	۱۱۷
۱۷۷	۱۶۶	۱۱۶	۱۱۷
۱۷۸	۱۶۷	۱۱۶	۱۱۷
۱۷۹	۱۶۸	۱۱۶	۱۱۷
۱۸۰	۱۶۹	۱۱۶	۱۱۷
۱۸۱	۱۷۰	۱۱۶	۱۱۷
۱۸۲	۱۷۱	۱۱۶	۱۱۷
۱۸۳	۱۷۲	۱۱۶	۱۱۷
۱۸۴	۱۷۳	۱۱۶	۱۱۷
۱۸۵	۱۷۴	۱۱۶	۱۱۷
۱۸۶	۱۷۵	۱۱۶	۱۱۷
۱۸۷	۱۷۶	۱۱۶	۱۱۷
۱۸۸	۱۷۷	۱۱۶	۱۱۷
۱۸۹	۱۷۸	۱۱۶	۱۱۷
۱۹۰	۱۷۹	۱۱۶	۱۱۷
۱۹۱	۱۸۰	۱۱۶	۱۱۷
۱۹۲	۱۸۱	۱۱۶	۱۱۷
۱۹۳	۱۸۲	۱۱۶	۱۱۷
۱۹۴	۱۸۳	۱۱۶	۱۱۷
۱۹۵	۱۸۴	۱۱۶	۱۱۷
۱۹۶	۱۸۵	۱۱۶	۱۱۷
۱۹۷	۱۸۶	۱۱۶	۱۱۷
۱۹۸	۱۸۷	۱۱۶	۱۱۷
۱۹۹	۱۸۸	۱۱۶	۱۱۷
۲۰۰	۱۸۹	۱۱۶	۱۱۷

۱۴۸	کون شمس کسی کی طرف سے صلاحت دت	۱۴۱	بھول کر کھائے پیے وغیرہ سے دور رہیں	۱۴۵	متریت میں چاند کا اعتبار سے، حشر کی کا
۱۴۹	ادائیں کر سکتا	۱۴۲	تقدیر اور وقت پر کھانا، عظام آزاد یا دور	۱۴۶	حجاب پر حشر سے
۱۵۰	باب ہیام القطوع	۱۴۳	ماہ کے روزے یا ساڑھ حکیموں کو کھانا	۱۴۷	چاند کے گرد دور رکھو اور دیکھ کر کھو لو
۱۵۱	صورت طالع نام ماہ متعال میں اکثر روزے	۱۴۴	دیبا ہے	۱۴۸	رویت پلان کا مطلب
۱۵۲	رکھتے تھے	۱۴۵	حیدر خرمی درست ہے	۱۴۹	ماہ رمضان و فقر و غریبوں اُمّتیں تیں
۱۵۳	صورت طالع نام ہر ماہ کے روزوں کے روزے	۱۴۶	اس کا کھانا اسی کو جائز را دیا	۱۵۰	کے چھوٹے کی تحقیق
۱۵۴	رکھتے تھے	۱۴۷	بڑا صاف اور متقی جو بے نصیب پر قادر ہو	۱۵۱	آئینہ شہان کے روزے کا حکم
۱۵۵	ماشورہ کا روزہ، دواؤں کے خصوصیات	۱۴۸	دن کر سکتا ہے بران کو جائز ہیں	۱۵۲	شہان کا چاند دیکھنا ضروری ہے
۱۵۶	فاز قحط کے مصالح	۱۴۹	بلا اور وقت سے دور رہیں تو سنا، عید	۱۵۳	شک کے دن روزہ رکھو
۱۵۷	ماشورہ کے روزہ کی اہلیت	۱۵۰	تھے سے جانا رہتا ہے	۱۵۴	رمضان کے لئے ایک مسلمان گواہ کافی
۱۵۸	کوبت بہت دوسروں کے ساتھ لوں	۱۵۱	مسواک روزہ میں جائز ہے	۱۵۵	جے
۱۵۹	متریم کا روزہ بھی دیکھیں	۱۵۲	مکات روزہ آنکھ میں دوا دوسرے مرد ڈالنا	۱۵۶	مطلع صاف ہو تو روزہ گواہ ضروری ہیں
۱۶۰	بقیہ کے پتلے عشرے کا ہر روزہ سال کے	۱۵۳	حشر ہے	۱۵۷	چاند کے چھوٹے بڑا ہونے کا اعتبار نہیں
۱۶۱	برابر ہے	۱۵۴	سر پر تین کی بات یا پانی بہانا جائز ہے	۱۵۸	سری کھلے میں برکت اور اہل کتاب سے
۱۶۲	ظریف سوال	۱۵۵	درست ہے	۱۵۹	فرق سے
۱۶۳	موم دوام صوم داؤدی	۱۵۶	رمضان کے ایک روزہ کا بدلہ خرچہ کر کے	۱۶۰	خطہ میں ہندی کرنا ستر ہے
۱۶۴	برہا میں تین دن کے روزے، عید کے	۱۵۷	روزے نہیں ہو سکتے	۱۶۱	صوم رمضان میں ہے
۱۶۵	شکل بھی	۱۵۸	جو لوگ روزہ اور شب عید کی میں احتیاد	۱۶۲	تم میں میری کف ہے میرا رب کھانا، چائے
۱۶۶	روزہ کا روزہ سال گزشتہ و آئندہ کا کفار	۱۵۹	سب کے لئے وہ تو اب سے موم رہتے ہیں	۱۶۳	روزہ کی بہت کچھ کرنا چاہیے
۱۶۷	ہے	۱۶۰	شکر رکھنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا	۱۶۴	اظہار میں عید کی کر کے روزہ اشرا ہو جے
۱۶۸	پیر کے دن کا روزہ	۱۶۱	نیک اور مصطفیٰ چائے کا تخم	۱۶۵	کھجور سے روزہ اظہار سے میں برکت ہے
۱۶۹	راحت قرین و زول قرآن	۱۶۲	باب صوم انسان	۱۶۶	اظہار قبل نماز سنت ہے
۱۷۰	رمضان و شوال کے کچھ روزے پورے سال	۱۶۳	موم میں روزہ کھانا، ستر، کھانے کی اجازت ہے	۱۶۷	روزہ اور اظہار نماز کی گواہی ہے
۱۷۱	کے برابر ہیں	۱۶۴	بھات سیر سے سو سنا کی کا روزہ گرا ہے	۱۶۸	میں ان کے مثل تو پ ہے
۱۷۲	سال میں پانچ دن روزے حرام ہیں	۱۶۵	موجب طاقت ہے	۱۶۹	روزہ اظہار سے کی دعا
۱۷۳	حرف جہ کے دن روزہ رکھنے کے آگے پیچھے	۱۶۶	سام و دھار پلانے والی صراط کو روزہ	۱۷۰	عید کی اظہار سے دین صاف دیکھا
۱۷۴	کا دن طاقت	۱۶۷	رکھنے کی اجازت ہے	۱۷۱	اسلام کا استحکام کفر کی مخالفت ہے
۱۷۵	ایک دن کا روزہ روزے سے متر سال کی	۱۶۸	باب انصاف	۱۷۲	سوری و احتیاد میں چھوڑے کھانا سنت
۱۷۶	روزہ کا موجب ہے	۱۶۹	صوم کی حرمت دیگر عبادات سے افضل ہے	۱۷۳	ہے
۱۷۷	بھت روزہ کی بجائے ہر ماہ تین روزوں	۱۷۰	حرمت کو اپنے عائد سے اجازت لے کر	۱۷۴	باب تغویہ و نصوم
۱۷۸	کے برابر ہیں	۱۷۱	روزہ رکھنا چاہیے	۱۷۵	جو نرائی و بھوشے و تراش کر اس کا کھانا
۱۷۹	تین یا دوں کا بھرت	۱۷۲	رمضان کے روزوں کی فصلا و حرا رمضان	۱۷۶	پیشا چھوڑنے کی پرواہ نہیں
۱۸۰	چشتی اعمال بھالت روزہ پر دعوت کر	۱۷۳	آسنے سے پہلے کرے	۱۷۷	روزہ ہر عرصہ کا ہوتا ہے
۱۸۱	بھرت ہے	۱۷۴	دو دن جس کے روزہ و فضا کر سکیں	۱۷۸	روزہ کے بعض حصہ میں حشری رہتے ہیں
۱۸۲	بھت روزہ کی ابتدا کی تحقیق	۱۷۵	میت کے روزہ کا روزہ اس کے ولید	۱۷۹	روزہ فاسد نہیں ہوتا
۱۸۳	تیرہ روزہ ہر روزہ کا روزہ	۱۷۶	راحت دی	۱۸۰	استقام سے روزہ عاصد نہیں
۱۸۴	بھت کے دن روزہ کا حکم	۱۷۷	روزہ کے عاصد کا حکم	۱۸۱	صل سے روزہ نہیں ٹوٹتا

۱۸	کتاب باب فضائل قرآن	شب قدر کے چھ سوچ میرے شمع طلوع	۱۹	یک ماہ ہفتہ آوارہ پر، دوسرے ماہ بھل مدھ
۱۹	قرآن کے سنے کا معنی تحقیق	ہوتا ہے	۲۰	تحریر کا مدھ
۲۰	قرآن سیکھنے سکھانے والا افضل ہے	ستائیس کی خاصیت ابن عباس کی	۲۱	مدھ کے دسے اور دسے کے مدھیان میں
۲۱	عالم قرآن رشتوں اور بیوں کے ساتھ ہوگا	رہاں ہے	۲۲	و آسمان کے بعد کے مثل مندرج ہوگی
۲۲	دو مخصوص پر عبور و رنگ ہوتا ہے	مصورہ معان کے آخری مشرو میں شب	۲۳	سودی کے دور سے طبیعت کا مشقت ہیں
۲۳	قرآن پڑھنے اور پڑھنے والے کا فرق د	مداری و حرارت مدھ فرماتے	۲۴	اسلامی مادہ میں سامنے کا مشقت
۲۴	مثل	شب قدر کو اگر پالے تو اس کی مدھ	۲۵	میں قسم کے دور سے صور میں رکھتے تھے
۲۵	حدیث قرآن قورن کو سرمد یا دلیل کیا	شکر طہ کی وجہ سے شب قدر کی تاریخ	۲۶	وام بھی کے مدھوں سے آدم علیہ السلام
۲۶	جاتا ہے	نعمیں تھلا دی گئی	۲۷	کا قسم لودنی ہوا
۲۷	صوت اُسید کا قرآن کریم کی تلاوت کرتے	شب قدر میں جبریل امین کا ردل	۲۸	روندہ قسم کی زکوۃ ہے
۲۸	جوئے رشتوں کو دیکھ	دا کرین کو دھائیں	۲۹	پرو دھوات کے مدھوں کی دھ سے اشارت ہے
۲۹	ایک صحابی پر سورہ گفت کی تلاوت کے	انقرحید کے دی فرشتوں کے سامنے پہنچے	۳۰	سماعی کو بخش دیا ہے
۳۰	وقت سیکھ دھت کا سایہ کرنا	ایک حابد مدھوں پر فرما کر ہے	۳۱	باب شہر قرات
۳۱	صور طیلان کے پاس حاضر ہونے سے	دوہ احمد، اشاعت دیں، شہادت	۳۲	حیث مدھ میں ترکیب و تحقیق
۳۲	نما میں لڑتی	صرف اسامیوں کے ساتھ خاص ہے	۳۳	نقلی روئے دیکھ کر توڑنے سے قصور واجب
۳۳	سورہ فاتحہ و احمد (انظم سورہ ہے	بما مدھ کے مدھ و حاتولی ہوتی ہے اور	۳۴	سہوں کو نقلی روئے نہ توڑنا افضل ہے
۳۴	میں گھر میں سورہ بقرہ میں جانے والوں	قنا جہاں کی مگر یکاں نکلی جان ہیں	۳۵	توڑنا جائز، وقت واجب
۳۵	سے شیطان بھاگ ہے	دور مدھ مار مدھ فرم کر کشش شدہ	۳۶	تقسیم دہی طرف سے ہونی چاہیے
۳۶	قرآن قیامت میں پہنچے پڑھنے والوں کی	واپس جوتے ہیں	۳۷	جر جہاں ناراض نہ جوئے مدھ نہ توڑے
۳۷	شفاعت کریگا	باب الا حکاف	۳۸	مطلی مدھ دار کو دیکھ کر کھانا اس کا
۳۸	سورہ بقرہ آل عمران میں تقاضے سے	احکاف کے دون کی تعداد اور سنت نکلا	۳۹	توب پڑھانا اور رشتوں کا مدھ میں ہے
۳۹	پہنچے پڑھنے والوں کی طرف سے شکر کی	کھار	۴۰	کھاتے وقت کھانے کے کھانا سنت ہے
۴۰	سورہ بقرہ آل عمران میں پہنچے پڑھنے والوں	دھان میں مرکب سس و سس فرماتے تھے	۴۱	رو ذہ و دی بستر مدھ کی صحت میں ہے
۴۱	پرسایہ گریگا	صور طیلان جبریل کو پڑھا قرآن کریم	۴۲	کسی کو کھانا دیکھ کر مدھ دار کی مرہبی
۴۲	اعلم آیت آیت اگر کسی سے	سماتے تھے	۴۳	وجوئے تسبیح کہتے ہیں
۴۳	صوت ابوہریرہ کا شیطان کو پھینکا کر سہ	دھات کے سامنے دھرت قرآن کریم کا دور	۴۴	باب لیدۃ الفلذ (شب قدر)
۴۴	پکڑا	بیس دن کا احکاف	۴۵	شب قدر کی خصوصیت دہیے اور تاریخ کی
۴۵	صور کا علم شب سے فرما کر وہ آج بھگنے گا	احکاف میں تقاضے حاست کیسے جانا	۴۶	تحقیق
۴۶	ابوہریرہ کو تھلائے آیت اگر کسی اور اس	حضرت عمر کو مدھ کے پورا کرے کا حکم	۴۷	شب قدر دھان کے آخری مشرو کی طاق
۴۷	کے داؤد جاتے	احکاف کو صحر کی مار سے شروع کیا جاتا	۴۸	ر قور میں ہے
۴۸	صوت ابوہریرہ پر اعتراضات و جوابات	ہے	۴۹	صاحب کا شب قدر کو گلاب میں دیکھا
۴۹	صور کو تھلائے آخری آیت میں بعض ہیں	تکلف نہ دھت کو بھگنے، مار جبارہ کو	۵۰	شب قدر کی کاش میں مرکب کا احکاف
۵۰	صوت گفت کے شروع کی دھ آجوں پہنچا	جانے	۵۱	کرنا
۵۱	کرنا	احکاف کے لئے مدھ اور جامع مسجد	۵۲	مرکا کا شب قدر کو دیکھ کر بھگنے کی حکمتیں
۵۲	سورہ اعراس دھ پاروں کی مثل ہے	ترہ ہے	۵۳	صوت الیٰں کعب سے قسم کھائی کر
۵۳	سورہ اعراس کا دھ پاروں کی مثل ہونے	محکم مسجد میں یاد پائی کچھ اسکتا ہے	۵۴	شب قدر میں آیت ہے
۵۴	کامیاب	احکاف میں سورہ سے مار دیکھا ہے	۵۵	

[illegible]

۳۹۸	وقت شب و صبح و روز و رات، ہر وقت واجب ہے	۲۹۸	وقت نماز کے لئے ہر وقت واجب ہے
۳۹۹	۱۰ بار دعا پڑھ کر دل کی دعا قبول ہوتی ہے	۲۹۹	۱۰ بار دعا پڑھ کر دل کی دعا قبول ہوتی ہے
۴۰۰	دعا میں ہاتھ کس طرح اٹھائے اور کہاں تک	۳۰۰	دعا میں ہاتھ کس طرح اٹھائے اور کہاں تک
۴۰۱	اٹھائے، پھر سر پر پھیرے	۳۰۱	اٹھائے، پھر سر پر پھیرے
۴۰۲	اشر خالی ہاتھ کرنا ہے یا فرما کر	۳۰۲	اشر خالی ہاتھ کرنا ہے یا فرما کر
۴۰۳	سجود دعا کے بعد ہاتھ سر پر عزت پھیرے	۳۰۳	سجود دعا کے بعد ہاتھ سر پر عزت پھیرے
۴۰۴	نائب کی دعا مانگ کر کہے بہت جلد قبول ہو کر ہے	۳۰۴	نائب کی دعا مانگ کر کہے بہت جلد قبول ہو کر ہے
۴۰۵	جملہ دعا کا کہنا یا نکلنا ہرگز سنت ہے	۳۰۵	جملہ دعا کا کہنا یا نکلنا ہرگز سنت ہے
۴۰۶	دعا وقت انتظار حکم عادل و ظالم کی دعا	۳۰۶	دعا وقت انتظار حکم عادل و ظالم کی دعا
۴۰۷	نہیں ہو کر	۳۰۷	نہیں ہو کر
۴۰۸	اشر قسم کا اعتقاد ہے کہ بے غلظت تیرا غلظت	۳۰۸	اشر قسم کا اعتقاد ہے کہ بے غلظت تیرا غلظت
۴۰۹	کدنگا	۳۰۹	کدنگا
۴۱۰	تین دعا میں بے شبہ مقبول باب پہلے منظور کی	۳۱۰	تین دعا میں بے شبہ مقبول باب پہلے منظور کی
۴۱۱	ہر روز پوری حقیقہ حقیقہ جزا اشر ہے یا نہ	۳۱۱	ہر روز پوری حقیقہ حقیقہ جزا اشر ہے یا نہ
۴۱۲	سجود دعا میں اشر کہاں کہاں تک اٹھائے	۳۱۲	سجود دعا میں اشر کہاں کہاں تک اٹھائے
۴۱۳	طریقہ دعا مستحکم عاجز و مبتلا و غار کا	۳۱۳	طریقہ دعا مستحکم عاجز و مبتلا و غار کا
۴۱۴	اہانت دعا یا ذوق و اہانت یا ذوق	۳۱۴	اہانت دعا یا ذوق و اہانت یا ذوق
۴۱۵	پانچ دعا میں بہت مقبول ہو کر ہیں	۳۱۵	پانچ دعا میں بہت مقبول ہو کر ہیں
۴۱۶	باب ذکر حق سبحانہ	۳۱۶	باب ذکر حق سبحانہ
۴۱۷	ذکر حق کو وقت ذکر فرشتہ ملت دعا ہوتی ہے	۳۱۷	ذکر حق کو وقت ذکر فرشتہ ملت دعا ہوتی ہے
۴۱۸	قدیم تہذیب اشر ہے یا نہ ان کا ذکر کرنا ہے	۳۱۸	قدیم تہذیب اشر ہے یا نہ ان کا ذکر کرنا ہے
۴۱۹	بہت جگہ ذکر کیا جائے و جگہ گواہ ہے اشر	۳۱۹	بہت جگہ ذکر کیا جائے و جگہ گواہ ہے اشر
۴۲۰	تقریر غلط دینا ہے غلط ذکر اشر اس کا مونس	۳۲۰	تقریر غلط دینا ہے غلط ذکر اشر اس کا مونس
۴۲۱	ذکر زندقہ داخل ہونے	۳۲۱	ذکر زندقہ داخل ہونے
۴۲۲	حق کا ذکر حیات اور نکشتا ہے	۳۲۲	حق کا ذکر حیات اور نکشتا ہے
۴۲۳	اشر کے بندے کے گمان کے نزدیک جیسا گمان	۳۲۳	اشر کے بندے کے گمان کے نزدیک جیسا گمان
۴۲۴	کہہ وقت یا نہ کہہ کے ساتھ	۳۲۴	کہہ وقت یا نہ کہہ کے ساتھ
۴۲۵	بندہ اگر ذکر حق کرے تو اشر بھی تسبیح میں ملے	۳۲۵	بندہ اگر ذکر حق کرے تو اشر بھی تسبیح میں ملے
۴۲۶	یاد کرنا ہے	۳۲۶	یاد کرنا ہے
۴۲۷	اگر بندہ جس میں مبتلا دان سے ہے یا نہ کہے	۳۲۷	اگر بندہ جس میں مبتلا دان سے ہے یا نہ کہے
۴۲۸	مکمل میں اس کا ذکر کرنا ہے	۳۲۸	مکمل میں اس کا ذکر کرنا ہے
۴۲۹	نیک بولندہ سگنا، گدا، ایک کا ایک یا وہ	۳۲۹	نیک بولندہ سگنا، گدا، ایک کا ایک یا وہ
۴۳۰	بھی سنان	۳۳۰	بھی سنان
۴۳۱	جب بندہ نیک بولتا ہے تو اشر اس سے بہت	۳۳۱	جب بندہ نیک بولتا ہے تو اشر اس سے بہت
۴۳۲	نزدیک ہو جاتا ہے	۳۳۲	نزدیک ہو جاتا ہے
۴۳۳	طمانہ حرکت سب کے منتہا ہونے کا	۳۳۳	طمانہ حرکت سب کے منتہا ہونے کا
۴۳۴	وہی ہے دشمنی کہہ دینے کو اشر دعا ہے اعلان	۳۳۴	وہی ہے دشمنی کہہ دینے کو اشر دعا ہے اعلان
۴۳۵	جنگ فرماتا ہے	۳۳۵	جنگ فرماتا ہے
۴۳۶	وہی ہے طمانہ و اختلاف رائے کو ہونے کا	۳۳۶	وہی ہے طمانہ و اختلاف رائے کو ہونے کا
۴۳۷	۱۰ بار دعا پڑھ کر دل کی دعا قبول ہوتی ہے	۳۳۷	۱۰ بار دعا پڑھ کر دل کی دعا قبول ہوتی ہے
۴۳۸	دعا میں ہاتھ کس طرح اٹھائے اور کہاں تک	۳۳۸	دعا میں ہاتھ کس طرح اٹھائے اور کہاں تک
۴۳۹	اٹھائے، پھر سر پر پھیرے	۳۳۹	اٹھائے، پھر سر پر پھیرے
۴۴۰	اشر خالی ہاتھ کرنا ہے یا فرما کر	۳۴۰	اشر خالی ہاتھ کرنا ہے یا فرما کر
۴۴۱	سجود دعا کے بعد ہاتھ سر پر عزت پھیرے	۳۴۱	سجود دعا کے بعد ہاتھ سر پر عزت پھیرے
۴۴۲	نائب کی دعا مانگ کر کہے بہت جلد قبول ہو کر ہے	۳۴۲	نائب کی دعا مانگ کر کہے بہت جلد قبول ہو کر ہے
۴۴۳	جملہ دعا کا کہنا یا نکلنا ہرگز سنت ہے	۳۴۳	جملہ دعا کا کہنا یا نکلنا ہرگز سنت ہے
۴۴۴	دعا وقت انتظار حکم عادل و ظالم کی دعا	۳۴۴	دعا وقت انتظار حکم عادل و ظالم کی دعا
۴۴۵	نہیں ہو کر	۳۴۵	نہیں ہو کر
۴۴۶	اشر قسم کا اعتقاد ہے کہ بے غلظت تیرا غلظت	۳۴۶	اشر قسم کا اعتقاد ہے کہ بے غلظت تیرا غلظت
۴۴۷	کدنگا	۳۴۷	کدنگا
۴۴۸	تین دعا میں بے شبہ مقبول باب پہلے منظور کی	۳۴۸	تین دعا میں بے شبہ مقبول باب پہلے منظور کی
۴۴۹	ہر روز پوری حقیقہ حقیقہ جزا اشر ہے یا نہ	۳۴۹	ہر روز پوری حقیقہ حقیقہ جزا اشر ہے یا نہ
۴۵۰	سجود دعا میں اشر کہاں کہاں تک اٹھائے	۳۵۰	سجود دعا میں اشر کہاں کہاں تک اٹھائے
۴۵۱	طریقہ دعا مستحکم عاجز و مبتلا و غار کا	۳۵۱	طریقہ دعا مستحکم عاجز و مبتلا و غار کا
۴۵۲	اہانت دعا یا ذوق و اہانت یا ذوق	۳۵۲	اہانت دعا یا ذوق و اہانت یا ذوق
۴۵۳	پانچ دعا میں بہت مقبول ہو کر ہیں	۳۵۳	پانچ دعا میں بہت مقبول ہو کر ہیں
۴۵۴	باب ذکر حق سبحانہ	۳۵۴	باب ذکر حق سبحانہ
۴۵۵	ذکر حق کو وقت ذکر فرشتہ ملت دعا ہوتی ہے	۳۵۵	ذکر حق کو وقت ذکر فرشتہ ملت دعا ہوتی ہے

۳۲۸	۳۲۹	۳۳۰	۳۳۱	۳۳۲	۳۳۳	۳۳۴	۳۳۵	۳۳۶	۳۳۷	۳۳۸	۳۳۹	۳۴۰	۳۴۱	۳۴۲	۳۴۳	۳۴۴	۳۴۵	۳۴۶	۳۴۷	۳۴۸	۳۴۹	۳۵۰	۳۵۱	۳۵۲	۳۵۳	۳۵۴	۳۵۵	۳۵۶	۳۵۷	۳۵۸	۳۵۹	۳۶۰	۳۶۱	۳۶۲	۳۶۳	۳۶۴	۳۶۵	۳۶۶	۳۶۷	۳۶۸	۳۶۹	۳۷۰	۳۷۱	۳۷۲	۳۷۳	۳۷۴	۳۷۵	۳۷۶	۳۷۷	۳۷۸	۳۷۹	۳۸۰	۳۸۱	۳۸۲	۳۸۳	۳۸۴	۳۸۵	۳۸۶	۳۸۷	۳۸۸	۳۸۹	۳۹۰	۳۹۱	۳۹۲	۳۹۳	۳۹۴	۳۹۵	۳۹۶	۳۹۷	۳۹۸	۳۹۹	۴۰۰																												
۱۰۰	۱۰۱	۱۰۲	۱۰۳	۱۰۴	۱۰۵	۱۰۶	۱۰۷	۱۰۸	۱۰۹	۱۱۰	۱۱۱	۱۱۲	۱۱۳	۱۱۴	۱۱۵	۱۱۶	۱۱۷	۱۱۸	۱۱۹	۱۲۰	۱۲۱	۱۲۲	۱۲۳	۱۲۴	۱۲۵	۱۲۶	۱۲۷	۱۲۸	۱۲۹	۱۳۰	۱۳۱	۱۳۲	۱۳۳	۱۳۴	۱۳۵	۱۳۶	۱۳۷	۱۳۸	۱۳۹	۱۴۰	۱۴۱	۱۴۲	۱۴۳	۱۴۴	۱۴۵	۱۴۶	۱۴۷	۱۴۸	۱۴۹	۱۵۰	۱۵۱	۱۵۲	۱۵۳	۱۵۴	۱۵۵	۱۵۶	۱۵۷	۱۵۸	۱۵۹	۱۶۰	۱۶۱	۱۶۲	۱۶۳	۱۶۴	۱۶۵	۱۶۶	۱۶۷	۱۶۸	۱۶۹	۱۷۰	۱۷۱	۱۷۲	۱۷۳	۱۷۴	۱۷۵	۱۷۶	۱۷۷	۱۷۸	۱۷۹	۱۸۰	۱۸۱	۱۸۲	۱۸۳	۱۸۴	۱۸۵	۱۸۶	۱۸۷	۱۸۸	۱۸۹	۱۹۰	۱۹۱	۱۹۲	۱۹۳	۱۹۴	۱۹۵	۱۹۶	۱۹۷	۱۹۸	۱۹۹	۲۰۰
۱۰۰	۱۰۱	۱۰۲	۱۰۳	۱۰۴	۱۰۵	۱۰۶	۱۰۷	۱۰۸	۱۰۹	۱۱۰	۱۱۱	۱۱۲	۱۱۳	۱۱۴	۱۱۵	۱۱۶	۱۱۷	۱۱۸	۱۱۹	۱۲۰	۱۲۱	۱۲۲	۱۲۳	۱۲۴	۱۲۵	۱۲۶	۱۲۷	۱۲۸	۱۲۹	۱۳۰	۱۳۱	۱۳۲	۱۳۳	۱۳۴	۱۳۵	۱۳۶	۱۳۷	۱۳۸	۱۳۹	۱۴۰	۱۴۱	۱۴۲	۱۴۳	۱۴۴	۱۴۵	۱۴۶	۱۴۷	۱۴۸	۱۴۹	۱۵۰	۱۵۱	۱۵۲	۱۵۳	۱۵۴	۱۵۵	۱۵۶	۱۵۷	۱۵۸	۱۵۹	۱۶۰	۱۶۱	۱۶۲	۱۶۳	۱۶۴	۱۶۵	۱۶۶	۱۶۷	۱۶۸	۱۶۹	۱۷۰	۱۷۱	۱۷۲	۱۷۳	۱۷۴	۱۷۵	۱۷۶	۱۷۷	۱۷۸	۱۷۹	۱۸۰	۱۸۱	۱۸۲	۱۸۳	۱۸۴	۱۸۵	۱۸۶	۱۸۷	۱۸۸	۱۸۹	۱۹۰	۱۹۱	۱۹۲	۱۹۳	۱۹۴	۱۹۵	۱۹۶	۱۹۷	۱۹۸	۱۹۹	۲۰۰
۱۰۰	۱۰۱	۱۰۲	۱۰۳	۱۰۴	۱۰۵	۱۰۶	۱۰۷	۱۰۸	۱۰۹	۱۱۰	۱۱۱	۱۱۲	۱۱۳	۱۱۴	۱۱۵	۱۱۶	۱۱۷	۱۱۸	۱۱۹	۱۲۰	۱۲۱	۱۲۲	۱۲۳	۱۲۴	۱۲۵	۱۲۶	۱۲۷	۱۲۸	۱۲۹	۱۳۰	۱۳۱	۱۳۲	۱۳۳	۱۳۴	۱۳۵	۱۳۶	۱۳۷	۱۳۸	۱۳۹	۱۴۰	۱۴۱	۱۴۲	۱۴۳	۱۴۴	۱۴۵	۱۴۶	۱۴۷	۱۴۸	۱۴۹	۱۵۰	۱۵۱	۱۵۲	۱۵۳	۱۵۴	۱۵۵	۱۵۶	۱۵۷	۱۵۸	۱۵۹	۱۶۰	۱۶۱	۱۶۲	۱۶۳	۱۶۴	۱۶۵	۱۶۶	۱۶۷	۱۶۸	۱۶۹	۱۷۰	۱۷۱	۱۷۲	۱۷۳	۱۷۴	۱۷۵	۱۷۶	۱۷۷	۱۷۸	۱۷۹	۱۸۰	۱۸۱	۱۸۲	۱۸۳	۱۸۴	۱۸۵	۱۸۶	۱۸۷	۱۸۸	۱۸۹	۱۹۰	۱۹۱	۱۹۲	۱۹۳	۱۹۴	۱۹۵	۱۹۶	۱۹۷	۱۹۸	۱۹۹	۲۰۰
۱۰۰	۱۰۱	۱۰۲	۱۰۳	۱۰۴	۱۰۵	۱۰۶	۱۰۷	۱۰۸	۱۰۹	۱۱۰	۱۱۱	۱۱۲	۱۱۳	۱۱۴	۱۱۵	۱۱۶	۱۱۷	۱۱۸	۱۱۹	۱۲۰	۱۲۱	۱۲۲	۱۲۳	۱۲۴	۱۲۵	۱۲۶	۱۲۷	۱۲۸	۱۲۹	۱۳۰	۱۳۱	۱۳۲	۱۳۳	۱۳۴	۱۳۵	۱۳۶	۱۳۷	۱۳۸	۱۳۹	۱۴۰	۱۴۱	۱۴۲	۱۴۳	۱۴۴	۱۴۵	۱۴۶	۱۴۷	۱۴۸	۱۴۹	۱۵۰	۱۵۱	۱۵۲	۱۵۳	۱۵۴	۱۵۵	۱۵۶	۱۵۷	۱۵۸	۱۵۹	۱۶۰	۱۶۱	۱۶۲	۱۶۳	۱۶۴	۱۶۵	۱۶۶	۱۶۷	۱۶۸	۱۶۹	۱۷۰	۱۷۱	۱۷۲	۱۷۳	۱۷۴	۱۷۵	۱۷۶	۱۷۷	۱۷۸	۱۷۹	۱۸۰	۱۸۱	۱۸۲	۱۸۳	۱۸۴	۱۸۵	۱۸۶	۱۸۷	۱۸۸	۱۸۹	۱۹۰	۱۹۱	۱۹۲	۱۹۳	۱۹۴	۱۹۵	۱۹۶	۱۹۷	۱۹۸	۱۹۹	۲۰۰
۱۰۰	۱۰۱	۱۰۲	۱۰۳	۱۰۴	۱۰۵	۱۰۶	۱۰۷	۱۰۸	۱۰۹	۱۱۰	۱۱۱	۱۱۲	۱۱۳	۱۱۴	۱۱۵	۱۱۶	۱۱۷	۱۱۸	۱۱۹	۱۲۰	۱۲۱	۱۲۲	۱۲۳	۱۲۴	۱۲۵	۱۲۶	۱۲۷	۱۲۸	۱۲۹	۱۳۰	۱۳۱	۱۳۲	۱۳۳	۱۳۴	۱۳۵	۱۳۶	۱۳۷	۱۳۸	۱۳۹	۱۴۰	۱۴۱	۱۴۲	۱۴۳	۱۴۴	۱۴۵	۱۴۶	۱۴۷	۱۴۸	۱۴۹	۱۵۰	۱۵۱	۱۵۲	۱۵۳	۱۵۴	۱۵۵	۱۵۶	۱۵۷	۱۵۸	۱۵۹	۱۶۰	۱۶۱	۱۶۲	۱۶۳	۱۶۴	۱۶۵	۱۶۶	۱۶۷	۱۶۸	۱۶۹	۱۷۰	۱۷۱	۱۷۲	۱۷۳	۱۷۴	۱۷۵	۱۷۶	۱۷۷	۱۷۸	۱۷۹	۱۸۰	۱۸۱	۱۸۲	۱۸۳	۱۸۴	۱۸۵	۱۸۶	۱۸۷	۱۸۸	۱۸۹	۱۹۰	۱۹۱	۱۹۲	۱۹۳	۱۹۴	۱۹۵	۱۹۶	۱۹۷	۱۹۸	۱۹۹	۲۰۰
۱۰۰	۱۰۱	۱۰۲	۱۰۳	۱۰۴	۱۰۵	۱۰۶	۱۰۷	۱۰۸	۱۰۹	۱۱۰	۱۱۱	۱۱۲	۱۱۳	۱۱۴	۱۱۵	۱۱۶	۱۱۷	۱۱۸	۱۱۹	۱۲۰	۱۲۱	۱۲۲	۱۲۳	۱۲۴	۱۲۵	۱۲۶	۱۲۷	۱۲۸	۱۲۹	۱۳۰	۱۳۱	۱۳۲	۱۳۳	۱۳۴	۱۳۵	۱۳۶	۱۳۷	۱۳۸	۱۳۹	۱۴۰	۱۴۱	۱۴۲	۱۴۳	۱۴۴	۱۴۵	۱۴۶	۱۴۷	۱۴۸	۱۴۹	۱۵۰	۱۵۱	۱۵۲	۱۵۳	۱۵۴	۱۵۵	۱۵۶	۱۵۷	۱۵۸	۱۵۹	۱۶۰	۱۶۱	۱۶۲	۱۶۳	۱۶۴	۱۶۵	۱۶۶	۱۶۷	۱۶۸	۱۶۹	۱۷۰	۱۷۱	۱۷۲	۱۷۳	۱۷۴	۱۷۵	۱۷۶	۱۷۷	۱۷۸	۱۷۹	۱۸۰	۱۸۱	۱۸۲	۱۸۳	۱۸۴	۱۸۵	۱۸۶	۱۸۷	۱۸۸	۱۸۹	۱۹۰	۱۹۱	۱۹۲	۱۹۳	۱۹۴	۱۹۵	۱۹۶	۱۹۷	۱۹۸	۱۹۹	۲۰۰
۱۰۰	۱۰۱	۱۰۲	۱۰۳	۱۰۴	۱۰۵	۱۰۶	۱۰۷	۱۰۸	۱۰۹	۱۱۰	۱۱۱	۱۱۲	۱۱۳	۱۱۴	۱۱۵	۱۱۶	۱۱۷	۱۱۸	۱۱۹	۱۲۰	۱۲۱	۱۲۲	۱۲۳	۱۲۴	۱۲۵	۱۲۶	۱۲۷	۱۲۸	۱۲۹	۱۳۰	۱۳۱	۱۳۲	۱۳۳	۱۳۴	۱۳۵	۱۳۶	۱۳۷	۱۳۸	۱۳۹	۱۴۰	۱۴۱	۱۴۲	۱۴۳	۱۴۴	۱۴۵	۱۴۶	۱۴۷	۱۴۸	۱۴۹	۱۵۰	۱۵۱	۱۵۲	۱۵۳	۱۵۴	۱۵۵	۱۵۶	۱۵۷	۱۵۸	۱۵۹	۱۶۰	۱۶۱	۱۶۲	۱۶۳	۱۶۴	۱۶۵	۱۶۶	۱۶۷	۱۶۸	۱۶۹	۱۷۰	۱۷۱	۱۷۲	۱۷۳	۱۷۴	۱۷۵	۱۷۶	۱۷۷	۱۷۸	۱۷۹	۱۸۰	۱۸۱	۱۸۲	۱۸۳	۱۸۴	۱۸۵	۱۸۶	۱۸۷	۱۸۸	۱۸۹	۱۹۰	۱۹۱	۱۹۲	۱۹۳	۱۹۴	۱۹۵	۱۹۶	۱۹۷	۱۹۸	۱۹۹	۲۰۰
۱۰۰	۱۰۱	۱۰۲	۱۰۳	۱۰۴	۱۰۵	۱۰۶	۱۰۷	۱۰۸	۱۰۹	۱۱۰	۱۱۱	۱۱۲	۱۱۳	۱۱۴	۱۱۵	۱۱۶	۱۱۷	۱۱۸	۱۱۹	۱۲۰	۱۲۱	۱۲۲	۱۲۳	۱۲۴	۱۲۵	۱۲۶	۱۲۷	۱۲۸	۱۲۹	۱۳۰	۱۳۱	۱۳۲	۱۳۳	۱۳۴	۱۳۵	۱۳۶	۱۳۷	۱۳۸	۱۳۹	۱۴۰	۱۴۱	۱۴۲	۱۴۳	۱۴۴	۱۴۵	۱۴۶	۱۴۷	۱۴۸	۱۴۹	۱۵۰	۱۵۱	۱۵۲	۱۵۳	۱۵۴	۱۵۵	۱۵۶	۱۵۷	۱۵۸	۱۵۹	۱۶۰	۱۶۱	۱۶۲	۱۶۳	۱۶۴	۱۶۵	۱۶۶	۱۶۷	۱۶۸	۱۶۹	۱۷۰	۱۷۱	۱۷۲	۱۷۳	۱۷۴	۱۷۵	۱۷۶	۱۷۷	۱۷۸	۱۷۹	۱۸۰	۱۸۱	۱۸۲	۱۸۳	۱۸۴	۱۸۵	۱۸۶	۱۸۷	۱۸۸	۱۸۹	۱۹۰	۱۹۱	۱۹۲	۱۹۳	۱۹۴	۱۹۵	۱۹۶	۱۹۷	۱۹۸	۱۹۹	۲۰۰
۱۰۰	۱۰۱	۱۰۲	۱۰۳	۱۰۴	۱۰۵	۱۰۶	۱۰۷	۱۰۸	۱۰۹	۱۱۰	۱۱۱	۱۱۲	۱۱۳	۱۱۴	۱۱۵	۱۱۶	۱۱۷	۱۱۸	۱۱۹	۱۲۰	۱۲۱	۱۲۲	۱۲۳	۱۲۴	۱۲۵	۱۲۶	۱۲۷	۱۲۸	۱۲۹	۱۳۰	۱۳۱	۱۳۲	۱۳۳	۱۳۴	۱۳۵	۱۳۶	۱۳۷	۱۳۸	۱۳۹	۱۴۰	۱۴۱	۱۴۲	۱۴۳	۱۴۴	۱۴۵	۱۴۶	۱۴۷	۱۴۸	۱۴۹	۱۵۰	۱۵۱	۱۵۲	۱۵۳	۱۵۴	۱۵۵	۱۵۶	۱۵۷	۱۵۸	۱۵۹	۱۶۰	۱۶۱	۱۶۲	۱۶۳	۱۶۴	۱۶۵	۱۶۶	۱۶۷	۱۶۸	۱۶۹	۱۷۰	۱۷۱	۱۷۲	۱۷۳	۱۷۴	۱۷۵	۱۷۶	۱۷۷	۱۷۸	۱۷۹	۱۸۰	۱۸۱	۱۸۲	۱۸۳	۱۸۴	۱۸۵	۱۸۶	۱۸۷	۱۸۸	۱۸۹	۱۹۰	۱۹۱	۱۹۲	۱۹۳	۱۹۴	۱۹۵	۱۹۶	۱۹۷	۱۹۸	۱۹۹	۲۰۰
۱۰۰	۱۰۱	۱۰۲	۱۰۳	۱۰۴	۱۰۵	۱۰۶	۱۰۷	۱۰۸	۱۰۹	۱۱۰	۱۱۱	۱۱۲	۱۱۳	۱۱۴	۱۱۵	۱۱۶	۱۱۷	۱۱۸	۱۱۹	۱۲۰	۱۲۱	۱۲۲	۱۲۳	۱۲۴	۱۲۵	۱۲۶	۱۲۷	۱۲۸	۱۲۹	۱۳۰	۱۳۱	۱۳۲	۱۳۳	۱۳۴	۱۳۵	۱۳۶	۱۳۷	۱۳۸	۱۳۹	۱۴۰	۱۴۱	۱۴۲	۱																																																									

۲۸۷	لا حول و ناوریہ جہادوں کا طالع ہے	۲۸۷	گناہگار بہتر ہے جو توبہ کرے اور توبہ نہ کرے	۲۸۷	سوروش کا ایک قصہ
۲۸۸	لا حول و ناوریہ دے والے کا اشر والی وارث ہے	۲۸۸	گناہ سے دل پر سیاہی دار کفر سے رنگ لاد	۲۸۸	شرک بندہ ادب کے درمیان آ رہے
۲۸۹	تمام مخلوق کی عبادت کسب ہے	۲۸۹	عزالت نہی سے دل لا علاج ہو جاتا ہے	۲۸۹	گناہ سے ہی توبہ کرنے والا ہے گناہ کے شعل ہے
۲۹۰	باب آوریہ گناہ اور بخشش یا گناہ	۲۹۰	نگاہ کر مہم جویت بنیاد و ولایت کے فوائد	۲۹۰	گناہ پر نہایت بھی توبہ ہے
۲۹۱	توبہ و استغفار کے مستحق قرآن حضرت علی رض	۲۹۱	اندھے شیعوں میں منہ رخاں ہی بچنے ہیں	۲۹۱	باب استغفار قات استغفار
۲۹۲	یقین انجین کا بہترین شرح	۲۹۲	منزورہ صحت سے پہلے توبہ قبول ہے دور	۲۹۲	اور صحت کے مستحق صحت و آیات صحت
۲۹۳	میں دھڑانہ سوار توبہ کرتا ہوں اے لوگو تم	۲۹۳	کے پاؤں کی طرف سے قبض ہونے کے فوائد	۲۹۳	خضیب پر غالب ہے
۲۹۴	بھی توبہ کیا کرو	۲۹۴	شیطان کو کشش ہو وقت جلدی ہے	۲۹۴	اشر نے اپنی ایک صفت سکان دنیا پر تادی
۲۹۵	اشر تعالیٰ علم میں کیا اتم بھی آپس میں علم	۲۹۵	اشر سے پناہ مانگنا ہے	۲۹۵	باقی قیامت کے لئے رکھی ہیں
۲۹۶	نہ کرو	۲۹۶	توبہ کا زمانہ شربال کی راہ چوڑا اور	۲۹۶	ایک لفظ قدم میں صحت و دوزخ ہے
۲۹۷	بکھڑے ہدایت لکھانا اباس حد بخشش مانگو	۲۹۷	سورج کے حزب مخلوق ہونے تک کھڑا بیجا	۲۹۷	ایک گناہ کا اپنی امداد کو صحت جلائے
۲۹۸	میں دوزخ کا	۲۹۸	ہجرت و توبہ کے مزید نیکے نیک ہرگز	۲۹۸	کا قصہ
۲۹۹	نیک و بد کا ہمہ جہاز ہی غافل و نقصان ہے	۲۹۹	ایک جلد و گناہ کا قصہ گناہگار جنتی اور ظالم	۲۹۹	اشر نے بندہ پر شفق ماں سے زیادہ
۳۰۰	نیک و بد کے جزیرہ ہوں اگر کسی نہیں ہوتا	۳۰۰	دوستی	۳۰۰	مہربان ہے
۳۰۱	نیک و بد کے جزیرہ ہوں اگر کسی نہیں ہوتا	۳۰۱	کافر و ایمان کھڑکنا باغ اوداد جنتی نہیں	۳۰۱	جنت اشر کے فضل سے ہے محل سے نہیں
۳۰۲	نیک و بد کے جزیرہ ہوں اگر کسی نہیں ہوتا	۳۰۲	جو گناہ صحت جزیرہ پیدا کرے وہ تکبر	۳۰۲	چٹک رہو پھیل دات زیادہ نیکی کرو
۳۰۳	نیک و بد کے جزیرہ ہوں اگر کسی نہیں ہوتا	۳۰۳	والی عبادت سے بہتر ہے	۳۰۳	نیکی کے ارادے پر ایک نیکی کرنے کے بعد دوس
۳۰۴	نیک و بد کے جزیرہ ہوں اگر کسی نہیں ہوتا	۳۰۴	جد الفیہ ہمدان و سول نام لکھنا جائز ہے	۳۰۴	سے سات سو گئے تک
۳۰۵	نیک و بد کے جزیرہ ہوں اگر کسی نہیں ہوتا	۳۰۵	بندوں کی نیکی گناہ سے دپ تھانے لگنا پنا	۳۰۵	گناہ کا ارادہ ترک کر کے پر ایک نیکی اور گناہ
۳۰۶	نیک و بد کے جزیرہ ہوں اگر کسی نہیں ہوتا	۳۰۶	یا نقصان نہیں	۳۰۶	کرتے پر ایک گناہ کھا جاتا ہے
۳۰۷	نیک و بد کے جزیرہ ہوں اگر کسی نہیں ہوتا	۳۰۷	اشر سے ڈرنے والے کو بخشش لازمی ہے	۳۰۷	جو گناہ اشر سے خون کیسے دھو جنتی ہے
۳۰۸	نیک و بد کے جزیرہ ہوں اگر کسی نہیں ہوتا	۳۰۸	استغفار کے وہ اعجاز جو توبہ کی گہری کی	۳۰۸	چراغ کے بجوں کی حکایت
۳۰۹	نیک و بد کے جزیرہ ہوں اگر کسی نہیں ہوتا	۳۰۹	بخشش کے لئے مفید ہیں	۳۰۹	شفق مریا ہمت و جرأت اور شجاعت
۳۱۰	نیک و بد کے جزیرہ ہوں اگر کسی نہیں ہوتا	۳۱۰	ایک لکھ رمل استغفار سے تبت کو غافل ہو جاتا ہے	۳۱۰	ہے
۳۱۱	نیک و بد کے جزیرہ ہوں اگر کسی نہیں ہوتا	۳۱۱	نیک و بد کے جزیرہ ہوں اگر کسی نہیں ہوتا	۳۱۱	ایک حرکت کا سرکار کی خدمت میں حاضر ہونا
۳۱۲	نیک و بد کے جزیرہ ہوں اگر کسی نہیں ہوتا	۳۱۲	نیک و بد کے جزیرہ ہوں اگر کسی نہیں ہوتا	۳۱۲	اس کے سوا اور نہ تو فرما اشر تعالیٰ
۳۱۳	نیک و بد کے جزیرہ ہوں اگر کسی نہیں ہوتا	۳۱۳	نیک و بد کے جزیرہ ہوں اگر کسی نہیں ہوتا	۳۱۳	حرف مشرک کو جہنم میں بھیجے گا
۳۱۴	نیک و بد کے جزیرہ ہوں اگر کسی نہیں ہوتا	۳۱۴	نیک و بد کے جزیرہ ہوں اگر کسی نہیں ہوتا	۳۱۴	جو بندہ اشر تعالیٰ کی خوشنوی حاصل کرتا
۳۱۵	نیک و بد کے جزیرہ ہوں اگر کسی نہیں ہوتا	۳۱۵	نیک و بد کے جزیرہ ہوں اگر کسی نہیں ہوتا	۳۱۵	ہے، تو اشر تعالیٰ اپنی رحمت کا اعلان
۳۱۶	نیک و بد کے جزیرہ ہوں اگر کسی نہیں ہوتا	۳۱۶	نیک و بد کے جزیرہ ہوں اگر کسی نہیں ہوتا	۳۱۶	فرماتا ہے۔
۳۱۷	نیک و بد کے جزیرہ ہوں اگر کسی نہیں ہوتا	۳۱۷	نیک و بد کے جزیرہ ہوں اگر کسی نہیں ہوتا	۳۱۷	آسمان و زمین کے فرشتے و مائیں دیتے ہیں
۳۱۸	نیک و بد کے جزیرہ ہوں اگر کسی نہیں ہوتا	۳۱۸	نیک و بد کے جزیرہ ہوں اگر کسی نہیں ہوتا	۳۱۸	انہوں میں اس کی زندگی کا پرچا ہوتا ہے
۳۱۹	نیک و بد کے جزیرہ ہوں اگر کسی نہیں ہوتا	۳۱۹	نیک و بد کے جزیرہ ہوں اگر کسی نہیں ہوتا	۳۱۹	تمام مسلمان جنتی ہیں
۳۲۰	نیک و بد کے جزیرہ ہوں اگر کسی نہیں ہوتا	۳۲۰	نیک و بد کے جزیرہ ہوں اگر کسی نہیں ہوتا	۳۲۰	فہرست مضامین